غلام غوث و خواجہ، رضا و کل اولیاء
محمد جمال الدین خان قادری رضوی
ضلع بہرائچ شریف یو. پی. الہند

بفیضِ روحانی: تاجدار اہلسنت شہزادۂ اعلیٰحضرت سرکار حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ

مرضاتین برکاتیہ

غلام غوث و خواجہ، رضا و کل اولیاء
محمد جمال الدین خان قادری رضوی
ضلع بہرائچ شریف یو. پی. الہند
Contact To Telegram : @TTSRB
My Mobile No. +917860520899

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks

افادات

حضرت علامہ مولانا مفتی بدرالدین احمد صاحب قادری رضوی نوری خلیفہ حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ

مرتبہ

عبدالصمد قادری رضوی نوری اورنگ آبادی تلمیذ و خلیفہ حضور بدر ملت علیہ الرحمہ

خادم مدرسہ گلشن رضا کولمبی ضلع ناندیڑ مہاراشٹر

مدرسہ گلشن رضا۔ کولمبی ضلع ناندیڑ۔ مہاراشٹر

پن کوڈ۔ ۴۳۱۷۲۲

غلام غوث و خواجہ، رضا و کل اولیاء
محمد جمال الدین خان قادری رضوی
ضلع بہرائچ شریف یو. پی. الہند

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائیل میں فری
حاصل کرنے کے لیئے
ٹیلیگرام چینل لنک
https://t.me/tehqiqat
آرکاریو لنک
https://archive.org/details
/@zohaibhasanattari
بلوگسپوٹ لنک
https://ataunnabi.blogspot
.com/?m=1

طالب دعا۔ زوہیب حسن عطاری

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks

Scanned by CamScanner

عُبید غوث و خواجہ رضا وکل اولیاء
محمد جمال الدین خان قادری رضوی
ضلع بہرائچ شریف یو. پی. الہند

بفیضِ روحانی: تاجدار اہلسنت شہزادۂ اعلیحضرت سرکار حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ

مضامین بدر ملت

از افادات

حضرت علامہ مولانا مفتی بدر الدین احمد صاحب قادری رضوی نوری خلیفہ حضور مفتی اعظم قدس سرہما

مرتبہ

عبد الصمد قادری رضوی نوری اورنگ آبادی تلمیذ و خلیفہ حضور بدر ملت علیہ الرحمۃ

خادم مدرسہ گلشن رضا کولمبی ضلع ناندیڑ مہاراشٹر

ناشر

مدرسہ گلشن رضا۔ کولمبی ضلع ناندیڑ۔ مہاراشٹر

عُبید غوث و خواجہ رضا وکل اولیاء
محمد جمال الدین خان قادری رضوی
ضلع بہرائچ شریف یو. پی. الہند

عُبید غوث و خواجہ رضا وکل اولیاء
محمد جمال الدین خان قادری رضوی
ضلع بہرائچ شریف یو. پی. الہند

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں۔

نام کتاب : ـــــــــ مضامین بدرِ ملت
مصنف : ـــــــــ حضرت علامہ مولانا بدرالدین احمد قادری رضوی قدس سرہٗ
مرتب : ـــــــــ عبدالصمد القادری (خادم حضور بدرِ ملت)
کاتب : ـــــــــ شمس فیضی عفی عنہٗ ہزاریباغوی (کلکتہ ۱۷)
تعداد ـــــــــ بار اول ۱۱۰۰، بار دوم ـــ ۱۱۰۰
سنہ اشاعت بار اول ـــــ ۱۴۱۸ھ ہجری مطابق ۱۹۹۸ء
بار دوم ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۹۹۹ء
ہدیہ

ناشر

رضا اکیڈمی

۱۲۶/ کامبیکر اسٹریٹ۔ بمبئی ۴۰۰۰۰۳

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

فہرست مضامین

شمار	عنوان	صفحہ
۱	عرض مرتب	۸
۲	دعائیہ کلمات	۱۲
۳	تاثر گرامی	۱۳
۴	تاثر گرامی	۱۴
۵	تاثر گرامی	۱۶
۶	تقدیم	۲۳
۷	انتساب	۲۵
۸	نعت شریف	۲۶
۹	منقبت	۲۷
۱۰	تعارف	۲۹
۱۱	خاندانی حالات	۳۰
۱۲	ان اکابر کے اسمار گرامی جن کے حضور بدر ملت نیاز مند رہے	۳۱
۱۳	تعلیم و تربیت	۳۲
۱۴	اساتذۂ کرام	//
۱۵	دینی خدمات کی ابتداء	//
۱۶	آپ مدرسہ غوثیہ پڑھیا میں	۵۱
۱۷	بیعت و خلافت	۵۱
۱۸	موجودہ ایڈ و الحاق	۵۲
۱۹	تصنیفات بدر ملت	۵۸
۲۰	آپ کے فتاوی مبارکہ	۶۱
۲۱	آپ کا اجازت نامہ	۶۸
۲۲	استقامت اور تصلب فی الدین	۷۰
۲۳	آپ کے خصوصیات اور ہدایات	۷۲
۲۴	آپ کے معمولات روز و شب	۸۰
۲۵	آپ کا انتقال پُر ملال	۸۷
۲۶	آپ کی اولاد	۱۰۰
۲۷	آپ کے مجاز و خلیفہ	۱۰۰
۲۸	آپ کے تلامذہ و شاگرد	۱۰۰
۲۹	آپ کے محبین، معتقدین	۱۱۰
۳۰	آپ کی یادگار	۱۱۳
۳۱	بشارت عقبیٰ	//
۳۲	تعزیتی منقبت	۱۱۶
۳۳	مختصر واقعہ رحلت حضور بدر ملت	۱۱۸
۳۴	مہ کامل تاریخی مادے	۱۲۰
۳۵	حضرت کی کرامت	۱۲۲
۳۶	علماء دین و خطباء اسلام و مشائخ کرام کا اہم ترین فریضہ	۱۲۵

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

شمار	عنوان	نمبر
۳۷	حدیث شریف	۱۴۷
۳۸	قہر الٰہی سے نجات کا راستہ	۱۳۱
۳۹	لغت شریف	۱۴۷
۴۰	خبیث العقائد نمازیوں کا مسجد نبوی سے اخراج	۱۴۹
۴۱	موجودہ دور کے مسلمانوں کو تنبیہ	۱۵۱
۴۲	ایک ایمان افروز باطل سوز فتویٰ	۱۵۴
۴۳	فتاوائے دارالافتاء مراد آباد	۱۵۶
۴۴	فتوائے سنبھل ضلع "	۱۵۷
۴۵	خوش عقیدہ مسلمانوں کے لیے ضروری ہدایات	۱۵۸
۴۶	قصیدۂ درود پاک کے چند اشعار	۱۶۴
۴۷	چند قرآنی فتویٰ	۱۶۵
۴۸	ایک اہم یادداشت	۱۷۱
۴۹	موضع چوکھڑا کے مناظرہ میں اہل سنت وجماعت کی فتح مبین	۱۷۲
۵۰	فیصلہ کا اردو ترجمہ	۱۷۳
۵۱	عقائد دینیہ اسلامیہ	۱۷۴

شمار	عنوان	نمبر
۵۲	وہابیہ دیوبندیہ اور رشیدیہ کے عقائد	۱۷۴
۵۳	تبرکات اشرفیہ	۱۷۸
۵۴	پہلا مفاوضۂ عالیہ	"
۵۵	دوسرا مفاوضۂ عالیہ	۱۷۹
۵۶	فتوائے آستانہ کچھوچھہ مقدسہ	۱۸۰
۵۷	تصدیقات جامعہ اشرفیہ مبارکپور	۱۸۱
۵۸	امکان کذب کا فتنہ	۱۸۳
۵۹	نورانی فتویٰ	۱۹۹
۶۰	تصدیق سرکار حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ	۲۰۱
۶۱	تصدیقات علمائے اہلسنت	۲۰۲
۶۲	استفتاء کا سبب	۲۰۸
۶۳	ضروری معلومات	۲۱۰
۶۴	داڑھی اور کیرل ہائی کورٹ	۲۱۵
۶۵	مسلمانوں کے لیے داڑھی لازم نہیں	۲۲۰
۶۶	کیرل ہائی کورٹ کا فیصلہ	"
۶۷	استغاثہ دربارگاہ رحمۃ للعلمین علیہ السلام ومحبوبان رب العلمین جل شانہٗ	۲۲۴

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

نمبر	عنوان	صفحہ
۶۸	مسلم پرسنل لاء پر بھرپور حملہ	۲۲۶
۶۹	مسلم پرسنل لاء اور دیوبندی	۲۴۳
۷۰	وہابی کی قیادت	۲۳۵
۷۱	پرسنل لاء بورڈ کی مسلمانوں سے غداری	۲۴۴
۷۲	تاریخی بابری مسجد اجودھیا	۲۴۸
۷۳	تصویر کا شرعی حکم از سرکار حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ	۲۵۰
۷۴	شہر برہان پور کا استفتاء	۲۵۶
۷۵	نماز اور لاؤڈ اسپیکر	//
۷۶	نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا رنگین وسنگین فتنہ	۲۵۹
۷۷	نماز میں لاؤڈ اسپیکر کی کوئی ضرورت نہیں	۲۶۴
۷۸	رنگین اور سنگین فتنہ	۲۶۵
۷۹	قصیدہ در شان سرکار اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۶۹
۸۰	مستزاد	۲۷۲
۸۱	مجاہد ملت علیہ الرحمہ رئیس اڑیسہ پر نجدی حکومت کا فرعونی ظلم وستم	۲۷۳
۸۲	بارگاہ رسالت کے وفادار مسلمانو!	۲۷۸
۸۳	نعت شریف	۲۷۹
۸۴	نجدی حکمرانوں کے مقابلے میں حضور مجاہد ملت کی فتح عظیم	۲۸۰
۸۵	سانحہ عظیم	۲۸۶
۸۶	سانحہ عظمیٰ	۲۸۹
۸۷	نعت شریف	۲۹۴
۸۸	بارگاہ احدیت جل شانہ میں دشمنان گنبد خضرا شریف کے خلاف نماز استغاثہ کے ذریعہ فریاد	۲۹۵
۸۹	مسلم پرسنل لاء اور پھر وہی پرانا دل آزار بیان	۳۰۳
۹۰	مولانا کی بھی کلائی میں کنگن	//
۹۱	چین دار گھڑی کا شرعی حکم	۳۰۶
۹۲	سعود، یہود ونصاریٰ کا اتحاد واتفاق	۳۲۴
۹۳	کل کا پلے بوائے آج کا بادشاہ	۳۳۰
۹۴	میمورنڈم آف ایسوسی ایشن	//
۹۵	ادارہ اہلسنت مدرسہ معین العلوم	//

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

شمار	عنوان	صفحہ
۹۶	مقاصد	۳۳۰
۹۷	اسمار عہدہ داران وممبران	۳۳۱
۹۸	قواعد وضوابط	۳۳۲
۹۹	غیر متبدل اصول	″
۱۰۰	متبدل قوانین	۳۳۷
۱۰۱	فرائض واختیارات	″
۱۰۲	عہدہ داران۔	۳۳۸
۱۰۳	میمورنڈم آف ایسوسی ایشن	″
۱۰۴	ادارہ اہل سنت بحر العلوم قصبہ خلیل آباد ضلع بستی	۳۴۲
۱۰۵	مقاصد	″
۱۰۶	قواعدِ ادارہ	۳۴۳

شمار	عنوان	صفحہ
۱۰۷	دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف کے قواعد وضوابط برائے طلبہ	۳۴۴
۱۰۸	مختصر نصاب تعلیم برائے مذہبی ادارۂ اہل سنت	۳۴۸
۱۰۹	قدیم سنی مسجد کا اقرار نامہ	۳۴۹
۱۱۰	دستخط مقر	۳۵۰
۱۱۱	سرکار اعلیٰحضرت کے چند فتاویٰ مبارکہ	۳۵۱
۱۱۲	مولوی عبد العزیز وہابی کے ساتھ علامہ سید کاظمی علیہ الرحمۃ کی گفتگو اور مباہلہ	۳۵۲
۱۱۳	ایمرجنسی دور کا ایک یادگار فتویٰ	۳۵۶
۱۱۴	ضروری فتویٰ	۳۵۷
۱۱۵	حادثۂ جاں کاہ	۳۶۰
۱۱۶	ضروری اعلان	۳۶۶

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

تاثر

جناب الحاج محمد سعید نوری صاحب زید مجدہٗ جنرل سکریٹری رضا اکیڈمی بمبئی

برادرانِ اہل سنت کو یہ جان کر بے پناہ مسرت ہوگی کہ خلیفۂ اجل سرکار حضور مفتی اعظم حضرت علامہ مولانا مفتی بدر الدین احمد صاحب قبلہ قادری رضوی قدس سرہٗ کے گراں قدر مضامین، مکتوبات اور قیمتی تحریروں کو حضرت مولانا صوفی عبد الصمد القادری الرضوی النوری صاحب یکجا فرما کر منظر عام پر لا رہے ہیں۔

مولانا موصوف کی یہ سعی جمیل قابل قدر ہے کہ انھوں نے حضور بدر ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کے شاگرد اور خلیفہ ہونے کا حق ادا کیا ہے۔

حضور بدر ملت کی ان تحریروں سے نہ صرف عوام اہل سنت کو فائدہ پہونچے گا بلکہ علماء بھی اس سے کافی حد تک مستفید ہوں گے۔ حضرت علیہ الرحمۃ کی تحریر پڑھنے کے بعد خوف خدا التصلب فی الدین اتباع شریعت اور بزرگوں سے عقیدت و احترام کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس سے مستفیض فرمائے اور اس کی برکتوں سے ہم سب لوگوں کو مسلک اعلیٰحضرت پر مضبوطی کے ساتھ قائم و دائم رکھے۔ آمین

اسیر مفتی اعظم

محمد سعید نوری

خادم رضا اکیڈمی، بمبئی

۲ محرم الحرام ۱۴۲۰ھ یوم وہابیت کش دوشنبہ مبارکہ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

۷۸۶/۹۲

عرضِ مرتب

زوردہ نارساں تکیہ گہ بیکساں !! بادشہ ماورا تم پہ کروڑوں درود
آس ہے کوئی نہ پاس اک تمہاری ہے آس بس ہے یہی آسرا تم پہ کروڑوں درود
اک طرف اعدائے دیں اک طرف ہیں حاسدیں بندہ ہے تنہا شہا تم پہ کروڑوں درود
کیوں کہوں بیکسی میں کیوں کہوں بے بسی میں تم ہو میں تم پر فدا تم پہ کروڑوں درود
گرنے کو ہوں روک لو غوطے لگے ہاتھ دو ایسوں پر ایسی عطا تم پہ کروڑوں درود
کر دو عدو کو تباہ حاسدوں کو رو سیاہ اہلِ ولا کا بھلا تم پہ کروڑوں درود

کام وہ لے لیجیے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نامِ رضا تم پہ کروڑوں درود

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے کہ جہاں اللہ والوں کا تذکرہ ہوتا ہے وہاں رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ بلاشبہ حضور آقائے نعمت سرکار بدر ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی ذات علمائے اہل سنت اور اولیائے امت کی ایک کڑی ہے جنھوں نے اپنی پوری مبارک زندگی عظمتِ اسلام، ناموسِ رسالت، صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور اسلافِ کرام کی تعلیمات کی حفاظت فرمانے اور پھیلانے نیز گستاخانِ رسول وہابیوں، دیوبندیوں، تبلیغیوں، مودودیوں ندویوں اور صلح کلیوں وغیرہم فرقہائے باطلہ کا پردہ چاک فرمانے کے لیے وقف کر دیا تھا۔

اس دورِ پرفتن میں تصنیف و تالیف اور دینی، مذہبی کتابوں کی طباعت و اشاعت کا کام کتنا کٹھن ہے وہ اہلِ ایمان پر مخفی نہیں۔ پھر خداوند

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

جلّ وعلیٰ اپنے فضل وکرم سے جس کے ذریعہ چاہتا ہے اپنا کام لے لیتا ہے۔

اِس فقیر قادری کی دلی تمنا تھی کہ حضور آقائے نعمت استاذ گرامی قبلہ حضور بدرُالعلماء کی سوانح عمری ترتیب دوں اگرچہ مختصر ہو اور اس کے ساتھ ہی ساتھ اُن کی مبارک تصنیفات وتالیفات کو ستھری کتابت اور عمدہ طباعت کے ساتھ منظرِ عام پر لاؤں اور ان کے قیمتی مضامین اور گراں قدر مکتوبات کو یکجا کرکے بشکل کتاب طبع کراکر قوم وملّت کے سامنے پیش کردوں تاکہ امتِ خیرالوریٰ علیہ التحیۃ والثناء اور بندگانِ خدا جلّ وعلیٰ کو ان سے ہدایت ملے اور علمی حلقہ میں حضرت علیہ الرحمہ کی شخصیت اجاگر ہو بس اسی جذبے کے تحت صرف رضائے الٰہی اور خوشنودیٔ سرکار رحمت پناہی علیہ التحیۃ والثناء کے لیے میں نے قدم بڑھایا اور بفضلہٖ تعالےٰ وبعون سیدالانبیاء سرکارِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء خلافِ امید روز افزوں کام آگے بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ مخالفین، حاسدین کے تمام تر ریشہ دوانیوں کے باوجود مضامین بدرِ ملت، مقالۂ نورانی مع رَدِّ تقویۃ الایمان اور نورانی گلدستہ کا پہلا ایڈیشن رضا اکیڈمی بمبئی کے ذریعہ طبع ہوکر ہند وپاک میں خراجِ تحسین حاصل کیا۔ اور چند مہینوں کے اندر دیکھتے ہی دیکھتے ساری کتابیں نکل گئیں۔ اس لیے مندرجہ بالا تینوں کتابوں کے ساتھ ساتھ "اظہارِ حق وتحقیقی جواب" اور "مکتوباتِ بدرِ ملت" نیز تذکرۂ سرکار غوث وخواجہ" بھی انشاءاللہ تعالیٰ آئندہ عرس رضوی شریف کے موقع پر رضا اکیڈمی بمبئی ہی کے ذریعہ منظرِ عام پر آرہی ہیں۔

زیرِ نظر "مضامین بدرِ ملت" کا دوسرا ایڈیشن مزید اضافہ و تصحیح کے ساتھ بشمول تعارف بدرِ ملت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

جس کا مطالعہ یقیناً آپ کے دین و دنیا کی بھلائیوں اور کامرانیوں نیز کھری سنیت پر زندگی گزارنے کے لیے مفید و معاون ثابت ہوگا۔

دعا ہے کہ ربّ قدیر بطفیل سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء اِس فقیر قادری کی سعی کو قبول فرمائے اور مزید برمزید اپنی رضا اور اپنے پیارے رسول علیہ التحیۃ والثناء کی خوشنودی کے لیے تا حین حیات خلوص کے ساتھ خدمت دین کی توفیق رفیق بخشے اور ان تالیفات و تصنیفات کو مقبول خاص و عام فرمائے۔ آمین

اور ہمارے جملہ علمائے کرام و معاونین بالخصوص تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب قبلہ ازہری بریلی شریف، عمدۃ المحققین حضرت علامہ مفتی غلام محمد خاں صاحب قبلہ مفتی مہاراشٹر ناگپور، حضرت علامہ شمس الحکماء ابو البرکات محمد نعیم الدین صاحب قبلہ قادری رضوی گورکھپوری، فقیہ ملت حضرت مولانا مفتی جلال الدین احمد صاحب قبلہ امجدی بانی دار العلوم امجدیہ اہلسنت ارشد العلوم ادھجا گنج بستی، حضرت مولانا مفتی قدرت اللہ صاحب قبلہ قادری رضوی صدر المدرسین دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی، حضرت مولانا شہاب الدین صاحب نوری استاذ دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف، مولانا افضل حسین صاحب نوری صدر المدرسین مدرسہ تبعیہ فیض الرسول گوپال گنج سیوان، قاری خلق اللہ صاحب رضوی استاذ دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف، مولانا رحمت اللہ صاحب تبعی امام و خطیب نوری مسجد کلکتہ، برادر گرامی مولوی عزیزی محمد نورانی شاہ رضوی سلمہ، شہزادۂ بدر ملت مدرسہ غوثیہ بڑھیا شریف، ماسٹر محمد شمیم صاحب رضوی بنارس، ماسٹر ادریس صاحب یار علوی اور اورنگ زیب بھائی یار علوی وغیرہم حضرات نے قیمتی مشورے و تاثرات پیش فرما کر نیز دیگر امور ضروریہ میں ہاتھ بٹا کر فقیر کی مدد فرمائی خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

تعالیٰ علیہ وسلم ان سب کو اور ہم سب کو اسلام وسنّیت پر بخیر وعافیت و صحت وسلامتی وفتح ونصرت وفرحت ومسرت ونعمت وبرکت وعزت و حرمت ہمیشہ دارین میں ثابت ومستقیم رکھیں۔ آمین بحرمۃ سیدنا الغوث الاعظم وببرکۃ سیدنا الامام الاعظم وبتصدق مرشدنا المجدد الاعظم والمفتی الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم وارضاہم عنا ورضی عنا بہم فی الدارین۔ آمین

فقط والسلام

فقیر عبدالصمد القادری عفی عنہ

خادم مدرسہ اہل سنت قادریہ رضویہ

رضا نگر روڈ، رفیع گنج۔ اورنگ آباد

(بہار)

۳ ذی الحجۃ الحرام ۱۴۱۹ھ یوم وہابیت سوز

دوشنبہ مبارکہ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks

Scanned by CamScanner

دعائیہ کلمات

از: جانشین حضور مفتی اعظم تاج الشریعہ حضرت
علامہ مولانا محمد اختر رضا خاں ازہری قادری دامت
برکاتہم القدسیہ
زینت مسند رشد وہدایت خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ نوریہ
بریلی شریف

۷۸۶
۹۲

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

حضرت بدرِ ملت مولانا مفتی بدرُالدّین احمد قادری رضوی نوری علیہ الرحمۃ والرضوان کے تین مجموعے "مضامینِ بدرِ ملت" "نورانی گلدستہ" اور مقالۂ نورانی مع ردِّ تقویۃ الایمان، فقیر کو عزیزی مولوی عبد الصمد القادری الرضوی سلمہٗ نے مطالعہ کے لیے دیئے۔ ان مضامین کو مولوی عبد الصمد القادری سلمہٗ نے ترتیب دیا اور رضا اکیڈمی بمبئی نے شائع کیا ہے۔ فقیر کو بہت مسرت ہوئی، مولیٰ تعالیٰ مضامین نگار کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ مرتب اور شائع کنندگان کی خدمات قبول فرمائے اور انھیں بیش از بیش خدمتِ دین کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

دعاگو: فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہٗ
۵ ذی القعدہ ۱۴۱۹ھ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

تأثر گرامی

از مفتی تہار اشٹر عمدۃ المحققین حضرت علامہ مفتی غلام محمد خاں قادری رضوی مدظلہ العالی، زینت افتاء و مہتمم دار العلوم امجدیہ ناگپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ تعالیٰ ونصلی علیٰ نبینا حبیبہ الکریم وآلہ وصحبہ اجمعین

مخلص محترم مولانا عبد الصمد صاحب زاد اخترامہ کی مرتب کردہ تینوں کتابیں مضامین بدر ملت، مقالہ کورانی مع رد تقویۃ الایمان، نور رانی گلدستہ بریلی شریف کے زمانہ قیام میں مطالعہ سے گزریں، میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ رب تبارک وتعالیٰ نے جو مولانا عبد الصمد صاحب کو تصنیف وتالیف اور غور وفکر کی صلاحیت عطا فرمائی ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ قوم کے لیے بہت مفید ثابت ہوگی۔ نیز حضرت مولانا بدر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت اس طرح سامنے آتی ہے کہ عام لوگ دینی طلبہ اور مدرسین کے لیے ہدایت اور فلاح دارین کا سبب ہے۔

رب کریم مرتب کی عمر علم ورزق اور صحت میں برکتیں عطا فرمائے اور دونوں جہان کی خیر وعزت نصیب کرے اور حضرت بدر الملۃ کے مراتب بلند فرمائے۔ آمین بجاہ سید الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم والحمد للہ رب العلمین۔

غلام محمد خاں غفرلہ، ناگپور
نزیل بریلی شریف
۵ ذی القعدہ ۱۴۱۹ھ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

تاثر گرامی

فقیہ ملت حضرت مولانا مفتی جلال الدین احمد امجدی

بانی

دار العلوم امجدیہ اہلسنت ارشد العلوم مقام وڈاکخانہ اوجھا گنج بستی یوپی

بسمہٖ تعالیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ

حضرت علامہ مولانا بدر الدین احمد صاحب قبلہ قادری رضوی گورکھپوری قدس سرہٗ اپنی جماعت کے ایک جلیل القدر عالم دین تھے اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ ان کا شعار زندگی تھا۔ اعلیحضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رضی عنہ ربہ القوی کے شیدائی و فدائی تھے اسی بنیاد پر انھوں نے بڑی عرق ریزی سے کتاب "سوانح اعلیحضرت" تصنیف فرمائی جو بہت زیادہ مقبول ہوئی۔ وہ اسلام و سنیت اور مسلک اعلیحضرت کی تبلیغ و اشاعت میں ہر وقت سرگرم عمل رہے۔

طلبہ کی بنیادی تعلیم اچھی ہو اس کا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے اسی لیے فیض الرسول براؤں شریف کے زمانہ قیام میں میزان و منشعب ہمیشہ خود پڑھاتے اور تسہیل المصادر فارسی کی تعلیم ہمارے ذمہ کرتے۔

اہل سنت وجماعت کے چھوٹے بچوں کی تعلیم کے لیے کوئی نصاب نہ تھا اسی لیے مدارس اہل سنت میں صلح کلیوں اور بدمذہبوں کی گمراہ کن کتابیں پڑھائی جارہی تھیں تو انھوں نے اردو زبان کی تعلیم کے لیے تعمیر ادب لکھا اور دینیات کی تعلیم کے لیے مجھ سے نورانی تعلیم لکھوایا۔ جو بحمدہٖ تعالیٰ سند

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

و پاکستان کے علاوہ افریقہ، امریکہ اور فرانس و برطانیہ وغیرہ میں بھی داخلِ نصاب ہو چکی ہیں۔ پھر اس کے بعد آپ نے تعمیر قواعد بھی تصنیف فرمایا جس کے پڑھنے سے فارسی اور عربی کی بنیادی کتابوں کا سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔

بہت سے طلبہ کو مضاف و مضاف الیہ، موصوف و صفت، فعل و فاعل اور مفعول وغیرہ کی بھی تمیز نہیں ہوتی یہاں تک کہ کسی دار العلوم سے انھیں عالم و فاضل ہونے کی دستار و سند مل جاتی ہے حالانکہ وہ عربی عبارت کی ایک سطر کا بھی صحیح ترجمہ نہیں کر پاتے۔ اس خرابی کو دور کرنے کے لیے انھوں نے کئی ابتدائی درسی کتابیں لکھیں جو بہت مفید ہیں اور ملک و بیرون ملک کے مدارس عربیہ میں داخلِ درس ہیں۔

اور بے عمل عالم سے چونکہ دین اسلام کو بڑا نقصان پہونچا ہے اس لیے وہ طلبہ کو عالم باعمل بنانے کی ہر ممکن کوشش کرتے اور ان کے کردار و عمل پر بہت کڑی نگاہ رکھتے ـــــ اور انھوں نے حصول زر کو اپنی زندگی کا مقصد نہیں بنایا بلکہ اسلام و سنیت کی خدمت اور مسلکِ اعلیٰحضرت کی تبلیغ و اشاعت کو اپنی زندگی کا اصل مقصد قرار دیا۔

غرضیکہ وہ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ ان کی ہر خوبی پر ایک مفصل مضمون لکھا جا سکتا ہے۔ مگر ہم اپنی گوناگوں مصروفیات کے سبب عزیز گرامی مولانا صوفی عبد الصمد قادری مرتب مضامینِ بدر ملت کی خواہش پر صرف یہ چند بے ربط جملے تحریر کر دیے۔

دعا ہے کہ خدائے عزوجل حضرت مولانا کے صاحبزادے محمد سلمہ، عرف نورانی شاہ کو ان کا صحیح جانشین بنائے۔ اور ان کے فیوض و برکات کو رہتی دنیا تک عام و تام فرمائے۔ اور مولانا صوفی عبد الصمد قادری کو مضامین بدر ملت کی ترتیب پر اور رضا اکیڈمی بمبئی کے اراکین خصوصاً الحاج محمد سعید صاحب نوری

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کو اس کی اشاعت پر اجر جزیل وجزائے جلیل سے سرفراز فرمائے۔ آمین بحرمۃ سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین ط

جلال الدین احمد امجدی
۱۴۱۹ھ

مرکز تربیت افتاء دار العلوم امجدیہ ارشاد العلوم اوجھا گنج بستی، ۱۳ ذی القعدہ

۷۸۶
۹۲

تأثر گرامی

شہزادۂ حضور شعیب الاولیاء حضرت علامہ مولانا الحاج غلام عبد القادر صاحب قبلہ علوی سجادہ نشین خانقاہ و ناظم اعلیٰ دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف، ضلع سدھارتھ نگر۔ یوپی

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَاٰلِہِ الْفَخِیْمِ ط

محب محترم حضرت مولانا عبد الصمد صاحب قادری زیدت محاسنہ نے استاذ گرامی رئیس الاتقیا حضرت علامہ بدر الدین احمد رضوی قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان کے مضامین اور موصوف علیہ الرحمہ کے مختصر سوانح حیات پہ مشتمل کتاب "مضامین بدر ملت" پہ اپنے تاثرات تحریر کرنے کا حکم فرمایا۔ فقیر علوی کو اس اعتراف میں کوئی جھجک نہیں بلکہ اس سعادت پہ نازاں ہے کہ اس کے دینی، مذہبی حیثیت سے شخصیت سازی اور کردار سازی میں حضرت بدر ملت علیہ الرحمہ کا نمایاں کلیدی کردار رہا ہے۔ حضور شعیب الاولیا علیہ الرحمہ نے حضور بدر ملت علیہ الرحمہ کو میرا تالیق خاص مقرر فرما کر مجھے انہیں کے سپرد کیا ان کے گراں قدر مضامین جو اصلاحی طور پہ شاہکار کا درجہ رکھتے ہیں فقیر کے لیے تو سرمۂ چشم ہیں ہی بلکہ موجودہ دور میں جماعت اہل سنت کی اہم ضرورت ہیں۔ میں ذاتی طور پر مولانا عبد الصمد صاحب قادری اور برادرم سعید نوری صاحب کا ممنون ہوں جنھوں نے اس اہم اشاعت کے ذریعے ہم سبھی تلامذۂ بدر ملت اور ضروریات امت کا بھرپور حق ادا فرمایا۔ پروردگار حضور بدر ملت علیہ الرحمہ کے درجات بلند فرمائے ان کی تصانیف کی برکتوں کو عام فرمائے نیز ان کے صاحبزادگان بالخصوص حضرت صاحبزادہ نورانی میاں صاحب متعلم فیض الرسول اور حضرت مولانا جمال الدین صاحبان کے ذریعے ان کے سرچشمۂ فیض کو جاری رکھے۔ آمین

غلام عبد القادر علوی، سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول براؤں شریف، نزیل کرلا بمبئی

۱۶ ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۴ اپریل ۱۹۹۹ء

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

حضور بدر ملت میری نظر میں

از: حضرت مولینا عبد المبین صاحب نعمانی قادری رضوی مدظلہ
صدر المدرسین دار العلوم قادریہ چریا کوٹ، ضلع مئو یوپی

پیکر شریعت، بدر ملت حضرت علامہ بدر الدین احمد رضوی علیہ الرحمۃ دنیائے اہل سنت کے مقتدر اور باوقار علماء میں شمار کیے جاتے ہیں اتباع شریعت اور تقویٰ جیسے آپ کی گھٹی میں پلا دیا گیا تھا، مسلک اہلسنت و جماعت کے ایسے پختہ مبلغ اور امام اہل سنت سیدنا اعلیحضرت قدس سرہ العزیز کے ایسے سچے عاشق تھے کہ اس کی مثال ڈھونڈا کیجیے، دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف کو شیخ الاولیاء حضرت بارکت شاہ بارعلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قائم تو ضرور کیا مگر اس کو شہرت و مقبولیت حضرت بدر ملت علیہ الرحمۃ ہی کے دم قدم سے ملی، تصلب فی الدین میں براؤں شریف کو جو خصوصیت کی شہرت ملی اس میں کافی سے زیادہ حصہ حضرت بدر ملت علیہ الرحمۃ ہی کا ہے۔ ہمارے بچپن میں پختہ سنی کو حشمتی یا براؤنی کہا جاتا تھا۔

آپ کی تصانیف نے دنیائے سنیت میں بڑا انقلاب پیدا کیا ہے، خصوصاً "سوانح اعلیحضرت" کہ جب کتب خانہ سرکار اعلیحضرت قدس سرہ کی سوانح حیات سے خالی تھا سوانح اعلیحضرت چھپ کر مارکیٹ سے غائب ہو چکی تھی۔ اس دور میں آپ نے ایک نرالے انداز سے سوانح لکھ کر سرکار اعلیحضرت کا سچا تعارف کرایا اور بدعقیدہ و گمراہ جماعتوں اور

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ان کے گرگوں کے فاسد عقائد سے قوم کو آگاہ کیا، ۔۔۔ جس سے سرکار اعلیحضرت قدس سرہٗ کی شانِ مجددیت نکھر کر سامنے آگئی، فیض الادب لکھ کر بھی آپ نے سُنّی طلبہ پر بڑا احسان کیا اور بد مذہبوں کی بعض کتابوں سے نجات دلائی۔ تعمیر ادب لکھ کر آپ نے سُنّی دینی مکاتب میں زبان و ادب کی تعلیم کے ساتھ ساتھ عقائد کی پختگی کا جو درس دیا ہے وہ اسی کتاب کا حصّہ ہے۔ شروع میں کتاب کو چھاپنا اور اس کو مدارس تک پہونچانا اور داخلِ نصاب کرانا بہت دشوار کام تھا جس کا اوّلین سہرا جناب حافظ رفیق القادری صاحب مالک امجدی کتب خانہ بچپیڑوا گونڈہ کے سر جاتا ہے۔ مگر اب تو اس کتاب کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ بیس پچیس ناشرین اس کو چھاپ کر شائع کر رہے ہیں مگر اب بھی مارکیٹ میں کمی رہتی ہے، یقیناً یہ حضرت بدر ملت علیہ الرحمۃ کے خلوص کی برکت ہے۔ حضرت بدر ملّت سے میری پہلی ملاقات مدرسہ اہلِ سنّت بحر العلوم خلیل آباد میں ہوئی جب میں وہاں تدریسی خدمات انجام دے رہا تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ آپ نے وضو کرنے میں جو احتیاطیں برتیں سنّتوں کا جو خاص خیال فرمایا اس نے میرے دل میں بہت اثر کیا۔ غالباً یہ سنہ ۱۳۹۱ ہجری کی بات ہے، اسی وقت سے میں حضرت بدر ملّت کا دل سے معتقد ہو گیا۔ حضرت مولانا کہیں تشریف لیے جا رہے تھے راستے میں خلیل آباد سے گزر ہوا مدرسہ میں تشریف لائے وہاں کے احباب کو پوچھا اور ان سے ملاقاتیں کیں، اسی دوران کسی نے دریافت کیا حضرت کیسے تشریف لانا ہوا؟ تو برجستہ فرمایا۔ اپنے پیر بھائی محمد عزیز خاں رضوی سے ملنے چلا آیا۔ جو اس وقت مدرسہ کے ناظم تھے۔ اللہ اللہ اس جواب میں شریعت و طریقت کے کتنے رموز پنہاں ہیں وہ کچھ اہلِ نظر ہی سمجھ سکتے

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ہیں اس سے حضرت مولانا کے حسن عقیدت اور حسن مودت واخوت اور خود پیر سے گہری عقیدت کا بھی پتہ چلتا ہے۔

حضرت بدر ملت علیہ الرحمہ کے تقوی کا یہ واقعہ کبھی نہیں بھول سکتا۔ مبارک پور سرکار حافظ ملت علیہ الرحمۃ کے عرس چہلم کی بات ہے جب کہ میں دار العلوم اشرفیہ قصبہ مبارک پور کی عمارت درسگاہ حافظ ملت میں علماء کرام کی ملاقات اور زیارت کا شرف حاصل کر رہا تھا، بستی ہی کے ایک بڑے عالم دین تشریف فرما تھے اچانک اتنے میں حضرت بدر ملت تشریف لے آئے سب تعظیم بجالائے سلام ومصافحہ کے بعد جب حضرت تشریف فرما ہوئے تو دیکھا کہ بچوں کے نصاب کی کوئی کتاب تعمیر ادب یا نورانی تعلیم فرش پر رکھی ہوئی ہے جہاں سب بیٹھے ہیں حضرت بدر ملت نے فورًا اس کتاب کو اٹھایا اور فرمایا آپ حضرات علماء ہی ادب نہ کریں گے تو کون کرے گا۔ پھر بغل سے تکیہ لیا اور اس پر رکھ دی، حضرت کی یہ بے باکی اور غایت ادب نے میرے دل پر بڑا اثر ڈالا، مزید فرمایا یہی وجہ ہے کہ میں بچوں کی کتابوں پر گنبد خضرا شریف کے نقشہ کو چھپوانا مناسب نہیں سمجھتا کہ جیسے تیسے کتابیں رکھ دی جاتی ہیں ادب کا کما حقہ لحاظ نہیں کیا جاتا۔ ٹائٹل پر اگر گنبد خضرا کا نقشہ ہوگا تو اور زیادہ بے ادبی ہوگی، دینی کتابوں کا اتنا ادب آج کون کرتا ہے۔

معلوم نہیں کیوں حضرت بدر ملت علیہ الرحمۃ مجھ ناچیز پر بڑی شفقت فرماتے تھے خطوط کا جواب بھی جلد دیتے کچھ نہ کچھ نصیحت فرماتے اور ایسے خطابات سے نوازتے کہ میں جن کا قطعًا اہل نہ تھا۔ حضرت کے بہت سارے خطوط میرے نام آئے لیکن غفلت سے وہ سب محفوظ نہ رہ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

سکے۔ جو محفوظ رہ گئے وہ میں نے "مکتوبات بدر ملت" میں اشاعت کی غرض سے حاضر کر دیئے۔

ایک مرتبہ بریلی شریف میں ۲۵ صفر کو خاص عرس اعلیٰحضرت کے روز آپ نے متعدد حضرات سے میرے بارے میں پوچھا اور جب میرے آنے کا علم ہوا تو کئی علماء حضرات سے فرمایا کہ "ان کو کہیں دیکھو تو میری قیام گاہ بتا دو تاکہ ملاقات ہو جائے۔ چنانچہ متعدد علماء نے مجھ سے اس کا ذکر کیا پھر میں نے حضرت سے ملاقات کی تو بڑی مسرت کا اظہار فرمایا اور مجھے بھی مسرت اور یک گونہ حیرت ہوئی، کہ ع

میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضور کی بندہ پروری ہے

دین کے لیے اللہ عزوجل نے انہیں جو تڑپ عطا فرمائی تھی اور مسلکِ حق کی سچی ترجمانی کا جو جذبہ فراواں آپ کے سینے میں موجزن تھا، بے رو رعایت اور بے ریا گفتگو اور معاملت کا جو ملکہ آپ کی طبیعت میں ودیعت تھا، اس کی مثال ملنی مشکل ہے، یقیناً آپ اسلافِ کرام کی یادگار اور حق و حقانیت نیز خلوص و للّٰہیت کا ایک روشن مینار تھے۔ مولیٰ عزوجل آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ وآلہ التحیۃ والتسلیم۔

محمد عبدالمبین نعمانی قادری

دارالعلوم قادریہ چریاکوٹ پن ۲۷۶۱۲۹

نزیل رضا اکیڈمی بمبئی

۵ محرم الحرام ۱۴۲۰ھ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

تقدیم

از: سابق مفتی فیض الرسول حضرت علامہ مولانا محمد قدرت اللہ صاحب قبلہ
مدظلہ العالی قادری رضوی نوری، صدر المدرسین دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی، بستی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

عزیز گرامی جناب مولوی صوفی عبد الصمد صاحب قادری رضوی زید مجدہٗ نے مصلح قوم وملت بدر ملت حضرت علامہ شاہ بدر الدین احمد صاحب قبلہ قادری رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے متفرق اور منتشر مضامین کو "مضامین بدر ملت" کی شکل میں یکجا کر کے گویا مختلف قسم کے خوب صورت اور خوش رنگ پھولوں کا ایک ایسا حسین و خوشنما گلدستہ بنا کر قوم کے سامنے پیش کر دیا ہے جو اپنی دل آویز مہک سے اہل ایمان کی مشام جاں معطر کر کے ان کے قلوب و اذہان کو روشن، روح کی بالیدگی اور ایمان کو تازگی بخشتا رہے گا۔

مضامین بدر ملت کیا ہیں؟

یہ زبان و بیان کی سادگی کے باوجود اصلاح قوم وملت کے لیے وہ دُرہائے نایاب ہیں جو دلوں کی تجوری میں محفوظ کیے جانے کے لائق اور ایسے گرانمایہ پند و نصائح ہیں جو آب زر سے لکھے جانے کے مستحق ہیں۔ اور مؤثر اتنے کہ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

"از دل خیزد بر دل ریزد" کا جیتا جاگتا نمونہ ہیں۔

یہ مضامین اگر ایک طرف وہابیت و دیوبندیت اور ان جیسی دوسری بدعقیدگیوں نیز صلح کلیت کے لیے تیز نشتر ہیں تو دوسری جانب اہلسنت کے زخمی دلوں کے لیے بہترین مرہم اور ضعیف الایمان مسلمانوں کے ایمان کو قوت و توانائی عطا کرنے والے مؤثر ٹانک ہیں۔

استاذ گرامی حضرت بدر ملت علیہ الرحمۃ کی سادہ زندگی ایک کھلی ہوئی کتاب تھی۔ ہر وقت اپنے قول و عمل اور کردار و گفتار سے اہل سنت کی تعمیر و اصلاح ہی کی دھن میں مست رہتے تھے — اور "اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ" کا عملی نمونہ تھے۔ اپنے آنے والوں اور ملنے والوں میں عقیدہ و عمل کی جو بھی خامی اور کمزوری ملاحظہ فرماتے بلا خوف لومۃ لائم اس پر تنبیہ و تہدید فرماتے۔

آئندہ نسلوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح و حفاظت کے پیش نظر آپ نے اہل سنت کے نونہالوں کے لیے مختلف حصوں پر مشتمل "تعمیر ادب" نامی کتاب تصنیف فرمائی جس میں زبان و ادب کی تعلیم کے ساتھ ہی ساتھ بتدریج اصلاح عقائد و اعمال اور درستگی معاملات کا بڑا ہی مؤثر اور دل نشین پیرایہ اختیار فرمایا ہے اور کوشش یہ کی ہے کہ بچوں کے سادہ ذہن پر ابتداء ہی سے عقائد اہل سنت نقش ہوتے جائیں اور ایمان و عقیدہ کی پختگی کے ساتھ بتدریج اصلاح اعمال اور درستگی معاملات کا جذبہ پروان چڑھتا جائے اور شمع ایمان کی لو ایسی تیز سے تیز تر ہوتی جائے کہ بدعقیدگی و گمراہی کی تند و تیز آندھیاں بھی انھیں بجھانے میں ناکام رہ جائیں۔

مسلک اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ترویج و اشاعت آپ کا

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

مشن اور زندگی کا نصب العین تھا کیوں نہ ہو کہ اللہ و رسول (جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے عشق و محبت کی چاشنی عطا فرمانے والے امام اہلسنت سیدنا اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت آپ کی رگ و پے میں سرایت کیے ہوئے تھی جس پر آپ کی معرکۃ الآرا تصنیف "سوانح اعلیحضرت" شاہد عدل ہے۔

آپ ایک طرف تو سُنّیوں کو اللہ و رسول (جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی محبت اور اطاعت و فرماں برداری کا درس دیتے رہتے تو دوسری جانب گستاخانِ بارگاہِ صمدیت و شانِ رسالت، دشمنانِ خدا و رسول اور جھوٹے مدعیانِ اسلام وسنیت وہابیوں، دیوبندیوں، غیر مقلد نجدیوں نیز دوسرے باطل پرستوں کے مکر و کید اور ان کی بدعقیدگیوں کو طشت از بام کرتے ہوئے ان سے تنکا توڑ الگ رہنے کی تاکید فرماتے رہتے تھے۔

"مضامین بدر ملت" میں جابجا واضح اور نمایاں طور پر اس کے جلوے نظر آئیں گے اہل سنت پر سایۂ کرم بن کر یہ گھٹا صحن دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف سے اٹھی اور باران کرم برساتی مدرسہ غوثیہ اہل سنت فیض العلوم بڑھیا ضلع سدھارتھ نگر یوپی کے آسمان پر ٹھہری اور خوب خوب برسی اور پھر وہیں تحلیل ہو گئی۔

حضرت بدر ملت علیہ الرحمۃ والرضوان اب ہم میں نہ رہے بلکہ اللہ کو پیارے ہو گئے لیکن آپ کی جملہ تصانیف خصوصاً "مضامین بدر ملت" اہل سنت کو لگاتار جھنجھوڑتے اور خواب غفلت سے بیدار کر کے دلوں میں حُبِّ خدا و رسول (جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی شمع روشن اور جذبۂ اطاعت و فرماں برداری کو فزوں تر کرتے رہیں گے۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

مولائے کریم بطفیل نبی رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم عزیز موصوف کی اس خدمت کو قبول فرماکر انھیں دونوں جہان میں کامیابی وکامرانی عطا فرمائے اوران سے زیادہ سے زیادہ دینی خدمتیں لے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

محمد قدرت اللہ رضوی غفرلہٗ المولی القوی
دارالعلوم علیمیہ جداشاہی، بستی
۶ ذوالحجہ ۱۴۱۹ھ ہجری

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

انتساب

نہایت خلوص وصد ہزار عقیدت کے ساتھ ہم اپنی اس ترتیب کو اپنے پیر ومرشد شاہزادہ اعلیحضرت سراپا خیر وبرکت پیشوائے اہلسنت حضرت علامہ ومولینا الحاج المفتی الشاہ مصطفےٰ رضا خاں قادری رضوی نوری اور

اپنے
استاذ گرامی
آقائے نعمت
دریائے رحمت
حضرت علامہ مولانا المفتی الشاہ بدرالدین احمد صدیقی
قادری رضوی نوری رضی اللہ تعالےٰ عنہما
کے نام نامی اسم گرامی سے
منسوب کرتے ہیں۔

عبدالصمد القادری الرضوی النوری
خادم مدرسہ اہلسنت قادریہ رضویہ۔ رضا نگر روڈ رفیع گنج
ضلع: اورنگ آباد بہار۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

تضمین بر کلام اعلیحضرت رضی اللہ تعالےٰ عنہ

از حضرت مولانا قاری صغیر احمد صاحب قبلہ قادری رضوی نوری
بانی وناظم اعلیٰ الجامعۃ القادریہ رجسٹریشن بریلی شریف

زمانے میں آئے بہت آنے والے
نہ آیا کوئی تجھ سا اے آنے والے
سراجاً منیرا لقب پانے والے
چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانیوالے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

ہم اہلِ سنن کا عقیدہ ہے واللہ
وہابی جہنم کا کندہ ہے واللہ
جو مُردہ کہے گا وہ مُردہ ہے واللہ
تُو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مرے چشمِ عالم سے چھُپ جانے والے

عدوِ نبی خواہ جب بھی مرے گا
سفید و سیاہ سانپ اس کو ڈسے گا
مٹانا جو چاہے وہ خود ہی مٹے گا
رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

اب آؤ بصیرت کی آنکھوں کو کھولو
گذارش ہے سانپوں سے محفوظ ہو لو
بریلی کے سائے میں آکر یہ بولو
میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو
کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے

کبھی انبیاء کے کلاموں سے الجھیں
کبھی اولیاء کے پیاموں سے الجھیں
جلوسوں سے الجھیں سلاموں سے الجھیں
ترا کھائیں تیرے غلاموں سے الجھیں
ہیں منکر عجب کھانے غرّانے والے

نہ زہد اور تقویٰ نہ روح عبادت
مرے پاس ہے بس گناہوں کی کثرت
مگر ہے عقیدہ یہی ہے حقیقت
برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

یہ ان کی نمازیں یہ گٹھے بنانا
یہ تسبیح گھمانا یہ کلمہ پڑھانا
یہ معصومیت کے لبادے میں آنا
فرشتہ صفت بن کے تشریف لانا
صغیر ان کا دھوکا ہے دھوکا نہ کھانا
رضا کا یہ پیغام سب کو سنانا
رضا نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

۷۵۶
۱۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِنَا
خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاُصُوْلِہٖ
وَفُرُوْعِہٖ وَابْنِہِ السَّیِّدِ الْکَرِیْمِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ
الْجِیْلَانِیِّ الْبَغْدَادِیِّ وَسَیِّدِنَا الْاِمَامِ اَعْلٰی حَضْرَتِ الْبَرِیْلَوِیِّ
اَجْمَعِیْنَ

منقبت

درشانِ رئیس الاتقیاء محبوبِ اصفیا حضور بدر العلماء علیہ الرحمۃ والرضوان

از مولوی محمد رابع عرف نورانی شاہ قادری رضوی صاحبزادہ حضور بدر ملت علیہ الرحمۃ

دین حق کے رہنما ہیں بدرِ ملت بدرِ دیں
ہم سے رخصت ہو گئے ہیں بدر ملت بدر دیں

جانشین مفتیٔ اعظم ہیں یہ بدر الزماں
مفتی اعظم کے پیارے بدر ملت بدر دیں

اعلیٰ حضرت کی سوانح آپ نے تحریر کی
آپ کی ہے یہ سعادت بدر ملت بدرِ دیں

دین کی تبلیغ[۲] کی اور سنیت روشن کیا
اعلیٰ حضرت کے ہیں پیارے بدر ملت بدر دیں

سایہ افگن تھے ملائک بھی جنازے میں ترے
ہے یہ تیرا مرتبہ اے بدرِ ملت بدرِ دیں!

بدرِ ملت کے جنازے میں گئی تھیں مکھیاں[۱]
آپ کی ہے یہ کرامت بدر ملت بدر دیں

ماہِ رمضاں میں ہوا ہے بدرِ ملت کا وصال
واہ کیا ہی مرتبہ ہے بدر ملت بدر دیں!

اے نورانی قادری کہہ دے تو یہ وقت وصال
بعد مغرب جاں بحق شد بدر ملت بدر دیں

---

[۱] یہ منقبت کچھ ترمیم و اضافہ کے ساتھ شاملِ کتاب کی جا رہی ہے۔

[۲] حضور بدر ملت علیہ الرحمہ کے جلوس جنازہ میں ہزاروں ہزار شہد کی مکھیاں شریک تھیں مگر کسی بھی فرد کو کوئی ایذاء نہ پہنچائی۔

[۳] تبلیغ دین کا انداز بھی آپ علیہ الرحمۃ کا ممتاز تھا حضرت کے وصال فرمانے

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کے بعد مجھ فقیر قادری کو رمنگرہ علاقہ بھانبھر ضلع بلرام پور بغرض تبلیغ سُنّیت سفر درپیش ہوا اس موقع پر حضرت علیہ الرحمہ کے ایک معتقد نے مجھے بتایا کہ جب حضور بدر ملت علیہ الرحمہ سے ہم لوگوں کی ملاقات نہ ہوئی تھی اس وقت تک دینی، مذہبی معلومات سے ہم لوگ بالکل کورے تھے۔ یہاں تک کہ ہم لوگ یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ اگر کسی مسلمان کا انتقال ہوگیا تو سنت طریقہ پر انہیں کیسے نہلایا جائے گا اور کفن پہنانے اور دفن کرنے کا کیا طریقہ ہوگا؟ لیکن حضور والا کی ملاقات کے بعد جب خدمت میں آمد و رفت کے سلسلے شروع ہوئے تو حضور والا درجہ بدرجہ عقائد دینیہ اور مسائل شرعیہ پر روشنی ڈالتے رہے۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ کی تشریف آوری پر محفل میلاد شریف کے اختتام پر نماز عشاء ادا کی گئی بعدہٗ مذہبی مذاکرے کی محفل حضور والا نے قائم فرمائی وہاں لوگ جمع ہوئے اور نماز و زکوٰۃ کے موٹے موٹے مسائل پر گفتگو ہوتی رہی اسی دوران ایک صاحب نے سوال کر دیا کہ کسی مسلمان کے انتقال کر جانے کے بعد مُردے کو سُنّت کے مطابق نہلانے اور تجہیز و تکفین کا کیا طریقہ ہوگا حضور والا تقریباً آدھی رات تک اس مسئلہ کو سمجھاتے رہے اور ہم لوگوں کو عملی تربیت بھی دیتے رہے۔

یہ تھی حضور بدر ملت قدس سرہٗ العزیز کی امتیازی شان جو اس وقت نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہے۔ اس طرح کے واقعات متعدد ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ زندگی نے وفا کی تو سوانح بدر ملت میں یکجا کیے جائیں گے۔ قلت صفحات کے باعث اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ فقط

فقیر عبد الصمد القادری

نزیل مدینہ مسجد گوونڈی

بمبئی ۴۳

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

تعارف

حضور بدر العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ بدر الدین احمد قادری رضوی قبلہ نوری، گورکھپوری ثم لبستوی علیہ الرحمۃ والرضوان

از: عبد الصمد قادری رضوی نوری، خادم مدرسہ اہلسنت قادریہ رضویہ رضا نگر روڈ رفیع گنج، ضلع اورنگ آباد۔ بہار

آپ کی عبقری شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ آپ نے بے شمار دینی، ملی اسلامی، علمی، عملی، تحقیقی خدمات انجام دیئے ہیں۔ آپ اپنے اسلاف کرام کے بہترین نمونہ تھے۔ حضور پرنور آقائے نعمت دریائے رحمت، مجدد مائۃ ماضیہ امام اہلسنت سرکار اعلیٰحضرت اور تاجدار اہلسنت شہزادۂ اعلیٰحضرت سرکار مفتی اعظم نوری قدس سرہما العزیز کے بڑے جانثار اور شیدائی و فدائی مرید و عاشق تھے۔

آپ تادم حیات مسلک سرکار اعلیٰحضرت کی اشاعت اور سرکار اعظم پیارے مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی محبت و اطاعت پر گامزن رہتے ہوئے اپنے معبود برحق کی عبادت کرتے رہے، اور فرزندان اہلسنت کے دلوں میں محبت رسول اور عشق مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کا چراغ جلا کر ایمان و عقیدے کی ایسی حفاظت فرمائی جس کی مثال دور حاضرہ میں نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہے۔ آپ سنی مسلمانوں کے لیے ابر کرم اور نجدی، وہابی، دیوبندی، مودودی، تبلیغی، ندوی، رافضی، نیچری، قادیانی اور صلح کلی وغیرہم فرقہائے باطلہ کے لیے شمشیر برہنہ تھے۔ آپ علم و فضل کے روشن اور بلند مینار تھے۔ آپ کے تبحر علمی کی جھلک آپ کی تصنیفات مبارکہ اور اور مسلکی مذہبی، دینی ملی کارہائے نمایاں سے ظاہر ہے۔

ولادت و نسب

آپ ۱۳۴۸ھ مطابق ۱۹۲۹ء میں اپنے نانی ہال موضع حمید پور ضلع گورکھپور جو راپت پار سے تقریباً دو میل

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کے فاصلہ پر ہے وہیں پیدا ہوئے۔

آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے حضرت مولینا بدر الدین احمد رضوی بن عاشق علی بن احمد حسن بن غلام نبی بن محمد نادر صدیقی غفر اللہ تعالیٰ لہم بجاہ رسولہ الاکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وشرف وکرم۔

خاندانی حالات

شیخ محمد نادر مرحوم کے آباء و اجداد، قصبہ یوسف پور محمد آباد ضلع غازی پور یوپی کے باشندہ تھے جن کے تعلقات قصبہ شاہ پور کوٹ، تحصیل بانس گاؤں ضلع گورکھپور کے نواب سید شاہ عنایت علی مرحوم کے سادات شاہی خاندان سے قدیم زمانہ سے قائم تھے۔ پھر اسی دیرینہ خاندانی تعلق کی بناء پر محمد نادر مرحوم کے والد اور چچا، سید صاحب موصوف کی ایک جنگی مہم میں بحیثیت افسر فوج شریک ہو کر کام آگئے۔

اس زمانہ میں شیخ محمد نادر مرحوم ننھا بچہ تھے۔ حضرت سید صاحب نے ایک جاں نثار فوجی افسر کی سعادت مند یادگار کو اپنی تربیت و کفالت میں پروان چڑھایا، جب شیخ نادر مرحوم سن شعور کو پہنچے تو سید صاحب ممدوح نے اپنے دیوان خاص میں ایک ممتاز عہدہ دے کر ان کو اپنا مقرب بنایا اور دو گاؤں بطور جاگیر عطا فرمائے ایک موضع راوت پار جو قصبہ شاہ پور سے ایک میل کے فاصلہ پر اتر جانب ہے اور دوسرا موضع کھوکھر جوت جو تحصیل سگڑی ضلع اعظم گڑھ میں ہے۔ غلام نبی مرحوم نے شاہ پور کے بجائے راوت پار کو وطن بنایا۔ جہاں آپ کے خاندان والے آج بھی آباد ہیں رہا کھوکھر جوت تو اس کی پوری آراضی رفتہ رفتہ فروخت ہو کر دوسروں کے ہاتھ میں منتقل ہو چکی ہے۔

آپ کے والد گرامی مولوی عاشق علی صدیقی ۲۲ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۹۶ھ مطابق ۱۸ دسمبر ۷۶ء کو رات کے اخیر حصہ میں ۴ بجے وصال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ بڑے متقی پرہیزگار اور دیندار تھے آپ کی آخری آرام گاہ راوت پار ہی میں ہے۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ان اکابر کے اسمائے گرامی

جن کے حضور بدر ملت نیاز مند رہے اور آپ کی کردار سازی میں جن کا نمایاں حصہ رہا۔

(۱) **مرشد گرامی:۔** شہزادۂ اعلیٰحضرت، سراپا خیر و برکت پیشوائے اہل سنت حضرت علامہ مولانا الحاج المفتی الشاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں قادری رضوی نوری سرکار حضور مفتی اعظم قبلہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ نوریہ رضویہ بریلی شریف، یوپی۔

(۲) **مرشد اجازت:۔** شیر بیشۂ سنت، مظہر اعلیٰحضرت، امام المناظرین فخر الواعظین، علامۂ دہر حضرت مولانا مفتی حشمت علی خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی پیلی بھیتی علیہ الرحمۃ والرضوان آستانۂ عالیہ قادریہ رضویہ حشمتیہ پیلی بھیت شریف یوپی۔

(۳) **مرکز عقیدت:۔** حضور شعیب الاولیا شیخ المشائخ حضرت شاہ محمد یار علی صاحب قبلہ چشتی نظامی علیہ الرحمۃ والرضوان بانی خانقاہ و دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر یوپی

جن اکابر اہلسنت سے آپ کا گہرا رشتۂ محبت رہا ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں

۱۔ حضور مجاہد ملت حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ رئیس اڑیسہ علیہ الرحمہ آستانۂ عالیہ قادریہ رضویہ حبیبیہ رحام نگر شریف ضلع بھدرک اڑیسہ

(۲) مظہر شعیب الاولیا حضرت مولانا الحاج محمد صدیق احمد صاحب عرف خلیفہ صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ سابق سجادہ نشین و ناظم اعلیٰ دار العلوم فیض الرسول، براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر، یوپی۔

(۳) شیر بنارس قاطع وہابیت و دیوبندیت حضرت علامہ مولانا عبد الوحید صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ آستانۂ حمیدیہ شکر تالاب بنارس

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

تعلیم و تربیت

حضور بدر العلماء کی اردو تعلیم مقامی درسگاہ قصبہ شاہ پور میں ہوئی۔ عربی اور فارسی کے لیے والد گرامی نے ایک سنی درسگاہ مدرسہ انوار العلوم قصبہ جین پور ضلع اعظم گڑھ میں داخلہ کرایا۔ کچھ دن ابتدائی فارسی پڑھنے کے بعد ۴ ربیع الاول شریف ۱۳۶۳ھ مطابق ۲۹ مارچ ۱۹۴۴ء کو میزان الصرف کی تعلیم شروع ہوئی۔ تقریباً چار سال تک ادارۂ ہذا میں حضرت مولانا مولوی محمد خلیل صاحب کچھوچھوی علیہ الرحمۃ والرضوان سے تعلیم حاصل کرتے رہے پھر شوال ۱۳۶۷ھ مطابق ستمبر ۱۹۴۸ء میں دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں داخلہ لیا اور تقریباً چار سال تک اکتسابِ علم کرتے رہے اور اپنے اساتذہ کرام کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوتے رہے۔

۱۰ شعبان المعظم ۱۳۷۱ھ مطابق مئی ۱۹۵۲ء کو اکابر علمائے کرام کے ہاتھوں آپ کی دستار بندی ہوئی اور ادارہ نے سندِ فراغت سے نوازا۔

اساتذہ کرام

(۱) استاذ العلما حضور حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبد العزیز صاحب اشرفی مراد آبادی بانی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور قدس سرہ العزیز۔

(۲) شیخ العلماء حضرت علامہ مولانا غلام جیلانی قادری رضوی اعظمی علیہ الرحمہ۔

(۳) حضرت علامہ مولانا حافظ قاری الشاہ عبد الرؤف صاحب قبلہ علیہ الرحمہ سابق شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور (۴) شیخ الخطباء حضرت علامہ مولینا عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ والرضوان (۵) شیخ القرأ قاری محمد یحییٰ صاحب علیہ الرحمہ سابق ناظم اعلیٰ دار العلوم اشرفیہ مبارکپور (۶) حضرت مولانا مولوی محمد خلیل صاحب کچھوچھوی علیہ الرحمۃ۔

دینی خدمات کی ابتدا

حضور حافظ ملت مراد آبادی علیہ الرحمۃ والرضوان کے حکم کے مطابق آپ ایام رمضان المبارک

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کی سالانہ تعطیل گذار کر شوال المکرم ۱۳۷۱ھ کو دار العلوم اشرفیہ مبارکپور تشریف لائے اور تدریسی مشق کے لیے ادارۂ ہذا کے طلبہ کو ۲۵ رجب المرجب ۱۳۷۲ھ تک عربی کی تعلیم دیتے رہے۔ پھر حضور حافظ ملت قدس سرہ العزیز نے تبلیغی خدمات کے لیے آپ کو موضع کوٹواری ضلع بلیا یوپی روانہ کیا۔ وہاں آپ ۲۸ رجب المرجب ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۳ راپریل ۱۹۵۳ء سے ۱۹ رذی القعدہ ۱۳۷۲ھ مطابق ۳۱ رجولائی ۱۹۵۳ء تک اپنا فریضہ انجام دیتے رہے۔ بعدہٗ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے آپ کو درس نظامی کی تدریس کے لیے شہر بستی بھیجا۔

۲۲ رذی القعدہ ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۳ راگست ۱۹۵۳ء کو انجمن معین الاسلام پرانی بستی میں درس نظامی کی تدریس کے لیے آپ کی تقرری ہوئی اور تقریباً ڈھائی سال تک اپنے اسلاف کے طریقے پر انجمن معین الاسلام میں طلبہ کو خالص مذہبی دینی تعلیم دیتے رہے۔ ابھی آپ کو انجمن معین الاسلام سے استعفا دیئے چار مہینے ہی گزرے تھے کہ دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف ضلع بستی کے بانی شیخ الاولیاء حضرت مولانا محمد یار علی چشتی لطیفی علیہ الرحمہ نے آپ کو اپنے ادارہ میں مدعو کیا۔

آپ یکم ذی الحجہ ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۰ رجولائی ۱۹۵۶ء کو حضور سیدی شاہ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کی دعوت پر دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف تشریف لائے اور ادارہ کی خدمات کو قبول فرمایا۔

آپ کے علمی و عملی وقار و دبدبہ کے پیش نظر بانی فیض الرسول اور اراکین ادارہ نے صدر المدرسین کے عہدے پر فائز کیا۔ تقریباً اٹھارہ سال تک مسلسل صدر مدرس کی حیثیت سے خدمات دینیہ میں مشغول رہے۔ اور خون جگر جلا کر دار العلوم کو خوب فروغ دیا۔ نیز طلبہ کی تعلیم و تربیت پر نہایت کڑی نگرانی از خود فرماتے رہے تعلیمی و تربیتی معیار کو بلند کرنے میں انتھک کوشش کا مظاہرہ کرتے رہے اور اپنے شاگرد و متعلقین کو شریعت مطہرہ کا پابند اور صالحین کا پیروکار بنانے میں نہایت مصروف رہے۔ ساتھ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ہی ساتھ اپنے زمانۂ قیام میں دارالعلوم کی ترقی کے لیے ہزاروں روپے چندہ فراہم کرتے رہے مگر ایک پیسہ بھی بنام کمیشن آپ نے قبول نہیں فرمایا۔

فتاوی فیض الرسول جلد دوم ص۶۳ میں ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم بستوی تحریر کرتے ہیں

"جس زمانے میں حضرت مولینا بدرالدین احمد رضوی دارالعلوم فیض الرسول میں مدرس اول تھے اس زمانے میں ادارے کا تعلیمی معیار بڑا اونچا تھا ملک کے طول وعرض میں اس ادارہ کی شہرت جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی تھی لیکن جب آپ اس ادارے سے سبکدوش ہوکر مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا چلے گئے تو ادارے کا تعلیمی معیار روز افزوں فروتر ہوتا گیا حتیٰ کہ طلبہ کی تعداد میں ایک حد تک کمی محسوس ہونے لگی۔

آپ کے خلوص وللّٰہیت کو دیکھکر شاہ صاحب علیہ الرحمہ فرماتے "حضرت مولانا بدرالدین صاحب فیض الرسول کی روح ہیں"

ساتھ ہی پیشوائے اہلسنت شہزادۂ اعلیٰحضرت حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ ۱۳۸۵ھ میں جب براؤں شریف تشریف لائے تو واپس ہوکر بریلی شریف سے اپنا یہ تاثر حضرت شاہ صاحب قبلہ کے نام ارسال فرمایا۔

"محب سنیت مخلص مبلغ مذہب اہل سنت ناشر مسلک امام اہلسنت اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ جناب شاہ یار علی صاحب دام بالمواہب وحضرات مدرسین اساطین دین وجمیع اراکین خدمۂ ملت وطلباء علوم شریعت سلمہم ربہم وصانہم عن الشر والفتنۃ۔ وعلیکم السلام ثم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

طالب خیر بحمدہٖ تعالیٰ مع الخیر حضرت شاہ صاحب

قبلہ کی کرم فرمائیوں انکے صاحبزادہ بلند اقبال کی عنایتوں اور مدرسین واراکین وطلباء وخدام مدرسہ فیض الرسول کی محبتوں کی یاد کو دل کی گہرائیوں میں لیے ہوئے وطن

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

پہونچا۔ فیض الرسول کو دیکھ کر معلوم ہوا کہ واقعی یہ فیض الرسول ہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم۔) مولائے کریم عزوجل اسے روز افزوں ترقیاں بخشے اور اس کے فیوض کو عام تر فرمائے۔ دل بہت مسرور ہوا تعلیم اچھی تربیت بہتر۔ سنیت کی تبلیغ، رضویت کی اشاعت سنت کی ترویج کا جذبہ جو فیض الرسول میں پایا کہیں نہ پایا۔ اس فقیر بے توقیر کا اعزاز واکرام نسبت اعلیٰحضرت کے سبب جو فرمایا اس کی حیثیت سے کہیں زیادہ تھا۔ اور پھر یہ کہ بعض نے فرمایا کہ ہم کچھ خدمت نہ کر سکے۔ طلبہ سے جو عہد لے کر داخل کیا جاتا ہے بعد فراغ وہ عہد سند میں لکھا ہوتا ہے جو طالب علم پڑھکر اہل جلسہ کو سنا کر اس پر گواہ کر لیتا ہے۔ یہ ایسی بے مثال چیز ہے جو اور سنی مدارس تو درکنار خود مرکز بھی اس ضروری امر کی طرف توجہ نہ کر سکا۔ اس سے فقیر بہت زیادہ متاثر ہوا جگہ جگہ اس کا فقیر نے ذکر کیا۔ شاہ صاحب اور مدرسین کو ہر جگہ دعا کے ساتھ یاد کیا۔ والسلام

فقیر مصطفیٰ رضا غفرلہ ۱۵ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ "

ان مبارک شہادتوں کے بعد اب میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ بانی فیض الرسول نے صدر مدرس ہی ایسا چھانٹ کر رکھا تھا جس نے دار العلوم کو باغ وبہار، نہایت شاداب چمن گلزار کر دکھایا تھا۔ یہ ساری برکات اسی وجود مسعود کی تھیں۔ یہ ساری روشنی اسی کے جلوے کی تھی۔ اسی کے خلوص، اسی کے اخلاق اسی کے انتخاب نے اچھے قابل مدرسین اور طلبہ کو جمع کر دیا تھا۔

غرض یہ کہ آپ نے حضور شاہ صاحب قبلہ کے روحانی فیوض وبرکات سے مستفیض ہوتے ہوئے ادارہ ہٰذا کو خوب پروان چڑھایا۔ اور حضور شاہ صاحب قبلہ نے بھی آپ کو خوب نوازا۔ چنانچہ اس کا اعتراف کرتے ہوئے فیض الادب دوم مطبوعہ پاکستان صـ ۱۴۲ پر آپ یوں رقمطراز ہیں:۔

" میرے زمانہ قیام بدایوں شریف میں حضرت سیدی شاہ صاحب علیہ الرحمہ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

نے ۲۲ محرم ۱۳۸۷ھ کا دن گزار کر ۲۳ ویں محرم کی شب میں وصال فرمایا۔ میں نے بفضلہ تعالیٰ گیارہ سال حضرت کی حیات کا زمانہ پایا جس سے میرے دین کی تربیت میں بہت کچھ مدد ملی وَالحمد للّٰہِ رَبِّ العٰلمین وَ الصّلوٰۃ والسّلام علی سیّدِ المرسلین وَعلیٰ اٰلِہِ الطاہرین وَصحبِہِ الطیبین ۔

حضور سیدی شاہ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کے فضائل نیز دارالعلوم فیض الرسول کا وجود کس طرح عمل میں آیا اور طلبہ کو تعلیم و تربیت کس طرح دی جاتی رہی؟ اس کا تذکرہ تحریری روداد مناظرہ "اظہار حق" میں یوں فرمایا۔ "یوپی کے مشرقی حصے پر ایک زمانہ ایسا گزرا ہے جب یہ علاقہ دینی تعلیم، اسلامی تہذیب سے محروم اور اس کا دامن اسلام وسنیت کے جواہر پاروں سے خالی تھا۔ لیکن اللہ عزوجل کے نائب اعظم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سرزمین پر کرم فرماتے ہوئے اپنے پیارے اسلام کے خادم ہمارے مخدوم حضور سیدی شیخ المشائخ مولانا محمد یار علی صاحب قبلہ کی توجہ اشاعت اسلام وسنیت اور خدمت علم کی طرف موڑ دی۔ چنانچہ حضور سیدی قبلہ نے مسلسل تبلیغی سرگرمیوں سے اس کوردہ علاقہ کی کایا پلٹ دی اور اس کی مذہبی تاریکی اسلام وسنیت کی روشنی میں تبدیل کردی۔ پھر تبلیغی دائرہ وسیع کرنے کے لیے آپ نے براؤں شریف ضلع بستی میں ایک دینی مدرسہ کا سنگ بنیاد بھی رکھا۔

اس کے بعد آپ نے نہ صرف یوپی بلکہ اکناف ہند کے تشنگان علوم وفنون کو سیراب ہونے کے لیے اس دینی علمی سرچشمے کو ایک شاندار دارالعلوم میں تبدیل فرمادیا جس میں اس وقت چار مستند علماء اور دو مولوی انتھک کارگذاریوں سے علمی حلقوں میں اپنا سکہ جمائے ہوئے ہیں اور ہر سمت کے کثیر طالبان علوم پروانوں کی طرح اس دینی مشعل کے گرد جمع ہو کر اس کے اسلامی انوار سے اپنے ذہن و دماغ روشن کر رہے ہیں۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

اس دارالعلوم کی سب سے بڑی امتیازی شان یہ ہے کہ اس کے علماء اور طلبہ ایک طرف قلوب مسلمین کو اسلام وسنیت کی تبلیغ سے منور کرتے ہیں تو دوسری طرف اپنی ایمان افروز تقریروں سے بے دینوں، بدمذہبوں کے کلیجے بھی چھلنی کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں دیوبندی مذہب کا بخیہ ادھیڑنے وہابی دھرم کے مکروفریب کے دبیز پردوں کو تار تار کرنے میں یہ دارالعلوم خصوصی حیثیت رکھتا ہے۔

آستانہ عالیہ فیض الرسول براؤں شریف کے عظیم الشان جلسہ عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں (جو ہر سال ۱۲ ربیع الاول شریف کو منعقد ہوتا ہے۔ امسال دارالعلوم کے طلبہ نے عربی فارسی اور اردو کے دلچسپ مکالموں سے سارے مجمع کو محو حیرت بنا دیا۔ انہوں نے اپنے سادے سادے مکالموں میں سنیت کی تبلیغ اور وہابیت کی رد کا وہ کام انجام دیا جس سے ایک نئی طرز تبلیغ کی داغ بیل پڑی۔ مسلمانوں کے سنجیدہ علمی حلقوں نے تبلیغ سنیت کے اس انوکھے انداز کو قدر کی نگاہوں سے دیکھا اور خوش ہو کر طلبہ کو انعام واکرام سے نوازا۔ اس سالانہ تقریب میں فیض آباد گورکھپور، گونڈہ، اعظم گڈھ، بارہ بنکی، بہرائچ شریف، راج نیپال اور خود بستی کے ہزاروں مسلمان شریک تھے۔ دارالعلوم کے علماء اور طلباء کی تبلیغی سرگرمیوں اور ان کے علمی، عملی کارناموں نے ہزاروں مسلمانوں کے قلوب میں بلند پایہ دینی درسگاہ کی بے پناہ محبت کا لازوال جذبہ پیدا کر دیا لیکن قرب وجوار کی دنیائے وہابیت نے دارالعلوم کے اس بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ کو اپنے لیے فال بد تصور کیا بالخصوص اہالیان موضع کرہی میں طلبہ کے ان تبلیغی مکالموں نے ہلچل مچا دی۔

مندرجہ بالا تحریر سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ آپ دارالعلوم کو اسلاف کرام کے طریقے پر شرعی دستور کے مطابق فروغ دیتے رہے اور یہ بھی عزم رکھتے تھے کہ اس ادارہ کو ایڈ اور الحاق کے پنجے سے ہمیشہ آزاد رکھا جائے گا۔ مگر ایسا نہیں ہو سکا اور آپ کی یہ آرزو پوری نہ ہوئی بلکہ وہاں کے اراکین نے ابتداءً الہ آباد بورڈ عربی وفارسی سے

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

الحاق کروادیا۔ اس کے بعد بھی چند سال تک حضرت بحسن وخوبی اپنا فریضہ انجام دیتے رہے مگر شاہ صاحب علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد الحاق کی وجہ سے کچھ ایسے حالات پیش آگئے جس کی وجہ سے آپ کو استعفاء دینا پڑا۔ ان احوال کی تفصیل اپنے ایک چہیتے شاگرد حافظ امام بخش کو یوں تحریر فرماتے ہیں۔

براؤں شریف یکم رجب المرجب دوشنبہ مبارکہ ۱۳۹۴ھ

عزیز گرامی! وعلیکم السلام ثم السلام علیکم

عرصہ ہوا آپ اخلاص نامہ آیا تھا، جواب اب جارہا ہے۔ ادارہ فیض الرسول تو آپ کے زمانۂ تعلیم ہی میں الہ آباد بورڈ عربی فارسی سے الحاق ہو چکا تھا اس وقت یہ بورڈ صرف مدرسہ کو امداد دیتا تھا۔ لیکن آج تین برس کا قصہ ہے کہ بورڈ نے مدرسہ کے مدرسین کو بھی امدادی تنخواہ شروع کر دیا۔ چنانچہ جب سنہ ۱۳۹۰ھ مطابق سنہ ۱۹۷۱ء میں مدرسین کے نام پر امدادی تنخواہ آئی تو سب لوگوں نے لیا لیکن میں نے انکار کر دیا اور وہ روپیہ نہیں لیا۔"

یہاں پر میں واضح کرتا چلوں کہ آپ کی ذات جو منفرد ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں اکثر بڑے بڑے جبہ و دستار والے بلبی تنخواہ اور دنیاوی سیم وزر کی بات سنتے ہی ان کا رخ فوراً بدل جاتا ہے۔ مگر آپ کا استغناء ملاحظہ کریں کہ تقریباً دو سال تک صدر المدرسین کے نام پر آپ کے لیے الہ آباد بورڈ نے ہزاروں روپے روانہ کیا مگر قربان جائے جس کے سینہ میں دنیا کی محبت نہیں تھی اپنی ذات کے لیے ایک پیسہ بھی قبول نہیں فرمایا اور پوری الحاقی رقم طلبہ میں تقسیم کروادیا بعد جب آپ کو یقین ہو گیا کہ دار العلوم مکمل طور پر بورڈ کے پنجہ میں چلا گیا اور متعلقین مدرسہ کا اس سے جدا ہونا ممکن نہیں۔ تو آپ نے اپنا یہ فیصلہ سنا دیا:۔ کہ مجھے اس ادارے سے مستعفی ہونا گوارا ہے مگر عربی تاریخ چھوڑ کر انگریزی اختیار کرنا ہرگز گوارا نہیں چنانچہ آپ اپنے شاگرد امام بخش صاحب کو لکھتے ہیں

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

"پارسال سے بورڈ کے قانون کے مطابق یہاں تمام رجسٹر انگریزی تاریخ کے مطابق کر دیئے گئے۔ ہاں رجسٹر حاضری مدرسین میری وجہ سے دو بنانا پڑا ایک اسلامی تاریخ کے مطابق اور دوسرا انگریزی تاریخ کے موافق۔ میرا دستخط اسلامی تاریخ والے رجسٹر پر ہوتا رہا لیکن باقی تمام علماء اسلامی اور انگریزی دونوں پر دستخط کرتے رہے۔ امسال جمادی الاولیٰ ۱۳۹۴ھ سے عربی تاریخ والا رجسٹر ختم کر دیا گیا اور انگریزی تاریخ والا چالو کھا گیا۔ اور مجھ سے مطالبہ ہوا کہ انگریزی تاریخ والے رجسٹر پر آپ بھی دستخط کریں میں نے صاف انکار کر دیا کہ میں انگریزی تاریخ والے رجسٹر پر ہرگز دستخط نہیں کروں گا۔"

پھر آگے رقمطراز ہیں:۔ "۲۵ر جمادی الاولیٰ ۱۳۹۴ھ بدھ کا دن گزار کر رات میں میٹنگ ہوئی تو سب لوگوں نے طے کیا کہ الحاق برقرار رکھا جائے گا اور حساب وکتاب سب انگریزی تاریخ کے مطابق رہیں گے تو میری طرف سے اعلان ہوا کہ اب میں ادارہ ہذا میں اپنے فرائض انجام دینے سے قاصر ہوں اور بتا دیا کہ انشاء المولیٰ تعالیٰ ۱۶ر شوال ۱۳۹۴ھ سے بذریعہ استعفاء میں الگ ہو جاؤں گا۔ میرے اس اعلان سے تھوڑا تاثر رہا اور منیجر صاحب نے تنہا میرے لیے ایک رجسٹر بنانے کے لیے دفتر والوں کو ہدایت دی ہے۔ اب میری طبیعت اتنی اکھڑ چکی ہے کہ میں یہاں رہنے کے لیے تیار نہیں ہوں اور پختہ ارادہ وعزم محکم باعتماد حصول رضائے الٰہی وخوشنودی سرکار مصطفےٰ صلی اللہ المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم کر لیا ہے کہ ۱۶ر شوال ۱۳۹۴ھ سے یہاں سے انشاء المولیٰ تعالیٰ مستعفی ہو جاؤں گا۔"

لہٰذا حضور والا تاریخ معینہ پر ادارہ فیض الرسول سے ایڈوالحاق کے برے نتائج کی وجہ سے مستعفی ہو گئے، اور زندگی بھر ایڈوالحاق کی خرابیاں بیان فرماتے رہے اور مسلمانوں کو دینی اداروں کو ایڈوالحاق کے پنجے سے بچنے کی تاکید فرماتے رہے۔

یہاں پر کسی شخص کے ذہن میں یہ بات آسکتی ہے کہ انگریزی تاریخ وسنہ وایڈ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کے لیے آپ نے اتنی شدت کیوں اختیار فرمایا؟ تو اس کے جواب میں اپنے شاگرد حافظ امام بخش صاحب کو خود ہی لکھتے ہیں:۔

"الجزء الرابع من مفاتیح الغیب المشتهر بالتفسیر الکبیر للامام محمد الرازی ابن العلامه ضیاء الدین عمر المشتهر بخطیب الرازی رحمة الله ونفع به المسلمین آمین۔ صـ۲۴۲ در زیر آیت:۔ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا۔ قال بعضهم المراد من الکتاب القرآن وقد ذکرنا آیات تدل علیٰ ان السنة المعتبرة فی دین محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هی السنة القمریة الخ نیز صـ۲۴۵ پر مذکور ہے قال اهل العلم الواجب علی المسلمین بحکم هذه الآیة ان یعتبروا فی بیوعهم وفی مدد دیونهم واحوالهم کوتهم وسائر احکامهم السنة العربیة بالاهلة ولا یجوز لهم اعتبار السنة العجمیة والرومیة۔

ترجمہ:۔ علمائے اسلام نے فرمایا ہے کہ آیت کریمہ مذکورہ کے ارشاد کے مطابق مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اپنی خرید و فروخت میں اور اپنے قرضوں کی مدت مقرر کرنے میں نیز اپنی زکوٰتوں کے سال متعین کرنے میں اور اپنے سارے معاملات میں چاند کے حساب سے عربی سنہ کا لحاظ کریں اور ان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ عجمی سنہ یا رومی سنہ کو استعمال کریں۔

تفسیر کبیر یہاں دار العلوم میں موجود ہے۔ ہجری سنہ و تاریخ کا استعمال کرنا شرعاً واجب ہے۔ ثبوت کے لیے تفسیر کبیر کی عبارت لکھوا کر بھیجوا رہا ہوں۔ اسلامی سنہ و تاریخ کے استعمال کے بارے میں جو مولوی، حافظ، قاری مولانا بغاوت کرتا ہوا اس کو یہ عبارت دکھلا دیجیے اور اگر دھاندھلی کرے تو اس کے فاسق ہونے کا اعلان کر دیجیے۔ جمعہ کے دن عام مسلمانوں کو بھی اس وجوب شرعی

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

سے آگاہ کردیں۔ فقط بدرالدین عفی عنہ (حمد)

اس سلسلہ میں اب بھی کسی مسلمان کا ذہن صاف نہ ہو تو امام اہلسنت مفتی مرجع الانام سرکار اعلیٰحضرت قدس سرہ العزیز کا تفصیلی فتوی فتاوی رضویہ جلد ہشتم صفحہ ۱۴۴ تا ۱۴۵ پر ملاحظہ کریں اور آپ کی تحقیق اور اپنے موقف پر اٹل پہاڑ کی طرح قائم رہنے اور مسلمانوں کو قائم رکھنے کی کوشش و ترغیب پر غور کریں کہ آپ محض کاغذی اور رسمی رضوی نہیں تھے بلکہ زندگی کے اخیر لمحہ تک تقریراً تحریراً ان کے ہدایات عام کرنے کے لیے ہمیشہ فکرمند و متحرک رہے اور شاگردوں و معتقدوں کو مسلک اعلیٰحضرت پر مضبوطی سے قائم رہنے اور اس کی ترویج و اشاعت کی تاکید اکید فرماتے رہے۔ مولائے کریم اس دور پرفتن میں ہم سب کو ایسے حق گو پیشوائے اہلسنت کی ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق دے اور مسلک رضویت پر استقامت بخشے۔ آمین۔

آپ اپنی تصنیف "تعمیر ادب حصہ سوم میں (جو سنی نونہالوں کے لیے لکھی گئی ہے) ہجری سنہ پر عمل کرنے والوں کے لیے ایمان افروز نکتہ بیان فرماتے ہیں جس کو میں بعینہ نقل کرتا ہوں۔

"حضور کا مکہ چھوڑ کر مدینہ چلا جانا ہجرت کہلاتا ہے، یہ ایک عام بات ہے کہ انسان کو اپنے وطن سے، اپنے گھر سے بہت محبت ہوا کرتی ہے لیکن حضور نے محض اللہ تعالیٰ کے پیارے دین کی خاطر اپنے وطن کو چھوڑ دیا اور مکہ سے ہجرت کر گئے۔ آج ماہ ربیع الاول شریف کی آٹھ تاریخ اور ہجری ۱۳۹۱ھ تیرہ سو اکیانوے ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت ہمارے سرکار کو مکہ سے ہجرت کیے ہوئے تیرہ سو اکیانوے برس ہو رہے ہیں۔

حضور کا مکہ سے ہجرت کرنا یہ مسلمانوں کے لیے ایک بہت بڑا سبق ہے جب سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسلام کو زندہ رکھنے اور اسلام پھیلانے کی خاطر

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

اپنے پیارے وطن مکہ کو چھوڑ دیا تو مسلمانوں کو بھی چاہیئے کہ وہ اسلام پر اپنا تن من دھن قربان کرنے کے لیے تیار رہیں اور اگر اسلام کو بچانے کے لیے اپنا گھر بار بھی چھوڑنا پڑ جائے تو گھر بار کو بھی خیر باد کہہ دیں۔

چونکہ حضور کی ہجرت یہ ایک ایسا سراپا ہدایت واقعہ ہے جسے ہمیشہ مسلمانوں کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس لیے حضرات صحابہ نے اسلامی سال کو ہجری سنہ کے نام سے جاری کیا تاکہ دنیا کے مسلمان جب بھی اپنے حساب و کتاب اور دوسرے کاموں میں ہجری تاریخ اور سنہ لکھیں تو ان کو سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ہجرت کا واقعہ یاد پڑتا رہے۔

بچو! ایک بہت بڑے صدمہ کی بات یہ ہے کہ آج کل نام کے مسلمان بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ لیکن کام کے مسلمان بہت کم ہیں۔ چنانچہ اس زمانہ کے بہتیرے مسلمانوں نے اسلامی مہینہ اور ہجری سنہ کا لکھنا اور یاد رکھنا ہی چھوڑ رکھا ہے۔ یہ لوگ انگریزی مہینے اور سال تو طوطوں کی طرح خوب رٹے رہتے ہیں اور جب تاریخ و سنہ لکھنے کی ضرورت پیش آتی ہے تو انگریزی مہینہ اور سال لکھا کرتے ہیں لیکن اسلامی مہینہ اور ہجری سنہ تو یاد ہی نہیں تو پھر لکھیں کیا خاک؟ بھلا سوچو تو سہی کہ جب آج کل کے مسلمانوں کو اپنے کاغذات، تحریروں اور رجسٹروں میں اسلامی تاریخ و سنہ لکھنا گوارا نہیں تو وہ پیارے اسلام کی زندگی کے لیے اور کیا کچھ کر سکتے ہیں؟

عزیز نونہالو! تمہیں سخت تاکید کی جاتی ہے کہ تم اپنے پیارے دین، اپنے سچے اسلام سے ہمیشہ محبت رکھنا اور تم اپنی تحریروں میں، اپنے حساب و کتاب کے رجسٹروں میں ضرور اسلامی تاریخ اور سنہ لکھتے رہنا۔ ہاں اگر ضرورت سمجھو تو ہجری تاریخ اور سنہ کے بعد انگریزی تاریخ و سنہ بھی لکھ دینا۔ مثلاً الخ

اللہ تعالےٰ اپنے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے مسلمانان اہلسنت کو اپنے پیشوا کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ایک دوسرا مکتوب جو مولانا غلام محی الدین صاحب گونڈوی کو تحریر فرمایا اس میں استغنا کی تعلیم اور ایڈوالحاق کی خرابیاں بیان فرماتے ہوئے یوں مسطور ہیں: الحاق کی خباثت نے ضیائے ایمان چھین رکھا ہے۔ حَسْبُنَا رَبُّنَا وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔

قرآن مجید کا ارشاد گرامی ہے:۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ۔ یعنی اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور کھرے قول و فعل والوں کے ساتھ ہو جاؤ۔"

تقوی اور معیت صادقین کے حصول کی راہ میں روزی کا مسئلہ آڑے آجاتا ہے روزی کے معاملے میں انسان دب پلچ جاتا ہے اس آڑے آجانے والی بات کا حل قرآن مجید یوں بیان فرماتا ہے۔

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا	یعنی اور جو اللہ سے ڈرے تو اس کے لیے اللہ
وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ	نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے
	روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔"

چونکہ ایڈوالحاق کا ذکر آگیا ہے اس لیے ضمناً ایڈوالحاق کے برے نتائج جو آپ کی نظروں میں جھلک رہے تھے اس میں سے بھی کچھ ذکر کر دینا مناسب ہوگا:۔

شعبان المعظم اور ماہ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ تعطیل کلاں کے موقع پر راقم الحروف کی دعوت پر حضور والا قبلہ نے اس بے نوا پر ازحد کرم فرمایا اور شرف قبولیت فرماتے ہوئے قادری منزل رضوی محلہ بالو گنج رفیع گنج ضلع اورنگ آباد بہار، تقریباً چھ سو کیلو میٹر فاصلہ طے فرما کر تشریف لائے اور تقریباً ۴۰ روز تک مہمان نوازی کا موقع مرحمت فرمایا اس موقع پر اسی آبادی کے ایک معتقد مولینا ضیاء الرحمن صاحب رضوی نوری جو زندگی بھر گورنمنٹ اسکول میں ملازمت کرتے رہے۔ موصوف کو آپ کی صحبت میں وقتاً فوقتاً بیٹھنے کا موقع ملا۔ آپ سے مسائل دینیہ پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے موجودہ مذہبی مدارس کے ایڈوالحاق کے سلسلے میں بھی گفتگو کیا۔ آپ نے انکے ہر سوال کا جواب احکام شرعیہ کی

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

روشنی میں مرحمت فرمایا جس کے نتیجہ میں مولانا کی عقیدت میں جو آپ سے تھی غیر معمولی اضافہ ہو گیا اور وہ سمجھ گئے کہ حضرت کی ساری باتیں سرکار اعلیٰحضرت اور حضور مفتی اعظم کے مسلک کے عین مطابق ہیں۔

چنانچہ مولانا موصوف آپ کے ارشادات عالیہ اور اپنے تجربات کی روشنی میں موجودہ مذہبی مدرسوں کو گورنمنٹ سے ایڈ و الحاق کی خرابیاں یوں بیان کرتے ہیں:۔

(۱) تاریخ پیدائش کفار و مرتدین منانی ہوگی۔ (۲) قیام برائے تعظیم کفار و مرتدین کرنا ہوگا۔ (۳) کفری ترانہ الاپنا ہوگا۔ (۴) کفار و مشرکین اور مرتدین کی تصنیف کردہ کتابیں داخل درس ہوگی۔ (۵) آپ کے اختیارات ختم کر دیئے جائیں گے۔ (۶) منھ پر تالا لگ جائے گا حق بات بولنے کا مجاز نہ ہوگا (۷) حکومت کے مسودات پر عمل کرنا ہوگا اگرچہ خلاف شرع ہوں (۸) دیوبندی، وہابی، مودودی، تبلیغی، ندوی، نیچری اور صلح کلی وغیرہ نیز کفار و مشرکین درس و تدریس کے عہدے پر مقرر کیے جائیں گے۔ (۹) خالص دینی اور مذہبی تعلیم برائے نام رہ جائے گی۔ (۱۰) تصویر کشی پر مجبور کیا جائے گا۔ (۱۱) بدمذہبوں کے ساتھ مصافحہ و معانقہ، نشست و برخاست خورد و نوش، سلام و کلام کا سابقہ بھی ہوگا۔ (۱۲) بے دینوں اور بدمذہبوں کو ایصال ثواب بھی کرنا ہوگا۔ (۱۳) سینکڑوں برس کے سنی مدارس کو دنیوی حرص و ہوا کے جال میں پھنس کر وہابی، دیوبندی، ندوی وغیرہم مرتدین اور کفار و مشرکین کے حوالہ کر دینے ہوں گے۔ (۱۴) مجلس انتظامیہ کے ارکان بعض یا کل وہی رہیں گے جن کا تعلق اہلسنت و جماعت اور مسلک اعلیٰحضرت سے نہ ہوگا۔ غرض کہ کفر و ضلالت کی تاریکی میں لوگ بھٹکنے لگیں گے، الحفیظ والامان۔

فقط:۔ ضیاء الرحمٰن رضوی ۱۱ جمادی الآخرہ ۱۴۱۵ھ

مذہبی ایمانی ذہن رکھنے والے سنی مسلمانوں کو ٹھنڈے دل سے غور کر کے ہر گاؤں ہر قریہ، ہر مسلم آبادی میں ایسے مذہبی مدارس و مکاتب قائم کرنے اور قائم رکھنے

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کی ضرورت ہے جو گورنمنٹ کے پنجے سے آزاد ہوں۔ یہ اس لیے کہ سنی مسلمانوں کے جو چوٹی کے زہریلے دشمن گذرے ہیں ان کا یہ نظریہ ہے کہ "مسلمانوں کی مذہبی اور اسلامی تعلیم نیز ان کے تہذیب و تمدن اور شعار کو ختم کر دیا جائے خود بخود یہ قوم مردہ ہو جائے گی"۔ بس اسی نظریہ اور اسی تھیوری پر ایک زمانہ سے بہت تیزی کے ساتھ عمل ہو رہا ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں کا مذہبی جذبہ سرد پڑتا جا رہا ہے۔

ایسے موقع پر دین و ملت کا درد رکھنے والے نبی کریم علیہ التحیۃ والثناء کے وارث غوث و خواجہ اور اعلیٰحضرت کے سچے عاشق سنیوں کے پیشوا خلیفہ سرکار مفتی اعظم کی ہدایت و تعلیمات پر عمل کرنا دارین میں نجات و سرخروئی کی ضمانت ہوگا۔

سنی مسلمانوں کی بصیرت کے لیے چند اور حوالے بھی ذیل میں نقل کرتا ہوں اور آپ کے موقف و نظریات سے روشناس کرانے کی کوشش کرتا ہوں تاکہ اس تاریک دور میں دین و مذہب کا سچا درد رکھنے والے مسلمان اپنے مذہبی اداروں کو گورنمنٹ کے پنجوں سے بچانے کی کوشش کریں۔ اور دارین کی سعادت سے مالا مال ہوں۔

آپ علیہ الرحمہ کے مبارک حکم پر قصبہ رفیع گنج میں راقم الحروف کو مدرسہ اور مسجد کے لیے جب زمین حاصل ہو گئی تو حضرت کو بذریعہ خط مطلع کیا تو آپ نے جواباً یوں تحریر فرمایا۔

"یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ مدرسہ و مسجد کے لیے زمین حاصل ہو گئی ہے۔ یہ خیال رہے کہ بورڈ کے مزاج رکھنے والے طلبہ، اساتذہ، اراکین اور ممبران کا تعلق مدرسہ سے نہیں ہونا چاہیے ورنہ آئندہ محنت ضائع ہو جائے گی۔ مولانا کوثر حسن صاحب پچپڑہ میں کام کر رہے ہیں اپنے مدرسہ میں انھیں لڑکوں کا داخلہ قبول کرتے ہیں جو زندگی بھر بورڈ سے الگ رہنے کا عہد کرتے ہیں۔"

فقط بدرالدین احمد برطھیا۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

اس کے ساتھ ایک دوسرے مکتوب شریف میں رقمطراز ہیں کہ:

"خالص دنیوی مفاد سے ہٹ کر مدرسہ کو چلانا ہے۔ پھر انشاء المولیٰ تعالیٰ تائید ربانی کا نزول ہوگا۔ یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ مدرسہ اور مسجد کے لیے زمین حاصل ہوگئی ہے۔ فَالْحَمْدُ لِرَبِّنَا الْکَرِیْمِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْمَکِیْنِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ"

ایڈ والحاق سے بچنے کے سلسلے میں علاقہ بھانبھر ضلع گونڈہ کے مولانا اصغر اور پردھان ضیاء اللہ صاحب کے نام یوں رقم طراز ہیں:

"جناب مولانا اصغر علی و پردھان ضیاء اللہ صاحب! بعد ما ہو المسنون۔ یہ خبر سن کر مجھے شدید صدمہ اور دکھ ہے کہ آپ لوگ ایک دینی ادارہ کو اسکول بنانا چاہتے ہیں اور دوسری جگہ کی مثال دیتے ہیں۔ (موضع) بھوتی کی مسجد میں یہ اعلان میں نے کیا ہے کہ بھوتی کا مدرسہ گورنمنٹ کے پنجے سے آزاد رہے گا اگر آپ لوگ اس کے خلاف کریں گے تو خدائے قہار جل شانہ کی بارگاہ میں آپ لوگ ذمہ دار ہوں گے۔ دینی ترقی کو سوچتے دنیوی تعلیم و ترقی کے لیے بہت سے اسکول ہیں۔ میری یہ تحریر رجسٹر میں نقل کرکے محفوظ کر دیجیے۔

فقط بدر الدین احمد قادری رضوی خادم مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا

تیسرا حوالہ:- جامعہ عربیہ ناگپور جو سیدی حضور مفتی عبد الرشید صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کا قائم کردہ ایک عظیم خالص مذہبی دینی تعلیم و تربیت کا مرکز تھا جہاں برسوں اعلیٰحضرت کے مسلک کی ترویج و اشاعت کا سلسلہ جاری رہا۔ جب بانی جامعہ وصال فرما گئے تو آپ کے خلف مفتی عبد القدیر صاحب کا قبضہ و اقتدار ہوا۔ اور چند سال تک مذہبی تعلیم کا سلسلہ باقی رہا بعدہٗ موصوف نے میڈیکل کالج کھولنے کا ارادہ کیا اور اس کی خبر آپ علیہ الرحمہ کو موصول ہوئی تو اپنے صاحبزادے محمد عرف ثانی مولانا جمال الدین صاحب رضوی نوری جو اس وقت ناگپور کے

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

قرب وجوار میں رہتے تھے ان کے نام ایک مکتوب روانہ فرمایا جس میں یوں مسطور ہے:

"حضرت مفتی عبدالقدیر صاحب قبلہ کے بارے میں یہ مسموع ہوا ہے کہ: موصوف کا زور میڈیکل تعلیم گاہ کی طرف ہو گیا ہے اگر یہ خبر صحیح ہے تو بہت ہی کھٹک کی بات ہے کہ جسم و بدن کی اصلاح کے لیے تو بے شمار ادارے ہیں لیکن روح و شریعت کے احیاء کے لیے تعلیم گاہیں مثل عنقا ہیں۔

تم مولائے کریم جل شانہ کی بارگاہ قدس میں رجوع کرو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں استغاثہ کرو اور سرکار غوث اعظم جیلانی و سرکار اعلیٰحضرت بریلوی رضی اللہ المولیٰ تعالےٰ عنہما کے دربار میں استعانت کا کشکول گڑگڑاتا ہاتھ پھیلاؤ تاکہ عنایت ربانی دستگیری فرمائے۔

شجرہ رضویہ پڑھکر فاتحہ سے فارغ ہو کر اپنے پیر و مرشد سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کی بارگاہ میں تھوڑی دیر دھیان باندھو، فضل خداوندی سے قوی امید ہے کہ یہ عمل حل مشکلات کا سامان بنے گا۔ پرسان حال کو سلام مسنون۔

فقط والسلام بدرالدین احمد قادری رضوی نوری ۲۳ رمضان ۱۳۹۳ھ

وارد حال رفیع گنج۔ ضلع اورنگ آباد بہار۔

راقم الحروف کو سال گذشتہ بلاسپور ایم پی کا دینی سفر درپیش ہوا وہاں دارالعلوم فیض رضا میں حافظ و قاری مولانا مظفر حسین صاحب قادری رضوی نوری ناگپوری سے میری ملاقات ہوئی جو مفتی عبدالقدیر صاحب ہی کے پڑوس کے باشندے ہیں میں نے موصوف سے جامعہ عربیہ کا حال معلوم کیا تو انہوں نے بتایا کہ چند سال قبل ہی مذہبی اور دینی تعلیم کا سلسلہ موقوف کر کے اب میڈیکل کالج بن چکا ہے اور باضابطہ طور پر صرف ڈاکٹری کی تعلیم جاری ہے۔

ایسے ہی موقع کے لیے صدرالافاضل حضرت علامہ مولانا سید نعیم الدین صاحب مرادآبادی اپنی تصنیف "ہندوستان اور مسلمان" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

"مدارس اور درس گاہیں بہت کم ہیں اور چونکہ ہمارا علمی مذاق خراب ہو چکا ہے اس لیے عام دماغوں میں مدارس کوئی ضروری اور کار آمد چیز بھی نہیں خیال کیے جاتے اور اسی وجہ سے مدرسوں کی نہایت قلیل تعداد مسلمانوں کو بہت کافی بلکہ ضرورت سے زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ قاعدہ کی بات ہے جس چیز سے انسان کو رغبت نہ ہو وہ کم بھی ہو تو زیادہ معلوم ہوتی ہے۔"

یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کی مذہبی اور اسلامی حالت روز بروز خراب ہوتی جا رہی ہے عمدہ خصائل اور اوصاف فاضلہ سے مسلمان محروم ہوتے جا رہے ہیں درندہ خصائل اور خنگ جوئی سنجیدگی اور شائستگی کی جگہ لیتی جا رہی ہے۔

مسلمانوں کی ترقی کے عہد کو سامنے لائیے تو آپ کو نظر آئے گا کہ ہمارے اسلاف شب و روز تعلیم کی ترقی میں مصروف تھے اور ان کی نگاہوں میں تعلیم ہر چیز سے زیادہ ضروری اور قابلِ قدر تھی۔ بے شمار درسگاہیں کھلی ہوئی تھیں علما کو بیش قرار تنخواہیں دی جاتی تھی طلبہ کے لیے وظیفے مقرر تھے۔ مسلمانوں کی علمی قدر دانی، طلبہ میں شوقِ تحصیل پیدا کرتی تھی۔ ان کی راتیں مطالعہ میں سحر ہو جایا کرتی تھیں اور وہ اپنے اعزہ و اقارب اور وطن تک کو بھی مدت تحصیل علم تک فراموش کر دیتے تھے۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ دنیا کی نگاہوں میں ان کی عزت تھی جہاں ان سے تہذیب سیکھنے کے لیے سر نیاز جھکاتا تھا وہ جس کام کے لیے قدم بڑھاتے تھے کامیابی ان کا خیر مقدم کرتی تھی۔

علم دین کی فضیلت بیان فرماتے ہوئے حضرت علامہ مولانا احمد یار خاں صاحب قبلہ علیہ الرحمہ تفسیر نعیمی جلد سوم صـ۴۲ پر یوں رقمطراز ہیں:

"علم دین بڑی نعمت ہے کہ یہ باقی ہے دیگر سب فانی۔ دین کی تمام بہار علم دین سے ہے، مسجد میں نمازیں میدان جنگ میں جہاد، عدالتوں میں انصاف، بازار کی رونق، موت کے وقت مدد، قبر کا نور، محشر کی نجات علم دین کی

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

برکت سے ہے۔ تھوڑا علم دین بہت۔ مال سے افضل ہے کہ رب نے ساری دنیا کو قلیل فرمایا۔ مگر تھوڑا علم و حکمت کو خیر کثیر فرمایا۔

نیز علم دین کی فضیلت و بزرگی بیان فرماتے ہوئے ہمارے آقا و مولیٰ سرکار اعظم پیارے مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ارشاد فرماتے ہیں :۔

- "علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔" (مشکوٰۃ شریف ص۳۴)
- "علم دین حاصل کرو اگرچہ ملک چین میں ہو۔" (کنز العمال ج ۱ ص۷۹)
- "علم اسلام کی زندگی اور دین کا کھمبا ہے۔" کنز العمال ج ۱۰ ص۶۰
- "علم عبادت سے بہتر ہے۔" " " "
- "رات میں ایک گھڑی علم کا پڑھنا پوری رات جاگنے سے بہتر ہے (مشکوٰۃ ص۳۶)
- "ہر چیز کا ایک راستہ ہے اور جنت کا راستہ علم دین ہے۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص۸۹)
- "ایک ساعت علم حاصل کرنا رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے اور ایک دن علم حاصل کرنا تین مہینے کے روزہ سے بہتر ہے۔" (کنز العمال ج ۱۰ ص۷۵)
- "تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔"
- "علم دین حاصل کرو پیدائش سے لے کر قبر میں جانے تک۔"
- "دو بھوکے سیر نہیں ہوتے ایک علم کا بھوکا علم سے سیر نہیں ہوتا۔ دوسرے دنیا کا بھوکا دنیا سے سیر نہیں ہوتا۔" (مشکوٰۃ شریف ص۳۷)

اس حدیث شریف کی شرح حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ :

- "آدمی جس قدر علم زیادہ حاصل کرتا ہے اس کی پیاس اور بڑھ جاتی ہے معلوم ہوا کہ جس مولوی کا پیٹ علم سے بھر جائے حقیقت میں اس نے علم حاصل ہی نہیں کیا۔ (علم اور علما ص۲۰)

جن علوم دینیہ کے یہ سب فضائل و بزرگی ہیں انہیں کو سیکھنے سکھانے اور

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

فروغ دینے کا راستہ اور طریقہ آپ علیہ الرحمہ بتاتے رہے اور زندگی بھر اسی کا درس مسلمانوں کو دیتے رہے۔ مگر مسلمانوں کی زبوں حالی، علم دین اور اعمال صالحہ سے دوری کا تذکرہ فرماتے ہوئے خاتم المحققین حضرت علامہ مولانا و مفتی نقی علی خاں قبلہ قادری برکاتی والد بزرگوار سرکار اعلیٰحضرت علیہما الرحمہ اپنی تصنیف لطیف ھدایۃ البریہ کے صـ۲۷ پر یوں تحریر فرماتے ہیں "آج کل مسلمان) نماز، روزہ بطور رسم ادا کرتا ہے، اس کی صحت و فساد سے کام نہیں رکھتا۔ اکثر معاملات نادانستہ بے سود اور فاسد ہو جاتے ہیں نہ آپ جانتے ہیں نہ کسی سے پوچھتے ہیں۔ بلکہ عالم کی صحبت اور وعظ و نصیحت سے گھبراتے ہیں اور جو کسی کی خاطر سن بھی لیتے ہیں تو عمل نہیں کرتے افسانہ اور بیہودہ سمجھتے ہیں۔ اہل عملہ اور وکلاء کے گھر جانا فخر اور علماء کی خدمت میں حاضر ہونا عار ہے۔ ایک مقدمہ کچہری میں بیس وکیلوں سے دریافت کر کے دائر کرتے ہیں مگر شریعت کی تحقیق سے انکار ہے۔ جو لوگ علم سے کسی قدر بہرہ رکھتے ہیں علمائے سے بھی تحقیق مسائل کرتے رہتے ہیں۔ کیا یہ کندہ ناتراشیدہ ان سے زیادہ جانتے ہیں کہ علمائے سے استفسار کی حاجت نہیں رکھتے۔ اگر علماء کی صحبت کو درحقیقت کیمیائے سعادت ہے اختیار کرتے آخرت کی مصیبتوں سے نجات حاصل ہوتی اور تھوڑی محنت میں بہت دولت عقبیٰ کی ہاتھ آتی۔ حدیث شریف میں ہے:

"عالم کی مجلس میں حاضر ہونا ہزار رکعت نماز، ہزار بیماروں کی عیادت اور ہزار جنازوں پر حاضر ہونے سے بہتر ہے۔"

بزرگان دین فرماتے ہیں: بہتر امیروں اور بادشاہوں میں وہ ہے جو علماء و مشائخ کی خدمت میں حاضر ہو، اور بدتر علماء و مشائخ میں وہ ہے جو امیروں اور بادشاہوں کے گھر جاوے اور ان کے لیے امر دین میں مداہنت کرے۔ نقل ہے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی گھوڑی کے ساتھ ساتھ سر بازار دوڑتے ۔ یحییٰ بن معین نے کہا "اے احمد باوجود اس علم و

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

فضل کے تم شافعی کی رکاب میں دوڑتے ہو؟ (جواباً) فرمایا: اگر تم بھی قدر وعظمتِ علم سے واقف ہوتے تو میں داہنی طرف دوڑتا ہوں اور تم بائیں طرف دوڑتے ۔۔۔۔ یہ حال ائمہ مجتہدین اور پیشوایانِ دین کا ہے، دوسرے کی کیا حقیقت جو علم کو ذلیل سمجھے اور علماء کی خاک قدم سے عار کرے۔"

اتنے حوالجات پیش کرنے کا میرا مقصد صرف یہ ہے کہ قارئین پر یہ بات روز روشن کی طرح خوب خوب واضح ہو جائے کہ آپ علیہ الرحمہ کا موقف عین حکم شرع کے مطابق اپنے اسلاف کے طریقے پر تھا۔ بہر حال ایڈ والحاق کے نتائج کی خرابیوں کے باعث ناموافق حالات کی بنا پر ۲۱ر شوال المکرم ۱۳۹۴ھ مطابق ۶ر نومبر ۱۹۷۴ء کو دارالعلوم فیض الرسول کی درسی خدمات سے استعفیٰ دے دیا۔

آپ مدرسہ غوثیہ بڑھیا میں

براؤں شریف دارالعلوم فیض الرسول سے آپ کے استعفیٰ کی خبر پاکر مدرسہ غوثیہ بڑھیا ضلع بستی کے اراکین نے ادارہ ہٰذا کی خدمت کے لیے دعوت پیش کی۔ آپ نے ان کی دعوت کو قبولیت سے سرفراز فرمایا۔ اور پوری ذمہ داری کے ساتھ ۹ر ذی القعدہ ۱۳۹۴ ہجری مطابق ۲۴ر نومبر ۱۹۷۴ء سے ۸ر رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ مطابق ۱۲ر مارچ ۱۹۹۲ء تک مدرسہ غوثیہ اہلسنت فیض العلوم بڑھیا میں بحیثیت صدر المدرسین اپنا منصبی فریضہ انجام دیتے رہے۔

بیعت و خلافت

آپ زمانہ قیام دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور میں ۷ر ربیع الآخر شریف ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۶ر جنوری ۱۹۵۱ء کو بعد نماز عشا شہزادۂ سرکار اعلیٰحضرت حضرت علامہ مولانا شاہ مصطفیٰ رضا نوری بریلوی مفتی اعظم قدس سرہ العزیز کے نورانی ہاتھوں پر سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ نوریہ رضویہ میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

اور زمانۂ قیام بستی میں حضور شیر بیشۂ اہلسنت مظہر اعلیحضرت سلطان المناظرین حضرت علامہ مولانا محمد حشمت علی خاں قادری رضوی لکھنوی ثم پیلی بھیتی علیہ الرحمۃ والرضوان نے آپ کو سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ اور سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ صادقیہ وغیرہ سلاسل متقدسہ کی اجازت و خلافت سے سرفراز فرمایا۔

پھر زمانۂ قیام براؤں شریف میں جب سرکار اعلیحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ کے عرس پاک کے موقع پر آپ بریلی شریف حاضر ہوئے تو حضور مرشد برحق سرکار مفتی اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان نے آپ کو سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ و دیگر سلاسل مبارکہ کا مجاز بنایا اور خلافت نامہ بھی عطا فرمایا۔

موجودہ ایڈوالحاق

موجودہ ایڈوالحاق کے برے نتائج بیان کرتے ہوئے آپ اس کے سخت مخالف تھے جیسا کے سطور بالا میں پیش کیا گیا۔ مزید اطمینان کے لیے زمانہ ماضی قریب کی مثال بھی پیش کی جاتی ہے وہ یہ کہ جامعہ نعیمیہ مراد آباد جو صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی علیہ الرحمۃ کی سرپرستی میں چل رہا تھا۔ نیز دار العلوم مظہر اسلام بریلی شریف جو سرکار حضور پر نور سیدی مرشدی مفتی اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان کی سرپرستی و قیادت میں رواں دواں تھا[1] ایڈوالحاق کے پنجے سے بالکلیہ آزاد تھا۔ اسی طرح آپ اپنے بزرگوں کی روش پر چل کر مدرسہ غوثیہ اور اس کی شاخوں کو ایڈوالحاق سے بہت دور رکھا اور اپنے زیر اثر بہت سے سنی مدارس و مکاتب دینیہ کو اس بڑی مصیبت سے بچائے رکھا۔

آپ آج سے تقریباً ۲۳ ۲۴ سال پہلے ایڈوالحاق کے مسئلہ پر آفاقی شہرت کی حامل مرکزی درسگاہ دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف کے منصب صدر المدرسین سے جہاں مستعفی ہوئے تھے کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اتنا بڑا مرکزی ادارہ کے جلیل القدر منصب کو چھوڑ کر اسی علاقہ میں واقع فیض الرسول

---

[1] اور جامعہ حبیبیہ الٰہ آباد جو حضور محامد ملت رئیس الاتقیا علیہ الرحمۃ کی سرپرستی میں پروان چڑھ رہا تھا

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کی شاخ مدرسہ غوثیہ بڑھیا جو اپنے قد کے اعتبار سے ایک چھوٹا سا ادارہ تھا، اس میں آپ قدم رنجہ فرمائیں گے۔

عام روایات یہی ہے کہ انسان خوب سے خوب تر جگہ کی تلاش میں رہتا ہے خاص کر ایسی شخصیت جس کے لیے ملک کی بڑی بڑی مرکزی درسگاہیں فرش راہ بنی ہوئی تھیں لیکن یہ انہونی ہوگی کہ مدرسہ غوثیہ کے اراکین کی دعوت کو بخوشی قبول فرمایا اور مدرسہ غوثیہ بڑھیا کو مستقل طور پر اپنے وجود سے رونق بخش دیا اور دم آخر تک خوب سینچا۔

سال کے ابتدائی چند مہینوں میں ایسا لگتا تھا کہ آپ آج گئے کل گئے۔ کیونکہ خدمت دین کے لیے صرف تین سو روپئے ماہانہ پر تشریف لائے تھے جب کہ اس دور میں بھی اپنے کسی شاگرد کو علی العموم پانچ سو روپے سے کم پر نہیں بھیجتے تھے۔ ابتدا میں کئی ماہ تک متعدد متوسط معیاری بڑی اور مشہور درسگاہوں سے لمبی لمبی اور بڑی بڑی تنخواہوں کے ساتھ دعوت نامے آتے رہے۔ مگر آپ کا استغنا ملاحظہ کریں کہ آپ نے اس طرف ذرہ برابر بھی دھیان نہیں دیا بلکہ اتنی کم تنخواہ کے باوجود مدرسہ غوثیہ بڑھیا ہی کو ترجیح دیا۔

آپ علیہ الرحمہ نے مدرسہ غوثیہ بڑھیا کو اس کی غربت زدگی کے باوجود کیوں ترجیح دی؟ کوئی نہ کوئی وجہ ترجیح تو ضرور ایسی تھی جو فی زمانہ اور جگہوں میں یا تو نایاب تھی یا کمیاب۔

مدرسہ غوثیہ موضع بڑھیا کو ترجیح دینے میں جہاں کئی وجوہ شامل تھے، وہاں پر یہ پہلو آپ کی نگاہوں میں زیادہ اہم تھا کہ مدرسہ غوثیہ موضع بڑھیا اپنی شہرت اور نیک نامی کے باوجود ایڈ و الحاق کی خرابیوں سے پاک اور حکومت کی کسی طرح کی امداد سے بے نیاز تھا اور اس مدرسے نے روز اوّل ہی سے خداوند کریم کے کرم پھر سرکار اعظم نبی اکرم پیارے مصطفےٰ علیہ التحیہ والثناء کی عنایتوں پر

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

بھروسہ کیا اور سنی عوامی امداد پر ہی انحصار کیا۔ لہٰذا آپ اپنے وجود سے رونق بخشنے کے بعد زندگی کے آخری لمحہ تک مدرسہ کے تعاون کے لیے تبلیغِ دین کی نیت سے دورہ کرتے رہے اور مدرسہ غوثیہ کے فروغ کے لیے ہزاروں روپے چندہ کی رقم فراہم کرتے رہے مگر ایک نیا پیسہ بھی بنام کمیشن آپ نے قبول نہیں فرمایا۔ آپ کے بے لوث خلوص و للّٰہیت کا ثمرہ یہ ہوا کہ مدرسہ غوثیہ کی شہرت جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور دور دور سے طلبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے اور اپنی علمی استعداد کے ساتھ ساتھ آپ کے کیمیاوی اثر صحبت کی بدولت مذہبی اور دینی تربیت سے خوب آراستہ ہوتے رہے۔

مدرسہ غوثیہ بڑھیا کو ترجیح دینے میں دوسری اہم وجہ یہ بھی تھی کہ آپ ایسے ادارہ میں رہنا چاہتے تھے جہاں صرف اساتذہ کی حکمرانی ہو اور درسی و مذہبی معاملات میں وہ کسی کے جواب دہ نہ ہوں اور نہ اساتذہ ملازمین و نوکر سمجھے جاتے ہوں بلکہ عالم دین اور خادم دین سمجھے جاتے ہوں۔ نیز آپ ایسے مدرسہ میں رہنا چاہتے تھے جہاں کے ارتذہ فساق و فجار اراکین اور امداد دینے والے سیٹھوں کے آگے دست بستہ، سر خمیدہ، باادب، باملاحظہ نہ ہوں۔ بحمدہٖ تعالیٰ مدرسہ غوثیہ بڑھیا کے اراکین بھی خواہ اور جو بھی اس سے وابستہ افراد بلکہ عام مسلمانوں کا حال آپ کے پاکیزہ خیال کے موافق تھا اور یہاں کے اساتذہ کے سامنے مودب تھے۔

مدرسہ کے درس و تدریس کے معاملہ میں سب کچھ اساتذہ ہی تھے۔ آپ علیہ الرحمہ مدارس اسلامیہ کی ظاہری چمک دمک اور فارغ شدگان علماء کی فوج در فوج جماعت سے بالکل مطمئن نہیں تھے۔ ان میں کے اکثر کے کردار و عمل سے بہت متوحش تھے۔ اور ان کے مبلغ علم اور دین حق سے دور پر بہت کڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ اس سال کو مدرسہ غوثیہ بڑھیا کی سالانہ روداد ۱۳۹۵ھ میں "علم نافع اور عمل صالح" کے عنوان سے یوں ظاہر فرمایا۔ یہ حقیقت پوست برکندہ ہے کہ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

دین برحق کی زندگی اور اس کی بقا اسلامی تعلیم و کردار سے وابستہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زمانہ گذشتہ کے مسلمانوں نے اپنے خرچ سے ایسی تعلیم گاہیں قائم کی تھیں جن میں طلبہ کو تفسیر و حدیث، عقائد و فقہ کا درس دیا جاتا اور ان کا کردار پختہ کیا جاتا۔ پھر یہی طلبہ عالم دین کی سند پاکر اپنی تعلیم گاہ سے باہر آتے تو فساق و فجار مسلمانوں کا سدھار کرتے، بدمذہب کلمہ گویوں کے عقائد فاسدہ کی اصلاح کرتے، حلال و حرام سے ناواقف مسلمانوں کو احکام شرع سے آگاہ کرتے، گمراہ فرقوں کے اعتراض کا جواب دیتے، ملحدوں کے پیدا کردہ شکوک و شبہات کا قلع قمع کرتے مسلمان ان کے بلند کردار، سنجیدہ گفتار، پاکیزہ رفتار کو دیکھ کر ان کا پورا پورا احترام کرتے تھے۔ اور غیر مسلم ان کی عالمانہ شان و شوکت سے متاثر ہو کر ان کو عزت و عظمت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

لیکن افسوس! کہ علم و عمل کا یہ خوشگوار ماحول اب بری طرح بگڑ چکا ہے دور حاضر کی اسلامی درسگاہوں کے فارغ التحصیل علماء ان میں اکثر و بیشتر حضرات تقاضۂ دین سے ناآشنا ہیں، ان کا دامن علم نافع سے خالی ہے ان کے پاس عمل صالح کی پونجی نہیں۔ ان کے کردار اور عام فاسقوں کے اعمال میں کوئی امتیاز نہیں ان کے طرز عمل سے اسلامی معاشرہ سدھرنے کے بجائے بگڑتا جارہا ہے، ان کا ٹڈی دل لشکر موجود ہے لیکن پھر بھی مسلمانوں کا دینی حالت پست ہے۔ باطل پرستوں کا زور ہے، صلح کلیت کا غلبہ ہے، سنیت بے کسی کے عالم میں دم توڑتی جارہی ہے اس تشویش ناک صورت حال کا سبب بالکل ظاہر ہے۔ ادارے قائم ہیں، دینی تعلیم کیلئے مسلمانوں سے چندہ لیا جاتا ہے، اسلامی تعلیم کے نام پر۔ مگر افسوس کہ ان تعلیمی اداروں میں نہ تو علم نافع کی لگن ہے نہ عمل صالح کا کوئی پرسان حال ہے۔ بس لے دے کر کچھ نصابی درسی کتابوں کے شروع کے چند صفحات کی تدریس ہے

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

اور پھر کاپیوں میں لکھے ہوئے مخصوص نوٹوں کو رٹا رٹا کر، مولوی، عالم، فاضل کا امتحان دلانا اور جلسۂ عام میں امیدواروں کی دستار بندی کرا دینا ہے۔ ان الحاقی مولویوں اور مولاناؤں میں اکثر کا حال یہ ہے کہ علامہ ہوتے ہوئے صحیح طور پر میزان و منشعب کا درس نہیں دے سکتے۔ ان کو نہ تو عقائدِ دینیہ کی خبر ہے نہ مسائلِ شرعیہ کا پتہ، نماز و زکوٰۃ کے موٹے موٹے مسائل سے ناواقف ہیں۔ حد یہ ہے کہ فقہی تعلیم کے مطابق وضو کرنا نہیں جانتے۔ صورت فاسقانہ اور سیرت ملحدانہ، تو پھر ان لوگوں سے حمایتِ دین اور احیائے شریعت کی امید رکھنا سانڈے سے دودھ دوہنا ہے۔

دین و مذہب کا سچا درد رکھنے والے اصحابِ بصیرت مدرسین کا فرض ہے کہ وہ اس تاریک دور میں دین کی ٹھوس تعلیم پر زیادہ سے زیادہ توجہ مبذول کریں۔ اور طلبہ کے کردار کو اسلامی سانچے میں ڈھالیں۔

بحمدہٖ تعالیٰ ثم بعنایۃ رسولہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدرسہ غوثیہ بڑھیا اگرچہ ایک چھوٹا ادارہ ہے لیکن اس کی کوشش یہ ہے کہ طلبہ کی بنیادی تعلیم مستحکم کی جائے اور ان کے کردار پر اسلامی رنگ چڑھایا جائے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سرکار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ اور طفیل میں مدرسہ غوثیہ اور دیگر سنی مدارس دینیہ کو سچی خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؎

اسی طرح آپ حجۃ اللہ علیہ زندگی کے آخری لمحہ تک شرعی لاپرواہیوں سے متنبہ فرماتے ہوئے فرزندانِ اہلسنت کو انتہائی مفید اور قیمتی مشوروں سے نوازتے رہے اور دینی ادارہ، نیز مذہبی درسگاہ قائم کرنے کا مقصد یوں بیان فرمایا۔

"یہ بالکل کھلی بات ہے کہ مذہبی درسگاہوں کے قیام کا منشا اور تفسیر و حدیث کلام و فقہ کے درس و تدریس کا مقصد مسلمانوں کو اعتقادی گمراہی سے بچانا اور ان کو راہ شرع پر چلانا ہے"

انھیں مقاصدِ حسنہ کے پیش نظر تحریری، تقریری آپ کی تبلیغ جاری رہی اور

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

۱۳۹۷ھ تا ۱۳۹۸ھ کی روداد مدرسہ غوثیہ میں یوں اعلان شائع فرمایا۔

"مدرسہ غوثیہ اہلسنت فیض العلوم بڑھیا اپنی معمولی بساط کے باوجود سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی عظمت کے دشمنوں کے خلاف احکام شرعی کی اشاعت میں کوئی دریغ نہیں رکھتا۔ حضور پرنور سرکار غوث اعظم محی الدین جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے شیدائیوں سے اپیل ہے کہ وہ مدرسہ غوثیہ کی حوصلہ افزائی کا خیال رکھیں یوں ہی مسلک سرکار اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی سربلندی چاہنے والوں سے گذارش ہے کہ وہ ادارۂ ہذا کی امداد و اعانت پر خصوصی توجہ رکھیں۔ وَاِنَّمَا التَّوْفِیْقُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَھُوَ الْمُعِیْنُ الْھَادِیْ جَلَّ شَانُہٗ ۔

حاصل کلام یہ ہے کہ خلوص و للہیت کے ساتھ زندگی کی آخری سانس تک مدرسہ غوثیہ کو فروغ دیتے ہوئے خوب پروان چڑھایا۔ مدرسہ غوثیہ کے لیے ایسے اسباب کے مہیا ہو جانے میں کاتب الحروف کے اندازہ کے مطابق سب سے زیادہ دخل اس بات کا ہے کہ ۲۸ محرم الحرام ۱۳۸۸ھ کے مبارک موقع پر حضور سید العلما حضرت علامہ الحاج المفتی الشاہ سید آلِ مصطفےٰ صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان نے ان الفاظ سے ادارے کو (دعائیہ کلمات سے) نوازا تھا:

"بفضلہ تعالےٰ یہ مبارک ادارہ جو دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف کی ایک شاخ ہے، تبلیغ دین و مذہب اور اشاعت علوم دینیہ میں بہت قابلِ قدر خدمات انجام دے رہا ہے۔ امید ہے کہ عنقریب یہ مدرسہ عظیم الشان دینی دانشگاہ میں تبدیل ہو کر علم و عرفان کی روشنی پھیلانے والا مینارۂ نور ثابت ہوگا۔"

خانوادۂ برکاتیہ مارہرہ مقدسہ کے چشم و چراغ ولیٔ کامل سچے نائب رسول کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے انھیں دعائیہ کلمات کا اثر تھا جس کو مسلمانان اہلسنت نے اپنے سر کی آنکھوں سے ملاحظہ فرمایا۔ اور آج بھی مدرسہ غوثیہ کے احاطہ میں

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

آپ کے مزار پر انوار سے روحانی فیضان بٹ رہا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک بٹتا رہے گا۔

تصنیفات بدر ملت

آپ اپنی کثیر تدریسی و تبلیغی مصروفیات کے باوجود تصنیفی و تالیفی خدمات بھی انجام دیتے رہے آپنے اپنے زمانۂ درس و تدریس میں جب یہ محسوس کیا کہ موجودہ نسل کے اکثر بچے عربی فارسی ماحول کے فقدان اور کثافت ذہن کے باعث نحو و صرف اور منطق کے ابتدائی مسائل سمجھنے سے کورے ہوتے ہیں اس لیے طلبہ کی سہولت کی خاطر مندرجہ ذیل نحو، صرف، عربی ادب اور منطق کی کتابیں تالیف فرمائیں۔

(۱) تلخیص الاعراب (۲) عروس الادب (۳) فیض الادب اوّل (۴) فیض الادب ثانی (۵) جواہر المنطق ۔

مذکورہ بالا کتابیں مدارس دینیہ عربیہ میں داخل نصاب ہیں۔ ان کتابوں کو ایسی مقبولیت حاصل ہوئی جس کا جواب نہیں۔ اور کیوں نہ ہو کہ فیض الادب حصہ اول پر تقریظ تحریر فرماتے ہوئے استاذ العلماء حضور حافظ ملت قبلہ علیہ الرحمہ شیخ الحدیث دار العلوم اشرفیہ مبارکپور ضلع اعظم گڈھ یوں رقمطراز ہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

کتاب فیض الادب حصہ اوّل مولانا بدر الدین احمد سلمہ ربہ الکریم کی پہلی تصنیف ہے۔ مبتدی طلبہ کے لیے بہت ہی مفید اور طلبہ کی ادبی استعداد میں معین ہے۔ اس کا پڑھنے والا اردو سے عربی اور عربی سے اردو ترجمہ پر جلد قابو پا سکتا ہے۔ دعا ہے کہ خداوند کریم اس کو شرف قبولیت بخشے اور حضرت مصنف سلمہ کو تصنیف و تالیف کی مزید توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

عبد العزیز عفی عنہ ۲۳ ربیع الآخر ۱۳۷۶ھ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

آپ نے مسلمانان اہلسنت کے نونہالوں کے لیے تعمیر ملت کی نیت سے ان کا بڑا خیال فرمایا اور ابتدائی اردو پڑھنے والے ننھے ننھے سنی اطفال کی تعلیم کے لیے (۶) تعمیر ادب قاعدہ (۷) تعمیر ادب حصہ اول (۸) تعمیر ادب حصہ دوم (۹) تعمیر ادب حصہ سوم (۱۰) تعمیر ادب حصہ چہارم اور (۱۱) تعمیر ادب حصہ پنجم تحریر فرمایا نیز بنیادی اردو ادب کے قواعد کے مسائل ذہن میں اتارنے کے لیے مندرجہ ذیل دو کتابیں تحریر فرمائی وہ یہ ہیں (۱۲) تعمیر قواعد حصہ اول اور (۱۳) تعمیر قواعد حصہ دوم۔ ان مندرجہ بالا کتابوں کی مقبولیت کا بھی جواب نہیں۔ کاتب الحروف کی معلومات کے مطابق ملک ہندوستان کے صوبہ بنگال، بہار، یوپی، مدھیہ پردیش گجرات، مہاراشٹر وغیرہم کے تقریباً اکثر مکاتب و مدارس دینیہ میں یہ کتاب داخل نصاب ہے جس سے مدرسین اور طلبہ فیض یاب ہو رہے ہیں۔ اور اردو لکھنے پڑھنے پر قادر ہونے کے ساتھ ساتھ پختہ سنی اور سنی گر ہوتے جا رہے ہیں۔

کاتب الحروف کو سال گذشتہ بھیونڈی میں یہ خبر بھی سننے کو ملی کہ آپ کی تصنیف تعمیر ادب اور دیگر درسی کتابیں پاکستان کے دوسرے خطہ کے ساتھ ساتھ ملتان کے مکاتب و مدارس دینیہ میں بہت تیزی کے ساتھ داخل درس کی جا رہی ہیں۔ یہ سب آپ کے خلوص و للّٰہیت کا ثمرہ ہے۔ مولائے کریم آپ کی دینی خدمات کو عام سے عام تر فرمائے اور آپ کے قبر انور پر رحمتوں کی بارش برسائے آمین۔

اس کے علاوہ مسلمانوں کے ایمان و عقیدہ کی ٹھوس تعلیم و تربیت اور دینی اصلاح کے لیے مندرجہ ذیل کتابیں تحریر فرمائیں۔ (۱۴) نورانی گلدستہ (۱۵) سوانح اعلیٰحضرت (۱۶) تحقیقی جواب (۱۷) تذکرہ سرکار غوث و خواجہ (۱۸) رد تقویۃ الایمان۔ (۱۹) نورانی مقالہ (۲۰) دستور اساسی (۲۱) بدر الفتاویٰ (زیر ترتیب ہے) (۲۲) تحریری روداد مناظرہ اظہار حق" (۲۳) مضامین بدر ملت۔ (۲۴) الجواب المتین عن سوال محمد امین۔ (۲۵) الجواب النورانی عن سوال الہمدانی۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

آپ کی جتنی بھی تصانیف ہیں دنیائے سنیت میں قدر و عظمت کی نگاہوں سے دیکھی جاتی ہیں۔ مذکورہ بالا کتابوں میں ایک اہم تاریخی دستاویز تحقیقی و علمی شاہکار "سوانح اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ" ہے۔

آپ کی یہ تصنیف جس کو۔ ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ پاکستان، شام لبنان، مصر، عرب۔ ترکی، نیپال، موریشس، افریقہ اور امریکہ وغیرہ ممالک کے ریسرچ اسکالروں نے اپنے مخصوص مطالعہ میں رکھا اور آپ کے تبحر علمی، فضل و کمال دانشوری اور فنی صلاحیت کا اعتراف کیا۔ سوانح اعلیٰحضرت کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اب تک تقریباً پچیس ایڈیشن چھپ چکے ہیں باوجود اس کے بھی کمی محسوس کی جارہی ہے۔

اس کتاب کی مقبولیت کے سلسلہ میں "تاجدار اہل سنت شاہزادۂ اعلیٰحضرت پیشوائے اہلسنت حضرت علامہ الحاج مصطفےٰ رضا خاں قادری نوری مفتی اعظم ہند دپاک علیہ الرحمۃ والرضوان کا ایک تاثر قارئین کے اطمینان کے لیے پیش کررہا ہوں:

آپ علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں ــــــ "سوانح اعلیٰحضرت جب پہلی بار ربیع الاول شریف ۱۳۸۲ھ مطابق ستمبر ۱۹۶۲ء میں طبع ہوئی تو میں نے اسکے دو نسخے حضرت مولانا قاضی عبدالرحیم صاحب بستوی مدظلہ العالی مقیم آستانہ عالیہ قادریہ رضویہ بریلی شریف کی خدمت میں ذریعۂ ڈاک ارسال کیا کہ ایک نسخہ خود آپ قبول فرمائیں اور دوسرا نسخہ حضور مفتی اعظم ہند قبلہ کی خدمت میں میری جانب سے پیش کردیں۔ مولانا موصوف نے پیکٹ وصول کرکے کتاب کا ایک نسخہ حضور کی خدمت میں پہنچایا۔ اور ۲۲ ربیع الاول شریف ۱۳۸۳ھ ہجری کو انہوں نے وصول یابی سے مطلع کرتے ہوئے میرے نام ایک مکتوب بھیجا جس کے ایک گوشے پر حضور مفتی اعظم ہند قبلہ نے خود اپنے دست پاک سے یہ حوصلہ افزا کلمات تحریر فرمائے:

وَعَلَیْکُمْ سَلَامٌ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ثُمَّ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَتُہٗ وَبَرَکَاتُہٗ مَشَاءَ الْمَوْلٰی سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی۔ مجھے یہ سوانح بہت پسند آئی

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

مولیٰ کریم آپ کی یہ خدمت دینی قبول فرمائے اور مزید توفیق بیش از بیش دے۔

فقیر مصطفےٰ رضا قادری غفرلہٗ

آپ کے فتاویٰ مبارکہ

تدریسی، تصنیفی، تالیفی اور تبلیغی خدمات کے ساتھ ساتھ وقتاً فوقتاً آپ افتاء کا کام بھی بڑی ذمہ داری کے ساتھ انجام دیتے رہے۔ آپ کے مدلل فتاویٰ کے کچھ حصے فتاویٰ فیض الرسول اوّل اور دوم میں شامل ہیں۔ بقیہ کچھ بدر الفتاویٰ رجسٹر میں محفوظ کیا گیا ہے۔ انھیں میں سے چند فتاوے پیش کیے جاتے ہیں تاکہ آپ کی فقہی بصیرت کا پتہ چلے۔

• کیا فرماتے ہیں علمائے اہلسنت حسب ذیل مسئلہ میں کہ ایک سنی ادارہ کے ناظم اعلیٰ نے چند ماہ قبل ایک کانفرنس بلائی جس میں اہلسنت کے علاوہ تمامی فرقوں کے سربراہ موجود تھے جیسے مودودی، وہابی، دیوبندی، غیر مقلد، ندوی، تبلیغی اور رافضی، خوجہ، بوہرہ اور بے پردہ خواتین بھی۔ ایک اسٹیج پر لکچر دیا اور ناظم اعلیٰ نے بھی لکچر دیا جب کہ مذکورہ ادارہ کا آئین یہ ہے کہ ادارہ مسلک اعلیٰحضرت کا پابند رہے گا۔

اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ ناظم اعلیٰ کا مذکورہ فعل مسلک اعلیٰحضرت کے خلاف ہے یا نہیں؟ اور ادارہ کے ناظم اعلیٰ پر از روئے شریعت کیا حکم ہے؟ بینوا وتوجروا۔ المستفتی عبد المجید بھائی چشتی۔ راجکوٹ گجرات۔

الجواب:۔ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: وَلَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ۔ یعنی (بد دین، بد مذہب، گمراہ، کفری عقیدہ رکھنے والے نیز کھلم کھلا فسق و فجور کرنے والے) ظالموں کی طرف نہ جھکو ورنہ تمہیں جہنم کی آگ چھوئے گی۔

سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس نے کسی بدمذہب

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کی تعظیم کی اس نے اسلام کے ڈھانے پر قطعی مدد دی۔ نیز ایک دوسری حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے (اے مسلمانو!) تم لوگ بدمذہبوں سے دور رہنا اور اپنے کو ان سے دور رکھنا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں گمراہ کردیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمھیں فتنہ میں ڈالیں، بدعقیدہ بنادیں۔

حضرت علامہ سعدالدین تفتازانی علیہ الرحمۃ والرضوان علم عقائد کی مشہور کتاب "شرح مقاصد" میں تحریر فرماتے ہیں یعنی بدمذہب، بدعقیدہ کے بارے میں حکم شرعی یہ ہے کہ ان سے دشمنی اور عداوت رکھی جائے اور ان کو دیکھ کر چہرہ پھیر لیا جائے اور اسے برا بھلا کہا جائے۔ نیز اس پر تھڑی تھڑی کی جائے ـــــ صورت مسئولہ میں سنی ادارہ کے ناظم اعلیٰ نے مذکورہ بالا احکام شرعیہ کی کھلے عام مخالفت کرکے مسلک اعلیٰحضرت کے قلعہ کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ اسٹیج پر حیا باختہ عورتوں سے لکچر دلوا کر اس نے قرآن و حدیث کی تعلیم کچل کر رکھ دی، وہ شرعاً شدید فاسق اور قانوناً آئین ادارہ کا کھلم کھلا باغی اور دشمن ہے۔ دستور اساسی کی خلاف ورزی کے سبب اس کی نظامت ختم ہے۔ فی الحال اگر وہ اپنے سنیت شکن فعل سے توبہ بھی کرلے تو بھی اسے اس عہدہ پر برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔ ان حالات میں ارباب استطاعت سنی مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ہر امکانی کوشش کے ذریعہ مذکور بالا ناظم اعلیٰ کو عہدۂ نظامت سے برطرف کرکے مظلوم ادارہ کو اس کے پنجۂ ظلم سے آزاد کرائیں۔ وَاللہُ اَعْلَمُ جَلَّ جَلَالُہٗ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

کتبہ بدرالدین احمد القادری الرضوی مدرس غوثیہ، بڑھیا۔
ضلع بستی۔ یوپی۔ ۱۲ شوال ۱۴۰۵ھ مطابق ۱۰ جون ۱۹۸۵ء

• کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین حسب ذیل مسئلہ میں کہ:

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ہندہ بریلوی مسلک کو ماننے والی ہے اور خالد کے بارے میں کوئی تحقیق نہیں کہ وہ کس مسلک کا ماننے والا ہے۔ جب کہ یہ معلوم ہوا کہ جہاں کا وہ رہنے والا ہے وہاں اکثر لوگ دیوبندی ہیں۔ اس صورتِ حال میں کیا کیا جائے؟ تحقیق کے لیے لڑکی والا راضی نہیں۔ اور باعثِ نزاع خیال کرتے ہوئے اس پر مُصر ہے کہ نکاح کسی طرح ہو جائے۔ اس بارے میں مدلل و مفصل حکم بیان کریں بینوا و توجروا۔ المستفتی محمد فاروق رضوی مدرس عربیہ اہلسنت مصباح العلوم محلہ بدھیانی۔ خلیل آباد۔ ضلع بستی۔

الجواب۔ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب۔

صورتِ مسئولہ میں بلا تحقیق ہندہ کا نکاح خالد کے ساتھ پڑھانا درست نہیں۔ اگر تحقیق کے لیے لڑکی والا راضی نہیں تو دال میں کچھ کالا ہے۔ لڑکی والا خود گمراہ ہے۔ نکاح پڑھائی کا چند پیسہ دلوا کر نکاح پڑھانے والے کو اپنی گمراہی میں گھسیٹنا چاہتا ہے۔ خدائے پاک اس کو ہدایت دینے کے ساتھ اس کی مشکل آسان فرمائے۔ اِنَّہٗ تَعَالٰی عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

دیوبندی عقیدہ والے کا نکاح باطل ہے۔ تو جو شخص جائز سمجھ کر نکاح پڑھے گا اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا یوں ہی جو لوگ نکاح کی محفل میں دیوبندی عقیدہ والے کا نکاح جائز سمجھ کر ایجاب و قبول سنیں گے ان کا بھی نکاح ٹوٹ جائے گا۔ ھٰذا ما عندی وَاللّٰہُ عِنْدَہٗ عِلْمُہٗ جَلَّ جَلَالُہٗ ثُمَّ عِنْدَ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم

کتبہ: بدر الدین احمد القادری الرضوی
بڑھیا مدرسہ بستی ۶/ ۱۴۰۸ھ

مسئلہ:۔ از محمد سمیع اللہ مہنداول ضلع بستی۔

زید نے اپنی لڑکی کا نکاح بکر سے کیا۔ بوقت نکاح اس کو علم نہیں تھا کہ بکر غیر مقلد ہے بلکہ وہ سمجھ رہا تھا کہ بکر سنی صحیح العقیدہ ہے۔ لڑکی دو تین مرتبہ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

بکر کے یہاں جا چکی ہے تب معلوم ہوا کہ وہ غیر مقلد ہے۔ اب زید اپنی لڑکی کا نکاح ایک سنی لڑکے سے کرنا چاہتا ہے۔ زید کو شریعت کیا حکم دیتی ہے؟ نیز لڑکی وہاں جانے کے لیے راضی نہیں ہے۔ احکام قطعیہ سے آگاہ فرمائیں۔

الجواب: نکاح کے وقت اگر بکر غیر مقلد تھا تو نکاح منعقد ہی نہ ہوا اور اگر بعد نکاح وہابی ہوا تو اب نکاح باطل ہوگیا۔ لہٰذا زید اپنی لڑکی کا نکاح بلا حصول طلاق دوسرے سے کر سکتا ہے۔ وہابیت غیر مقلدیت ارتداد ہے اس لیے کوئی وہابی اس زمانے میں ایسا نہیں ملے گا جو خود کو موحد اور سنیوں کو مشرک اعتقاد نہ کرتا ہو۔ جامع الفصولین میں ہے "وَالْمُخْتَارُ لِلْفَتْوٰی فِیْ هٰذِهِ الْمَسَائِلِ اَنَّ قَائِلَ هٰذِهِ الْمَقَالَاتِ لَوْ اَرَادَ الشَّتْمَ وَلَا یَعْتَقِدُ کُفْرَهُ لَا یَکْفُرُ وَاِنِ اعْتَقَدَهُ کَافِرًا کَفَرَ۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی سُبْحَانَهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ

کتبہ۔ بدر الدین احمد رضوی
۶۰۸
(فتاوی فیض الرسول جلد اول)

مسئلہ:۔ مسئولہ حفیظ اللہ۔ مکان ۴۴/۲/۶ بنارس

فتل اکرام الدین کی بیوی کا ماموں ہے۔ فتل اور اکرام الدین نے آپس میں مذاق کیا تو فتل نے اکرام الدین سے کہا کہ میں نے تمہاری بیوی کو رکھا ہے، کھلایا ہے دیا ہے اور لیا ہے۔ اس پر اکرام الدین نے کہا کہ کیا تم اس کا ثبوت دوگے؟ تو فتل نے کہا۔ ہاں! دیں گے لیکن تم ہار گئے تو؟ ــــ اس پر اکرام الدین نے کہا کہ ہم اپنی بیوی کو تمہارے نام کر دیں گے۔ پھر اکرام الدین غصہ کی حالت میں اٹھا، بیوی کے پاس آیا، اس کو مارا اور اس سے پوچھا کہ کیا فتل تم کو رکھے ہوئے ہے تمہارا خرچہ اور تمہاری ہر خواہش پوری کرتا ہے؟ ــــ تو اس کی بیوی نے کہا "یہ سب باتیں جھوٹی ہیں" اور قرآن مجید ہاتھ میں لے کر قسم کھائی اور کہا یہ سب جھوٹ ہے" ــــ تو غصہ کی حالت میں اکرام الدین نے کہا کہ میں قرآن کو نہیں

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

مانتا۔ اور کہا جو ہوا سو ہوا بات ختم کرو۔ اس کے بعد اکرام الدین کی بیوی اکرام الدین کے ساتھ ایک ہفتہ تک رہی۔ بعدہٗ میکے چلی آئی۔ میکے آکر اس نے اپنے والد سے اس کا تذکرہ کیا تو اکرام الدین کے سسر نے فتل سے پوچھا اور وہاں کے پنچ نے بھی پوچھا تو فتل نے کہا کہ میں نے مذاق کے طور پر کہا تھا۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ ان لوگوں کیلئے عند الشرع کیا حکم ہے؟

الجواب :۔ صورت مسئولہ میں اکرام الدین نے یہ جملہ ملعونہ بول کر "کہ میں قرآن کو نہیں مانتا" کافر و مرتد ہو گیا، اس کی بیوی اس کے نکاح سے باہر ہو کر اس پر حرام ہو گئی۔ اکرام الدین پر فرض ہے کہ وہ اپنے اس کفری جملہ سے توبہ کرے اور از سر نو کلمہ طیبہ لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھکر تجدید ایمان کرے۔ پھر مسلمان ہو جانے کے بعد اگر وہ اپنی بیوی کو اپنی زوجیت میں لانا چاہے تو نئے مہر پر اس کے ساتھ نکاح کرے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اکرام الدین جب تک توبہ و تجدید ایمان نہ کرے اس وقت تک اس سے اسلامی تعلقات منقطع کر لیں توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ اکرام الدین کلمۂ طیبہ لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھے اور کہے کہ سرکار مصطفےٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے جو کچھ لائے وہ سب حق ہے میں ان سب باتوں کو حق مانتا ہوں۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا سچا کلام ہے میں قرآن مجید کو سراپا حق مانتا ہوں۔ یا اللہ! میں اس کفری جملہ سے توبہ کرتا ہوں اور تجھ سے اپنی غلطی کی معافی مانگتا ہوں۔ اس کے علاوہ میں اپنے تمام گناہوں سے، خلاف شرع تمام بولیوں سے توبہ کرتا ہوں اور معافی چاہتا ہوں۔ یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم! میرے تمام گناہوں کو اپنے محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں بخش دے۔ یا رسول اللہ، حضور! بارگاہِ الٰہی میں میرے تمام گناہوں کی معافی کے لیے شفاعت فرما دیں۔ صلی اللہ علیک یا نبی اللہ والذی وصلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ وسلاما علیک یا رسول اللہ۔ یا الٰہ العلمین

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

اپنے نبی کریم علیہ التحیۃ والثناء کا سچا غلام بنالو رمیری توبہ قبول فرما اور مجھے توبہ پر قائم رکھ۔ آمین!

جب اکرام الدین سے کلمۂ کفر صادر ہوگیا تھا تو اس کی بیوی پر فرض تھا کہ وہ فوراً اکرام الدین سے جدائی کرلیتی۔ لیکن وہ جدا نہ ہوئی اور ایک ہفتہ تک اکرام الدین کے ساتھ رہی اس لیے اس کی بیوی بھی اس خلاف شرع امر سے توبہ کرلے۔

قتل نے ہنسی مذاق کے آڑ میں یہ فتنہ کھڑا کیا اس پر اپنے اس فتنہ انگیز فعل سے توبہ فرض ہے۔

اگر اکرام الدین مسلمان ہوجانے کے بعد معاذاللہ بلا تجدید نکاح کے اپنی بیوی کو اپنی زوجیت میں رکھے تو مسلمانوں پر فرض ہوگا کہ اس کا بائیکاٹ کریں تاوقتیکہ وہ دوبارہ اس عورت سے نکاح نہ کرلے۔ وَھُوَ تَعَالٰی اَعْلَم

کتبہ بدرالدین احمد الرضوی

۲۱ ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ۔ (فتاوی فیض الرسول جلد ۱ ص ۴۷)

از:۔ ابراہیم اسمٰعیل مرچنٹ بائیکلہ ہاؤس چوتھا منزلہ فلیٹ سی بمبئی ۸

آئندہ جمعہ کو بمبئی کے سینما گھروں میں جہاں بے حیا مناظر کی فلمیں دکھائی جاتی ہیں اسی پردۂ سیمین پر خانۂ خدا نامی ایک فلم دکھائی جانے والی ہے جس میں طوافِ کعبہ معظمہ، سعیٔ صفا و مروہ اور وقوفِ عرفات سے لے کر زیارت اندرونی مسجد نبوی شریف تک کے مناظر کو بذریعہ اسکرین فلم تیار کیا ہے جس میں مردوں اور عورتوں کو تمام ارکان حج ادا کرتے ہوئے ان کی تصویریں لی گئیں ہیں۔ ایسی فلم دیکھنا اور دکھانا اور اس فلم کی نمائش کرنا از روئے شرع مطہر جائز ہے یا ناجائز ہے؟ وضاحت سے تحریر فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب۔ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب۔ اے سائل یہ نہ پوچھ کہ نام نہاد فلم "خانۂ خدا" کا دیکھنا اور دکھانا جائز ہے یا ناجائز۔ بلکہ یہ پوچھ کہ اس

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

فلم کے دیکھنے والوں اور دکھانے والوں پر کتنا سخت شدید گناہ اور عظیم وبال ہے۔ عام فلموں کا دیکھنا اور دکھانا حرام سخت حرام شدید حرام ہے۔ مقامات مقدسہ کے مناظر کو پردۂ سیمیں پر لاکر دکھانا ان کی حرمت اور عظمت پر ضرب کاری ہے مسلمانوں کا جذبۂ عقیدت و احترام بالکل سرد ہو چکا ہے۔ ورنہ فلمی کمپنیاں مقامات مقدسہ کے مناظر فلمانے کی جرأت ہی نہ کر سکتی تھیں۔ لیکن پانی سر سے اونچا گزر جانے کے باوجود اب بھی موقع ہے کہ ہر طبقہ کے مسلمان اس نام نہاد فلم خانۂ خدا کی نمائش کا قولاً اور عملاً بائیکاٹ کریں اور مقامات مقدسہ کی عزت و آبرو کی حفاظت کا فریضہ انجام دیں۔

مسلمانو! ہوش میں آکر سنو۔ فلم کمپنیاں تمہیں سے پیسہ لے کر تمہارے دین و مذہب سے کھیل رہی ہیں اور شعائر الٰہیہ کی آبرو لوٹ رہی ہیں۔ اگر تم نے آج ہی اس فتنۂ عظیم کی بیخ کنی نہ کر دی تو فلم کمپنیوں کا حوصلہ بڑھ جائے گا اور کل وہ نام نہاد فلم خانۂ خدا کے بعد معاذ اللہ صحابۂ کرام اور اولیائے عظام کے نام کی بھی فلم نکالنے کی کوشش کر سکتی ہیں۔ پھر اس طرح تمہارا دین و مذہب ایک تماشہ بن کر رہ جائے گا۔ لہٰذا آج ہی چونک جاؤ، ہوشیار ہو جاؤ۔ ہو سکتا ہے کہ کرائے کے کچھ مولوی اور لیڈر اس نام نہاد فلم کے دیکھنے کو جائز کہیں مگر خبردار خبردار تم ان کے دھوکے میں ہرگز نہ آنا ورنہ تمہارا دینی جذبہ تباہ و برباد ہو جائے گا اور تم قیامت کے میدان میں ان مجرموں کی صف میں کھڑے کیے جاؤ گے۔ جنہوں نے دین و مذہب کے شعائر کی بے حرمتی کی ہے۔ لہٰذا اس سنگین فتنے میں گھسنے سے خود بچو اور اپنے بال بچوں نیز دوست احباب اور اپنے عزیز و اقارب سب کو بچاؤ وما التوفیق والھدایۃ من اللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

کتبہ:۔ بدر الدین احمد القادری الرضوی غفرلہ النعیم

ثمانیۃ عشر من ذی الحجۃ الحرام ۱۳۸۷ھ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

آپ کا اجازت نامہ

مدرسہ اہلسنت مدینۃ العلوم اشرفیہ موضع بلبھریا ضلع گونڈہ کے مدرس مولوی محمد ذاکر القادری صاحب نے ذریعۂ تحریر مجھ سے تعویذات لکھنے کی اجازت طلب کی۔ میں نے موصوف کو جواب لکھا کہ آپ میری تلقین کے مطابق اقرار نامہ تحریر کر کے بھیجیں۔ اقرار نامہ آجانے کے بعد میں آپ کو اجازت دے دوں گا۔ موصوف نے جو اقرار نامہ مرتب کر کے بھیجا وہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

۱۹۶۲ء میں محمد ذاکر القادری بن نعمت علی ساکن بلبھریا پوسٹ آفس دھانے پور ضلع گونڈہ کا ہوں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ سنی مذہب حق ہے۔ رافضیوں قادیانیوں، وہابیوں، دیوبندیوں کا مذہب باطل ہے۔ میں سب بدمذہبوں بالخصوص وہابی غیر مقلدوں، وہابی مودودیوں، وہابی دیوبندیوں، وہابی تبلیغیوں، وہابی صلح کلیوں سے بیزار ہوں، میں وہابی غیر مقلدوں وہابی دیوبندیوں سے رشتہ نہیں کروں گا۔ میں کسی وہابی، دیوبندی مرد یا عورت کا نکاح نہیں پڑھاؤں گا میں اعلیٰ حضرت شاہ محمد احمد رضا رضی المولیٰ تعالےٰ عنہ ارضاہ عنا کی تعلیم کی روشنی میں سنت کے مطابق وضو بناؤں گا، غسل کروں گا، نماز پڑھوں گا، جہاں تک ہو سکے گا جماعت بلا وجہ شرعی نہ چھوڑوں گا۔ دعا تعویذ کے سلسلہ میں عورتوں کو بے حجاب سامنے نہ آنے دوں گا۔

دستخط محمد ذاکر القادری بلبھریا ضلع گونڈہ ۔ ۱۴ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۴۰۸ھ

گواہ :۔ محمد جمال حسینی مدرس جامعہ حشمتیہ معین العلوم بازار باغ دھانے پور گونڈہ

گواہ :۔ محمد اعظم علی مدرس جامعہ اہلسنت اشرفیہ مظہر العلوم نئی مسجد دھانے پور گونڈہ

گواہ :۔ محمد اسلام ساکن بلبھریا ضلع گونڈہ ۱۹ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۴۰۸ھ۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہِ الْفَخِیْمِ

اَمَّا بَعْدُ! مذکورہ بالا معاہدہ نامہ ذریعہ ڈاک مجھ کو وصول ہوا۔ اس معاہدہ کی بنیاد پر مولوی محمد ذاکر القادری صاحب ساکن بلبھریا ضلع گونڈہ کو میں عَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ ثُمَّ عَلٰی بَرَکَۃِ رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَاَکْمَلُ التَّسْلِیْمِ تعویذات ونقوش لکھنے کی اجازت دیتا ہوں اور موصوف کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ لوگوں سے تعویذ کی اجرت ہرگز طلب نہ کریں۔ مصیبت زدہ افراد کو تعویذ دینے کے ساتھ ان کی سنیت کا سدھار کریں۔ انھیں نماز پڑھنے، داڑھی رکھنے، زکوٰۃ دینے، روزہ رکھنے، عشر نکالنے کی تلقین کریں اور خود بہار شریعت حصہ اول، دوم، سوم، چہارم، پنجم نیز فتاوی رضویہ جلد سوم کا مطالعہ کرتے رہیں اور بیوی کو پردہ میں رکھیں نیز اس کو فاسقانہ لباس پہننے سے بچائیں۔

یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ جَلَّ شَانُکَ تو اپنے حبیب نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل عزیز موصوف کو حمایتِ شریعت واشاعتِ مسلک اعلیٰحضرت کی توفیق دے۔ ان کے لیے شریعت کے مطابق زندگی بسر کرنا آسان بنا اور نصرتِ دین کی برکت سے ان کو از غیب باعزت روزی عطا فرما۔ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ عَلٰی اَعْلٰی خَلْقِہٖ وَاَرْحَمِ خَلْقِہٖ وَاَفْضَلِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الْمُکَرَّمِیْنَ وَصَحْبِہِ الْمُعَظَّمِیْنَ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَعِتْرَتِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَعَلٰی اِبْنِہٖ غَوْثِنَا الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیْ وَشَہِیْدِ مَحَبَّتِہِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ رَضَا شَیْخِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

کتبہ۔ بدرالدین احمد القادری الانوری من اساتذہ مدرسہ غوثیہ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

اِستقامت و تصلّب فی الدین

استقامت علی الدین وہ کٹھن منزل ہے کہ خود اسے حدیث میں فرمایا گیا کہ:
کَالْقَابِضِ عَلَی الْجَمْرَۃِ۔ جیسے ہاتھوں سے چنگاری پکڑنے والا۔ خود عارفانِ خدا نے فرمایا اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ۔ استقامت کرامت سے بڑھکر ہے۔" آپ کے استقامت علی الدین کا حال یہ تھا کہ آپ کی پوری زندگی شریعت مطہرہ کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تھی۔ استقامت فی الدین کے سلسلہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان عالی شان کے مطابق اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ کے معیار کے مطابق زندگی گزارتے رہے اور اپنے متعلقین کو آخری لمحہ تک اسی کی تعلیم دیتے رہے۔ چنانچہ سوانح اعلیحضرت کے صفحہ ۱۲۸ پر حدیث شریف کی روشنی میں وضاحت فرماتے ہوئے آپ یوں رقم طراز ہیں: "بظاہر اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ پر عمل کرنا بہت آسان معلوم ہوتا ہے لیکن عمل کرنے والوں سے پوچھئے وہ بتائیں گے کہ سال بسال روزہ رکھنا، رات بھر سجدے میں پڑا رہنا، دن بھر وظیفہ اور قرآن مجید پڑھنا آسان ہے مگر اپنی زندگی کو اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ کے سانچے میں ڈھال لینا صرف دشوار ہی نہیں بلکہ بہت دشوار ہے۔ چنانچہ آپ کو بڑے بڑے نامنہاد مشایخ صوفی، عبادت و ریاضت، ذکر و فکر، تہجد و اشراق اور چاشت وغیرہ اعمال میں بہت چاق و چوبند نظر آئیں گے۔ لیکن جب ان کو اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ کی کسوٹی پر کس دیا جائے تو صاف معلوم ہوگا کہ یہ نرے جوگی ہیں اور باقی دھونس ہی دھونس ہے۔

یہ بات خوب یاد رکھنے کی ہے کہ اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ کے معیار کے مطابق حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت و عقیدت ہی

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

وقت ممکن ہے جب حضور کے دشمنوں، وہابیوں، دیوبندیوں، چکڑالویوں نیچریوں قادیانیوں اور ندویوں سے نفرت کی جائے اور انھیں اپنا دشمن قرار دیا جائے۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ اپنے مکتوبات جلد اول ص ۲۲۵ مکتوب نمبر ۲۶۶ میں تحریر فرماتے ہیں کہ محبتِ خدائے عزوجل و محبتِ رسولِ او علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتحیات بے دشمنیٔ دشمنانِ او صورت نہ بندد ع

"تولا بے تبرا نیست ممکن" ـــــــ دریں جا صادق است

یعنی اللہ عزوجل و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دشمنی کیے بغیر اللہ و رسول کی محبت وجود میں نہیں آتی۔ (جل شانہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ مثل اسی جگہ کے متعلق ہے کہ دوست کے دشمن سے علیحدگی و بے زاری کے بغیر دوست کی محبت ممکن نہیں۔"

مولیٰ تبارک و تعالیٰ کرم فرمائے اور آپ کے گراں قدر ارشادات عالیہ پر فرزندانِ اہلسنت کو عمل کرنے کی توفیق رفیق بخشے اور خاتمہ ایمان و سنت پر نصیب فرمائے اور قیامت کے دن حضور پر نور شافع یوم النشور جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

آپ کے چند خصوصیات اور ہدایات

آپ کی چند خوبیاں خاص طور سے قابلِ ذکر ہیں ــــ عقیدہ و مسلک کے اعتبار سے بہت ہی متصلب سُنّی اور سُنّی گر تھے۔ سرکار اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضلِ بریلوی قدّس سرّہٗ سے غایت درجہ عقیدت و محبّت رکھتے تھے بلکہ ان کے عاشقِ زار تھے۔ زندگی کے اخیر لمحہ تک تقریر و تحریر کے ذریعہ ان کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے ہمہ وقت فکرمند و متحرک رہے اور اپنے شاگردوں معتقدوں اور مریدوں کو مسلکِ اعلیٰحضرت پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنے اور مسلکِ اعلیٰحضرت کی ترویج و اشاعت کرنے کی تاکید فرماتے رہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

مسلکِ اعلیٰحضرت امام احمد رضا پر مضبوطی سے قائم رہنا، شریعتِ طاہرہ کی حمایت اور اس کی احیاء کی سعی کرتے رہنا، بدمذہبوں، صلح کلیوں سے دور رہنا، علمِ دین کی تحصیل پر کوشش کرنا اور دین کو دنیا پر ہمیشہ مقدّم رکھنا۔ خلوص و للّٰہیت کے ساتھ خدمتِ دین کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دینا۔ حصولِ زر کو مقصدِ زندگی نہ بنانا۔ مسجد یا مدرسہ کی ملازمت کے معنی میں عالِم نہ بننا بلکہ نائبِ رسول اور خادمِ دین کے معنی میں عالم بننا اور نائبِ رسول کی طرح ہر وقت اسلام و سنیّت کی تبلیغ و اشاعت کی فکر رکھنا۔ ہر ممکن طریقے سے اس کے لیے کوشش کرتے رہنا۔ صحیح معنی میں عالم بننے کے لیے علمائے اہلِ سنّت خصوصًا سرکارِ اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کی تصنیفات و فتاویٰ مبارکہ کے مطالعہ کی مشق کرتے رہنا، تاکہ خدائے پاک اعلیٰحضرت

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کا علمی فقہی سایہ عطا فرمائے لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہ نعمتِ الٰہی کا حصہ ملنے پر کبر و غرور ہرگز ہرگز پیدا نہ ہونے دینا۔ عالم کی سند مل جانے کو کافی نہ سمجھنا بلکہ زندگی بھر تحصیل علم دین میں لگے رہنا اور یقین کرنا کہ زمانۂ طالب علمی میں صرف علم حاصل کرنے کی صلاحیت پیدا کی جاتی ہے اور حقیقت میں علم حاصل کرنے کا زمانہ فراغت کے بعد ہی ہے۔ خود بھی باعمل رہنا اور دوسروں کو بھی باعمل بنانے کی کوشش میں دن و رات لگے رہنا۔ نجدی، وہابی، دیوبندی، غیر مقلد، رافضی، ندوی، تبلیغی، مودودی، نیچری اور شمع نیازی وغیرہ کفار و مرتدین اور دوسرے گمراہ فرقوں سے تنکا توڑ جدا رہنا جیسے شیر سے بلکہ اس سے بھی زیادہ کہ وہ جان لیتا ہے اور یہ ایمان برباد کرتے ہیں۔ نیز دنیادار مولویوں سے حتی الامکان بچنا۔ گورنمنٹ ایڈ والحاق جس سے اکثر دینی مدارس دنیادار ہو گئے اور ان کی تعلیم و تربیت بھی برباد ہو گئی اس سے بچتے اور بچاتے رہنا۔ مکر و فریب کے ذریعہ گورنمنٹ کا پیسہ ہرگز ہرگز حاصل نہ کرنا اور یہ یاد رکھنا کہ غدر و بدعہدی مطلقاً سب سے حرام ہے۔ دین میں کبھی مداہنت اختیار نہ کرنا۔ حق گوئی اور بے باکی کو اپنی زندگی کا شعار بنانا۔ اساتذہ کے حقوق کو تمام مسلمانوں کے حقوق سے مقدم رکھنا اور کسی طرح کی اذیت ان کو نہ پہونچانا ورنہ علم کی برکت سے محروم رہو گے۔"

کسی بھی سنی مسلمان کو اپنے سے حقیر نہ جاننا اور اس کی غیبت، چغلی، بدظنی، تہمت اور ایذا رسانی سے دور رہنا۔ زبان و شرمگاہ کو ہمیشہ قابو میں رکھنا۔ آنکھ، کان اور زبان وغیرہ اعضا

۱؎ مدارس کے الحاق وغیرہ کے سلسلے میں حضور بدر ملت کو بارہا فرماتے سنا گیا جس کا مفہوم تقریباً وہی ہوتا جو خطبات محرم مفتی جلال الدین صاحب نیز کتاب میں ہے اگلے صفحے ایڈ والحاق سے متعلق مزید کچھ اور بھی اسی کا اقتباس ہمارا مجوزہ ہے ۱۲

کو گناہوں سے بچاتے رہنا۔ مصیبت زدہ سُنّی مسلمانوں کی مدد کرنا، بیماروں کی عیادت کرنا اور سُنّی مسلمان کے جنازے میں شریک ہونا اور تجہیز و تکفین سے فارغ ہو کر تعزیت کا خیال رکھنا اور موت کو ہمیشہ یاد رکھنا۔ اور کم از کم ہر جمعہ کو اپنی آبادی کے سُنّی قبرستان میں جاکر زیارتِ قبور کرنا اور عام سُنّی مسلمان اور اپنے قبیلہ و خاندان بالخصوص ماں باپ، دینی استاذ اور اپنے پیر و مرشد کی قبر پر حاضر ہو کر چند بار قرأۃ درود پاک کے بعد سورۂ فاتحہ شریف، آیت الکرسی شریف، سورۂ یٰسٓ شریف، سورۂ ملک شریف، سورۂ تکاثر شریف ایک ایک بار، اور سات بار سورۂ اخلاص شریف خشوع و خضوع کے ساتھ تلاوت کرنا اور پھر تین بار درود شریف پڑھ کر مذکورہ بالا جملہ سُنّی مسلمانوں کو ایصالِ ثواب کرنا اور ان کی مغفرت نیز عذابِ قبر و برزخ سے بچنے کی دعاء کرنا۔

بعد انتقال عاقل، بالغ مسلمان جن کی نماز و روزہ وغیرہ فرائض و واجبات ذمہ میں باقی رہ گئے ہوں ان کی جانب سے فدیہ ادا کرنا اور کروانا۔ نیز اپنے دوست و احباب، متعلقین و معتقدین، مریدین و محبین نیز عوام و مسلمین کو اس امر ضروری کی جانب ضرور توجہ دلانا۔ حتی الامکان سُنّی مسلمان میت کے حقوق کو معاف کر دینا اور لوگوں کو معاف کرنے کی ترغیب دینا۔ اور باپ کے انتقال کرنے پر اپنی بہن کا شرعی حق ہڑپ نہ کرنا۔ باپ کی دوکان، مکان، زمین، جائداد اور باغ وغیرہ میں اپنی بہن، اپنی حقیقی یا سوتیلی ماں کا جس قدر شرعی حصہ ہے اسے ان کے سپرد کرنا۔ اور اپنی بیوی کو پردہ میں رکھنا۔ غیر محرم کے سامنے ہرگز ہرگز نہ ہونے دینا۔ عُریاں کپڑے والی بہو،

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

بہن، بیٹی، بیوی جو مغرب زدہ دیوی بنی پھرتی ہیں ان کا مغربی لباس اتروا کر ان کو اسلامی لباس پہنانا اور انھیں مومنہ عورت بنانا۔

اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتے رہنا نیز اپنے کھیت کی پیداوار کا عشر یعنی زکوٰۃ اپنے بال بچوں کو نہ کھلانا اور ناول، ریڈیو، ویڈیو، نیز ٹیلی ویژن اور سینما بینی کی لعنت میں اپنے لڑکوں، لڑکیوں، بہنوں، بہوؤں کو گرفتار کرکے بے حیا نہ بنانا۔ کافرانہ، فاسقانہ لباس پہنا کر اپنے بیٹے اور بیٹیوں کو حیا باختہ نہ بنانا۔ اپنے گھروں سے ٹیلی ویژن، ویڈیو، گانا، باجا سنانے والے ریڈیو اور جاندار اشیاء کی تصویروں کو باہر کرنا اور کروانا۔ شریعت مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء سے گہرا لگاؤ رکھنا اور شریعت کے خلاف دھاندلی نہ کرنا۔ داڑھی منڈوا کر اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دکھی نہ کرنا۔ رمضان المبارک کے مہینے کا احترام کرنا، ماہ رمضان کے دنوں میں جسے بلا عذر شرعی کھاتے پیتے دیکھنا اس کا بائیکاٹ کرنا۔ نمازی بن کر اپنی مسجدیں آباد کرنا۔ شریعت کے خلاف سرکشی کرکے قہر ربانی کو دعوت نہ دینا۔ اللہ و رسول (جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی رضا و خوشنودی کی خاطر حقوق العباد کا تصفیہ کر دینا اور کفار و مشرکین نیز گستاخان مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء سے کنارہ کش رہنا اور مرشد برحق شہزادۂ اعلیٰحضرت سرکار حضور مفتی اعظم قدس سرہ العزیز کے اس شعر پر عمل کرنا

دشمن جاں سے کہیں بدتر ہے دشمن دین کا
ان کے دشمن سے کبھی ان کا گدا ملتا نہیں

فرائض و واجبات کی جم کر پابندی کرنا اور نماز باجماعت

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کا التزام رکھنا اور ہر نماز کے بعد اپنے گناہوں سے کم از کم تین تین
بار توبہ و استغفار اور کلمہ شریف مع درود شریف پڑھنا۔ بعدہٗ بارگاہِ احدیت
جلّ جلالہٗ میں گڑگڑا گڑگڑا کر یہ دعا کرنا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا ظَلَمْنَا
اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا۔ وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝
اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ
لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ اُمَّةَ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ
اُمَّةَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اَللّٰھُمَّ
اغْفِرْ لِاُمَّةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلِوَالِدَيَّ وَلِنَفْسِيْ وَاُسْتَاذِيْ وَمُرْشِدِيْ وَجَمِيْعِ مُحِبِّ
قَلْبِيْ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى وَسَلَّمَ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ
وَذُرِّيَّتِهٖ وَاُصُوْلِهٖ وَفُرُوْعِهٖ وَابْنِهِ الْكَرِيْمِ
الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِيْلَانِيِّ الْبَغْدَادِيِّ وَسَيِّدِنَا
اَعْلٰى حَضْرَتِ الْبَرَيْلَوِيِّ اَجْمَعِيْنَ ۝ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

مضامین بدر ملت

۷۸۶/۹۲

ان کی تبلیغی مہم کی ایک تحریر جو شفقت محبت اور ہمدردی پر مشتمل ہے قارئین کی خدمت میں پیش ہے

بدرالدین احمد رضوی کا پیغام غلام محمد قادری کے نام

۷۸۶/۹۲

ربّ اللہ جلّ جلالہٗ

جناب غلام محمد عرف قادری! سلام مسنون کے بعد ضروری امر قابل تحریر یہ ہے کہ مولائے کریم رب العزۃ جل جلالہٗ وہ سنہری گھڑی لا رہا ہے جس میں آپ کے والدین کی برسہا برس کی تمنا اور آرزو انشاء المولیٰ تعالیٰ پوری ہوگی ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔

آپ کی بارات کی شرکت کے لئے آپ کی والدہ کریمہ نے آپ کے والد کی زبانی میرے پاس سندیسا بھیجا میں عام طور پر بارات میں شرکت نہیں کیا کرتا لیکن سندیسا (خبر) ملتے ہی میں نے سوچا کہ آپ کی والدہ گرامی کو اپنے اکلوتے بیٹے کی شادی کی خوشی ہے ان کا حوصلہ اور ارمان ہے کہ قادری کا استاذ بارات میں ضرور ہی شرکت کرے میں نے ان کے اخلاص قدیم کی بناء پر شرکت کی منظوری دے دی۔

میں نہ تو آپ کی والدہ کا استاذ ہوں نہ آپ کے والد کا ہاں دنیا میں (موضع) بھگوت پور سے (موضع) پھلپھلی تک آپ کا استاذ کہلاتا ہوں لیکن چونکہ مذہب میں آپ عملاً پلپلے ہو گئے ہیں اس لیے آپ کے پلپلا پن سے بہت صدمہ ہے اور جب مجھے صدمہ ہے تو سرکار اعلیٰحضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کو صدمہ رہے گا کیونکہ سرکار اعلیٰحضرت آپ کے پیروں میں ہوتے ہیں۔

اور جب سرکار اعلیٰحضرت کو صدمہ ہوگا تو ضرور سرکار غوث اعظم محی الدین جیلانی بغدادی رضی المولیٰ تعالیٰ عنہٗ کو ناراضگی ہوگی۔

بھلا کیا آپ کسی بھی قیمت پر یہ گوارا کر سکتے ہیں کہ قطب الاقطاب شیخ الملائکہ والجن والناس

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

حضور پرنور سیدنا سرکار غوث اعظم شیخ عبدالقادر محی الدین جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ سے ناراض رہیں ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔

سرکار غوث پاک ہی کے مقدس نام کی نسبت سے آپ کا نام قادری پڑا۔

(۱) پہلی تکلیف مجھے یہ پہونچی کہ آپ نے سرکار غوث اعظم اور سرکار اعلیٰحضرت کے نام لیواؤں سے علم دین حاصل کرنا بند کر کے شرک و کفر کے پجاریوں سے علم دنیا حاصل کرنا شروع کر دیا، آپ کے طرز عمل سے دین کی بے قدری ثابت ہوئی پھر آپ نے دین سکھانے والے استاذ کی حق تلفی کی کہ استاذ سے اجازت لیے بغیر آپ نے خود راستہ چلنا شروع کر دیا۔ مولیٰ عزوجل آپ کو اپنی بارگاہ کے محبوبوں کے صدقہ میں معاف فرمائے۔

(۲) دوسری شدید تکلیف مجھے یہ پہونچی کہ میں نے جو نماز تلاوتِ قرآن شریف، قرارت درود شریف کی تعلیم دی تھی اس کو آپ نے پس پشت ڈال دیا۔ مشرکین کی تعلیم کا اثر یہ ہوا کہ آپ نے ننگے سر رہنا عادت بنالیا پابندیٔ نماز سے الگ ہو گئے قرآن پاک کا پڑھنا بند کر دیا، درود شریف کا ورد چھوڑ دیا سوچیے آپ کے دین و ایمان کا کتنا لمبا نقصان ہوا، رب العزۃ جل جلالہٗ کی بندگی سے الگ ہو جانا، اس سے بڑا کوئی نقصان ہو سکتا ہے؟

اگر آپ نے عربی فارسی کی تعلیم بند کر دی تھی تو یہ غنیمت تھا لیکن پہاڑ سے بھی بھاری بات یہ ہے کہ آپ نے دین کا راستہ ہی چھوڑ دیا۔

یَامَوْلَایَ سُبْحٰنَکَ ارْحَمْ تِلْمِیْذِیْ غُلَامَ مُحَمَّدَ الْمَعْرُوْفَ بِقَادِرِیْ وَاجْعَلْہُ غُلَامًا لِّسَیِّدِنَا الرَّسُوْلِ الْاَعْظَمِ صَلَّی الْمَوْلٰی تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ ط

اے میرے رب العزت تو میرے شاگرد غلام محمد عرف قادری پر فضل و رحم فرما اور ان کو سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کا سچا غلام بنا دے۔

اس تحریر کا مقصد یہ ہے کہ اب آپ نادان بچہ نہیں رہ گئے اب آپ کو بعونہ تعالیٰ باپ بننے کی تیاری کرنا ہے، ایک مسلمان مرد پر جو بوجھ پڑتا ہے وہی بوجھ اب آپ کو اٹھانا ہے، لہٰذا آپ بارگاہ الٰہی میں سچے دل سے توبہ کر کے تین باتوں کی پابندی کا عہد کیجیے:۔

Scanned by CamScanner
https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks

(۱) ہر حال میں نماز پنجگانہ ادا کرنے کا عہد۔

(۲) چوبیس گھنٹہ میں کم از کم ایک بار تلاوت قرآن پاک کا عہد۔

(۳) روزانہ کم از کم سو بار درود غوثیہ پڑھنے کا عہد، یہ تینوں باتیں وہ ہیں جن پر آپ زمانۂ ماضی میں برسہا برس عمل کر چکے ہیں یہ کوئی نئی چیز نہیں۔

جب انشاالمولیٰ تعالیٰ دلھن آئے گی تو اس سے بھی آپ کو نماز پڑھوانا ہے، دلھن سے متعلق ایک دعاء مجھے آپ کو سکھانا ہے جو بہت ضروری ہے مگر پہلے تو آپ میری شاگردی کی راہ پر تو آجائیں، وربنا ھو الھادی وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام۔

آپ کا بیکس استاذ

بدرالدین احمد

خادم مدرسہ غوثیہ بڑھیا

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

آپ کے معمولات روز و شب

بفضلہ تعالیٰ و بعون سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء

گدائے کوئے رضوی عبدالصمد القادری کو حصول علم دین کے سلسلے میں تقریباً ساڑھے تین سال تک سفر و حضر میں آپ کی خدمت میں حاضری کا موقع میسر ہوا مگر آپ کو فرائض و واجبات اور سنن کی ان کے وقتوں پر ادائیگی کے ساتھ ساتھ نماز چاشت بھی قضا ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اس سلسلہ میں ایک واقعہ بھی قلمبند کرتا ہوں۔

ایک مرتبہ حضور والا کو فیض آباد کے قریب ایک سنی مذہبی ادارے کا نظام درست کروانے کے سلسلہ میں دینی سفر درپیش ہوا اور پچپڑوا بازار سے بعد نماز فجر بذریعہ ٹرین روانگی ہوئی راستے میں جب چاشت کا وقت ہو گیا تو آپ نے سنت کے مطابق وضو فرمایا بعدہٗ معلوم کیا کہ سمت قبلہ کس جانب ہے۔ اس کے بعد ٹرین ہی پر مصلیٰ بچھا دیا اور انتہائی اطمینان و سکون سے چار رکعت نماز چاشت ادا فرمائی بعدہٗ درود شریف وغیرہ کا ورد کرتے ہوئے گونڈہ پہونچ گئے۔

اس بے نوا نے یہاں تک دیکھا کہ تلاوت قرآن مجید، کلمہ طیبہ شریف، درود غوثیہ اور قصیدہ غوثیہ شریف اور درود جمعہ شریف وغیرہ جو معمولات تھے حتی الامکان سفر و حضر میں اپنے مقررہ اوقات سے آگے پیچھے نہیں ہونے دیتے۔ نیز حدیث شریف کی دعائیں جیسے سونے کے وقت کی دعاء، سو کر اٹھنے کی دعاء، استنجاء کی دعا

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

فارغ ہونے کے بعد کی دُعا، مسجد میں داخل ہونے کی دُعا، مسجد سے نکلنے کی دُعا، کھانے سے فارغ ہونے کے بعد کی دُعا، وغیرہ خود پڑھتے رہے اور اپنے شاگرد و متعلقین اور مرید و متوسلین کو مقررہ اوقات پر پڑھنے کی تاکید کرتے رہے اور اپنے ادارے میں اس پر کڑی نگرانی فرماتے رہے۔

اس سلسلے میں بھی ایک واقعہ تحریر کرتا ہوں۔ ایک مرتبہ حضرت علیہ الرحمۃ کے ایک شاگرد و مرید اکبر علی رضوی ڈومریا گنج کے قریب کے رہنے والے کو درودِ جمعہ نہ پڑھنے کی بنیاد پر طلباء کے سامنے مدرسہ غوثیہ بڑھیا کے باورچی کو بلوا کر رات کا کھانا بند کروا دیا اور آئندہ کے لیے تمامی طلبہ کو درودِ جمعہ پابندی کے ساتھ پڑھنے کی سخت تاکید کی۔ اس زمانہ حضور والا کے لیے کھانا باورچی خانہ ہی سے آتا تھا۔ رات کا طعام جب خادم لایا تو حضور والا نے اس کھانے کو اسی طرح ڈھک کر رکھوا دیا اور جب طلبہ سو گئے تو حضور والا نے خود ہی رومال سے ڈھک کر کھانے کی سینی کو اٹھایا اور اکبر علی رضوی کے سرہانے پہونچ کر آہستہ سے انھیں جگا کر فرمایا یہ کھانا رکھا ہوا ہے اٹھ کر کھا لینا۔ یہ فرما کر الٹے پاؤں اپنی درسگاہ میں لوٹ گئے۔ اس طرح کے اندازِ شفقت و محبت کے بہت سے نقوش ہیں مگر یہاں اتنے ہی پر اکتفا کرتا ہوں۔

اسی طرح اپنے بعض متعلقین کی مستورات کے لیے دور دراز مقامات پر بذریعہ خط فرائض و واجبات وغیرہ کی تاکید فرماتے اور ان کے لیے تسبیح و مصلیٰ اپنی جانب سے بھیجتے تھے اور انھیں بھی مذکورہ بالا دُعائیں

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks Scanned by CamScanner

پڑھنے کی تعلیم فرماتے تھے۔

اپنے اور متعلقین کے حلِ مشکلات کے لیے نمازِ غوثیہ کا سلسلہ جاری رکھتے اور ان مخصوص متعلقین نیز جملہ غلامانِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے لیے دُعاء فرماتے۔

آپ اولیائے کرام اور بزرگانِ دین اور علمائے حق سے والہانہ عقیدت و محبت رکھتے تھے اور اپنے متوسلین کے دلوں میں بھی اولیاءِ کرام کی محبت و عقیدت کا چراغ جلانے کی کوشش کرتے تھے۔ یہاں پر یہ شعر کہنا آپ کے حال کے موافق ہوگا۔

ڈال دی قلب میں عظمتِ اولیاء مرشدی بدرِ ملت پہ لاکھوں سلام

اولیائے کرام کی عقیدت و محبت کا اظہار آپ اس طرح بھی فرماتے رہے کہ بلاناغہ اسلامی مہینہ کے ہر گیارہویں تاریخ کو حضور پُرنور سرکار غوثِ اعظم جیلانی بغدادی اور ہر چھٹی تاریخ کو سرکار خواجہ غریب نواز اجمیری اور حضور مجاہد ملت رئیسِ اڑلیسہ اور ہر چودہویں تاریخ کو حضور پُرنور سرکار غازی بہرائچی اور مرشدِ برحق شہزادۂ اعلیٰحضرت سرکار حضور مفتیٔ اعظم بریلوی اور ہر ۲۵ ویں تاریخ کو حضور پُرنور سرکار اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بارگاہ میں خصوصیت کے ساتھ نذر و نیاز پیش فرماتے رہے اور ان سرکاروں اور جملہ بزرگانِ دین کے وسیلے سے امتِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے لیے خصوصی دُعاء فرماتے رہے۔

حضرت کی پاک زندگی اتباعِ سنت کے معاملہ میں ہمارے لیے نمونۂ عمل تھی۔ ادائیگیٔ سنت کے لیے آپ سفر و حضر میں کنگھی، آئینہ، عطر،

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

سُرمہ، سوئی، دھاگہ، مسواک و خلال، تسبیح و مصلیٰ، بدھنا اور استنجا کے لیے مٹی کا مصنوعی ڈھیلا بھی ہمراہ ضرور رکھتے تھے اور سمتِ قبلہ معلوم کرنے کے لیے قطب نما بھی ساتھ ہوتا تھا۔ محفلِ میلاد شریف میں شرکت سے قبل سر پر عمامہ کا التزام بھی فرماتے تھے۔

اپنے مہمانوں اور ملاقات کرنے والے احباب کو پہونچتے ہی سب سے پہلے مٹھائی کھلا کر پانی پلانا۔ سُنّی مسلمانوں کی دعوت قبول کرنا اور امیروں پر غریبوں کو ترجیح دینا، حاجت مندوں کی حاجت روائی بالخصوص غریب و نادار طلبہ کی کفالت اور ان کی خبر گیری کا بہت زیادہ خیال رکھنا۔ بیماری کی خبر سُن کر تیمار داری کرنا، موت و انتقال کی خبر پر تعزیت کا التزام فرمانا۔ دور دراز مقام کے لیے غریب سُنّیوں کی دعوت انتہائی خندہ پیشانی کے ساتھ قبول فرمانا اور ماحضر رغبت کے ساتھ تناول فرمانا اور کبھی کسی کھانے میں نقص نہ نکالنا۔ بسا اوقات پیادہ یا بذریعہ سائیکل پندرہ بیس کیلو میٹر یا زیادہ کا فاصلہ طے فرما کر محفلِ میلاد شریف میں شرکت کرنا اور پھر اسی طرح واپس ہونا وغیرہ وغیرہ آپ کی خوبیاں تھیں۔

فرزندانِ اہلِ سنّت کی بصیرت کے لیے حضرت علیہ الرحمہ کے کچھ احوال قلمبند کرتا ہوں اس امید پر کہ ہمارے اندر بھی خلوص اور بے لوث خدمتِ دین کا جذبہ بیدار ہو۔

۱۸ رجب المرجب ۱۴۱۸ھ حضور خلیفہ صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ کے عرسِ پاک میں براؤں شریف حاضری پر مسجد میں ایک ضعیف العمر حضور بدرِ ملت علیہ الرحمۃ کے پرانے معتقد سے ملاقات ہوئی موصوف

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

سے مل کر مجھے از حد خوشی ہوئی اور ان سے حضرت علیہ الرحمہ کے کچھ احوال معلوم کیا تو موصوف نے چند واقعات اس بے نوا کو سنایا جس میں ایک واقعہ ذکر کرتا ہوں۔ موصوف نے کہا:۔

"حضور بدر ملت علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضری دیتے ہوئے جب مجھے چند ماہ گزر گئے تو ایک بار کی حاضری پر حضرت نے دریافت فرمایا کہ بھائی آپ کو میرے پاس آتے جاتے ہوئے اتنا روز گزر گیا کیا کبھی آپ اپنے گاؤں میں کسی سُنّی عالم دین کو بھی لے گئے؟ یہ سن کر اس غلام نے عرض کیا کہ حضور میرے گاؤں والے بہت غریب سُنّی ہیں۔ اس پر برجستہ حضور والا نے فرمایا کہ آپ اپنے گاؤں میں جاکر بتا دینا کہ میں بھونا چبا کر یعنی کھا کر بھی تقریر کرتا ہوں۔ لہٰذا اپنے گاؤں پہونچنے کے بعد اس کا چرچا کیا اور اس خبر سے غریب سُنّیوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور دوسرے ہی روز محفل میلاد شریف منعقد کرنے کا انتظام کر لیا اور مجھے حضور والا کی خدمت میں دعوت دینے کے لیے براؤں شریف لوگوں نے روانہ کیا۔ وہاں پر حضور والا کی خدمت میں دعوت پیش کیا۔ خندہ پیشانی سے قبول فرمایا اور نماز عصر سے فارغ ہو کر پیدل چل کر مغرب کے وقت میرے گاؤں تشریف لائے۔ محفل پاک میں ایمان افروز بیان فرمایا۔ بعد اختتام قیام گاہ پر مخصوص متعلقین کو نماز روزہ، زکوٰۃ و خیرات، دسواں، بیسواں اور وضو، غسل وغیرہ کے موٹے موٹے مسائل کی تعلیم دی اور آدھی رات سے زائد گزرنے کے بعد استراحت فرمایا اور فجر کی اذان سے قبل بیدار ہو گئے ضروریات سے فارغ ہو کر نماز فجر باجماعت ادا فرمائی اور مدرسے کی تعلیم کے اوقات

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

سے قبل بغیر نذرانہ لیے خوشی خوشی واپس ہوگئے اور اس کے بعد اسی طرح دوبارہ سہ بارہ کی دعوت قبول فرماتے رہے۔

اسی طرح دوسرا واقعہ آپ علیہ الرحمہ کے شاگرد و مرید مولانا آدم صاحب رضوی مٹیسر والے نے مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ میری تحریک پر گاؤں والوں نے محفل میلاد شریف کا انتظام کیا اور حضرت علیہ الرحمہ کو مدعو کرنے کے بعد آپ کی ناسازیٔ طبیعت کے پیش نظر مدرسہ غوثیہ بڑھیا سے آمد و رفت کے لیے ایک جیپ طے کرلیا۔ حضور والا میں حاضر ہوکر جب اس کی خبر پہونچائی تو آپ نے ہلکی سی ناراضگی ظاہر فرمایا اور فرمایا کہ کیا گاؤں میں لڑھیا یعنی بیل گاڑی نہیں ہے؟ اور غریب میزبانوں کے بار کا خیال فرماتے ہوئے جیپ والے کو منع کروادیا اور بذریعہ بیل گاڑی ہی تشریف لائے۔

تیسرا واقعہ:۔ تھانہ بانسی موضع دسیا کے باشندے معشوق علی یار علوی نے مجھے بتایا کہ شادی کے بعد لمبا عرصہ گزر گیا تھا کوئی بچہ نہیں ہوا۔ ناامیدی سے گھبرا کر حضور بدرِ ملت کی خدمت میں حاضر ہوا اور ولد صالح کے لیے درخواست پیش کیا۔ حضور والا نے رجسٹر نکال کر ایک مضمون تیار کیا "یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم! تو نے اپنے محبوب سرکارِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے صدقے اور طفیل میں اگر مجھے ولدِ صالح عطا فرمایا تو یہ بے نوا حضور پُرنور سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام نامی اسم گرامی پر خدمتِ دین کے لیے وقف کردے گا" اور اس مضمون کے نیچے حضرت علیہ الرحمۃ نے مجھ سے دستخط کروایا اور دو گواہوں سے بھی دستخط کروایا۔ اور دعا دے کر مجھے گھر لوٹا دیا۔ خدا

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کی شان کہ ٹھیک نواں مہینہ پورا ہوتے ہی بچے کی بخیریت پیدائش ہوگئی۔ اور اس خوشی میں تقریباً ہر سال محفل میلاد پاک کرواتا رہا اور حضرت شرکت فرماتے رہے۔

مدرسہ غوثیہ بڑھیا سے ان کا مکان ۱۳، ۱۴ کیلو میٹر کے فاصلہ پر ہے مگر حضور کو الا زیادہ تر بذریعہ سائیکل تشریف لے جاتے اور بغیر نذرانہ لیے اسی طرح واپس ہوتے۔

ایک مرتبہ بانیٔ محفل معشوق علی بھائی نے غربت کے باعث اپنے خستہ حال مکان کے اندر ٹوٹی پھوٹی چارپائی پر حضرت کے لیے بیٹھنے اور لیٹنے کا انتظام کیا۔ اس محفل میں کچھ سیٹھ لوگ بھی شریک رہے۔ جب ان لوگوں نے حضرت علیہ الرحمۃ کو خستہ مکان اور چارپائی پر بیٹھے ہوئے دیکھا اور اشارہ کنایہ میں عرض کیا حضور میرے گھر تشریف لے چلیں وہاں سارا انتظام آپ کے موافق رہے گا۔ یہ سنتے ہی حضرت نے برہمی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ میں مہمان ان کا ہوں اور قیام آپ کے گھر کروں؟ ایسا نہیں ہو سکتا۔ ان واقعات سے روز روشن کی طرح یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ آپ نے اپنی زندگی مبارکہ میں غریبوں کی دل جوئی کا بڑا خیال رکھا اور حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ والرضوان کے اس شعر پر عمل فرماتے ہوئے رخصت ہوئے۔

دل بدست آور کہ حج اکبر است ۔۔۔ از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

حاصل شعر کا ترجمہ:۔ کسی مسلمان کے دل کو خوش کرنا بہت بڑا حج ہے۔ اور ہزار بار کعبہ شریف کی زیارت سے ایک مسلمان کا دل خوش کرنا زیادہ اچھا ہے۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

خلاصہ یہ کہ آپ کی پاک زندگی حضور علیہ التحیۃ والثناء کی سنّت کے عین مطابق تھی۔ آپ کو دیکھ کر اسلافِ کرام کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ شریعت پر متابعت اور سنّت کا ذوق ابھرتا تھا۔ آپ کے پاس بیٹھنے سے سینہ میں عشقِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کا جذبہ بیدار ہوتا تھا۔ آپ کی گفتگو سُن کر دل میں خوفِ خدا پیدا ہوتا تھا۔

حضور بدرِ ملّت کا انتقالِ پُرملال

آہ! فضل و کمال کا وہ آفتاب جو تقریباً نصف صدی تک اپنے اسلافِ کرام کے طریقے پر چل کر بے لوث تدریسی، تصنیفی اور تبلیغی خدمات انجام دیتا رہا۔ وہ اپنے مخصوص معتقدین کے اصرار پر بغرض تبلیغ دین و سنّیت اور علاج و معالجہ ابتدائے ماہِ رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ ہجری مطابق ابتداء مارچ ۱۹۹۲ء شہر بمبئی پہونچے اور الحاج سیٹھ شاہ عالم قادری رضوی کی بلڈنگ گووِند ساگر، گراؤنڈ فلور روم نمبر ۱، سی، ایس، ٹی روڈ کرلا میں قیام فرمایا۔

خادمِ سفر و تلمیذ حضرت مولانا غلام غوث صاحب قبلہ بستوی اور اُن کے عزیز فرزند مولوی محمود رضا سلمہٗ وغیرہ ہمراہ رہے لیکن سوئے اتفاق بمبئی پہونچنے کے بعد ہم رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ بروز سہ شنبہ میں مولانا موصوف کو دارالعلوم غوثِ اعظم شہر پوربندر گجرات اپنے ایک خاص معتقد جناب الحاج علی محمد صاحب رضوی کھتری ناظمِ اعلیٰ دارالعلوم مذکور کے نام اپنا والا نامہ دے کر ایک امرِ ضروری دینی کے لیے روانہ فرما دیا تھا۔ یہاں تک کہ آپ کے وصالِ مبارک کے موقع پر وہ بمبئی واپس نہ ہو سکے اور حضرت قبلہ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

بہر حال حضرت علیہ الرحمۃ کی بمبئی آمد آمد کی مبارک خبر سن کر آپ کے مخصوص معتقد جو آپ سے والہانہ محبت رکھتے تھے یعنی الحاج محمد عیسیٰ نوری بھائی بہت خوش ہوئے اور اپنے ایک دینی بھائی کو ساتھ لے کر ۴ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ منگل کے روز دوپہر میں کرلا سی، ایس، ٹی روڈ الحاج سیٹھ شاہ عالم رضوی کے مکان پر خدمتِ عالی میں حاضری دی اور زیارت سے مشرف ہوئے اور قلبِ بمبئی کے لیے دعوت پیش کیا، موصوف کی دعوت کو آپ علیہ الرحمۃ نے قبول فرمائی اور بعد نمازِ عصر وہاں سے حضور والا کے ہمراہ یہ دونوں حضرات چلے اور بارہ چیاں اگری پاڑہ افطار سے قبل پہونچ گئے۔ یہاں پر الحاج عیسیٰ نوری بھائی نے قیام کا انتظام حاجی عبدالرشید صاحب قادری رضوی کے مکان پر کیا تھا ___

تھوڑی دیر کے بعد افطار کا وقت ہو گیا تو حضرت علیہ الرحمہ کے ساتھ متعدد برادرانِ سنیت کو افطاری میں شریک ہونے کا موقع ملا بعدہٗ نماز مغرب پھر عشاء وغیرہ ادا کرنے کے بعد ۵ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ شب چہار شنبہ کو ۱ بجے تک پند و نصیحت کی محفل قائم رہی اور دین و ایمان کی قدر و قیمت سمجھاتے رہے اور کفار و مرتدین بالخصوص وہابیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں، تبلیغیوں، مودودیوں، ندویوں، رافضیوں اور صلح کلیوں وغیرہم سے ناطہ توڑ جدا رہ کر کھری سنیت پر زندگی گزارنے کی تلقین کرتے رہے۔

محفل کے اختتام پر الحاج نوری بھائی نے عرض کیا رات میں استراحت فرمانے کا انتظام میں نے اپنے پیر بھائی سید یوسف صاحب قادری کے دولت خانہ درویش بلڈنگ دوسری منزل نل بازار میں کیا ہے۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

حضور والا نے موصوف کی عرضی قبول فرمایا اور نل بازار بمبئی کے لیے روانہ ہو کر وہاں پہونچے اور آرام فرمایا۔ سحری وغیرہ سے فارغ ہو کر نماز فجر ادا فرمائی اور اس کے بعد اوراد و وظائف سے فارغ ہو کر تھوڑا آرام فرمایا۔ بیدار ہونے کے بعد معتقدین، مریدین و محبین کے بیچ جلوہ افروز رہے اور مسائل دینیہ ضروریہ پر روشنی ڈالتے رہے۔ اس طرح ظہر کا وقت ہو گیا بعد نماز ظہر دینی گفتگو کا سلسلہ شروع ہوا یہاں تک کہ نمازِ عصر کی اذان ہوئی اور نماز سے فارغ ہوئے اور بعد نماز عصر الحاج عیسیٰ نوری بھائی نے عرض کیا حضور! آج افطاری جلدی فرمانا ہے۔ اس سوال پر حضرت قبلہ نے خوش طبعی کے طور پر فرمایا تو افطاری کا سامان لے آیئے۔ یہ سن کر نوری بھائی نے عرض کیا حضور میرا مطلب یہ ہے کہ آج افطاری اور نماز مغرب میں عجلت فرمائی جائے اس لیے کہ بمبئی شہر کے ایک تجربہ کار ڈاکٹر کے یہاں حضور والا کو لے چلنا ہے۔ اور اس کے بیٹھنے کا وقت رات ۸ بجے تک ہے۔ وہاں حضور والا کو اس لیے لے چلنا ہے تاکہ صحیح تجویز و تشخیص کے بعد زور دار علاج کا سلسلہ شروع کیا جائے۔ اس درخواست پر حضرت قبلہ نے اس جانب کوئی خاص توجہ نہ فرمائی اور انتہائی اطمینان و سکون کے ساتھ افطاری اور نمازِ مغرب ادا کیا یہاں تک کہ ۸ بج کر ۱۵ منٹ ہو گیا اب آپ معمولات سے فارغ ہو کر ۱۱ بجے رات تک ایمانی درس دیتے ہوئے اور مسلکِ اعلیٰحضرت پر مضبوطی سے قائم رہنے کی تاکید فرماتے ہوئے دعا پر مجلس برخاست فرمائی بعدہٗ اپنی قیام گاہ سی، ایس، ٹی روڈ کرلا کے لیے روانہ ہوئے

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

اور تقریباً ۱۲ بجے رات گو وِندساگر بلڈنگ میں پہونچ کر آرام فرمایا۔

یہ سیٹھ شاہ عالم رضوی کی خوش نصیبی تھی کہ آپ جیسے عظیم مقتدا، اور پیشوا کی آخری خدمت کا موقع ربِّ کریم نے موصوف کی قسمت میں مقدّر فرمادیا تھا۔ لہٰذا یہاں پہونچ کر اپنے مخصوص احباب کو دین وسنیت کی بات بتاتے رہے۔ حضرت کی طبیعت کی ناسازی دیکھ کر کچھ معتقدوں نے حضور والا کو ڈاکٹر کے یہاں لے جانے کا ارادہ کیا مگر اس ارادے کو آپ علیہ الرحمۃ نے ردّ فرمادیا اور دنیوی ڈاکٹر وحکیم کے پاس جانے کے لیے راضی نہ ہوئے جب احباب نے زیادہ زور لگایا اس پر آپ علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا کہ آپ لوگ ڈاکٹروں کے دروازے پر مجھے نہ لے جاکر اگر دل مائل ہو تو راہِ خدا میں صدقہ پیش کرنے کے لیے ایک تندرست بکرا کا انتظام کیجیے۔

لہٰذا حضور والا کی مرضی کے مطابق احباب نے ۲۷ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ جمعہ مبارکہ کو صبح ہی صدقہ کے لیے بہترین ایک سالہ بکرا حضور والا میں حاضر کردیا اور آپ علیہ الرحمۃ نے اپنے دستِ مبارک سے ذبح فرماکر دعاء فرمائی اور گوشت سنّی غرباء ومساکین میں تقسیم کروادیا اور گرلاسی، ایس، ٹی روڈ سیٹھ شاہ عالم صاحب کے مکان ہی میں ۶۷ سال کی عمر پاک پاکر عین حالِ مسافرت میں یوم جمعہ گزارنے کے بعد روزہ افطار فرماکر اور نماز مغرب سے فارغ ہوکر ۲۸ ویں رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ مطابق ۱۳ مارچ ۱۹۹۲ء شب شنبہ میں اوراد ووظائف اور

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

تسبیح و تہلیل کرتے ہوئے مراقبے کی حالت میں تقریباً ۷ بج کر ۲۵ منٹ پر آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا اور روح مبارک عالم قدس کی طرف پرواز کر گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

ایں چنیں تاریخ گوئم از زبان پُر ملال
بعد جمعہ جاں بحق شد بدرِ ملت با کمال ۱۳۹۲ھ

الحاج صوفی محمود صاحب بستوی وغیرہ انتقال کے وقت موجود رہنے والے حضرات قابل ذکر ہیں۔

آپ کے وصال کی خبر بمبئی کے مذہبی سُنّی رضوی حلقے میں بجلی کی طرح پھیل گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے علمائے کرام، ائمہ مساجد، مریدین، معتقدین اور متوسلین کا زبردست اژدحام ہو گیا اور اس سانحہ کو سنتے ہی فوری طور پر حاضر ہونے والے چند حضرات قابل ذکر ہیں مولانا فاروق صاحب رضوی، مولانا صابر القادری صاحب، الحاج سیٹھ شاہ عالم رضوی، الحاج محمد یونس، الحاج محمد رئیس اور اطیعوا اللہ عرف لُوْ لُوْ سیٹھ وغیرہم نے اپنے اس عظیم رہنما کی بارگاہ میں آخری سلام وعقیدت پیش کیا اور حضرت کے جسد خاکی کو سرزمین بمبئی ہی میں رکھنے کا مشورہ دیا ایسے موقع پر سیٹھ شاہ عالم صاحب رضوی نے ہمت سے کام لیتے ہوئے اس مشورے کی تردید کی اور جواب دیا حضرت علیہ الرحمہ ہمارے مہمان تھے اور میرے گھر اللہ کے پیارے ہو گئے لہٰذا اب یہ میری ذمہ داری ہے کہ آپ کے جنازہ مبارکہ کو آپ کے وطن ثانی مدرسہ غوثیہ بڑھیا ضلع بستی (یوپی) اپنے اہل وعیال میں پہونچانے کا انتظام کروں۔ سبھی نے اس مشورے کی تائید کی اور موصوف نے

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

فوری طور پر ہوائی جہاز کے ٹکٹ کا انتظام کیا اور سارا خرچ اپنے جیبِ خاص سے ادا کیا۔

اب اس کے بعد آپ کی نعشِ مبارک کو الحاج سیٹھ شاہ عالم رضوی کے مکان سے رضا جامع مسجد پھول گلی، بمبئی نمبر ۳ لایا گیا۔ اس مسجد کے خطیب و امام حضرت مولانا سید سراج اظہر رضوی جو آپ سے والہانہ محبت رکھتے تھے انھوں نے اپنی مسجد میں آخری دیدار کا انتظام کیا۔ یہاں بھی علمائے کرام، ائمۂ مساجد اور مسلمانانِ اہلِ سنت کی کثیر تعداد نظر آنے لگی جس میں قابلِ ذکر حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب قبلہ قادری ازہری، سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ برکاتیہ نوریہ رضویہ بریلی شریف (یوپی) حضرت علامہ ضیاء المصطفےٰ صاحب قبلہ اعظمی شیخ الحدیث دار العلوم اشرفیہ مبارک پور وغیرہا ہیں۔ غرض جس نے جہاں یہ غم انگیز خبر سنی حیرانی اور افسوس کے عالم میں پھول گلی کی طرف چل پڑا۔ وہاں پہونچ کر متعدد علمائے کرام آپس میں اظہارِ غم فرما رہے تھے کہ اسی اثناء میں حضرت مولانا سید سراج اظہر صاحب قادری رضوی نے علمائے عظام کے ہجوم میں آپ علیہ الرحمۃ کے جنازہ مبارکہ کے گرد "کعبے کے بدرالدجیٰ تم پہ کروڑوں درود" پڑھنا شروع کیا تو عجب سماں بندھ گیا خشک ہوتی ہوئیں پلکیں پھر بہنے لگیں۔ آہ درد و محبت کے کس ساز پر انھوں نے انگلی رکھ دی کہ رنج و ملال اور بھی بڑھ گیا اس لیے کہ یہی قصیدہ مرصع تو زندگی بھر آپ علیہ الرحمۃ کا حرزِ جاں تھا۔ محفلِ میلاد شریف کے علاوہ اپنے اہم ترین تعویذات میں بھی اسے شامل فرماتے رہے۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

تقریباً ڈھائی بجے شب میں علمائے اہلِ سنّت، ائمۂ مساجد اور اہلِ محبت نے درود و سلام پڑھتے ہوئے آپ کے جسدِ خاکی کو الوداع کہا۔ جنازۂ مبارکہ وہیں سے سانتاکروز ہوائی اڈے لے جایا گیا۔ جہاں سے ۶ بجے صبح بذریعہ ہوائی جہاز دہلی ہوتے ہوئے لکھنؤ پھر وہاں سے بذریعہ ایمبولینس تین سو کیلو میٹر کا فاصلہ طے کرتے ہوئے مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا لایا گیا۔ آپ کے جسدِ خاکی کے ساتھ جانے کا شرف مولانا محمد شمیم رضوی اور الحاج سیٹھ نظام الدین کو حاصل ہوا۔

یہ دونوں صاحبان رمضان المبارک کی سختیاں جھیلتے ہوئے آپ کے وطنِ ثانی مدرسۂ غوثیہ مقام بڑھیا تقریباً ۱۰ بجے رات کو جنازۂ مبارک کے ساتھ پہونچے، اطراف و جوانب اور پورے علاقے میں ریڈیو، ٹیلی فون کے ذریعے یہ خبر پہونچ گئی تھی جس کی وجہ سے ہر چہار جانب سے آپ کے جنازے میں شرکت کے لیے لوگوں کا سیلاب امنڈ پڑا تھا۔ خود لکھنؤ میں جہاز سے اتارنے کے بعد دو گھنٹہ تک آپ کے مبارک تابوت کو عوامی دیدار کے لیے روکے رکھا گیا۔ پھر راستے میں میں مسلمانانِ اہلسنّت جنازے کو جگہ جگہ روکتے رہے اور بڑے احترام و عقیدت کے ساتھ آخری دیدار کرتے رہے۔

لکھنؤ، بارہ بنکی، فیض آباد، اکبر پور، ٹانڈہ، گونڈہ، بستی، ڈومریا گنج، اترولہ، بلرام پور، تلسی پور، پچپڑوا، علاقہ بھانبھر، بڑھنی، راج نیپال، شہرت گڈھ، بانسی، براؤں شریف اور علاقہ بڑھیا، الغرض کئی سو مربع کیلو میٹر کے درمیان آپ کے وصالِ پُر ملال کی خبر برق

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کی طرح پھیل گئی تھی۔ اِس سبب سے پورے علاقے میں رنج وملال کا ماحول بن گیا تھا۔

ہر چہار جانب سے لوگ دیوانہ وار مدرسہ غوثیہ بڑھیا کی جانب دوڑ پڑے۔ وہاں کے لوگوں نے اتنا بڑا اژدحام پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔ دوسرے دن ۹ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ مطابق ۱۵ مارچ ۱۹۹۲ء بروز اتوار جنازۂ مبارکہ آپ کے کاشانۂ رضوی بڑھیا میں آخری زیارت کے لیے رکھا گیا۔ تو سُنّی مسلمانوں کی قطار بندھی تھی اور اشکبار آنکھوں سے اپنے عظیم مقتدا و پیشوا کی زیارت کر رہے تھے۔ مسلمانوں کا مجمع اتنا تھا کہ شام تک یہ سلسلہ ختم نہ ہوتا مگر نماز ظہر کے بعد فوراً ہی جنازۂ مبارکہ اٹھا لیا گیا اور صلوٰۃ و سلام کے سائے میں غلامانِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے کاندھوں پر آخری آرام گاہ کی جانب چل پڑا۔

اپنے محبوب پیشوا کے جنازہ کو دیکھ کر مسلمانانِ اہلِ سنت کی عجیب کیفیت تھی، کوئی صلوٰۃ و سلام پڑھ رہا تھا تو کوئی نعرۂ تکبیر بلند کر رہا تھا ایک عجیب سماں تھا۔ معلوم ہو رہا تھا کہ واقعی میں کسی عاشقِ رسول علیہ التحیۃ والثناء کا جنازہ جا رہا ہے اور بارگاہِ ایزدی سے رحمتوں کی بارش ہو رہی ہے۔

جنازہ میں کم و بیش دس بارہ ہزار مسلمانوں نے شریک ہونے کا شرف حاصل کیا اور ہزاروں ہزار شہد کی مکھیاں اپنی آواز میں صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہوئے اس عاشقِ رسول کو وداع کر رہی تھیں جس کی زندگی کا وظیفہ ہی درود و سلام پڑھنا تھا۔

موضع بڑھیا کے کھلے میدان میں تقریباً ۲ بجے دن میں آپ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کی نمازِ جنازہ پڑھی گئی، آپ کے برادرِ اصغر حضرت علامہ مولانا حکیم ابو البرکات محمد نعیم الدین صاحب قبلہ صدیقی قادری رضوی نوری سابق نائب شیخ الحدیث دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف نے امامت کا فریضہ انجام دیا۔

مدرسہ غوثیہ بڑھیا جس کے آپ روحِ رواں تھے، اس کے احاطہ میں آپ کو سپردِ خاک کیا گیا اور قیامت تک کے لیے آپ کا مزارِ پاک مرجعِ فیوض و برکات بن گیا۔ اور ہر سال ۷ رمضان المبارک کو آپ کا عرسِ پاک نہایت ہی تزک و احتشام کے ساتھ شرعی طریقے پر منایا جاتا ہے جس میں دور دور سے کثیر تعداد میں عقیدت مند حضرات حاضر ہو کر صاحبِ مزار سے فیض و برکت حاصل کرتے ہیں۔

آپ ابا عن جدٍ خاندانی رئیس تھے مگر زندگی سادی اور درویشانہ بسر فرمائی۔ آپ کی مقدس زندگی، خدمتِ دین، اشاعتِ سنیت، ردِّ وہابیت، احقاقِ حق و ابطالِ باطل میں صرف ہوئی۔ حاصلِ گفتگو یہ کہ حضرت کی مبارک زندگی دین و ملت کی خدمت سے عبارت تھی قوم و ملت کا سچا درد آپ کے مقدس سینے میں موجود تھا۔ اس لیے آپ کا وصال اس دورِ قحط الرجال میں اہلِ سنت و جماعت کا اتنا بڑا اجتماعی نقصان تھا کہ جس کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ آپ کی جدائی سے ملتِ اسلامیہ اور جماعتِ اہلِ سنت میں ایسا خلا پیدا ہو گیا جس کے پُر ہونے کی امید نظر نہیں آتی۔ آپ کے انتقالِ پُر ملال پر خانوادۂ رضویہ کے چشم و چراغ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب قبلہ قادری رضوی ازہری نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور فرمایا حضرت

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

مولانا بدرالدین احمد صاحب قادری رضوی متقی، پرہیزگار اور منکسر المزاج تھے۔ علماء کا بے حد احترام کرتے تھے، خلوص و ایثار، درس و تدریس، نماز و روزہ، اوراد و وظائف اور عبادات میں انہماک وغیرہ تمام تر خوبیاں موجود تھیں۔ جو دیگر حضرات سے ممتاز کرتی ہیں۔ جس وقت حضور ازہری صاحب قبلہ مدظلہ العالی یہ تاثرات و خیالات پیش کر رہے تھے آنکھیں پُرنم تھیں۔

حضرت کی یادگار اور ذکر خیر کا حاصل آپ کی علمی اور عملی شاہکار اوّلاً تو آپ کے وہ تلامذہ و مریدین ہیں جن کا ظاہر اور باطن آپ کی تعلیمات و ہدایات کا مظہر ہے۔ دوسرے وہ مدارس و مکاتب دینیہ اور مساجد ہیں جو آپ کی مسلسل کوشش و مشورے سے وجود میں آئے۔ حسب ارشاد حدیث شریف اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ۔ (مشکوٰۃ شریف کتاب العلم صـ۳۲)

یعنی جب آدمی انتقال کر جاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے مگر تین باتوں کی وجہ سے۔ (۱) صدقۂ جاریہ۔ (۲) یا ایسا علم جس سے لوگوں کو فائدہ پہونچے۔ (۳) یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعائے خیر کرے۔

(۱) صدقۂ جاریہ:۔ مثلاً مسجد اور مدرسے کی تعمیرات یا اگر یہ نہ ہو سکے تو مسجد یا مدرسے میں اپنی حلال کمائی سے اپنے یا اپنے والدین یا کسی بزرگ یا عزیز کے نام پر کمرہ وغیرہ بنوا دینا یا اس کے لیے رقم پیش کرنا یا کتابیں وقف کرنا وغیرہ وغیرہ

(۲) یا ایسا علم جس سے لوگوں کو فائدہ پہونچے:۔ جیسے ایسے شاگردوں

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کو چھوڑنا جو بااعمل عالمِ دین یا باعمل قاریٔ قرآن حکیم یا باعمل حافظ قرآن مجید ہوں یا ایسی تصنیفات چھوڑنا جن کے ذریعے آدمی دین سیکھے اور عقائد و ایمان درست کرے نیز وضو، غسل، نماز، روزہ وغیرہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی پر حتی الامکان کاربند رہے۔

(۳) یا وَلَدِ صَالِح:۔ یعنی ایسی اولادیں جو شریعتِ مطہرہ کی پابند ہوں اور ان کا مزاج دین و مذہب کے سانچے میں ڈھلا ہو عقائد و ایمان میں سخت ہوں اور دشمنانِ دین سے سخت نفرت و عداوت رکھتے ہوں اور فرائض و واجبات کی ادائیگی کے ساتھ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا پورا پورا خیال رکھتے ہوں۔

اس سلسلے میں حدیث شریف کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لَاَرْفَعُ (یقیناً) اللہ عزّوجلّ نیک بندے کا درجہ جنت میں بلند فرمائے گا تو بندہ عرض کرے گا اے میرے رب یہ درجہ مجھے کہاں سے ملا۔ اللہ عزّوجل فرمائے گا تیرے فرزند کے استغفار کے سبب سے (مرنے کے بعد تیرا لڑکا مجھ سے مغفرت کی دعائیں کرتا رہا جو میری بارگاہ میں مقبول ہو کر تیرے درجے کی بلندی کا سبب ہوئیں)۔

محقق علی الاطلاق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں:

"وایں یکے از منافع نکاح و اعظم فوائد آں است" یعنی نکاح سے جو منافع اور فوائد حاصل ہوتے ہیں ان میں عظیم تر فائدہ ماں باپ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کے حق میں اولاد کی دعائے مغفرت ہے اگر والدین نیک ہیں تو جنت میں درجے بلند ہوتے ہیں اور اگر گنہ گار ہیں تو بخشش ہو جاتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت قبر میں ڈوبنے والے فریادی کی طرح ہے۔ اپنے لیے اپنے ماں، باپ، بھائی یا دوست کی دعاؤں کا منتظر رہتا ہے جب میت کے لیے دعا پہونچتی ہے تو اس کو دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ زمین والوں کی دعائیں قبر والوں کے پاس پہاڑوں کی طرح پہونچاتا ہے۔ یعنی دعاؤں سے کثیر ثواب عطا فرماتا ہے اور یقیناً زندوں کا تحفہ مُردوں کے لیے طلب مغفرت ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے مُردوں کے لیے زندوں کی دعائے مغفرت و استغفار کرنا مُردوں کے لیے ہدیہ ہے۔

فوائد:۔ (۱) مُردہ قبر میں زندہ رہتا ہے۔ (۲) ڈوبنے والے کی طرح سہارا چاہتا ہے وہ سہارا زندوں کی دعائیں ہیں۔ (۳) زندوں کی دعائیں مُردوں کے لیے کار آمد ہیں جب ہی تو اس کے لیے دنیا و مافیہا سے محبوب تر ہوتی ہیں اور ایسا خوش ہوتا ہے جیسے ڈوبنے والے کو بچا لیا جائے۔ (۴) وہ دعائیں پہاڑوں کی طرح کثیر ثوابوں کا سبب بنتی ہیں۔ (۵) وہ دعائیں زندوں کی طرف سے مُردوں کے لیے ہدیہ ہیں۔

حاشیہ سبق:۔ جب عام مسلمان دنیا سے انتقال کے بعد زندہ رہتے ہیں تو سید عالم امام الانبیاء رسول اعظم سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کو مر کر مٹی میں ملنے والا کہنا کفر و ارتداد نہیں تو اور کیا ہے۔ دیکھئے تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی پیشوائے وہابیہ اویسیہ وغیر مقلدین وغیرہم۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

اب یہ فقیر ببانگِ دُہل یہ تحریر کرتا ہے کہ آقائے نعمت استاذ گرامی حضرتِ علامہ مولانا مفتی بدرُالدّین احمدؔ قادری رضوی نُوری قُدِّسَ سِرُّہٗ کا صدقۂ جاریہ دینی مدارس اور مکاتب نیز مساجد کی تعمیرات ہیں۔ جس کے لیے حدیث مذکور کے شروع میں حکم فرمایا گیا ہے۔

اور عِلمٌ یُنتَفَعُ بِہٖ آپ کے تلامذہ و شاگرد نیز تالیفات و تصنیفات حدیثِ مذکور کے اس جملے عِلمٌ یُنتَفَعُ بِہٖ کے مصداق ہیں۔

اور آپ کے صاحبزادگان جیسے الحاج مولانا محمد ثانی عرف جمال الدّین قادری رضوی نوری گورکھپوری اور مولوی محمد رابع عرف نورانی شاہ قادری رضوی بستوی وغیرہما حدیثِ مذکور کے اس جُملے وَلَدٌ صَالِحٌ یَدْعُوْ لَہٗ کے مطابق ہیں۔

مولیٰ تبارک و تعالیٰ ان تمام مبارک یادگاروں کو دینِ متین اور شرعِ مبین، اشاعتِ اسلام اور ترقیٔ مسلمین کے لیے بقاء و دوام عطا فرمائے آمین بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مَظْھَرِ لُطْفِہٖ قَاسِمِ نِعَمِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

آپ کی اولاد آپ کی زوجۂ اُولیٰ سے تین صاحبزادے۔ (۱) محمد اوّل عرف جلال الدین صاحب (۲) حضرت الحاج مولانا محمد ثانی عرف جمال الدین صاحب قبلہ قادری رضوی (۳) محمد ثالث بھائی اور ایک صاحبزادی کنیز فاطمہ سلمہا۔

اور زوجۂ ثانیہ سے ایک صاحبزادے حضرت مولوی محمد رابع عرف نورانی شاہ قادری رضوی سلمہٗ اور ایک صاحبزادی فارحہ خاتون رضویہ سلمہا۔

آپ کے مجاز و خلیفہ (۱) حضرت مولانا مفتی کوثر حسن صاحب قادری رضوی۔ (۲) راقم الحروف عبد الصمد[1] القادری الرضوی، قادری منزل، رضوی گلی محلہ بابو گنج، رفیع گنج ضلع اورنگ آباد (بہار)

ہم عصر علماء میں آپ کے ایک خاص محب

۱۔ پیر طریقت الحاج حضرت علامہ مولانا مفتی مشاہد[2] رضا خاں صاحب قبلہ، شہزادۂ سرکار شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ والرضوان حشمت نگر، پیلی بھیت شریف (یوپی)

---

[1] ۲۲ شعبان المعظم ۱۴۰۴ھ مطابق ۲۳ مئی ۱۹۸۴ء شب پنجشنبہ کو میرے آبائی وطن موضع منجھار ضلع اورنگ آباد (بہار) میں محفل میلاد شریف کے مبارک موقع پر مجمع عام میں سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ نوریہ رضویہ کے سلاسل مقدسہ کی اجازت و خلافت عطا فرمائی اور اپنے دست مبارک سے اپنا عمامہ سر پر باندھا۔ اس محفل میں محبّ گرامی صوفی لعل محمد صاحب قبلہ قادری برکاتی دیوہ شریف اور حضرت مولانا محمد اخلاق صاحب قادری رضوی بلرامپوری کے نانا جان بھی موجود تھے۔ فقط رضوی غفرلہٗ

[2] نوٹ:۔ فقیر نے اپنی معلومات کے مطابق یہ فہرست تحریر کی ہے۔ سہو حضرت علامہ مولانا

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

بڑے افسوس کے ساتھ یہ خبر شائع کر رہا ہوں کہ اس کتاب کی ترتیب جدید کے زمانہ میں ہی علم و فضل کا یہ کوہِ گراں پیلی بھیت شریف کی جامع مسجد میں نمازِ عید کی امامت فرمانے کے بعد ۳ شوال المکرم ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۱ جنوری ۱۹۹۹ء بشب جمعہ ۱۰ بج کر ۱۱ منٹ پر داعیٔ اجل کو لَبَّیْکَ کہا اور روح مبارک عالمِ قدس کی طرف پرواز کر گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

آپ حضور حافظِ ملت علیہ الرحمۃ کے تلمیذ رشید تھے ——— مجاہد سنیت تھے ——— بے باک مناظر تھے ——— باطل شکن خطیب تھے ——— دیوبندیت کے لیے شمشیر برہنہ تھے ——— دشمنانِ دین کے لیے اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ کی تفسیر تھے اور اپنوں کے لیے رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کے مظہر تھے ——— مسلکِ اعلیٰحضرت کے بلند بانگ ترجمان تھے ——— مفتیٔ شریعت بھی تھے اور پیرِ طریقت بھی ان کے چاہنے والوں کا حلقہ وسیع تھا ان میں مریدین و متوسلین بھی اور تلامذہ و معتقدین بھی ——— عقائد و معمولات میں بے پناہ متصلب اور متصلب گر تھے۔ حق گوئی اور بے باکی ان کو اپنے والد گرامی سے ورثہ میں ملی تھی ——— جو اُن سے مرید و شیدائی ہو جاتا ان میں ان کا تصلب اور ان کی سخت گیری رس بس جاتی تھی ——— حشمتی خانوادہ کے مریدین و متوسلین ان کے رنگ میں رنگے نظر آتے ہیں اور یہی دراصل حشمتی رنگ ہے۔ ع

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

نجدیوں کے حق میں تھے جو سیف ہندی شعلہ بار تھے۔ آہ وہ سیف شجاعت ہم سے رخصت ہو گئے نماز جنازہ میں ہزاروں ہزار ارادت مند اور اہل تعلق نے دور دور سے شرکت فرمائی۔ حضرت علامہ مفتی تحسین رضا خاں صاحب قبلہ قادری رضوی بریلوی دامت برکاتہم العالیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور تاج الشریعہ جانشین مفتی اعظم حضرت الحاج علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب قبلہ قادری رضوی ازہری مدظلہ العالی نے دعا فرمائی۔

آپ کی ولادت باسعادت جمادی الآخر ۱۳۵۱ھ میں بمقام پیلی بھیت شریف ہوئی ان دنوں آپ کے والد بزرگوار سرکار شیر بیشۂ سنت حضرت الحاج علامہ مولانا مفتی حشمت علی صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان رنگون میں اعلاء کلمۃ الحق بلند فرما رہے تھے۔ جب انھیں اپنے فرزند دلبند کی خوش خبری ملی تو انتہائی مسرور ہوئے۔

آپ کی ابتدائی تعلیم والد بزرگوار کی درس گاہ میں ہوئی اور اعلیٰ تعلیم کے لیے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں داخلہ لیا۔ یہاں قریب سات برس تک بڑی محنت و لگن سے تعلیم مکمل کی۔ دوران طالب علم حضور حافظ ملت اور دیگر اساتذۂ علم و فن سے خوب فیض اٹھایا اور شعبان ۱۳۷۶ھ مطابق فروری ۱۹۵۷ء میں الجامعۃ الاشرفیہ سے سند فراغت حاصل کیا۔ فراغت کے بعد اساطین علم و فضل میں اعلیٰ مقام اور جماعت اہل سنت میں قبول عام حاصل کیا۔ فقط

آپ کے تلامذہ اور شاگرد

آپ کے تلامذہ اور معتقدین کا سلسلہ بھی بہت وسیع ہے اس مضمون میں سب کے اسمائے گرامی کا اندراج تو نہیں ہو سکتا مگر بعض ان میں سے یہ ہیں۔

۱۔ شمس الحکماء فقیہ الاسلام حضرت علامہ ابوالبرکات محمد نعیم الدین صاحب قبلہ صدیقی قادری رضوی نوری گورکھپوری مدظلہ العالی سابق شیخ الحدیث دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف، ضلع سدھارتھ نگر، یوپی

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

(۲) حضرت مولانا مفتی قدرت اللہ صاحب قبلہ قادری رضوی نوری
مفتی دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف، ضلع سدھارتھ نگر (یوپی)
(۳) حضرت مولانا صوفی محمد صدیق[1] صاحب یارعلوی صدر المدرسین مدرسہ
غوثیہ رضویہ بھیرہوا، نیپال

---

[1] آپ حضور بدر العلماء علیہ الرحمۃ کے صف اوّل کے تلامذہ میں سے ہیں۔ حضرت قبلہ کی آپ پر خاص نظر عنایت تھی۔ سال گذشتہ ۲۲ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ میں عرس یارعلوی کے مبارک موقع پر جب براؤں شریف حاضری کے لیے گورکھپور ہوتے ہوئے میں سفر کر رہا تھا کہ اچانک آنند نگر ریلوے اسٹیشن پر موصوف گرامی قبلہ سے میری ملاقات ہوئی اور وہاں سے ان کے ساتھ براؤں شریف کا سفر پورا کیا۔ اثنائے سفر چند مسائل ضروریہ پر گفتگو ہوئی جس کا تسلی بخش جواب موصوف نے مرحمت فرمایا جس سے آپ کی علمی لیاقت کا اندازہ ہوا۔

دارالعلوم فیض الرسول پہونچنے کے بعد جب میری ملاقات محب گرامی حضرت مولانا شہاب الدین صاحب قبلہ نوری سے ہوئی تو میں نے حضرت مولانا صوفی صدیق احمد صاحب قبلہ کے متعلق معلوم کیا کہ کیا موصوف بھی حضور بدر العلماء علیہ الرحمۃ کے شاگردوں میں سے ہیں؟ اس کے جواب میں نوری صاحب قبلہ نے فرمایا۔ ہاں! ان کا شمار تو صف اوّل کے شاگردوں میں ہے۔
آپ حضرت مولانا مفتی قدرت اللہ[1] صاحب قبلہ رضوی کے ہم سبق ہیں۔ دورِ طالب علمی میں ایک بار کسی وجہ سے بغیر اجازت دارالعلوم فیض الرسول سے اپنے وطن نیپال ترکِ تعلیم کی نیت سے چلے گئے تھے۔ یہ خبر کئی دنوں کے بعد جب حضور بدر ملت کو موصول ہوئی تو حضرت نے افسوس کا اظہار فرمایا پھر اپنے شاگرد خاص مفتی قدرت اللہ صاحب کو ساتھ لے کر صوفی صاحب کے گاؤں راج نیپال کا دشوار گذار سفر پیدل طے کیے کہ چلیے انہیں سمجھا بجھا کر لایا جائے۔ اس لیے کہ کم از کم ایک فرد کو تو نیپال کے اس کوردہ علاقہ میں سنیت اور مسلک رضویت کا چراغ جلانے والا تیار کر دیا جائے۔ حاصل کلام حضرت وہاں پہنچے اور انہیں سمجھا کر لائے اور بفضلہ تعالیٰ انہیں عالم باعمل بنایا۔ الحمد للہ رب العلمین آج اس علاقے میں تنہا سنیت اور رضویت کا چراغ جلائے ہوئے ہیں وہاں پر بقیہ علاقوں میں وہابیت کا غلبہ ہے یہ واقعہ حضرت علیہ الرحمہ کی دور اندیشی اور شاگردوں پر شفقت و محبت کا پتہ دیتا ہے۔

فقط عبد الصمد القادری نزیل مدینہ مسجد گوونڈی بمبئی ۴۳
۵ محرم الحرام ۱۴۲۰ھ

[1] مفتی قدرت صاحب قبلہ کی جگر دوز جدائی کے ہم سفر تھے۔ فقط عبد الصمد قادری

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

(۴) حضرت الحاج مولانا غلام عبدالقادر صاحب علوی قبلہ عرف بپو بھیا شہزادۂ شعیب الاولیاء علیہ الرحمۃ ناظم اعلیٰ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف، ضلع سدھارتھ نگر (یوپی)۔

(۵) حضرت مولانا سید انجم صاحب عثمانی صدرالمدرسین دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف، ضلع سدھارتھ نگر، یوپی۔

(۶) حضرت مولانا محمد حنیف صاحب قادری صدرالمدرسین دارالعلوم تنویرالاسلام امرڈوبھا بکھرا۔ ضلع بستی، یوپی۔

(۷) حضرت مولانا محمد شفیع صاحب قبلہ یار علوی سابق صدرالمدرسین مدرسہ اہل سنت انٹی رامپور ضلع بلرام پور، یوپی۔

(۸) حضرت مولانا محمد حلیم صاحب صدرالمدرسین مدرسہ اہل سنت بھاؤپور، ضلع سدھارتھ نگر، یوپی۔

(۹) حضرت مولانا محمد محسن صاحب چشتی استاذ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف، ضلع سدھارتھ نگر، یوپی۔

(۱۰) حضرت مولانا محمد جمیل[1] صاحب یار علوی (مرحوم) شمیم بستوی استاذ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف، ضلع بستی، یوپی

---

[1] آپ حضور بدر ملت علیہ الرحمہ کے چہیتے شاگرد تھے۔ آپ کی علمی استعداد و لیاقت بہت اچھی تھی اور حضور بدر ملت علیہ الرحمہ کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔

آپ کے دوران طالب علمی ہی میں کرہی کے دو بیوں سے تحریری مناظرہ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف میں ہوا اس موقع پر حضور بدر ملت علیہ الرحمۃ کی تحریروں کی نقل و املاء کرنے کا کام بڑی عرق ریزی سے آپ نے انجام دیا اس بناء پر حضور بدر ملت علیہ الرحمۃ و الرضوان نے "اظہار حق" کی ترتیب میں آپ کا نام شامل کر دیا تھا۔

۲۲ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف میں جب میری آخری

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ملاقات موصوف گرامی قبلہ سے ہوئی اور میں نے موصوف سے معلوم کیا کہ "اظہارِ حق" میں اہل سنت کی تحریریں آپ کی ہیں یا حضور بدر ملت علیہ الرحمۃ کی؟ اس کے جواب میں موصوف نے برجستہ فرمایا کہ یہ تو حضور والا کی شفقت و محبت تھی کہ اظہارِ حق کی ترتیب کو میری جانب منسوب کر دیا تھا۔ ورنہ حق یہ ہے کہ ساری تحریریں حضرت قبلہ نے قلمبند فرمائی ہیں۔ اس کے بعد مجھ سے میرا پتہ طلب فرمایا اور کہا کہ زندگی بچی رہی تو۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں ایک تحریر آپ کے پاس روانہ کروں گا جسے آپ اظہارِ حق میں شامل کر دیں گے تاکہ یہ شبہ رفع ہو جائے مگر منظورِ الٰہی کہ آپ گفتگو کے ٹھیک پانچویں روز کلمہ پڑھتے ہوئے انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

گفتگو کے وقت عزیزم مولوی شاہ عالم حسام پور علاقہ بھانبھر وہاں موجود تھے۔

فقط والسلام

عبد الصمد القادری وارد حال دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف

ضلع سدھارتھ نگر۔ یوپی

۲۴ محرم الحرام ۱۴۲۰ھ

نوٹ:۔

آپ بڑے خوش اخلاق منکسر المزاج موضع بلبھریا ضلع بستی یوپی کے باشندہ تھے۔ اپنے دولت کدہ ہی پر انتقال فرمایا اور آپ کی آخری آرام گاہ بھی اپنے وطن مالوف ہی میں ہے آپ حضور سیدی شیخ المشائخ شاہ محمد یار علی صاحب چشتی قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان کے مرید خاص تھے اور پیر و مرشد سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ اپنے پیر و مرشد اور اساذ گرامی کے حکم پر زندگی بھر درس و تدریس کا سلسلہ قائم رکھا کچھ روز ادارۂ اہل سنت ناسک مہاراشٹر میں بھی تدریسی خدمات انجام دیں اور اس کے بعد مادرِ علمی دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف ہی میں تدریسی خدمات کے دوران ہی داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ تدریس و تقریر کے ساتھ تصنیفی خدمات بھی آپ نے انجام دی۔

فقط

عبد الصمد القادری

نزیل مدینہ مسجد گوونڈی بمبئی ۴۳

۵ محرم الحرام ۱۴۲۰ ہجری

یوم پنجشنبہ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

(۱۱) حضرت مولانا طیب[1] صاحب قادری رضوی (مرحوم) سابق شیخ الحدیث فیض العلوم جمشید پور (بہار)۔

(۱۲) حضرت مولانا رحیم الدین صاحب یارعلوی استاذ دارالعلوم تنویرالاسلام امرڈوبھا، بکھرا، ضلع بستی، یوپی۔

(۱۳) حضرت مولانا مفتی غلام محی الدین صاحب قبلہ بانی وصدرالمدرسین ادارۂ غوثیہ بدرالعلوم پہراچ شریف، یوپی۔

(۱۴) حضرت مولانا اسرار احمد صاحب رضوی برہان پور۔ (ایم پی)

(۱۵) حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ہاشمی دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر، یوپی۔

(۱۶) حضرت مولانا شہاب الدین صاحب نوری استاذ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف، سدھارتھ نگر، یوپی۔

(۱۷) حضرت مولانا حافظ وقاری آلِ مصطفےٰ صاحب قادری رضوی گونڈوی صدرالمدرسین دارالعلوم غوث اعظم پور بندر، گجرات۔

(۱۸) حضرت مولانا قاری خلق اللہ صاحب فیضی استاذ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف، سدھارتھ نگر، یوپی۔

(۱۹) حضرت مولانا قاسم صاحب امام وخطیب سنی مسجد مٹیا برج کلکتہ

(۲۰) حضرت مولانا مسیح الدین صاحب بیراگل، ضلع بستی، یوپی۔

(۲۱) حضرت مولانا محمد زماں صاحب یارعلوی مقام ہرّیا علاقہ بھانبر ضلع بلرامپور، یوپی۔

(۲۲) حضرت مولانا وارث جمال صاحب مقام بڑھیا، کھنڈسری، سدھارتھ نگر

---

[1] حضرت مولانا طیب صاحب کچھ عرصہ ۱۴۱۲ھ مدرسہ فیض العلوم جمشید پور میں دوران تدریس انتقال کرگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

(۲۳) حضرت مولانا غلام عبدالقادر صاحب چشتی خلف اکبر حضور خلیفہ صاحب علیہ الرحمۃ، دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف، سدھارتھ نگر یوپی۔

(۲۴) حضرت مولانا مختار احمد رضا صاحب علوی سجادہ نشین حضور مظہر شعیب الاولیاء علیہ الرحمۃ خانقاہ فیض الرسول، براؤں شریف، سدھارتھ نگر، یوپی۔

(۲۵) حضرت مولانا سید مہدی حسن صاحب چشتی اشرفی، بیت النور، اجمیر شریف۔

(۲۶) الحاج حضرت مولانا محمد ثانی عرف جمال الدین صاحب قادری رضوی گورکھپوری، امام و خطیب سنی مسجد پنویل، نیو بمبئی۔

(۲۷) حضرت مولانا غلام حسین صاحب، ساکن بیدولی، پوسٹ انتری بازار، ضلع بستی، یوپی۔

(۲۸) حضرت مولانا شمس الحق صاحب یار علوی صدر المدرسین، مدرسہ اہل سنت ٹنڑوا، ضلع سدھارتھ نگر۔ یوپی۔

(۲۹) حضرت مولانا انوار احمد صاحب قادری رضوی بستوی، بانی دارالعلوم اہل سنت اندور، ایم۔پی۔

(۳۰) حضرت مولانا غلام غوث صاحب بستوی، استاذ مدرسہ اہلسنت ضلع مرزاپور، یو۔پی۔

(۳۱) حضرت مولانا حافظ امام بخش صاحب تیغی، بانی دارالعلوم اہلسنت تیغیہ فیض الرسول، مقام مہوا، ضلع ویشالی (بہار)

(۳۲) حضرت مولانا محمد شمیم صاحب قادری رضوی صدر المدرسین مدرسہ غوثیہ اہل سنت فیض العلوم بڑھیا۔ سدھارتھ نگر، یوپی۔

(۳۳) حضرت شہزادۂ بدر ملت عزیزی مولوی محمد رابع عرف نورانی شاہ قادری رضوی خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ نوریہ احاطۂ مدرسہ غوثیہ بڑھیا شریف، سدھارتھ نگر

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

(۳۴) حضرت مولانا فیض احمد صاحب قادری رضوی آستانہ وارثیہ دیوہ شریف، ضلع بارہ بنکی، یوپی۔

(۳۵) حضرت مولانا حافظ وقاری محمد شریف صاحب قادری رضوی نوری گورکھپوری،
رضا نگر روڈ، رفیع گنج، ضلع اورنگ آباد (بہار)۔

(۳۶) حضرت مولانا ابوالحسن صاحب بہرائچی مصباحی استاذ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، ضلع مئو۔ یوپی۔

(۳۷) حضرت مولانا شبیر صاحب بہرائچی مصباحی صدر المدرسین مدرسہ اہل سنت نیپال گنج راج نیپال۔

(۳۸) حضرت مولانا محمد ممتاز احمد خاں رضوی اعظمی مدرسہ حنفیہ اہلسنت بحر العلوم مئوناتھ بھنجن، یوپی

(۳۹) حضرت مولانا عبد القیوم صاحب استاذ الجامعۃ الغوثیہ اترولہ، ضلع بلرامپور، یوپی۔

(۴۰) حضرت مولانا کمال الدین صاحب گونڈوی استاذ مدرسہ اسلامیہ سعدی مدنپورہ، ضلع بانده، یوپی۔

(۴۱) حضرت مولانا سید افروز صاحب رضوی صدر مدرس مدرسہ اہل سنت بدر العلوم بینی نگر، ضلع سدھارتھ نگر، یوپی۔

(۴۲) حضرت مولانا حافظ وقاری محمد یونس صاحب قادری رضوی نوری امام وخطیب مدینہ مسجد، شیواجی نگر، گوونڈی، بمبئی ۴۳۔

(۴۳) حضرت مولانا محمد تسلیم رضا صاحب رضوی بستوی دار العلوم نور محمدی، بھاؤ نگر، گجرات۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

(۴۴) حضرت مولانا محمد وارث صاحب قادری رضوی بہرائچی، استاذ مدرسہ اہلسنت گائیڈیہ ضلع بلرام پور، (یوپی)۔

(۴۵) حضرت مولانا محمد محسن صاحب قادری رضوی بانی دار العلوم محمدیہ شہر پورنیہ، (بہار)۔

(۴۶) حضرت مولانا محمد آدم صاحب قادری رضوی مقام مٹیسر، ضلع سدھارتھ نگر، یوپی۔

(۴۷) محترم جناب صوفی لعل محمد صاحب قبلہ قادری برکاتی سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ برکاتیہ چمن شاہ کھٹوری شریف، بارہ بنکی، یوپی۔

(۴۸) حضرت مولانا محمد اخلاق صاحب قادری رضوی نوری امام گجراتن مسجد شہر بلرامپور، یوپی۔

(۴۹) حضرت مولانا صابر القادری صاحب بستوی خطیب و امام محمدی مسجد کرلا، سی، ایس، ٹی روڈ۔ بمبئی۔

(۵۰) حضرت مولانا سعید نوری صاحب بہرائچی بانی مدرسہ اہلسنت شہادہ، مہاراشٹرا۔

(۵۱) حضرت مولانا محمد طفیل احمد صاحب مقام بڑھیا، کھنڈسری ضلع سدھارتھ نگر، یوپی۔

(۵۲) حضرت مولوی سید وسیع اللہ صاحب قادری امام سُنّی مسجد اکونا ضلع بہرائچ شریف، یوپی

(۵۳) راقم الحروف فقیر عبد الصمد القادری الرضوی خادم مدرسہ اہلسنت قادریہ رضویہ، رضا نگر روڈ، رفیع گنج، ضلع اورنگ آباد (بہار)

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

آپ علیہ الرحمۃ کے محبین، معتقدین

۱۔ تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی اختر رضا خاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ نوریہ رضویہ بریلی شریف، یوپی

۲۔ فقیہ ملت حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی جلال الدین صاحب قبلہ امجدی مدظلہ العالی بانی و ناظم اعلیٰ دارالعلوم امجدیہ ارشد العلوم مقام اودھا گنج ضلع بستی۔ یوپی۔

۳۔ حضرت علامہ الحاج مفتی محمد احمد عرف جہانگیر خاں صاحب قبلہ قادری رضوی اعظمی علیہ الرحمۃ ثم اودے پوری، راجستھان۔

۴۔ ادیب شہیر حضرت مولانا صابر القادری نسیم بستوی صاحب قبلہ سکندرپوری استاذ فیض الرسول براؤں شریف، ضلع سدھارتھ نگر۔

۵۔ حضرت مولانا عاشق الرحمٰن صاحب قبلہ قادری رضوی حبیبی صدر المدرسین جامعہ حبیبیہ الہ آباد۔

۶۔ حضرت علامہ مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری صاحب قبلہ قادری رضوی استاذ جامعہ نظامیہ رضویہ اندرلوہاری دروازہ لاہور پاکستان

۷۔ حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی عبدالحفیظ صاحب قبلہ نعیمی مفتی ادارہ شرعیہ پچپڑوا، ضلع بلرام پور، یوپی۔

۸۔ حضرت مولانا عبدالمبین صاحب نعمانی صدر المدرسین دارالعلوم قادریہ چریاکوٹ، ضلع مئو، یوپی۔

۹۔ حضرت مولانا حافظ و قاری الحاج سید سراج اظہر صاحب قادری رضوی خطیب و امام رضا جامع مسجد پھول گلی، سید ابوالہاشم اسٹریٹ بمبئی ۳

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

۱۰۔ حضرت مولانا مفتی اشرف رضا صاحب قبلہ قادری رضوی ادارۂ شرعیہ مہاراشٹر و خطیب و امام مسجد اشرفیہ منش مارکیٹ ممبئی ۱

۱۱۔ حضرت مولانا عبدالہادی صاحب قبلہ جیبی استاذ جامعہ فاروقیہ ریوڑی تالاب، بنارس، یوپی۔

۱۲۔ حضرت مولانا افضل حسین صاحب قبلہ نوری صدر مدرس دارالعلوم تیغنیہ فیض الرسول، گوپال پور، ضلع سیوان، بہار۔

۱۳۔ حضرت مولانا محمد فاروق صاحب قادری رضوی نوری صدرالمدرسین مدرسہ مصطفویہ رضویہ گوہر دھن پور، ڈاکخانہ جوگی بانہ ضلع سیتامڑھی بہار۔

۱۴۔ پیر طریقت حکیم صوفی محمد حیات علی صاحب قبلہ حشمتی خلیفہ سرکار شیر بیشہ سنت علیہما الرحمۃ مقام بھاؤ پور، الوا بازار ضلع سدھارتھ نگر یوپی۔

۱۵۔ جناب قاضی اطیعوا الحق صاحب عثمانی قادری رضوی نوری زید مجدہٗ مقام علاؤ الدین پور، گورہ چوکی، ضلع گونڈہ، یوپی۔

۱۶۔ جناب مولانا ضیاء الرحمن صاحب رضوی صدر انجمن فیضان اعلیحضرت رفیع گنج ضلع اورنگ آباد۔ بہار۔

۱۷۔ جناب مولوی غلام مرتضیٰ صاحب قادری رضوی نوری امام سنی رضوی مسجد، دولت گنج چھپرہ، بہار۔

۱۸۔ جناب الحاج محمد عیسیٰ نوری صاحب اعظمی ماہم شریف بمبئی

۱۹۔ جناب الحاج محمد سعید نوری بھائی جنرل سکریٹری رضا اکیڈمی بمبئی

۲۰۔ جناب الحاج محمد علی کھتری قادری رضوی نوری ناظم اعلیٰ دارالعلوم غوث اعظم پوربندر، گجرات۔

۲۱۔ جناب الحاج محمد سراج صاحب قادری رضوی نوری مرزا پوری

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ساڑی والے، ساکی ناکہ بمبئی ۷۲

۲۲۔ جناب الحاج مُلّا منیف صاحب یارعلوی منیجر مدرسہ غوثیہ بڑھیا، کھنڈسری بازار، ضلع سدھارتھ نگر، یوپی۔

۲۳۔ جناب الحاج عبدالمصطفےٰ صاحب ناظم اعلیٰ مدرسہ غوثیہ بڑھیا

۲۴۔ جناب عبدالرحیم مہتو بھگوت پوری سابق محاسب " " "

۲۵۔ جناب محمد سبیل خاں یارعلوی (مرحوم) سابق ممبر " " "

۲۶۔ جناب محمد شبیر خاں صاحب " " " " "

۲۷۔ جناب غلام نبی صاحب رضوی نوری عرف نائب بابا مقام دھوہی ممبر مدرسہ غوثیہ بڑھیا کھنڈسری بازار سدھارتھ نگر یوپی۔

۲۸۔ جناب منشی دوست محمد صاحب یارعلوی والد گرامی مولانا غلام محی الدین صاحب قبلہ سابق باشندہ پپری علاقہ بھانبھر ضلع بلرامپور

۲۹۔ جناب صوفی محمد شبیر صاحب یارعلوی " " " " "

۳۰۔ جناب مولوی عابد حسین صاحب " " " " "

۳۱۔ جناب الحاج ولی محمد صاحب یارعلوی مقام موتی پور علاقہ بھانبھر "

۳۲۔ جناب ماسٹر ادریس صاحب یارعلوی مقام رمنگرہ " " "

۳۳۔ جناب محمد اورنگ زیب بھائی یارعلوی مقام پچپڑوا ضلع بلرامپور

۳۴۔ جناب منشی شبیر حسن صاحب یارعلوی مقام ہڑکھڑی علاقہ بھانبھر

۳۵۔ جناب منشی میر احمد صاحب یارعلوی مقام کھاکھادیئی " "

۳۶۔ جناب محمد یعقوب صاحب قادری رضوی مقام جگڑاھوا

۳۷۔ جناب غلام غوث صاحب یارعلوی رمنگرہ علاقہ بھانبھر

۳۸۔ جناب محمد حنیف صاحب یارعلوی مقام سہنیاں "

بقیہ صفحہ ۱۱۳ میں

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

آپ علیہ الرحمۃ والرضوان کے محبین و معتقدین کی فہرست بھی بہت لمبی ہے قلتِ صفحات کی بناء پر میں انہیں ناموں پر اکتفا کرتا ہوں اور جن کے اسماء نہیں آسکے ہیں ان سے معذرت خواہ ہوں۔ فقط فقیر قادری غفرلہٗ

آپ کی یادگار آپ کی یادگاروں میں سے مسجد[1] غوثیہ بڑھیا اور مسجد غوثیہ، جنگل روڈ پچپڑوا بھی ہے۔ بڑھیا شریف کی مسجد مدرسہ غوثیہ کے احاطے میں بڑی عالی شان تعمیر کروائی بعض خوبیوں کے اعتبار سے ایسی مسجدیں اس علاقہ میں کم نظر آتی ہیں۔ ایمان افروز اشعار وغیرہ اپنے دستِ مبارک سے تحریر فرما کر کندہ کروایا اور ساتھ ہی ساتھ ان دونوں مسجدوں میں یہ التزام رکھا کہ اس میں کسی بھی بد مذہب کا پیسہ وغیرہ نہیں لگنے دیا، اور نہ ہی اُس سُنّی مسلمان کا پیسہ وغیرہ لگایا جس کی کمائی جائز طریقہ سے نہیں تھی، یعنی مشکوک پیسے وغیرہ سے بھی مسجد کو بچایا۔ یہی وجہ ہے کہ ان مسجدوں کی تعمیر میں کافی وقت صرف ہوا۔

مسجدِ غوثیہ پچپڑوا کے چندہ وصول کرنے کے لیے حضور شاہ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کے مرید اور اپنے چہیتے معتقد محمد امین بھائی یار علوی کو مقرر کیا اور انھیں یہ تحریر مبارک عطا فرمایا۔

بشارتِ عقبیٰ برادرانِ اہلِ سنت! السلام علیکم، ریلوے اسٹیشن پچپڑوا بازار جنگل روڈ کے متصل میں نے تعمیرِ مسجد کے لیے جناب خلیل خاں صاحب پردھان سوگانگر سے زمین حاصل کی اور مسجد غوثیہ کی بنیاد رکھوائی جس کی دیواریں قدِ آدم تک بن چکی ہیں۔ پیسہ کی کمی کی وجہ سے اب تک چھت نہ لگ سکی ہے۔

---

[1] مسجد غوثیہ بڑھیا کا سنگ بنیاد ۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۶ھ مطابق ۳ مئی ۱۹۵۷ء دوشنبہ مبارکہ کو بعد نمازِ عصر رکھا گیا۔ پہلی اینٹ حضرت علیہ الرحمہ نے رکھی۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

حدیث شریف میں ہے کہ جو مسلمان رضائے الٰہی کے لیے مسجد تعمیر کرے تو خدائے پاک اس کے لیے جنت میں شاندار محل بنائے گا۔

سُنّی مسلمانوں سے گزارش ہے کہ آپ حضرات **مسجدِ غوثیہ** واقع پچپڑوا بازار ریلوے اسٹیشن کی تعمیر میں اپنی جائز رقم سے تعاون کریں۔

یاخدائے پاک تو اپنے حبیب سرکارِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے طفیل سُنّی مسلمانوں کو تعمیر مسجد کی توفیق عطا فرما اور ان کے دین وایمان کو ٹھوس اور کھرا بنا دے۔ آمین آمین بجاہِ سیّدِ المرسلین ○ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ ط وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ کتبہ: بدرُالدین احمد

مدرسہ غوثیہ، بڑھیا، ضلع بستی یوپی۔
۱۷ رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ

روداد مدرسہ غوثیہ بڑھیا بابت ۱۳۹۹ھ تا ۱۴۰۰ھ میں ایک ضروری اعلان شائع کیا۔ مسجدِ غوثیہ بڑھیا، خالص سُنّی صحیح العقیدہ مسلمانوں کی عبادت گاہ ہے جو سرکارِ اعلیٰحضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا دینی پیشوا مانتے ہیں اس مسجد کی تعمیر میں کسی بے دین، بدمذہب، بدعقیدہ کا پیسہ لگانے سے سخت اجتناب کیا گیا ہے۔ دفع فساد وفتنہ کی خاطر سنّیت کے مخالف افراد مثلاً نیچری، رافضی قادیانی، وہابی، دیوبندی، مودودی، تبلیغی، ندوی وغیرہ کا داخلہ اس میں ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

نوٹ:۔ مسجد غوثیہ پچپڑوا کے مستقل مؤذن ومصلی محمد امین بھائی

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

یار علوی ہیں اور حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کے وصالِ پاک کے بعد مستقل متولی و منتظم اورنگ زیب بھائی یار علوی ہیں۔ یہ دونوں حضرات مسجدِ غوثیہ کی تعمیر و ترقی میں از حد کوشش کر رہے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ قبول فرمائے اور دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

صفحہ ۱۱۴ کا بقیہ

۳۹ جناب صوفی حاجی محمود صاحب بستوی کرلا سی، ایس، ٹی روڈ ممبئی
۴۰ جناب الحاج سیٹھ شاہ عالم رضوی کرلا " " " " "
۴۱ جناب محمد برکت علی صاحب رضوی نوری بگین واڑی گوونڈی "
۴۲ جناب محمد شفیق صاحب رضوی " " "
۴۳ جناب محمد انیس القادری صاحب رضوی منزل منزل محلہ بالو گنج رفیع گنج ضلع اورنگ آباد (بہار)
۴۴ جناب قربان علی صاحب مقام سہنیاں علاقہ بھانبھر، بلرامپور
۴۵ منشی عطاء اللہ صاحب یار علوی " " " "
۴۶ جناب محمد امین بھائی یار علوی مؤذن و محصل مسجد غوثیہ ریلوے کراسنگ، پچپیڑوا، ضلع بلرام پور۔
۴۷ جناب عبد الحکیم قادری رضوی مقام رمنگرہ علاقہ بھانبھر، بلرام پور
۴۸ جناب محمد اسلم صاحب رضوی کپڑا دوکان بگین واڑی گوونڈی، ممبئی نمبر ۴۳۔
۴۹ جناب غلام مصطفےٰ رضوی زری والے بگین واڑی گوونڈی

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

تعزیتی منقبت

درشان حضرت رئیس الاتقیا محبوب اصفیا حضرت علامہ شاہ بدر ملت صدیقی قادری رضوی گورکھپوری ثم بستوی علیہ الرحمۃ والرضوان

پیش کردہ

گدائے قادری حکیم ابوالبرکات قادری منزل عنایت پیر العید نعیم الدین عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم والہ العظیم

مقتدائے اہلسنت ہم سے رخصت ہو گئے
آہ وہ میر شریعت ہم سے رخصت ہو گئے

جن کو عشق مصطفےٰ نے لے لیا آغوش میں
وہ شہید عشق و الفت ہم سے رخصت ہو گئے

شان درویشی عیاں تھی جن کے حال و قال سے
آہ وہ شیخ طریقت ہم سے رخصت ہو گئے

مفتی اعظم کے پیارے بزم رضوی کے نقیب
بدر دین و بدر ملت ہم سے رخصت ہو گئے

عندلیبان چمن ہیں بے قرار و اشک بار
باغبان اہل سنت ہم سے رخصت ہو گئے

جن کی علمی شخصیت کا ہے زمانہ معترف
آہ وہ علمی جلالت ہم سے رخصت ہو گئے

جن کا فتویٰ اور تقویٰ واجب تقلید ہے
آہ وہ زیب امامت ہم سے رخصت ہو گئے

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

جن کے علم و فضل کا شہرہ ہے ہند و پاک میں
آہ وہ بدرِ فضیلت ہم سے رخصت ہو گئے

جن کی تصنیفات کے مرہونِ منت ہیں سبھی
آہ وہ سرتاجِ ملت ہم سے رخصت ہو گئے

جن کی حق گوئی صداقت پہ جھکا باطل کا سر
آہ وہ دُرِّ صداقت ہم سے رُخصت ہو گئے

نجدیوں کے حق میں تھے جو سیف ہندی شعلہ بار
آہ وہ سیفِ شجاعت ہم سے رُخصت ہو گئے

جن کا صبر و حلم تھا آئینہ سبطِ رسول!!
آہ وہ جانِ مُروّت ہم سے رُخصت ہو گئے

جن کی بخشش اور فیاضی تھی رشکِ اہلِ دل
آہ وہ جود و سخاوت ہم سے رُخصت ہو گئے

لاؤ رَبِّ العَرش تھے وہ پیکرِ لطف و کرم
آہ وہ کنزِ عنایت ہم سے رُخصت ہو گئے

جن کا ارشاد و عمل تھا مشعلِ راہِ نجات
آہ وہ شمعِ ہدایت ہم سے رخصت ہو گئے

جن کی پاکیزہ مقدس شخصیت تھی ظلِّ حق
وہ مقدس پاک طینت ہم سے رخصت ہو گئے

جن کے وعظ و پند میں تھا جذبۂ احیائے حق
وہ حیاتِ قوم و ملت ہم سے رُخصت ہو گئے

اے نعیمؔ قادری کہہ دے یہ تاریخ وصال
وہ معظم تھے بعظمت ہم سے رخصت ہو گئے

۱۴۱۲ھ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

مختصر واقعہ رحلت حضور بدر ملت علیہ الرحمۃ

امسال ۱۴۱۲ھ کو حضرت نے آخر ماہ شعبان میں بمبئی کا سفر فرمایا۔ خادم سفر مولانا غلام غوث صاحب بستوی تھے بمبئی سی۔ ایس۔ ٹی روڈ کرلا سیٹھ شاہ عالم صاحب رضوی کے دولت کدے پر قیام فرمایا۔ پھر ماہ رمضان المبارک میں فریضۂ روزہ ادا فرماتے ہوئے، رمضان المبارک یوم جمعہ دن گزر کر وقت افطار کھجور سے افطار فرمایا اور نماز مغرب ادا فرما کر استنجا سے فراغت فرمائی پھر باطہارت مصلیٰ پر تشریف لائے اور بصورت مراقبہ سر جھکائے ہوئے تھے کہ اتنے میں حاجی محمود صاحب بستوی حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا۔ آپ نے سر اٹھا کر انھیں دیکھا کہ اتنے میں روح اقدس مدینہ والے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آغوش کرم میں پہونچ کر ملاء اعلیٰ کی طرف پرواز کر گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ اب تمامی اہل محبت و عقیدت کی بھیڑ لگ گئی یہاں تک کہ جسد نوری کو تابوت میں محفوظ کیا گیا اور ذریعہ ہوائی جہاز جنازۂ مبارکہ لکھنؤ لایا گیا اور وہاں سے مخصوص جیپ کے ذریعہ منزل اقامت بڑھیا مدرسہ غوثیہ فیض العلوم سے منضم رضوی منزل کے برآمدہ میں اتارا گیا اور ۹ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ بعد نماز ظہر ۲ بجے تقریباً دس ہزار عقیدت مندوں نے حضرت کے حقیقی برادر مکرم شمس الحکماء فقیہ الاسلام حضرت علامہ ابوالبرکات محمد نعیم الدین صاحب صدیقی قادری کی اقتدا میں نماز جنازہ ادا کی۔ ساتھ ہی مسجد غوثیہ میں رہنے والی شہد کی مکھیاں لاکھوں کی تعداد میں جلوس جنازہ میں شریک رہیں اور کسی کو ذرا بھی

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

گزند نہ پہونچائیں اور پھر وہاں سے واپس آکر اپنے چھتہ میں آگئیں۔ اس منظر کو سینکڑوں نگاہوں نے دیکھا بلکہ ان لشکر عظیم کی آواز اور بھنبھناہٹ پر خوف آیا کہ کہیں کسی کو ڈنک نہ ماریں لیکن کرشمۂ قدرت اور مقام حیرت کہ کسی کو بھی مساس نہ کیا ڈنک مارنا تو درکنار۔ اَعْلَی اللّٰہُ دَرَجَاتَہٗ فِی اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَمَتَّعَنَا اللّٰہُ بِفَیْضَانِہٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَالدِّیْنِ، اٰمِیْنَ بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَوٰۃُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ، بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

فقط

صاحبزادہ محمد قادری عفی عنہ، قادری منزل عنایت پیر
راوت پار بزرگ، ضلع گورکھپور، یوپی۔

نوٹ

مندرجہ بالا منقبت اور مبارک تحریر بموقع عرس چہلم حضور بدر ملت علیہ الرحمۃ ۱۸ شوال ۱۴۱۲ھ بشکل پوسٹر شائع ہوئی تھی جس کو فقیر نے شامل کتاب کیا۔ فقط

فقیر قادری عبد الصمد عفی عنہ
۶ ذی القعدہ ۱۴۱۹ھ
نزیل آستانۂ نوریہ رضویہ بریلی شریف
یوپی

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

۱۴۰
۷۸۶
۹۲

مہ کامل تاریخی مادّے

مستخرجہ :- حضرت مولانا محمد انور علی رضوی منظری نانپاروی مدرس جامعہ منظر اسلام بریلی شریف

بروفات حسرت آیات حضرت علامہ مفتی الشاہ بدرُ الدّین احمد
صدیقی قادری رضوی نوری گورکھپوری صدرالمدرسین مدرسہ غوثیہ فیض العلوم
بڑھیا بستی، علیہ الرحمۃ والرضوان۔ مورخہ ۷ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ

سرکار پیر طریقت
۱۴۱۲ھ

سرکار عالم معرفت
۱۴۱۲ھ

صاحب ایمان فرخندہ سیر
۱۴۱۲ھ

گل فشاں انیس خاطر
۱۴۱۲ھ

پیکر رشد و میر ہدایت
۱۴۱۲ھ

حضرت علامہ سیدی بدرالدین احمد
۱۹۹۲ء

پیکر رشد و ہدایت نجم اقبال کا انتقال
۱۹۹۲ء

محبوب القلوب پیکر رشد و ہدایت کا انتقال
۱۹۹۲ء

قبلۂ من پیکر رشد و ہدایت کا انتقال
۱۹۹۲ء

آہ مولانا بدرالدین احمد صدیقی نوری قادری طالب وفا
۱۴۱۲ھ

آہ صالح مولانا بدرالدین احمد صدیقی نوری قادری
۱۴۱۲ھ

آہ اندوہ و ملال مولانا بدرالدین احمد قادری رضوی
۱۹۹۲ء

آہ والاصفات مولانا بدرالدین شیخ الادب
۱۹۹۲ء

آہ قبلہ گاہی مولینا بدرالدین احمد قادری رضوی
۱۹۹۲ء

آہ حبیب مولینا بدرالدین احمد صدیقی نوری قادری جدا ہوگئے
۱۴۱۲ھ

آہ دانائے زمانہ مصنف فیض الادب جدا ہوگئے
۱۴۱۲ھ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

آہ جمال الدین مصنف فیض الادب جدا ہو گئے

۱۴۱۲ھ

آہ حسن مزاج مصنف فیض الادب جدا ہو گئے

۱۴۱۲ھ

آہ ملح طلب مصنف فیض الادب جدا ہو گئے

۱۴۱۲ھ

علامہ بدر الدین احمد زندہ دل بزرگ جنت میں گئے

۱۴۱۲ھ

علامہ بدر الدین احمد مرد پاک باطن جنت میں گئے

۱۴۱۲ھ

عالم فصیح علامہ بدر الدین احمد جنت میں گئے

۱۴۱۲ھ

انجم زماں غروب ہوا

۱۴۱۲ھ

سرکار نافع خلق

۱۴۱۲ھ

اہل ہمت اثر گیے

۱۴۱۲ھ

شمع اخلاص ممدوح آفاق

۱۴۱۲ھ

آہ رونق بزم رضا

۱۴۱۲ھ

صاحب کمالات کاملہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۱۲ھ

آفتاب انور نور اللہ مرقدہٗ

۱۴۱۲ھ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

حضرت کی کرامت

سنت پر استقامت وہ چیز ہے کہ خود بزرگوں نے فرمایا اَلاِستقامتُ فوقَ الکرامۃ استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے۔ اور یہ بھی آپ کے تلامذہ و محبین اور معتقدین و مریدین پر خوب روشن ہے کہ حضرت علیہ الرحمۃ کی زندگی مبارک عین سنت کے مطابق تھی مگر ظاہری طور پر ایک کرامت کا بھی ذکر اس امید پر کر رہا ہوں کہ شائد ضعیف الاعتقاد لوگوں کے لیے سامان ہدایت بن جائے۔

سال گذشتہ گورے گاؤں شہر بمبئی میں بمبئی سیٹھ نے مجھے مدعو کیا اور جب میں وہاں پہونچا اور ملاقات ہوئی تو دوران گفتگو انھوں نے کہا کہ بڑھیا والے حضرت کو تو میں ولی مانتا ہوں۔ میں نے کہا کہ بیشک ہمارے حضرت علیہ الرحمہ ضرور ولی ہیں مگر یہ بتایئے کہ یہ کیفیت آپ کے دل میں کیسے پیدا ہوئی؟ اس پر انھوں نے بتایا کہ ہمارے پلاسٹک کے کارخانہ میں ایک نوجوان جس کا نام طیب موضع ہتیرہ الٹوا بازار، سدھارتھ نگر کا باشندہ ہمارے یہاں کام کرتا تھا اچانک وہ کوڑھ کے مرض میں گرفتار ہوگیا اور جیسے جیسے اس نے علاج کا سلسلہ آگے بڑھایا لیکن مرض میں اضافہ ہوتا گیا اور ڈاکٹروں نے جواب دیدیا اور یہاں تک کہ لوگ اس سے گھن کرنے لگے اور سبھی آدمی اس کی زندگی سے مایوس ہوگئے اور چندہ کرکے اس کے لیے وطن کا ٹکٹ نکلوالیا گیا کہ یہ اپنے گھر جاکر اپنے والدین واہل و عیال کے پاس مرے۔ خدانخواستہ یہاں اگر موت کا حادثہ پیش آگیا تو بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

بہرحال اس کو وقت مقررہ پر لوگوں نے یہاں سے روانہ کردیا اور جس روز وہ اپنے گھر پہونچا حسن اتفاق اسی روز حضرت علیہ الرحمہ بغرض

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

تبلیغ سنّیت اس گاؤں میں جلوہ افروز تھے۔ اس نوجوان کے والدین نے جب اپنے فرزند کو اس حال میں دیکھا تو ہوش اڑ گئے کہ اب کیا کیا جائے۔ مگر لوگوں نے بتایا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ بڑھیا والے حضرت یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں ان کی خدمت میں مریض کو حاضر کرکے دعا کی درخواست کرنے کی ضرورت ہے۔ بس کیا تھا فوراً ہی اُس مریض کو لے کر اس کے والدین حضرت علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوکر قدموں میں گر گئے اور رونے لگے۔ حضور والا نے فرمایا آپ لوگ کیوں پریشان ہیں یہ اپنے کیے کی سزا بھگت رہا ہے۔ پھر آپ کو ان لوگوں کے حال پر ترس آگیا اور فرمایا میں جو کہوں گا اسے آپ لوگ مانیں گے؟ ان لوگوں نے ماننے کا فوراً عہد و اقرار کیا حضور والا نے اس مریض کو توبہ و استغفار کروایا اور والدین سے معافی منگوائی اور دیگر مسلمانوں سے بھی جنھیں ایذا پہونچایا تھا اور جن کی حق تلفی کی تھی سب سے معافی تلافی کروانے کے بعد ان لوگوں کو کھری سنّیت پر قائم رہ کر شریعتِ مطہرہ کی پابندی کا عہد و اقرار لیا بعدہٗ حضرت نے ایک تعویذ مرحمت فرمایا اور بوتل میں پانی منگوا کر دم کیا اور ارشاد فرمایا لے جاؤ تعویذ موم جامہ کرکے کچھ تبرک بارگاہِ غوثیت میں نذر پیش کرنے کے بعد سنی مسلمان بچوں میں تقسیم کر دینا بعدہٗ تعویذ پہن لینا اور پانی پیتے رہنا کم ہونے کی صورت میں پانی بڑھاتے جانا اور بھی پہونچنے پر سرکار مخدوم ماہم کی بارگاہ میں ضرور حاضری دینا۔ بفضلہٖ تعالےٰ و بعون سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء جیسے جیسے وقت گزرتا گیا عزیزم طیّب سلمہٗ روبصحت

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ہوتا گیا یہاں تک کہ دو ماہ گذرتے گذرتے وہ بالکل تندرست ہو گیا اور برص والا زخم اور اس کا نشان بالکل ختم ہو گیا اور تیسرا مہینہ پھر وہ بمبئی کا سفر کر کے بین سیٹھ کے کارخانہ میں پہونچ گیا۔ یہاں لوگ اس کو دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ہم لوگ تو اس انتظار میں تھے کہ تمہارے انتقال کی خبر آئے گی مگر تمہیں شفایاب اور تندرست بمبئی میں دیکھ رہے ہیں آخر تم نے کس حکیم، کس ڈاکٹر سے علاج کروایا اس نے جواب دیا کہ نہ کوئی دوا اور نہ کوئی علاج بس بڑھیا والے سرکار کی مجھ پر نگاہ کرم ہو گئی اور اتنی بڑی مصیبت ٹل گئی اور الحمد للہ رب العلمین آپ علیہ الرحمہ کی دعاء کی برکت سے میں بالکل شفایاب ہو گیا۔ ایسے ہی موقع پر کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

اگر ردِّ بلا چاہو تو کر خدمت فقیروں کی
بلا کو ٹال دیتی ہے دعا روشن ضمیروں کی

فقط عبد الصمد القادری
نزیل مدینہ مسجد گوونڈی بمبئی ۴۳

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

عُلمائے دین، خُطبائے اِسلام وَ مشایخ کرامؒ کا

اہم ترین فریضہ

یہ بالکل کھلی بات ہے کہ مذہبی درس گاہوں کے قیام کا منشا اور تفسیر وحدیث، علم وفقہ کے درس وتدریس کا مقصد مسلمانوں کو اعتقادی گمراہی سے بچانا اور ان کو راہ شرع پر چلانا ہے۔ تبلیغی جلسوں میں مدعو کیے جانے والے علماً سے قرآن وحدیث کا یہی مطالبہ ہے کہ مسلمانوں کی رہنمائی کا فرض انجام دو۔ اِسلامی تعلیمات کی یہی پکار ہے کہ واعظین کرام وخطبائے اسلام وقت کے بدترین مذہبی فتنوں سے مسلمانوں کو بچائیں۔ دین کے چھپے دشمن، بارگاہِ رسالت کے بگلا بھگتوں سے مسلمانوں کو ہوشیار اور چوکنا رکھیں۔ یہ کون نہیں جانتا کہ عہدِ حاضر میں سنی مسلمانوں کے دین وایمان کا سب سے بڑا جان لیوا دشمن "وَھَابِیَت" کا فتنہ ہے۔ آج بہت سے شہروں قصبوں، دیہاتوں میں عام طور سے سنی مسلمانوں کا کثیر سادہ لوح طبقہ وہابی امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے، وہابی مولویوں سے اپنے ننھے ننھے بچوں کو مذہبی تعلیم دلوا رہا ہے۔ وہابیوں کی بیٹیاں لاکر ان کو اپنی بہو بنا رہا ہے اور اپنی لڑکیاں وہابیوں سے بیاہ کر انھیں اپنا داماد قرار دیتا ہے۔ اِن باتوں کا نتیجہ یہ ہے کہ دینی دنیوی رشتوں کی ان زنجیروں میں جکڑ کر اچھا خاصہ سُنّی مسلمان چند دنوں میں وہابی شیطان بن جاتا ہے۔ مَعَاذَ اللہِ

Scanned by CamScanner
https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks

سرکارِ اعظم ہادیٔ عالم پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امّت کو ہدایت کر دی تھی کہ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ ۔ (مسلم شریف جلد اوّل صـ۱۰) اے مسلمانو! تم لوگ بدمذہبوں سے دور رہنا اور اپنے کو ان سے الگ رکھنا کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں گمراہ کر دیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں بدعقیدہ بنا دیں۔ سبحان اللہ! دین و ایمان اسلام وسنّیت بچانے کے سلسلے میں سرکارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیسی ٹھوس تعلیم دی تھی جس پر عمل نہ ہونے کی وجہ سے آج سینکڑوں سنّی مسلمان گمراہ اور بدعقیدہ ہو گئے اور معاذ اللہ ہوتے جا رہے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ عوام مسلمانوں کے بدعقیدہ بن جانے کا وبال ان واعظین و مقررین، علما اور پیروں پر ہے، جو شنوائی، گویائی، بینائی کی طاقت رکھنے کے باوجود بدمذہبوں کی نشاندہی کرنے اور ان کے متعلق حکم شرعی سنانے کے بارے میں صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ بہرے گونگے اندھے بنے ہوتے ہیں۔ خانقاہوں کے پیرانِ کرام، درگاہوں کے سجادہ نشین، تعلیم گاہوں کے علماء عظام، دارالعلوم و جامعہ کے ساحر البیان واعظین تبلیغی جلسوں میں مدعو کیے جانے والے مقررین اگر عام مسلمانوں کو وہابیت کی گمراہی اور بے دینی سے آگاہ کرتے رہتے اور وہابیوں کے بارے میں یہ حکم شرعی سناتے رہتے کہ وہابیوں کے پیچھے نماز باطل ہے، وہابیوں سے شادی بیاہ کا رشتہ قائم کرنا حرام ہے، وہابیوں سے اپنے بچوں کو تعلیم دلوانا جائز نہیں۔ تو آج وہابیت کا خونخوار بھیڑیا دن دہاڑے سنّیت کا خون چوسنے نہ پاتا اور پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سادہ لوح بھیڑیں اپنا ایمان

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

وعقیدہ بگاڑ کر ہلاک نہ ہوتیں۔ مگر افسوس ہزار افسوس کہ دور حاضرہ میں آنکھوں دیکھتے سینت کی عمارت ڈھائی جارہی ہے۔ مصطفےٰ پیارے صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں وہابیت کا شکار ہوتی جارہی ہیں۔ لیکن جھوٹی بناوٹی منگھڑت مصلحتیں ہیں۔ جو شعلہ بار دھواں دھار ساحر البیان علماء وخطباء مقررین، واعظین سے

حدیث شریف

- حضور اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو کسی بدمذہب کو دشمن ٹھہرا کر منہ پھیر لے گا اللہ تعالےٰ اس کا دل امان و ایمان سے بھر دے گا۔
- اور فرماتے ہیں جو کسی بدمذہب کی تذلیل کرے گا اللہ تعالےٰ جنت میں اس کے سو درجے بلند فرمائے گا۔
- اور فرماتے ہیں کہ جو کسی بدمذہب کو جھڑکے گا اللہ تعالےٰ اس کو بڑی گھبراہٹ کے دن امان دے گا۔
- اور ارشاد فرماتے ہیں جس نے کسی بدمذہب کی تعظیم کی تو اسلام کے ڈھانے پر اس نے قطعی مدد دی۔
- اور حکم فرماتے ہیں جب تم کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس کے سامنے اس سے ترش روئی کرو۔
- اور خبردار فرماتے ہیں بدمذہب تمام جہان اور جملہ بہائم سے بدتر ہیں۔
- اور فرماتے ہیں۔ بدمذہب جہنیوں کے کتے ہیں۔

برکات قادریت ص ۱۱، ۱۲

سلہ آئندہ صفحہ سے تعلق ملالیں۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

(ساحر البیان، علماء و خطباء مقررین واعظین) مشائخ اور پیروں کی زبانوں پر تالا لگائی ہیں۔ فَاِلَی اللّٰہ تعالٰی الْمُشْتَکٰی۔

سرکار مصطفٰے اللہ تعالٰی علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: اَتَرْعَوْنَ عَنْ ذِکْرِ الْفَاجِرِ مَتٰی یَعْرِفُہُ النَّاسُ؟ اُذْکُرُ الْفَاجِرَ بِمَا فِیْہِ یَحْذَرُہُ النَّاسُ۔ یعنی تم بدکار کی برائیاں بیان کرنے سے کتراتے ہو؟ لوگ اسے کب پہچانیں گے؟ بدکار کی برائیاں بیان کرو کہ لوگ اس سے بچیں۔

(رواہ ابن ابی الدنیا والشیرازی وابن عدی والطبرانی والبیہقی والخطیب بحوالہ حسام الحرمین ص۱۶۲ وفتاوٰی رضویہ سوم ص۲۵۱)

جب سرکار مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اس فرمان کے مطابق بالاعلان فسق و فجور کرنے والے مسلمان کی برائی بیان کرنا واجب ہے تو کیا شان رسالت میں کھلے عام گستاخی کرنے کرنے والے بے دین وہابیوں کی برائی بیان کرنا، ان کے کفری عقیدوں کی مذمت کرنا فرض نہیں؟ ضرور ہے اور قطعی ہے۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ دور حاضر کے فصیح البیان، طلیق اللسان مقررین میں اکثر و بیشتر حضرات جان بوجھ کر اس فرض کی ادائیگی سے کتراتے ہیں، کیوں کہ انھیں اندیشہ ہے کہ جب ہم وہابیوں کے نام لیں گے اور ان کے شرعی احکام بیان کریں گے تو ہمارے دھندے کا بازار ٹھنڈا پڑ جائے گا۔ مکہ معظمہ کے مفتی حنفیہ حضرت سیدی صالح کمال رضی اللہ تعالٰی عنہ وہابیوں وغیرہ بددینوں کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں یَجِبُ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ نِ التَّحْذِیْرُ مِنْہُمْ وَالتَّنْفِیْرُ عَنْہُمْ وَذَمُّ طَرِیْقَتِہِمُ الْفَاسِدَۃِ وَدَائِہِمُ الْکَامِدَۃِ وَاِہَانَتُہُمْ لِکُلِّ مَجْلِسٍ وَاجِبَۃٌ وَہَتْکُ السَّتْرِ عَنْہُمْ مِنَ الْاُمُوْرِ الصَّائِبَۃِ (حسام الحرمین ص۱۶۲) یعنی ہر مسلمان (بااثر واقف کار) پر واجب ہے کہ (دوسروں کو) وہابیوں اور

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

بے دینوں سے ڈرائے اور ان سے لوگوں کو متنفر بنائے اور ان کے غلط طریقہ اور باطل خیالات کی برائی بیان کرے ہر مجلس میں بے دینوں کو ذلیل کرنا لازم ہے اور ان کا پردہ چاک کرنا امور صواب میں سے ہے (حسام الحرمین)۔۔۔ حضرت علامہ سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ والرضوان شرح مقاصد میں تحریر فرماتے ہیں حُكْمُ الْمُبْتَدِعِ الْبُغْضُ وَالْعَدَاوَةُ وَالْاِعْرَاضُ عَنْهُ وَالطَّعْنُ وَاللَّعْنُ۔ بدمذہب بدعقیدہ کے بارے میں شریعت کا حکم یہ ہے کہ اس سے عداوت و دشمنی رکھی جائے اس کو دیکھ کر چہرہ پھیر لیا جائے اور اُسے برا بھلا کہا جائے نیز اس پر تھڑی تھڑی کی جائے۔ (المعتقد المنتقد ص ۲۳۴)

اللہ اکبر سلف کرام کے ارشادات تو یہ ہیں لیکن ہمارے موجودہ اکثر علما اور رہنماؤں کا حال یہ ہے کہ ان کے واعظ و بیان میں موجودہ زمانے کے بدعقیدہ فرقہ مثلاً وہابی، دیوبندی کا لفظ تک نہیں آنے پاتا چہ جائے کہ بدمذہبوں اور وہابیوں کے بارے میں حکم شرعی سنانا، اس پر عمل کرنے کی ترغیب دینا۔ غضب کی بات تو یہ ہے کہ بعض مدارس عربیہ کے جاہل اراکین جب تبلیغی جلسہ کرتے ہیں تو اپنے مدعو کردہ علماء و مقررین کو ہدایت کرتے ہیں کہ آپ لوگ اپنی تقریر میں وہابیوں کا نام نہ لیں گے، اور نہ ان کے خلاف کچھ نہ بولیں گے اور اس سے بڑھکر غضب یہ ہے کہ تبلیغ دین کے نام پر آئے ہوئے علما و خطباء ان آزاد خیال دہریے جاہل اراکین کی ہدایت کے سامنے سر اطاعت خم رکھتے ہیں۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ ذَالِكَ۔

حاصل گفتگو یہ ہے کہ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کے جاں نثار علماء اور وفادار خطباء کا اہم فریضہ ہے کہ موجودہ دور کی بدعقیدگی، آزاد خیالی بے دینی بالخصوص وہابیت، دیوبندیت ضلالیت کے فتنے سے مسلمانوں کو بچائیں۔ وعظ و تقریر کے جلسوں میں

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

مسلمانوں کو صاف صاف بتائیں کہ وہابی بارگاہ رسالت کے گستاخ اور سنیت کے دشمن ہیں، وہابی کی امامت باطل ہے، وہابی امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ وہابی سے شادی بیاہ کا رشتہ قائم کرنا حرام ہے اور دین کے حق میں زہر قاتل ہے۔ وہابی، دیوبندی پیر سے مرید ہونا حرام اور باطل ہے۔ وہابی مولوی اگر میلاد شریف پڑھنے اور قیام تعظیمی کرنے پر تیار ہو جائے تب بھی اسے منبر پر جگہ دینا، اس سے تقریر کروانا حرام و ناجائز ہے۔

یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم! تو ہمیں اور ہمارے علماء خطباء کو مذہب اہلسنت کی سچی خدمت اور صلحکلیت وہابیت کے ٹھوس رد کی توفیق عطا فرما۔ آمین، آمین یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمْ اَبَدًا

(منقول از روداد مدرسہ غوثیہ بڑھیا یکم جمادی الاخری ۱۳۹۴ھ تا ۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۵ھ)

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَرْسَلَ نَبِیَّنَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ عَلَیْہِ اَجْمَلُ الصَّلٰوۃِ وَاَکْمَلُ التَّسْلِیْمِ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّۃً مِّنَ الْجَمَادِ وَالنَّبَاتِ وَالْحَیَوَانِ وَالْجِنِّ وَالْمَلَکِ وَالْاِنْسَانِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ جَعَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَرَءُوْفًا رَّحِیْمًا بِالْمُؤْمِنِیْنَ وَنَزَّلَ عَلَیْہِ الْقُرْاٰنَ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَعِتْرَتِہٖ وَابْنِہِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیِّ وَشَہِیْدِ مَحَبَّتِہِ الشَّیْخِ الْاِمَامِ اَحْمَدْ رَضَا الْبَرِیْلَوِیِّ۔

قہرِ الٰہی سے نجات کا راستہ

قرآنِ مجید نے زمانہ قدیم کے بنی اِسرائیل یعنی یہودیوں کی جو تصویر پیش کی ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ لوگ خود سری اور سرکشی میں بہت آگے تھے۔ انہوں نے حلال و حرام کا اِمتیاز ختم کر دیا تھا۔ قہرِ الٰہی سے نِڈر ہو کر جو دھاندھلی چاہتے تھے کر بیٹھتے تھے۔ ان کی گستاخانہ طبیعت کا عالم یہ تھا کہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو حق گوئی کی وجہ سے قتل و شہید[1] کر دیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کفر و طغیان والی

---

[1] جیسا کہ بنی اِسرائیل نے صبح کو ایک ساعت میں ۴۳ نبیوں کو شہید کیا پھر جب بقیہ کو ان میں سے ۱۱۲ عابدوں نے اٹھ کر انھیں نیکیوں کا حکم دیا اور بدیوں سے منع کیا تو اسی شام کو انھیں بھی شہید کر دیا۔ کنز الایمان تفسیر پ ۱ ع ۱۱

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

قوم پر طرح طرح کا عذاب نازل فرمایا۔ اسی ظلم و عدوان والی قوم کے کیڑ افراد سور اور بندر بن کر ہلاک ہوئے۔ بار بار قہرِ الٰہی نے اس قوم کو راہِ مستقیم پر چلنے کی ہدایت کی۔ لیکن کفران و عصیان کی عادی قوم نے راہِ حق اختیار نہ کی پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو راندۂ درگاہِ الٰہی بنا کر ان پر ذلت و رسوائی کی مہر لگادی۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِہٖ وَقَہْرِہٖ وَسَخَطِہٖ بِجَاہِ حَبِیْبِہٖ رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ۔

افسوس اور صد ہزار افسوس کہ اب اس موجودہ زمانے میں اکثر مسلمانوں کے طرزِ زندگی پر یہودی قوم کے مزاج و ذہنیت کی گہری چھاپ پڑ گئی ہے۔ یوں تو زمانہ گذشتہ میں بھی مسلمانوں کے بعض افراد سے خطا و قصور، فسق و فجور صادر ہوتا تھا مگر وہ نافرمانی اور سرکشی پر اتنا دلیر و جری نہیں تھے جتنا دورِ حاضر کے عام مسلمان احکام شرعیہ کے سامنے ڈھٹائی شوخی اور لاپروائی دکھا رہے ہیں۔ ہم ذیل میں احکامِ دینیہ کی مخالفت کی ایک مختصر تفصیل پیش کر رہے ہیں:

(۱) احکامِ دینیہ میں سب سے اہم حکم یہ تھا اور ہے کہ مسلمان سرکارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو اپنا آقا و مولیٰ، حاکم و فرماں روا سمجھیں اور مانیں اور سرکار کی تعظیم و محبت کو اپنے تمام امور میں بالا رکھیں کیونکہ سرکار کی تعظیم و محبت کی برکت سے مسلمانوں کو اللہ تعالےٰ کی پہچان ملے گی اللہ تعالےٰ کی عظمت و جلال پر ایمان نصیب ہوگا۔ دین کا نور حاصل ہوگا۔ دلوں میں اللہ تعالےٰ کا خوف پیدا ہوگا۔ آخرت کے سدھار کی فکر ہوگی۔ لیکن مسلمان کہلانے والوں نے اس اسلامی تعلیم کی کھلے عام مخالفت کی اور دہریہ، نیچری، ملحد و ہابی بن کر اسلامی وحدت کا شیرازہ بکھیر کر رکھ دیا چنانچہ آج کا کلمہ گو دہریہ اور نیچری نیوٹن اور ڈارون کے جھوٹے ملمع [illegible] فلسفہ سے

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

خوب دل چسپی رکھتا ہے لیکن بارگاہِ رسالت سے اسے کوئی وابستگی نہیں اور رہا اللہ تعالےٰ کو پہچاننا اور ماننا تو اس مسئلہ میں ہر دہریہ نرا گھامڑ خالص احمق اور دیہاتی گاڑی بانوں سے بھی بڑھکر گنوار اور نادان ہے۔

اور سنیئے! ایک جھوٹا وہابی فلسفۂ یوروپ کا سچا پجاری اپنی کتاب "مدوجزر اسلام" (مسدس حالی) میں اعلان کرتا ہے کہ سرکارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: اے لوگو!

نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم — کہ بے چارگی میں برابر ہیں ہم تم
مجھے حق نے دی ہے بس اتنی بزرگی — کہ بندہ بھی ہوں اس کا اور ایلچی بھی

(مسدس حالی ص۱۷)

واقعی سچ کہا کسی نے کہ یہ وہابی شاعر، مخلوق الٰہی ہونے میں سور سے کم نہیں اور بے حیائی میں یہ وہابی شاعر اور سور کتنے کی تول برابر ہیں۔ نہیں نہیں بلکہ یہ شاعر بے حیائی میں سور سے بھی زیادہ بے شرم ہے۔ کیوں کہ اسے اگر اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے کچھ بھی حیا ہوتی تو اپنے ذاتی من گڑھت عقیدہ کو سرکار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہ ٹھہراتا۔

لآ الٰہ الا اللہ ط جس سرکار کو اللہ تعالیٰ قادر و توانا نے کتابِ الٰہی کی تعلیم دے کر تصرفاتِ کونیہ پر قابو عطا فرمایا۔ جس سرکار کو چاند اور سورج پر اختیار دیا۔ جس سرکار نے اپنے رَبِّ جل جلالہ کے اذن سے چاند کے دو ٹکڑے کیے۔ جس سرکار نے اپنے رَب تبارک و تعالیٰ کی پروانگی سے اپنی نورانی انگلیوں سے پانی کے دھارے بہائے جس سرکار نے اپنے خالق و مالک جل شانہ کی بخشی ہوئی قدرت سے ڈوبے ہوئے سورج کو الٹے پیر واپس کیا۔ کیا وہ سرکار اور وہابی ناہنجار دونوں بیچارگی میں برابر

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ہو سکتے ہیں۔

پھر جس سرکار کو اللہ تعالیٰ نے فرماں روائی اور حاکمیت کی بزرگی عنایت کی، جس سرکار کو اللہ تعالےٰ نے رحمۃ للعلمینی کی انفرادی فضیلت بخشی، جس سرکار کو اللہ تعالےٰ نے وصف خاتم النبیین کا امتیازی تاج عطا فرمایا، جس سرکار کو رب العزت سبحانہ تعالیٰ نے اسریٰ اور معراج آسمانی کا خصوصی شرف بخشا ایسے سرکار کے حق میں وہابی مکار یہ تاثر دے رہا ہے کہ: جناب مصطفےٰ اور عام انسانوں کے درمیان صرف اتنا فرق ہے کہ عام انسان ایلچی نہیں اور اور سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایلچی ہیں اور یہ کہ سرکار کو اللہ تعالیٰ نے ایلچی کے سوا اور فضیلت اور بزرگی نہیں بخشی ہے[1]

آہ اور صد آہ! دینی ایمانی تعلیم تو یہ تھی وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ (پ ۲۶ ع آیۃ ۹) یعنی رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔ لیکن ارشادِ قرآن کے مقابلے میں نیچری وہابی کتنی ہولناک مخالفت کر رہے ہیں!

اور سنیئے! غیر مقلدین اور دیابنہ کے پیشوا ملا اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب "تقویۃ الایمان" میں محبوبانِ بارگاہ الٰہی حضرت سرکارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم و حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کو اللہ تعالےٰ کی شان بیان کرنے کی آڑ میں ذرۂ ناچیز سے کمتر، چمار سے بڑھکر ذلیل اور اپنا بھائی قرار دیا ہے۔

اور یہ بھی ملاحظہ کیجیے کہ دیابنہ کے مقتدیٰ شیخ الوہابیہ ملا رشید احمد گنگوہی نے اپنی مصدقہ کتاب "براہین قاطعہ صـ۵۱" میں سرکار اعلم الخلائق جناب مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم کے مقابلے میں شیخ نجدی ابلیس لعین کے علم کو وسیع مان کر سرکار کو گالی دی ـــــ اور استاذ الوہابیہ ملا اشرف علی تھانوی نے "حفظ الایمان" صـ۸ میں سرکار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے علومِ غیبیہ کو بچوں، پاگلوں، جانوروں، چوپایوں کے علوم کی طرح قرار دیکر

[1] لعنۃ اللہ علی الکاذبین

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

سرکار کی شان میں شدید گستاخی کی۔ ملا گنگوہی و ملا تھانوی صاحبان کی ان کھلی ہوئی گستاخیوں کے سبب مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے اکابر علمائے اسلام نے فتاوی حسام الحرمین میں حکم شرعی صادر کیا کہ ملا رشید احمد گنگوہی اور ملا اشرف علی تھانوی نے چونکہ سرکار مصطفے صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی ہے اس لیے یہ دونوں خارج از اسلام کافر و مرتد ہیں اور جو شخص ان گستاخانہ اقوال پر آگاہ ہوتے ہوئے ان کو کافر نہ مانے تو بحکم شریعت وہ بھی کافر ہے۔

اللہ اللہ! جس سرکار کی تعظیم کے لیے قرآن مجید نے سرکار کے حق میں "رَاعِنَا" کا لفظ بولنے سے ممانعت کی اور اس جگہ "اُنْظُرْنَا" کہنے کی تعلیم دی تھی۔ آج یہودی مزاج مسلمان کہلانے والے قرآنی تعلیم کی مخالفت کرتے ہوئے اسی سرکار کو گالیاں دیتے ہیں۔ بلکہ کتابوں میں لکھ کر چھاپتے اور شائع کرتے ہیں فَاِلَی اللّٰہِ الْقَھَّارِ الْجَبَّارِ الْمُشْتَکٰی۔

(۲) کتاب "الصَّوَارِمُ الْھِنْدِیَہ" میں ڈھائی سو سے زائد علمائے ہندوستان و پاکستان نے مسلمانوں کو بتایا تھا کہ وہابی دیوبندی سرکار مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کے دشمن ہیں، بارگاہ رسالت کے غدار ہیں۔ کئی ایک عقائد ضروریہ دینیہ کے منکر ہیں ـــــ پھر انھیں علمائے اسلام نے یہ فتویٰ صادر کیا تھا کہ وہابی دیوبندی بارگاہ رسالت کھلی کھلی گستاخیوں کے سبب بحکم شریعت کافر و مرتد ہیں، ان سے اسلامی رشتہ قائم کرنا حرام ہے، ان کو بیٹی بہن دینا اور ان کی بیٹی بہن لانا ہرگز جائز نہیں۔ ان کے پیچھے نماز ادا کرنا حرام و باطل ہے، ان سے میل جول، اور دوستی کرنا دین کے حق میں زہر قاتل ہے۔ لیکن آج کا دنیا دار مسلمان ان احکام شرعیہ کی مخالفت کرتے ہوئے دشمنانِ رسول وہابیوں سے میل جول

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

رکھتا ہے۔ ان کے پیچھے نماز ادا کرتا ہے، ان کے ہاں اپنی بیٹی بہن دیتا ہے ان کی بہن بیٹی لاکر اپنی بہو بناتا ہے۔ ان سے اپنے بچوں کو تعلیم دلواتا ہے حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب پیارے نبی سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رشتہ کاٹ کر سرکار کے دشمنوں سے رشتہ جوڑتا ہے اور پھر بھلا چنگا مسلمان کہلاتا ہے۔ یہ ہے یہودیت کی گہری چھاپ جسے شیطان لعین نے دنیا کے پرستار مسلمانوں کے دل و دماغ پر چھاپ دی ہے۔

(۳) اسلامی تعلیم تو یہ تھی کہ مسلمان اپنا بدن پاک و طاہر رکھیں، پابندی سے نماز پڑھیں قرآن مجید کی تلاوت کریں، رمضان شریف کا روزہ رکھیں۔ زکوٰۃ کے لیے عربی سال کے مہینے کی کوئی تاریخ مقرر کرلیں اور ہر سال اسی تاریخ پر اپنے پورے مال کی زکوٰۃ نکال کر مستحق کو سپرد کر دیں۔ زمین کی پیداوار کا عشر یعنی کل غلہ کا دسواں، بیسواں ادا کر دیں۔ ہمیشہ سچ بولیں، جھوٹ سے پرہیز کریں۔ زبان سے فحش لفظ نہ نکالیں۔ آپس میں گالی گلوچ نہ کریں۔ اسلامی لباس پہنیں۔ فاسقوں اور کافروں کی وضع قطع سے اجتناب کریں۔ داڑھیاں نہ منڈائیں۔ بلکہ شرع کے مطابق ایک مشت رکھیں۔ ایک مشت سے کم نہ کریں۔ نکاح بیاہ کے موقع پر پاگل بن کر ناچ نہ کرائیں، گانے باجے کی دھوم نہ مچائیں۔ لڑکے والے کو رشوت دے کر اور تلک چڑھا کر رشتہ نہ طے کریں۔ سینما نہ دیکھیں۔ اپنی بہو، بیٹی، بہن، بیوی کو سینما گھر پہنچا کر بے حیا نہ بنائیں۔ غیر مردوں سے اپنی عورتوں کو پردہ کرائیں۔ منکوحہ عورت کا بغیر طلاق ہوئے دوسرے سے نکاح نہ ہونے دیں۔ جو شخص شریعت کے مسئلہ میں دھاندھلی کرتا ہو سب مل کر اس کا بائیکاٹ کریں۔ پنچایتی شکل میں اس پر اتنی سختی کریں جس سے مجبور ہو کر وہ شریعت کے دائرے میں آجائے۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

یہ تھے اسلامی معاشرہ کو برپا رکھنے کے شرعی احکام، لیکن یہودی مزاج مسلمان اللہ قہارٌ وجبارٌ جلّ شانہٗ کے عتاب وعذاب سے بے خوف ہو کر بری طرح ان احکام شرعیہ کی کھلے عام مخالفت کر رہے ہیں چنانچہ کافرانہ طرز زندگی اختیار کرنے والے مسلمان پیشاب کرنے کے بعد نہ تو پانی سے طہارت کرتے ہیں نہ ڈھیلے یا پتھر سے پاک کرتے ہیں۔ ان کا کپڑا نجس اور جسم ناپاک رہتا ہے۔ مسجدیں نماز کو ترستی ہیں لیکن ظالم فاسق مسلمانوں کو ان پر رحم نہیں آتا۔ پڑھے لکھے ستم گر یہودی صفت مسلمانوں کو قرآن مجید تلاوت کرنے کا موقع نہیں ملتا لیکن جاسوسی، رومانی، تاریخی، ناول، افسانہ، ماہنامہ، ہفت روزہ اخبار پڑھے بغیر ان کا دانہ ہضم نہیں ہوتا۔ رمضان شریف کے مہینے میں دن میں یہودی مزاج مسلمان کھلے عام، پان، بیڑی، سگریٹ استعمال کر کے ماہ مبارک کا مذاق اڑاتے اور روزہ دار مسلمان کو چڑھاتے ہیں۔

مالدار دھاندھلی باز ظالم مسلمان تاوٗ میں آکر خلاف شرع کاموں میں تو پانی کی طرح روپیہ بہاتے ہیں لیکن دین و مذہب کے معاملہ میں اگر روپیہ خرچ کرنا پڑے تو ان کو بخار آجائے گا۔ اور زکوٰۃ جس کا ادا کرنا ان پر شرعًا فرض ہے، اس کو تاوان سمجھتے ہیں۔

مسلمان کہلانے والے ظالم کسان بیمار پڑ کر اور اپنے اپنے پٹی داروں سے لڑائی ٹھان کر ڈاکر کی جیب اور تھانہ والوں کی تھیلی نوٹوں سے بھر دیتا ہے لیکن غلہ کا عشر ادا کرنے کو کہا جائے تو اس کی موت آجاتی ہے۔

آج مسلمان کہلانے والوں میں فی ہزار پانچ نفر مشکل سے ملیں گے جو سچ بولنے کی عادت رکھتے ہیں۔ باقی نو سو پچانوے وہ ہیں جن کے لیے جھوٹ دال روٹی کی طرح غذا ہے۔ مسلمان کہلانے والا وکیل اپنے موکل کو

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

علی الاعلان جھوٹ بولنے کی تعلیم دیتا ہے اور خود جھوٹ کی رسّی بٹنے کی روٹی کھاتا ہے اور پھر صاف ستھرا مہذّب اِنسان بنتا ہے۔

دورِ حاضر میں سو میں ننانوے مَردوں عورتوں کا شیوہ فحش الفاظ بولنا اور آپس میں گالی گلوچ کرنا ہے۔ بہت سے بے حیا اور دَیّوث اپنی بیٹی بہن، ماں کے سامنے عورتوں کی شرمگاہ کا پھوہڑ نام لے لے کر بے دریغ گالیاں بکتے ہیں۔

کفار و مشرکین کی نقّالی کرتے ہوئے آج کا یہودی مزاج ظالم مسلمان اسلامی لباس کے بجائے فاسقوں کا لباس پہنتا ہے، پتلون پہن کر گدھے اور بیل کی طرح کھڑے کھڑے پیشاب کرتا ہے۔ مسلمان کے لڑکے زنانہ چھینٹ کا بوشرٹ پہنتے ہیں۔

اور جوان لڑکیاں ننگا لباس پہن کر سینہ تانے ہوئے اسکول جاتی ہیں۔ فیشن کی پجاری عورتیں جو اپنے کو پردہ نشین سمجھتی ہیں وہ پوری آستین کے بجائے آدھی کلائی کی آستین پہنتی ہیں اور ان کا دوپٹہ اتنا باریک ہوتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سر پر چلمن پڑی ہے۔

مجوسی مزاج مسلمان کہلانے والے ظالم داڑھیاں منڈاتے اور کافروں جیسی صورت بنائے رہتے ہیں اور بعض مردود شیطان تو داڑھی کا مذاق اڑاتے ہیں۔ باغیانِ شریعت بیاہ شادی کے موقع پر ناچ اور باجا منگوا کر اپنی جیب سے ایک لمبی رقم خرچ کرتے ہیں اور نکاح کا رشتہ قائم کرتے وقت لڑکے والوں کو رشوت کے طور پر مشرکین کی طرح تلک کی رقم چڑھاتے ہیں

سینما بینی کی لعنت میں باستثنائے قلیل شہر کا ہر باشندہ گرفتار ہے

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

یہودی صفت دیوّث بے حیا مسلمان اپنی بیوی اور جوان بیٹی کو ساتھ لیکر سینما گھر جاتے ہیں اور تینوں اغل بغل بیٹھ کر پردۂ فلم پر مرد و عورت کا ننگا ناچ دیکھتے ہیں۔

شریعت کے معاملہ میں عام مسلمانوں کی ڈھیل دیکھ کر بہت سے مسلمان کہلانے والے شیطان دوسروں کی منکوحہ عورتوں کو فریب دے کر بھگا لاتے ہیں اور ان کے شوہروں سے طلاق حاصل کیے بغیر ان کو اپنی زوجیت میں لاکر زناکاری کرتے ہیں۔ بعض جگہ دین فروش میاں اور قاضی ان مفرورہ عورتوں کا دوسرے مرد سے نکاح پڑھا دیتے ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ عورتیں شوہر والی ہیں۔ ان کے شوہروں نے اب تک طلاق نہیں دی ہے۔ یہ ظالم قاضی باطل نکاح پڑھانے میں بہت پیش پیش رہتے ہیں کیونکہ نکاح باطل میں ان کو پیسہ زیادہ ملتا ہے اور اب تو بہت سے دیوّث بے حیا باپ اپنی منکوحہ لڑکی کو اس کے شوہر سے طلاق لیے بغیر دوسرے مرد کو زناکاری کے لیے دینے لگے۔ پہلے زمانہ میں چوری چھپے زناکاری ہوتی تھی مگر اب کھلے عام باطل نکاح کی آڑ میں صریح زناکاریاں ہو رہی ہیں۔ لیکن محلہ، ٹولہ اور پاس پڑوس کے مسلمان ان زنا کاریوں کے خلاف کوئی آواز نہیں اٹھاتے، نہ زنا کرنے والوں کا بائیکاٹ کرتے ہیں۔

یہ ہیں عصر جدید کے یہودی صفت مسلمان جنہوں نے نہ تو بارگاہِ عظمت مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے دشمن نیچریوں، وہابیوں اور دیوبندیوں سے اپنا رشتہ توڑا نہ احکام شرعیہ کے سامنے اپنا سر جھکایا۔ وفاداریٔ مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے بجائے غداری، سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی اطاعت و غلامی کے بجائے سرکشی و شوخی کرتے رہے

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

اور کر رہے ہیں جس کے نتیجے میں اللہ قہار و جبار نے برٹش گورنمنٹ کو مسلط فرما کر ان پر معاشی، تجارتی، سیاسی تباہیوں کے عذاب نازل فرمائے۔ پھر جب ان عذابوں پر بھی ان کی آنکھیں نہ کھلیں تو قہر الٰہی کا کوڑا فرقہ وارانہ فساد کی صورت میں آج تیس سال سے ان پر مسلط ہے۔

نام تو ہے فرقہ وارانہ فساد یعنی دو فرقوں کی مذہبی لڑائی، لیکن در حقیقت اس کا مقصد مسلمان کہلانے والوں کا قتلِ عام ہے۔ یورپی انگریزوں کے پالتو کتے اور بھیڑیئے جب چاہتے ہیں مسلمانوں کو قتل کر کے ان کا سستا خون پانی کی طرح بہاتے ہیں، بے خطا لڑکیوں، عورتوں اور ننھے ننھے بچوں کو موت کے گھاٹ اتارتے ہیں۔ خوبصورت عورتوں کی آبروریزی کرتے ہیں۔ مسلمانوں کا مال و دولت لوٹتے ہیں، ان کے گھروں کو پھونک کر راکھ کا ڈھیر بنا دیتے ہیں۔ پھر اس موقع پر دستورِ قدیم کے مطابق حکمراں طبقہ اور اس کے عملہ کو خوب برا بھلا کہا جاتا ہے۔ مسلمان کہلانے والے لیڈر اور ایڈیٹر اخبارات میں حکومت کے خلاف خوب چیخ چلاتے ہیں لیکن اِس چیخ اور پکار کا کوئی دیرپا نتیجہ آج تک حاصل نہ ہوا۔ فرقہ وارانہ فساد کے نام پر مسلمان پہلے بھی قتل کیے گئے اور اب بھی قتل کیے جا رہے ہیں۔

یہ حقیقت پوست برکندہ ہے کہ اگر حکمراں طبقہ اس بات پر اڑ جائے کہ پورے ہندوستان میں ایک مسلمان کا ظلماً زخمی ہونا بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا تو یورپ کے چند پالتو کتوں اور بھیڑیوں کی یہ مجال نہیں کہ مسلمانوں کو کھیرے اور ککڑی کی طرح کاٹ کر رکھ دیں۔ لیکن حقیقت ہی کا یہ فیصلہ بھی ہے کہ حکومتِ وقت ایسی اَن ہونی بات پر ہرگز اڑ نہیں سکتی کیوں؟؟؟ اس لیے کہ عام مسلمان کہلانے والوں میں وہابیوں، دیوبندیوں

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

نیچریوں، مودودیوں، تبلیغیوں نے ربُّ العزّت مالکُ الملک جل جلالہٗ کے سب سے زیادہ محبوب اور پیارے رسول سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تحریری گالیاں دیں۔ اور دے رہے ہیں اور سرکار کی بارگاہِ عظمت سے غدّاری اور بے وفائی کا ارتکاب کرتے جا رہے ہیں اور دیگر فسّاق و فجّار، عصیاں شعار لوگ اللہ تعالےٰ کی اطاعت کے بجائے یہودیانہ سرکشی و بغاوت پر اڑے ہوئے ہیں۔ ان لوگوں نے اللہ تعالےٰ کے پیارے دین اسلام کی حدیں توڑ رکھی ہیں۔ سنی کہلانے والوں نے سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے دشمن وہابیوں، دیوبندیوں، مودودیوں، تبلیغیوں اور نیچریوں سے اپنا تعلق اب تک ختم نہیں کیا بلکہ ان سے میل جول رشتہ ناتہ برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ نماز روزہ کے پابند مسلمان فاسقوں، فاجروں سے گھل مل کر رہتے ہیں۔ خاص دین و مذہب کی خاطر ان کا بائیکاٹ نہیں کرتے۔ انھیں یہودیانہ گستاخیوں، شوخیوں اور فاسقانہ غدّاریوں، دھاندلیوں کے انتقام میں اللہ تعالیٰ نے یورپ کے سکھائے ہوئے کتّوں، بھیڑیوں اور ریچھوں کو اپنے قہر و عذاب بنا کر مسلمان کہلانے والوں پر مسلط کر دیا ہے۔ بھلا لیڈروں اور ایڈیٹروں میں دم ہے کہ اسلام و سنّیت پر ظلم کرنے والے مسلمانوں کو قہرِ الٰہی سے بچا لیں۔ ھیھات ھیھات!

تفسیر مدارک میں امام جلیل الشان علّامہ ابوالبرکات عبدُ اللہ ابن احمد نسفی علیہ الرّحمۃ و الغفران زیرِ آیت کریمہ قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ[1] تحریر فرماتے ہیں:

وَفِیْ بَعْضِ الْکُتُبِ اَنَا اللّٰہُ مَلِکُ الْمُلُوْکِ وَقُلُوْبُ الْمُلُوْکِ (یعنی) بعض کتبِ آسمانی میں اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ "میں ہوں اللہ سارے

[1] پ۳ ع آیت

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

وَنَوَاصِيْهِمْ بِيَدِیْ فَاِنَّ الْعِبَادَ اَطَاعُوْنِیْ جَعَلْتُهُمْ عَلَيْهِمْ رَحْمَةً وَاِنِ الْعِبَادُ عَصَوْنِیْ جَعَلْتُهُمْ عَلَيْهِمْ عَقُوْبَةً فَلَا تَشْتَغِلُوْا بِسَبِّ الْمُلُوْكِ وَلٰكِنْ تُوْبُوْا اِلَیَّ اَعْطِفْهُمْ عَلَيْكُمْ وَهُوَ مَعْنٰی قَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كَمَا تَكُوْنُوْا يُوَلّٰی عَلَيْكُمْ۔

بادشاہوں کا بادشاہ! بادشاہوں کا دل اور حکمرانوں کی پیشانیاں میرے قبضہ میں ہیں۔ اگر میرے بندے میری فرمانبرداری کریں تو میں اربابِ حکومت کو ان پر مہربان بنا دوں گا اور اگر میری نافرمانی کریں گے تو حکمرانوں کو ان پر عذاب بنا دوں گا۔ لہٰذا اربابِ حکومت کو گالی دینے بُرا بھلا کہنے کا شغل اختیار نہ کرو بلکہ توبہ کرتے ہوئے میری طرف آؤ۔ میں حکومت والوں کو تمہارے حق میں مہربان بنا دوں گا۔"

سرکارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے: "جیسا تم لوگ رہو گے ویسا ہی حاکم تم پر مسلط کیا جائے گا۔" مذکورہ بالا ارشادِ الٰہی کے معنی میں ہے

(مدارک شریف جلد اوّل مطبوعہ مصر صـ۱۵۲)

مذکورہ بالا حوالہ سے ثابت ہوا کہ حکومت کو گالیاں دینے اور حکومت کے خلاف چیخنے چلّانے سے نہ تو قہرِ الٰہی ٹلے گا نہ مسلمانوں کے مسائل حل ہوں گے۔ کیونکہ قہرِ الٰہی تو اسی صورت میں ٹلے گا کہ مسلمان بارگاہِ الٰہی میں توبہ کریں، اللہ تعالےٰ سے گڑگڑا کر استغفار کریں معافی مانگیں۔ یہ جو لوگوں نے مسلمانوں کے مطالبات منوانے کے لیے مسلم لیگ، مسلم مجلس مشاورت وغیرہ کے نام سے سیاسی پارٹیاں قائم کر رکھی ہیں تو اس سے پارٹی کے لیڈروں کے خود اپنے ذاتی مسائل تو ضرور حل ہو سکتے ہیں اس طرح کہ وہ مرکزی پارلیمنٹ یا صوبائی اسمبلی کے ممبر ہو جاتے ہیں لیکن مسلمانوں

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کے مسائل نہ حل ہوتے ہیں نہ حل ہوں گے۔ موجودہ زمانہ کے مسلمان کہلانے والے لیڈر اور ایڈیٹر یہ تو خود فاسق و فاجر، شریعت طاہرہ کے باغی عقائد دینیہ سے نابلد، حرام و حلال سے ناواقف، سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منصب عظیم و حیثیت فخیم سے جاہل ہیں۔ انھیں مسلمان کہلانے والے لیڈروں میں بہتیرے لیڈر دہریہ نیچری ملحد، زندیق، دشمن اسلام، مخالف سنیت ہیں۔ وہ لیڈر بھی مسلمان ہی کہلاتا تھا جس نے اسلامی شریعت بدل دینے کی تجویز پیش کی تھی۔ جہاں یورپ کے پالتو کتے اور بھیڑیئے مسلمانوں کی جان کے دشمن ہیں وہیں مسلمان کہلانے والے بہت سے لیڈر مسلمانوں کے ایمان کے دشمن ہیں۔ انھیں لیڈروں کی منحوس اتباع و پیروی نے مسلمانوں سے سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت و غلامی کی دولت چھین لی۔ لیڈروں کی منحوس ذات سے مسلمانوں کے مسائل کے حل کی امید رکھنا ایسا ہے جیسا بیل سے دودھ دوہنے کی امید کرنا۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ — یعنی (اے مسلمانو) اور نہ سستی کرو اور نہ (جو کچھ تمہیں حادثہ پیش آیا اس کا) غم کھاؤ اگر تم اللہ کو اپنا رب اور پیارے مصطفےٰ کو اپنا آقا و رسول ماننے والے ہو (پ ۴ ع ۵ آیۃ)

دوسری جگہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَمَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ۔ — یعنی جو میرے رسول پیارے مصطفےٰ کی بندگی اور غلامی اختیار کرے وہ ضرور اللہ کا مطیع و فرماں بردار بندہ ہو گیا۔ (پ ع آیۃ)

تیسری جگہ رب العزت جل مجدہٗ ارشاد فرماتا ہے:

الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ — وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا۔ (سورہ نساء آیت ۱۳۹)

بناتے ہیں، کیا ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں۔ تو عزت تو ساری اللہ تعالےٰ کے لیے ہے۔

ان سب آیات کا حاصل یہ ہے کہ مسلمان صحیح عقائد دینیہ سیکھ کر اللہ و رسول پر ایمان رکھیں (جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اللہ و رسول کی جلالت و عظمت پہچانیں اور مانیں (جل جلالہ و صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) اور بارگاہ رسالت کے وفادار بن کر سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی اطاعت و غلامی اختیار کریں، کرسی کی لالچ میں دشمنانِ اسلام سے دوستی نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو اس کھرے ایمان اور سچی غلامیٔ مصطفےٰ کی برکت سے غلبہ عطا فرمائے گا جس سے ان کے مسائل آپ سے آپ حل ہو جائیں گے حکومت وقت ان پر مہربان ہو گی، لیڈروں کی لیڈری کی قطعی ضرورت نہ رہے گی بفضلہ تعالےٰ امن و امان اور سکون و اطمینان نصیب ہو گا۔

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ (پ ۶ ع ۴)

یعنی اور اگر یہود و نصاریٰ قائم رکھتے توریت انجیل اور جو کچھ ان کی جانب ان کے رب کی طرف سے اترا تو انھیں رزق ملتا اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے۔

اِس اِرشادِ الٰہی کا حاصل یہ ہے کہ اہل کتاب اگر اللہ تعالےٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے اِس طرح کہ توریت و انجیل کے احکام پر قائم رہتے تو اُن کے لیے ہر طرف رزق کی بہتات کر دی جاتی۔

مذکورہ بالا آیتِ کریمہ کو سامنے رکھ کر ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اگر اہلِ ایمان اللہ تعالےٰ کی اطاعت و بندگی پر تیار رہیں اِس طرح کہ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

قرآن مجید پر عمل کرنے میں لگ جائیں تو اللہ تعالےٰ ان کے لیے زمین کی تہہ سے رزق کا دھارا بہلائے گا۔ اور آسمان کی بلندی سے ان پر ذریعہ معاش کا سامان برسائے گا۔ اقامتِ قرآن کی برکت سے ان کے سارے معاشی مسائل حل ہو جائیں گے۔ لیڈروں، ایڈیٹر، ڈاکٹروں، انجینیروں کی رہنمائی کے وہ قطعی محتاج نہ رہیں گے۔

ان ساری بحثوں کا خلاصہ یہ ہے کہ موجودہ دور کے مسلمان یا تو اللہ تعالےٰ کی اطاعت اور سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا غلام بن کر عزت والی زندگی بسر کریں اور دنیا سے سرکار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بن کر سفر کریں یا اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے سرکشی کر کے قہر الٰہی کا کوڑا کھائیں۔ یوں کہ لیڈروں کی غلامی کرتے ہوئے اپنا دین و ایمان بگاڑ دیں، اپنی عاقبت تباہ، اپنی آخرت برباد کریں۔ یوں کہ کے پالتو بت پرست کتوں کے ہاتھوں سے ڈنڈا کھائیں، ذلت و رسوائی کے ساتھ اپنا قتل عام کرائیں، اپنی پاک دامن عورتوں کی آبرو ریزی کرائیں۔ اپنے ننھے ننھے بچوں کو اپنے سامنے ذبح کرائیں اپنے گھروں میں آگ لگوائیں، اپنی دوکانوں کو لٹوائیں، اپنی آبادیوں کو ویران بنوائیں۔ اپنی مسجدوں اور قرآن پاک کی بے حرمتی کرائیں۔ دنیا میں کتوں جیسی ذلیل زندگی گذاریں، پھر فاسق و فاجر بن کر مریں۔ العیاذ باللہ تعالےٰ۔

قرآن پاک ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ	اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ (پ ۱۱ ع آیت ۱)

یہ آیت کریمہ پوری تعلیمات اسلامیہ کا نچوڑ ہے۔ چونکہ مسلمانوں کی عملی زندگی کا سدھار خوف الٰہی پر موقوف اور ان کے عقائد دینیہ کی حفاظت

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کھرے عقیدے اور پاکیزہ کردار والے سنی علما و مشائخ کی صحبت سے وابستہ ہے، اس لیے قرآن نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور کھرے عقیدہ اور پاکیزہ کردار والے نیک عالموں اور پیروں کے ساتھ رہو۔ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اے اللہ تعالیٰ تو سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت پر مہربانی فرما۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اے اللہ برتر تو سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کی خطائیں معاف فرما۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن یَا اِلٰہَ الْعٰلَمِیْنَ بِجَاہِ نَبِیِّ الْاَنْبِیَآءِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَعِتْرَتِہٖ وَابْنِہِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

(منقول از روداد مدرسہ غوثیہ بڑھیا، ضلع بستی)

یکم جمادی الآخر ۱۳۹۸ھ تا ۳۰ جمادی الآخر ۱۳۹۹ھ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَازَ الْخَبِیْثِیْنَ مِنَ الطَّیِّبِیْنَ
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ خَاتَمِ
الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ الَّذِیْ اَخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ
النَّبَوِیِ الْمُنَافِقِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الْکِرَامِ وَصَحْبِہِ الْعِظَامِ
وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّہَاتِ اَھْلِ الْاِسْلَامِ وَعَلٰی عُلَمَآءِ مِلَّتِہِ
الْفِخَامِ وَاَوْلِیَآءِ طَرِیْقَتِہِ الْاَعْلَامِ وَاِبْنِہِ الْغَوْثِ
الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیْ وَشَہِیْدِ مَحَبَّتِہِ الشَّیْخِ اَحْمَدِ رِضَا
الْاِمَامِ الرَّبَّانِیْ۔

نعت شریف

از عارفِ باللہ حضرت مولانا نورالدین عبدالرحمٰن جامی مصنف شرح جامی و نفحات الانس

علیہ الرحمۃ والرضوان

جہاں روشن است از جمال محمد ۔۔۔ دلم زندہ شد از وصالِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
بوصفِ رخش وَالضُّحٰی گشت نازل ۔۔۔ چو وَاللَّیل شد زلف و خال محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
بود در جہاں ہر کسے را خیالے ۔۔۔ مرا از ہمہ خوش خیال محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
خوشا مسجد و مدرسہ، خانقاہے ۔۔۔ کہ در وے بود قیل و قال محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
خوش آں چشم کو بنگرد مصطفٰے را ۔۔۔ خوش آں دل کہ دارد خیال محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
برائے زمیں گشت سردار عالم ۔۔۔ ہر آں کہ بود پائمال محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
بصدق و صفا ہمچناں گشت جامی ۔۔۔ غلامِ غلامانِ آلِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ترجمہ اشعارِ جامی۔ از عبدالصمد قادری۔

(۱) حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے جمالِ باکمال سے عالم روشن ہے۔
حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے وصال کی دولت سے میرا دل زندہ ہوگیا۔

(۲) آپ کے رخ انور کے وصف میں سورۃ والضحیٰ نازل ہوئی۔ جیسا کہ:
زلفِ معنبر و رخ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصف میں واللیل کا نزول ہوا

(۳) ہر شخص کو دنیا میں کوئی نہ کوئی خیال رہتا ہے۔ میرے لیے تمام خیالوں میں سب سے بہتر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال مبارک ہے

(۴) کیا ہی مبارک وہ مسجد و مدرسہ اور خانقاہ ہے کہ جس میں حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی احادیث کریمہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔

(۵) وہی آنکھ بہتر ہے جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھتی رہے۔
وہی دل بہتر ہے جس میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا خیال ہے۔

(۶) زمین والوں کے لیے وہ شخص سردار جہاں ہوا جو کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاک پا ہوگیا۔

(۷) سچائی اور نیک بختی میں اسی وجہ سے جامی بلند ہوا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آلِ پاک کے غلاموں کا غلام ہوگیا۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

خبیث العقائد نمازیوں کا مسجد نبوی سے اخراج

از:- حضرت علامہ مولانا بدر الدین احمد القادری رضوی نوری
(خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند بریلی شریف علیہما الرحمۃ والرضوان۔)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ (پ ع)

یعنی (اے کلمہ گویان اسلام) اللہ مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم لوگ ہو جب تک جدا نہ کردے گندے کو طیب سے

قَالَ السدی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرضت علیّ اُمّتی فِی صوَرِهَا فِی الطِّین کما عرضت علی اٰدم و اعلمت مَن یؤمِن بی وَمَن یکفُر فبلغ ذالِكَ المُنَافِقِین فَقَالُوا اِستِهزَآءً زعم محمّد صلّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ یعلَم مَن یؤمِن بِهٖ وَمَن یکفُر مِمَّن لَمْ یخلق بعد وَنَحْنُ معه وَمَا یعرِفنَا فبلغ ذالِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقام علی المِنبَرِ فحمِدَ اللّٰهَ وَاثنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اقوامٍ طعنوا فِی علمی لَا تَسْئَلُوْنِیْ عَن شَیْءٍ فِیمَا بَیْنَكُم وَبَیْنَ السَّاعَةِ اِلَّا اَنبَئْتُكُم بِهٖ

(انباء الحی مصنفہ سرکار اعلیٰحضرت بریلوی) ص ۱۵۳

یعنی سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے (زمانہ مستقبل کے امور غیبیہ کی خبر دیتے ہوئے ایک دن) ارشاد فرمایا کہ میری امت اپنی اپنی صورتوں میں مٹی میں میرے سامنے پیش کی گئی جیسا کہ آدم علیہ السلام کے سامنے پیش کی گئی تھی۔ اور مجھے ان تمام لوگوں کا علم دیا گیا جو مجھ پر ایمان لائیں گے اور

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

جو میرا انکار کریں گے۔ پھر سرکار کی اس حدیث کا چرچا منافقین تک پہنچا تو وہ ٹھٹھا کرنے کے لیے بولے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ جو لوگ ابھی پیدا نہیں ہوئے ان میں سے جو مجھ پر ایمان لائے گا اور جو کفر اختیار کرے گا میں ان سب کو جانتا ہوں (دعویٰ تو یہ ہے جناب مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا) اور حال یہ ہے کہ ہم (منافقین بناوٹی مسلمان بن کر) ان کے ساتھ ہیں لیکن ان کو ہمارے کفر و نفاق کی خبر نہیں۔ جب منافقین کا یہ انکار و استہزا سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچا تو سرکار نے منبر پر تشریف لے جا کر پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی بعدہ (منافقین کے کفر و استہزا پر تبصرہ کرتے ہوئے) ارشاد فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم پر اعتراض کرتے ہیں۔ (میرے رب نے مجھے وہ علم عطا فرمایا ہے کہ جس کی بدولت میں اعلان کرتا ہوں کہ) آج سے قیامت کے درمیان کی جو بھی (پوشیدہ) چیز تم لوگ مجھ سے پوچھو میں ضرور اس کا جواب دوں گا۔"

اس واقعہ پر مذکورہ بالا آیتِ کریمہ کا نزول ہوا پھر سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اقدس پر اعتراض کرنے والوں کے کفر و منافقت کا بھانڈا کس طرح پھوڑا گیا اس کا بیان حضرت مسعود انصاری صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس زبان سے سنیئے:

اَخْرَجَ ابْنُ مَرْدَوَیْہِ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِنِ الْاَنْصَارِیِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُطْبَۃً مَا شَھِدْتُ مِثْلَھَا قَطُّ فَقَالَ اَیُّھَا النَّاسُ اَنَّ مِنْکُمْ مُنَافِقِیْنَ فَمَنْ سَمَّیْتُہٗ فَلْیَقُمْ قُمْ یَا فُلَانُ قُمْ یَا فُلَانُ حَتّٰی قَامَ بِسِتَّۃٍ وَّثَلٰثِیْنَ رَجُلًا۔ یعنی (ایک دن) سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو ایسا خطبہ سنایا جیسا میں نے کبھی نہیں سنا تھا

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

پھر سرکار نے فرمایا اے لوگو! تم حاضرین میں بعض افراد بے شبہہ منافق ہیں تو اب جس جس کا میں نام لوں وہ باہر (نکلنے کے لیے) کھڑا ہوئے، اے فلاں (منافق) تو اٹھ، اے فلاں خبیث تو اٹھ، یہاں تک کہ چھتیس منافق ذلیل وخوار ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ (انباء الحی صہ ۱۵۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں یوں ہے:

قامَ رَسولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَومَ جُمُعَۃٍ خَطِیبًا فَقَالَ قُمْ یا فلان فَاخْرُجْ فَاِنَّکَ مُنَافِقٌ فَاَخْرَجَھُمْ بِاَسْمَآئِھِمْ

یعنی سرکارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ سنانے کے لیے کھڑے ہوئے اثنائے خطبہ میں سرکار نے فرمایا اے فلاں (خبیث) اٹھ (اسی دم مسجد سے) باہر نکل اس لیے کہ تو قطعی منافق ہے، اسی طرح سرکار نے کئی منافقین کو ان کا نام لے لے کر (مسجد سے) باہر کر دیا۔ (انباء الحی صہ ۱۵۲)

موجودہ دور کے مسلمانو! خوب دھیان سے سنو! مسجد نبوی سے جن لوگوں کو نکال باہر کیا گیا یہ کون لوگ تھے؟ کیا یہ نصرانی تھے؟ یہودی تھے؟ مجوسی تھے؟ نہیں نہیں۔ یہ سب کلمہ گو مسلمان تھے۔ روزہ نماز کے پابند تھے۔ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کا برملا اقرار کرتے تھے۔ لیکن بایں ہمہ خبیث تھے، سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم غیبیہ کا مذاق اڑاتے تھے، ان کا قول تھا وَمَا یدریہ بالغیب "رسول غیب کیا جانیں؟ اسی لیے جب سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے کسی غیب کی خبر دینے کا چرچا ہوتا تو وہ سرکار کے علم پر اعتراض کرتے تھے، ان کا نجس گمان یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پوشیدہ اندرونی کفر ونفاق سے قطعی بے خبر ہیں، اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیب کا علم ہوتا تو ضرور ہمارے اندرونی

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کفر سے آگاہ ہوتے اور ہمیں مسلمانوں میں گھل مل کر نہ رہنے دیتے۔

پھر تو اللہ رب العزت جل شانہٗ نے ان گستاخ سرکش منافقین کے فاسد و کاسد اعتقاد کو باطل قرار دیتے ہوئے آیتِ کریمہ نازل فرمائی مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ (اے کلمہ گویانِ اسلام) اللہ مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم لوگ ہو جب تک جدا نہ کر دے گندے (عقیدہ والے منافق) کو ستھرے (عقیدہ والے مومن) سے"۔

آیتِ کریمہ کے ارشاد کے مطابق سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے بدعقیدہ خبیث نمازیوں کی منافقت و خباثت مجمع عام میں آشکارا فرمائی، اور انھیں مسجد نبوی سے نکال کر مسلمانوں سے جدا کر دیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الَّذِيْ مَازَ الْخَبِيْثِيْنَ مِنَ الطَّيِّبِيْنَ ط وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ الَّذِيْ اَخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ الْمُنَافِقِيْنَ ہ

سرکارِ مصطفےٰ رحمتہ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدعقیدہ خبیث نمازیوں کو مسجد نبوی سے نکال کر امت کو یہ ایمانی درس دیا کہ جس مسلمان کو اللہ تعالیٰ نے قوت و اقتدار عطا فرمایا ہے وہ بد مذہب، بد دین خبیث العقائد نمازیوں کو اپنی مسجد سے نکال باہر کر دے۔

آیت کریمہ اور اس کی تفسیر سے یہ امر خوب روشن ہوا کہ جو کلمہ گو سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علمِ غیب کا انکار کرے اس کا نام قرآن مجید اور حدیث شریف کے محاورہ میں خبیث و منافق قرار پائے گا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ہمارے دور میں ان دونوں ناموں کا مصداق کون ہے؟

وہابیوں کے عقیدہ کی کتاب "براہینِ قاطعہ" میں بڑے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی اور چھوٹے میاں مولوی خلیل احمد انبیٹھی نے ایک بے اصل

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

گمنام روایت کی آڑ لے کر لکھا ہے کہ رسول اللہ کو دیوار کے پیچھے کی خبر نہیں۔ اور تقویۃ الایمان میں سب کے بڑے گرو ملا اسمٰعیل دہلوی نے تحریر کیا کہ رسول کو (غیب کی) کیا خبر؟ نیز فتاویٰ رشیدیہ مبوّب مطبوعہ کراچی میں ملا گنگوہی نے فتویٰ دیا ہے کہ:

"یہ عقیدہ رکھنا کہ رسول اللہ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے"

عقائد وہابیہ کی یہ کتابیں شاہد عدل ہیں کہ وہابی سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصفِ علمِ غیب کے منکر ہیں اور صرف منکر ہی نہیں بلکہ سرکار کے حق میں عقیدۂ علمِ غیب کو شرک وکفر بھی قرار دیتے ہیں، تو اس سے ثابت ہوا کہ وہابی حضرات یقینی طور پر خبیث ومنافق ہیں۔

ہو سکتا ہے کہ بعض سادہ لوح ناظرین کو اس بات پر حیرت ہو کہ وہابیوں کو خبیث ومنافق کیوں کہا جا رہا ہے؟ ــــ اس کا جواب یہ ہے کہ اس عقیدہ پر امت مرحومہ کا اجماع ہے کہ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اَعْلَمُ الْخَلَائِق ہیں یعنی اللہ تعالےٰ نے اپنی ساری مخلوق میں سب سے زیادہ علم سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے، اور قرآن وحدیث نے بتایا ہے کہ پیارے مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے علم غیب کا انکار خباثت ومنافقت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے منکرِ علمِ غیب کو منافق کہہ کر خبیث قرار دیا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے منکر علم غیب کو منافق کہہ کر مسجد نبوی سے نکلوایا تو جب وہابی حضرات پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علمِ غیب کے منکر ہیں تو قرآن وحدیث کا تقاضا یہ ہے کہ ہم بھی وہابیوں کو خبیث ومنافق قرار دیں۔

یہ امر خوب واضح ہے کہ انسان کا جیسا کام ہوگا ویسا ہی اس کا نام پڑے گا۔ چنانچہ جو شخص چوری کا دھندا کرے گا وہ چور کے نام سے یاد کیا جائے گا

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

جو جھوٹ بولنے کی عادت رکھتا ہے اسے کذاب اور جھوٹا کہتے ہیں۔ جو چار سو بیس کا کام کرتے ہیں اسے جعلساز دھوکے باز کہا جاتا ہے۔ یوں ہی جس کلمہ گو کا کام خباثت و منافقت ہے اسے ضرور خبیث و منافق کہا جائے گا۔ یہ کون سا انصاف ہے کہ کام سے رغبت رکھے اور نام سے چڑھے، جس وہابی کا دل خبیث و منافق کے نام سے دکھی ہوتا ہو وہ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب پر ایمان لاکر اپنی وہابیت سے توبہ کرے اور سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے علم غیب کے منکرین سے جدا ہو جائے۔ یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم! تو ہدایت کا مالک ہے، تو قلوب کا مالک ہے، تو ہم سنی مسلمانوں کو کھری پاکیزہ سنیت پر قائم رکھ اور ان سادہ لوح وہابیوں کو ہدایت و ایمان عطا فرما جن کی زبان سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی شان میں گستاخی کرنے سے اب تک محفوظ ہے اور جو محض دھوکا کھا کر وہابیت کے جال میں پھنس گئے ہیں۔ اے رب العزۃ اپنے جمال و رحمت کی تجلیوں کا ظہور فرما اور اپنے جلال و قہر کی تجلیوں کی آنچ سے غلامان سرکار رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بچائے رکھ آمین یا الٰہ العٰلمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین علیہ وعلیٰ آلہٖ الصلوٰۃ والتسلیم

ایک ایمان افروز باطل سوز فتویٰ

آج سے انسٹھ سال پہلے ریاست جوناگڈھ کے رسالدار پنشنر جناب عرب حسن بن احمد مصری نے شہر گونڈل کاٹھیاواڑ سے ایک استفتاء قدیم ہندوستان کے مختلف شہروں میں بھیجا۔ جسے ہم آئندہ صفحہ پر نقل کرتے ہیں:۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنّت و مفتیان دین و ملّت کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاَیَّدَھُمْ اس مسئلہ میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سخت سخت توہینیں اور گستاخیاں کیں۔ رشید احمد گنگوہی نے (اپنے دستخطی مہری فتویٰ میں) اللہ عزوجل کو جھوٹا کہا اور اسی گنگوہی نے خلیل احمد انبیٹھی نے اپنی متفقہ کتاب براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علم کو شیطان کے علم سے کم بتایا۔ اشرف علی تھانوی نے اپنی تصنیف حفظ الایمان صفحہ ۸ میں حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اقدس کو بچوں، پاگلوں، جانوروں، چارپاؤں کے علم کی طرح لکھا۔ اور قاسم نانوتوی نے (اپنی تصنیف تحذیر الناس صـ۱۴ و صـ۲۸ میں حضور آخر الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نئے نبی آنے کو جائز اور ختم نبوت میں غیر مخل ٹھہرایا۔ ان لوگوں یعنی مرزا قادیانی، ملا گنگوہی، انبیٹھی، تھانوی، نانوتوی) کے متعلق حرمین شریفین کے علمائے کرام و مفتیان عظام سے استفتاء کیا گیا۔ اُن حضرات کرام نے بالاتفاق فتویٰ دیا کہ یہ لوگ اپنے ان اقوال ملعونہ کے سبب کافر و مرتد ہیں اور جو شخص ان کے ان کفریات پر مطلع ہونے کے بعد بھی ان کو مسلمان جانے یا ان کے کفر میں شک کرے یا انھیں کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی کافر و مرتد ہے ان فتاویٰ مقدسہ کا مجموعہ (مدت ہوئی) حُسَامُ الْحَرَمَیْن کے نام سے چھپ کر شائع ہو گیا ہے (دریافت طلب امر یہ ہے کہ) یہ فتاوی حق ہیں یا نہیں؟ اظہار حق فرمایئے اور اللہ عزوجل سے اجر پایئے۔ بَیِّنُوا وَتُوجَرُوا۔

Scanned by CamScanner

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks

المستفتی عرب حسن بن احمد مصری عفی عنہما۔
از گونڈل، کاٹھیاواڑ۔ رسالدار پنشنر ریاست جوناگڈھ۔
(منقول از الصوارم الہندیہ مطبوعہ اہلِ سنت برقی پریس مراد آباد صفحہ ۱۱)

مذکورہ بالا استفتاء کے جواب میں سلسلہ عالیہ اشرفیہ نعیمیہ کے شیخ اجل حضرت صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی صاحبِ تفسیر خزائن العرفان علیہ الرحمۃ والرضوان نے جو فتویٰ صادر فرمایا وہ موجودہ دور کے مسلمانوں کی بصیرت کے لیے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

فتوائے دار الافتاء مراد آباد

"حسام الحرمین" ہندوستان کے فخر و عزت حضرت عظیم البرکۃ خاتم الفقہا شیخ الاسلام والمسلمین مولانا الحاج المولوی الشاہ محمد احمد رضا خاں صاحب قدس سرہ العزیز کا محققانہ فتویٰ ہے جس میں بیدینانِ ہند کے کفر کا حکم فرمایا ہے۔ حرمین طیبین کے نامدار افاضل نے اس کی تصدیقیں فرمائی ہیں۔ براہین ساطعہ و حجج واضحہ سے موثق و مؤید ہے۔ اہل حق کو اس کے حق ہونے میں شبہہ نہیں کہ وہ حکم صاف ہے شریعت غراء مصطفویہ کا۔ علیٰ صاحبہا الف الف صلاۃ و سلام و تحیۃ۔ واللہ سبحانہ اعلم۔

کتبہ
العبد المعتصم بحبلہ المتین
محمد نعیم الدین عفا عنہ المعین
ما اجاب بہ سیدی (صدر الافاضل) فہو حق صراح
محمد عمر النعیمی

محمد نعیم الدین ۱۳۲۶ھ

مفتی شرع محمد عمر

الجواب صحیح، محمد عبد الرشید غفرلہ المجید۔ (منقول از الصوارم الہندیہ صفحہ ۲۱)

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

فتوائے سنبھل ضلع مرادآباد

حضرت عرب حسن بن احمد مصری کے مذکور بالا استفتاء کے جواب میں حضرت صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ کے تلمیذ اجل حضرت مولانا شاہ محمد اجمل علیہ الرحمۃ مصنف ردسیفِ یمانی، فیصلۂ حق و باطل، ریاض الشہداء، ردشہابِ ثاقب نے جو فتوی جاری کیا وہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

مجموعہ حسام الحرمین میں نے اول تا آخر دیکھا اس کے سب فتاوی حق اور اقوال معتبرہ ہیں اور کیوں نہ ہوں کہ اس میں ان علمائے کرام کی تحقیقات کے دریا امنڈ رہے ہیں۔ جن کو علاوہ فضل و کمال کے فیض حضوری کا بھی شرف حاصل ہے۔ واقعی غلام احمد قادیانی، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھی، اشرف علی تھانوی اپنے اپنے مذکور بالا اقوال کی بناء پر کافر و مرتد خارج از اسلام ہیں، اور ان اقوال کفریہ کی مراد ایسی ظاہر ہے کہ ان میں کسی ایسی تاویل کی گنجائش نہیں جس سے ان کا اسلام ثابت ہو سکے، لہٰذا جو شخص اقوال مذکورہ پر مطلع ہونے کے بعد ان کو مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے

کتبہ محمد اجمل القادری، مدرس المدرسۃ الاسلامیۃ الحنفیۃ من سنبھل،

(منقول از الصوارم الہندیہ ص ۳۲)

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

خوش عقیدہ مسلمانوں کیلیے ضروری ہدایات

(۱)

مذہبِ اہلِ سنت وجماعت پر مضبوطی سے قائم رہیں جس پر علمائے حرمین شریفین ہیں۔ اہلسنّت کے جتنے مخالف مثلاً رافضی، قادیانی، نیچری، وہابی، دیوبندی، وہابی غیر مقلد، وہابی تبلیغی، وہابی مودودی، وہابی ندوی، وہابی صلحکلی وغیرہ ہیں سب سے اپنا ایمان بچانے کے لیے چوکنا رہیں۔ اور سب کو اپنا مذہبی دشمن اور مخالف جانیں۔ ان کی بات نہ سنیں، اُن سے میل جول نہ رکھیں، اُن کی کوئی کتاب نہ دیکھیں کہ شیطان کو معاذ اللہ تعالیٰ دل میں وسوسہ ڈالتے کچھ دیر نہیں لگتی، آدمی کو جہاں مال یا آبرو کا اندیشہ ہو وہاں ہرگز نہ جائے گا۔ دین وایمان سب سے زیادہ عزیز چیز ہے اس کی محافظت میں حد سے زیادہ کوشش فرض ہے، دنیا کی عزت، دنیا کی زندگی اور مال یہ سب دنیا ہی تک ہیں، دین وایمان سے ہمیشگی کے گھر میں کام پڑنا ہے، ان کی فکر سب سے زیادہ لازم ہے۔

عقائدِ اہلِ سنت کی تفصیل معلوم کرنے اور سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں کی پہچان حاصل کرنے کے لیے بہارِ شریعت حصہ اوّل نیز علمائے حرمین طیبین کا تحریری مجموعہ حسام الحرمین مطالعہ میں رکھیں۔

(۲)

نماز پنجگانہ کی پابندی نہایت ضروری ہے، مردوں کو مسجد میں حاضر ہونا اور جماعت سے نماز پڑھنا واجب ہے، بے نماز مسلمان گویا تصویر کا آدمی ہے کہ ظاہری صورت انسان کی مگر انسان کا کام کچھ نہیں۔ بے نماز وہی نہیں جو کبھی نہ پڑھے بلکہ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

جو ایک وقت کی نماز قصداً کھودے، بے نماز ہے کسی کی نوکری، ملازمت خواہ تجارت وغیرہ کسی حاجت کے سبب نماز قضا کر دینا سخت ناشکری پرلے سرے کی نادانی ہے، کوئی آقا یہاں تک کہ کافر بھی اپنے ملازم کو نماز سے باز نہیں رکھ سکتا اور اگر منع کرے تو ایسی نوکری ہی حرام قطعی ہے۔ اور کوئی وسیلۂ رزق نماز کھو کر برکت نہیں لا سکتا۔ رزق تو اس کے ہاتھ میں ہے جس نے نماز فرض کی ہے اور اس کے ترک پر سخت غضب فرماتا ہے۔ وَالعیاذُ باللّٰہِ۔

(۳)

جتنی نمازیں قضا ہو گئی ہیں سب کا ایسا حساب لگائیں کہ تخمینے میں باقی نہ رہ جائیں، زیادہ ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں اور وہ سب بقدر طاقت رفتہ رفتہ نہایت جلد ادا کریں کاہلی نہ کریں کہ موت کا وقت معلوم نہیں اور جب تک فرض ذمہ پر باقی رہتا ہے کوئی نفلی عمل قبول نہیں کیا جاتا۔ نماز قضائے عمری ادا کرنے کا آسان طریقہ "نورانی گلدستہ" میں ہے، یہ کتاب کتب خانہ قادریہ اُلٹوا بازار ضلع بستی سے حاصل کریں۔

(۴)

مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ — جنت کی کنجی نماز ہے، اور نماز کی کنجی وضو ہے۔

لہٰذا صحیح وضو کرنے کی عادت ڈالنا نہایت ضروری ہے اس تاریک دور میں وضو کے سلسلے میں بڑی لاپروائی برتی جا رہی ہے۔ وضو کی سنتوں کا لحاظ رکھنا تو دور کی بات ہے خود فرضِ وضو کے لالے پڑے ہیں۔ نورانی گلدستہ میں وضو کے فرائض و سُنَن خوب تفصیل سے بتائے گئے ہیں اور مسنون وضو کا طریقہ بیان کیا گیا ہے، مسلمانوں کو اس کتاب کا مطالعہ از بس ضروری ہے۔

(۵)

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

جتنے روزے کبھی قضا ہوئے ہوں، دوسرا رمضان آنے سے پہلے ادا کر لیے جائیں کہ حدیث شریف میں ہے کہ جب تک پچھلے رمضان کے روزوں کی قضا نہ کر لی جائے اگلے روزے قبول نہیں ہوتے۔

(۶)

جو صاحبِ مال ہیں زکوٰۃ بھی دیں اور جتنے برسوں کی نہ دی ہو تو فوراً حساب کر کے ادا کریں ہر سال کی زکاۃ سال تمام ہونے سے پہلے دے دیں۔ سال تمام ہونے کے بعد دیر لگانا گناہ ہے، لہٰذا شروع سال سے تھوڑا تھوڑا دیتے رہیں سال تمام ہونے پر حساب کریں اگر پوری ہو گئی تو بہتر ورنہ جتنی باقی ہو فوراً دے دیں۔

(۷)

مالکِ نصاب پر ہر سال قربانی کرنا اور فطرہ دینا ضروری ہے، اگر دسویں گیارہویں، بارہویں تاریخیں ذی الحجہ گزر گئیں اور مالکِ نصاب قربانی نہ کر سکا۔ تو ایک بکری کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے، اور کھیتی والے پر اپنے کھیت کی پیداوار کا عشر ادا کرنا لازم ہے، جو غلہ آبپاشی کے ذریعہ حاصل ہو اس کا بیسواں حصہ نکالنا، اور جو پیداوار زمین کی نمی بارش سے حاصل ہو اس کا دسواں حصہ ادا کرنا واجب ہے۔ زکوٰۃ، فطرہ اور عشر کے تفصیلی مسائل کے لیے بہارِ شریعت حصہ پنجم کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

(۸)

صاحبِ استطاعت پر حج فرضِ اعظم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی فرضیت بیان کر کے فرمایا: وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ "اور جو کفر کرے تو اللہ تعالیٰ سارے جہاں سے بے پروا ہے۔ سرکارِ مصطفےٰ نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تارکِ حج کو فرمایا کہ چاہے یہودی ہو کر

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

مرے یا نصرانی ہو کر۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

(۹)

عورتیں پردہ کو فرض جانیں۔ ہر نامحرم سے پردہ فرض ہے۔ نہ بے پردہ پھریں نہ بے پردہ گھر میں رہیں۔ جس کپڑے سے بال یا بدن چمکے اسے پہن کر یا کلائی، پنڈلی، گلا، سینہ کھلا رہنے کی حالت میں جس طرح اجنبی کے سامنے آنا حرام ہے یوں ہی اپنے جیٹھ، دیور، بہنوئی، سگے چچازاد بھائی، خالہ زاد بھائی پھوپھی زاد بھائی، ماموں زاد بھائی کے سامنے ہونا بھی حرام ہے حرام ہے بد انجام ہے۔ مردوں پر بھی فرض ہے کہ اپنی بیویوں، بیٹیوں، بہنوں وغیرہ محارم کو بے پردگی سے بچائیں، پردے کی تاکید کریں اور عدم تعمیل پر جنھیں سزا دے سکتے ہیں انھیں سزا دیں۔ جو مرد اپنے محارم کی بے پردگی کی پروا نہ کرے غیر محرموں کے سامنے پھرائے خصوصاً اس طرح کہ بے پردگی کیساتھ بعض اعضاء کی بے ستری بھی ہو وہ دیوث ٹھہرے گا۔ والعیاذ باللہ۔

(۱۰)

مرد داڑھی کو لازم جانیں، داڑھی شعار اسلام ہے، داڑھی منڈانا کتروانا حرام ہے۔ سید الانام سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰی (لمعۃ الضحیٰ مصنفہ سرکار اعلیٰحضرت) یعنی لبوں کو پست کراؤ اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔ داڑھی کی شرعی حد ایک مشت ہے جو اس سے کم کرادے وہ فاسق ہے، بعض مشہور درگاہوں کے سجادہ نشین حضرات جو اپنی داڑھی کتروا کر حد شرع سے کم کرادیا کرتے ہیں وہ غور کریں ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ ان پر جب خواہش نفسانی کا اتنا غلبہ ہے کہ اپنے چہرے پر چار انگل داڑھی نہیں بڑھا سکتے تو کسی ولی کے مزار کی سجادگی قبول کرنے کا ان کو کیا حق ہے؟

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

سرکار اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید مولانا جمیل الرحمٰن بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے داڑھی کے متعلق ایک نظم لکھی ہے، اس امید پر کہ شاید یہ نظم کسی دل کے لیے سامان ہدایت بن جائے، ذیل میں نقل کی جاتی ہے۔

اے مرے بھائی ذرا داڑھی منڈانا چھوڑ دے
شرم کر مہرِ خدا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

ہیں بظاہر بال لیکن نور ہے اسلام کا
شکل نورانی بنا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

شکل سے بیزار ہیں تیری خدا[1] و مصطفےٰ[2]
ان کو راضی کر ذرا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

تیری صورت دیکھ کر شیطاں کو ہوتی ہے خوشی
اور وہ دشمن ترا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

اپنی چوٹی بھی کسی ہندو نے کاٹی ہے بتا
تو نے کیوں ایسا کیا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

آل[3] و اصحاب[4] و نبی[5] نے بھی کبھی ایسا کیا
تو ہے کیوں ان سے جدا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

داڑھی کترانا، چڑھانا، مونڈنا سب ہے حرام
مان حکمِ مصطفےٰ داڑھی منڈانا چھوڑ دے

فرض ہے بھائی پہ، بھائی کو دے راہِ حق بتا
اس لیے میں نے کہا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

ہو جمیلؔ قادری کی التجا یا رب قبول!
امتِ خیر الوریٰ[6] داڑھی منڈانا چھوڑ دے

(۱۱)

جھوٹ، گالی، بدزبانی، چغلی، غیبت، بدکاری، ظلم، خیانت، نام ونمود غرور وتکبر وغیرہ افعال قبیحہ غلامی مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے رشتہ کو کمزور اور ضعیف کرتے رہتے ہیں لہٰذا مسلمانوں کو ان اعمال سیئہ سے بچنا نہایت ضروری ہے۔ اسلامی شعار وتہذیب پر یہ بہت بڑا ظلم ہے کہ مسلمان اپنا قومی لباس ترک کر کے کافروں کی وضع قطع کا لباس پہنیں۔ مسلمان مردوں، عورتوں پر لازم ہے کہ کافرانہ اور فاسقانہ لباس نہ خود پہنیں نہ اپنے بچوں کو پہنائیں۔

---

[1] عزوجل۔ [2] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ [3] [4] رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ [5] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ [6]

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

(۱۲)

سینما بینی کی وبا اسلامی معاشرہ کی دشمن ہے اور اب تو اس تاریک دور میں ٹیلی ویژن کا ظالم بُت، باپ، بھائی، بیٹا، بیوی، بہو، بیٹی، بہن اور داماد سب کی غیرت وحیا، شرم ولحاظ کو بری طرح لوٹ رہا ہے۔ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی غلامی کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان اپنے گھروں کو اس ظالم بُت کی نجاست سے پاک کریں۔

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّۃَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(منقول از روداد مدرسہ غوثیہ بڑھیا سنہ ۱۴۰۳ھ تا سنہ ۱۴۰۴ھ)

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ اَھْلَ السُّنَّۃِ مِنْ عِبَادِ حَضْرَۃِ
حَبِیْبِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَوَقَاھُمْ کَیْدَ
الْوَھَابِیَّۃِ وَمَکْرَ الدِّیَابِنَۃِ وَاَتَاھُمْ مَحَبَّۃَ رَسُوْلِہٖ
وَاِجْلَالَہٗ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَمَحَبَّۃَ اَحِبَّآءِ حَضْرَتِہٖ
مِنَ الْاَنْبِیَآءِ عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ السَّلَامُ وَالْاَوْلِیَآءِ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ وَھَدَانَا اِلَی الْبُغْضِ وَالْاِعْرَاضِ
مِنْ اَعْدَآءِہٖ وَاَعْدَآءِ اَحْبَابِہٖ وَاَکْمَلُ الصَّلٰوۃِ وَ
اَجْمَلُ السَّلَامِ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَاٰلِہِ الْکَرِیْمِیْنَ
وَصَحْبِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَعَلٰی
ابْنِہِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْبَغْدَادِیِّ الْجِیْلَانِیِّ وَشَھِیْدِ
مَحَبَّتِہِ الْمُجَدِّدِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ رَضَا الْبَرَیْلَوِیِّ الْاَفْغَانِیِّ

قصیدۂ درود

از اعلیٰحضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا قادری برکاتی بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کعبے کے بدرالدجیٰ تم پہ کروڑوں درود — طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود
شافعِ روزِ جزا تم پہ کروڑوں درود — دافعِ جملہ بلا تم پہ کروڑوں درود
اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا — جب نہ محمد ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کفِ پا چاند سا
سینہ پر رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود

گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو غفور و غفور
بخش دو جرم و خطا تم پہ کروڑوں درود

سینہ کہ ہے داغ داغ کہدو کرے باغ باغ
طیبہ سے آکر صبا تم پہ کروڑوں درود

تم ہو جواد و کریم، تم ہو رؤف و رحیم
بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروڑوں درود

شافی و نافی ہو تم کافی و وافی ہو تم
درد کو کر دو دوا تم پہ کروڑوں درود

برسے کرم کی بھرن پھولیں نعم کے چمن
ایسی چلا دو ہوا تم پہ کروڑوں درود

اپنے خطاواروں کو اپنے ہی دامن میں لو
کون کرے یہ بھلا تم پہ کروڑوں درود

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروڑوں درود

چند قرآنی فتاویٰ

سوال :۔ قرآن مجید کے محاورہ اور بولی میں کفری عقیدہ رکھنے والے لوگ ظالم ہیں یا نہیں ؟

جواب :۔ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (پ۳ ر۲ ع) یعنی کفری عقیدہ رکھنے والے لوگ خود ہی ظالم ہیں۔

سوال :۔ کفری عقیدہ رکھنے والے جو شرعاً ظالم ہیں کیا مسلمان ان سے میل جول، دوستی اور محبت کر سکتے ہیں ؟ یا نہیں ؟

جواب :۔ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ یعنی کفری عقیدہ والے ظالموں کی طرف مت جھکو ورنہ تمہیں جہنم کی آگ بھون ڈالے گی (پ۱۲ ر۱ ع)

سوال :۔ کھلے کفار و مشرکین اور کلمہ منافقین و مرتدین جو شرعاً ظالم ہیں مسلمانوں کا ان کے ساتھ میل جول، اٹھنا بیٹھنا جائز ہے یا نہیں ؟

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

جواب:۔ وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔ اور اگر شیطان تجھے بھلاوے تو یاد آئے پر ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھ۔ (پ ۷/ ع ۱۴)

سوال:۔ اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ اور دیگر مشرکین و مرتدین کفار کو کو دوست بنانا مسلمانوں کے لیے جائز ہے کہ نہیں؟

جواب:۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ الْكُفَّارَ اَوْلِیَآءَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

یعنی اے ایمان والو! جنھوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنا لیا، جنھیں تم سے پہلے کتاب (آسمانی) دی گئی انھیں اور (دیگر) کافروں کو دوست نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر ایمان رکھتے ہو۔ (پ ۶/ ع ۱۳)

سوال:۔ جو مسلمان عقائد اسلامیہ کو حق مانے، کسی عقیدۂ دینیہ کا انکار نہ کرے، نماز، روزہ، زکوٰۃ پر قائم رہے، مدرسہ اور مسجد کی تعمیر پر روپیہ خرچ کرے، اندھوں کی خبر گیری کرے اور بہت سے دوسرے نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔ لیکن بایں ہمہ کسی یہودی، نصرانی سے محبت بھی کرے تو ایسا نیک صالح انسان اللہ تعالےٰ کے نزدیک مسلمان ہے یا نہیں؟ ــــ اور کیا مسلمانوں کو یہ جائز ہے کہ وہ اہلِ کتاب یہودیوں اور نصرانیوں سے دوستی و محبت کریں؟

جواب:۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤی اَوْلِیَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ (پ ۶/ ع ۱۲)

یعنی اے ایمان والو! تم یہودیوں اور نصرانیوں کو دوست نہ بناؤ۔ وہ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور (اے مسلمانو!) تم میں جو شخص یہودیوں اور نصرانیوں سے محبت کرے گا تو (پھر) وہ (مسلمان نہیں) انھیں میں سے یہودی اور نصرانی ہے۔ بے شک اللہ (ایسے) بے انصاف لوگوں کو راہ نہیں دیتا۔

انتباہ جو کافر حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت میں ہونے کا دعویٰ کرے وہ قرآن مجید کی اصطلاح میں "یہودی" اور جو کافر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت میں ہونے کا دعویٰ کرے وہ "نصرانی" ہے۔ یہود و نصاریٰ، مجوس و ہنود وغیرہ مشرکین، یہ سب کھلے کفار اور دین اسلام کے علی الاعلان منکر ہیں۔ اور رہے مرتدین و منافقین مثلاً قادیانی، نیچری، رافضی، وہابی، دیوبندی وغیرہ تو یہ لوگ یہود و نصاریٰ وغیرہ کھلے کفار سے بہت زیادہ بدتر ہیں اس لیے کہ کھلے کافروں سے صرف مُوالات یعنی محبت و دوستی کا برتاؤ حرام ہے دنیوی معاملات ممنوع نہیں یعنی اُن سے خرید و فروخت، ان کے یہاں نوکری کرنا، ان کو اپنے یہاں نوکر رکھنا جائز ہے۔ لیکن مرتدین و منافقین سے دُنیوی معاملات بھی ممنوع ہیں۔

تو جب قرآن حکیم نے صاف صاف فتویٰ دے دیا کہ یہود و نصاریٰ سے قلبی محبت رکھنا کفر ہے تو قرآن ہی کا بِدَلَالَۃِ النَّصّ یہ بھی فتویٰ ہے کہ مرتدین و منافقین جو یہود و نصاریٰ سے بدرجہا بدتر ہیں ان سے دلی محبت کرنا شدید کفر و ارتداد ہے۔ اَب قرآن کے اس اجمالی فتویٰ کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

(۱) جو سنّی مسلمان قادیانیوں سے محبت کرے وہ سنّی نہیں رہ گیا منہ سُدھ ہو کر قادیانی ہو گیا۔

عہ جب کہ خلاف شرع امر کا ارتکاب نہ کرنا پڑے۔ ۱۲

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

(۲) جو سنّی مسلمان رافضیوں سے محبت کرے وہ سنّی نہیں رہ گیا مِنْھُمْ ہوکر رافضی ہوگیا۔

(۳) جو مسلمان نیچریوں سے محبّت کرے وہ سنّی نہیں رہ گیا مِنْھُمْ ہوکر نیچری ہوگیا۔

(۴) جو سنّی مسلمان دہریوں سے محبت کرے وہ سنی نہیں رہ گیا مِنْھُمْ ہوکر زندیق ہوگیا۔

(۵) جو سنی مسلمان محفلِ میلاد شریف قائم کرے، نیاز و فاتحہ کرے، سرکار خواجہ غریب نواز، سرکار محبوبِ الٰہی نظام الدین اولیاء، سرکار مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی، سرکار سالار مسعود غازی، سرکار مخدوم مہائمی، سرکار حاجی ملنگ سرکار شرف الدین یحییٰ مخدوم بہار، سرکار مخدوم مینا، سرکار بدیع الدین شاہ مدار، سرکار حاجی شاہ وارث علی وغیرہ اولیاء کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی بارگاہ میں حاضری کی خاطر اجمیر شریف، دہلی، کچھوچھہ مقدسہ ضلع فیض آباد، بہرائچ شریف، ماہم شریف شہر بمبئی، بھیونڈی بازی کلیان (بمبئی)، بہار شریف ضلع نالندہ، لکھنؤ، مکن پور شریف ضلع کانپور، دیوہ شریف ضلع بارہ بنکی وغیرہ جائے مگر بایں ہمہ دیوبندیوں، وہابیوں سے محبت کرے، میل جول رکھے تو وہ سُنی نہیں رہ گیا مِنْھُمْ ہوکر وہابی، دیوبندی ہوگیا جیسا کہ وہ حلوہ جو پاک اور ستھرا ہو، خوب لذّت دار ہو، اونچے دام کا ہو، مفرح قلب و دماغ ہو، خوشبودار ہو لیکن بایں ہمہ گوبر سے دوستی کرکے گوبر سے مل جائے تو وہ حلوہ نہیں رہ گیا گوبر ہوگیا۔

ہوسکتا ہے کہ اس مقام پر کوئی چرب زبان یہ کہہ کر سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکا دے کہ قرآن شریف میں تو صرف یہ بیان ہے کہ جو مسلمان یہودیوں

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

اور نصرانیوں سے محبت کرے وہ مِنہُم ہو کر یہودی، نصرانی ہو جائے گا۔
لیکن قرآن عظیم میں یہ کہاں ہے کہ سنّی مسلمان اگر وہابی، دیوبندی سے محبت کرے تو صرف محبت کی وجہ سے مِنہُم ہو کر وہابی، دیوبندی ہو جائیگا۔

حضرات ناظرین! مذکورہ بالا اعتراض کا جواب آسانی سے سمجھنے کے لیے ہم بطور تمہید قرآن مجید کی ایک آیت کریمہ پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ	یعنی اے مخاطب! اگر تیرے سامنے
اَحَدُهُمَا اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ	ماں باپ میں کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے
اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا	کو پہنچ جائیں تو ان سے "ہوں" نہ کہنا
قَوْلًا كَرِيْمًا (پ۱۵/ ۳ع)	اور نہ انھیں جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔

اب اگر کوئی یہ کہے کہ اللہ تعالےٰ نے ماں باپ کو مارنے پیٹنے، گالی دینے سے تو منع نہیں کیا، صرف "ہوں" کہنے اور جھڑکنے سے روکا ہے لہٰذا ماں باپ کو گالی دینا انھیں مارنا پیٹنا ممنوع نہیں۔ تو اسے یہی جواب دیا جائے گا کہ آیت کریمہ کا مقصد یہ ہے کہ ماں باپ سے "ہوں" بول کر یا انھیں ڈانٹ سنا کر ایذا اور دکھ نہ پہنچاؤ۔ تو چونکہ ماں باپ کو مارنے اور گالی دینے سے انھیں زیادہ رنج اور دکھ پہنچے گا اس لیے انھیں مارنا اور گالی دینا شدید ممنوع ہے۔ حاصل یہ ہے کہ جب ماں باپ کو جھڑکنا جو کار بد ہے قرآن کے نزدیک حرام ہے اگرچہ آیت کریمہ میں اس کار بدتر کا تذکرہ نہیں۔ اب مذکور بالا اعتراض کا جواب ملاحظہ ہو۔ یہود و نصاریٰ کافر ان بدیں اور ان سے بدتر مشرکین ہیں، اور ان سے بدتر کلمہ گو منافقین و مرتدین اور ان میں سب سے بدتر بارگاہ رسالت علیہ التحیۃ والثنا کے گستاخ اور باغی، وہابی، دیوبندی ہیں۔ تو جب قرآن حکیم نے بعبارۃ النص فتویٰ دیا

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کہ یہود و نصاریٰ سے قلبی محبت و وداد، کفر و ارتداد ہے تو اسی قرآن مجید کا بِدَلَالَۃِ النَّص یہ فتویٰ بھی ہے کہ وہابی دیوبندی سے دلی محبت اور قلبی موافقت شدید کفر و ارتداد ہے وَلِلّٰہِ الْحُجَّۃُ السَّامِیَۃُ۔

سوال :۔ اللہ تعالےٰ جو رَبُّ الْعٰلَمِیْن اور اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن ہے وہ کافروں کا دوست ہے یا دشمن ؟ یا نہ دوست نہ دشمن ؟

جواب :۔ فَاِنَّ اللّٰہَ عَدُوٌّ لِّلْکٰفِرِیْنَ ۝ (پ۱ / ۳ع) یعنی بیشک اللہ کافروں کا (ہرگز دوست نہیں بلکہ) دشمن ہے۔ ــــــ اور جب اللہ کافروں کا دشمن ہے تو دشمنانِ خدا سے قلبی محبت رکھنا ضرور کفر ہے۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ایک اہم یادداشت

آج سے ٹھیک آٹھ سال قبل ۲۱ / ۲۲ جمادی الاولی ۱۳۹۴ھ مطابق ۱۳ / ۱۴ جون ۱۹۸۴ء کو موضع چوکھڑا تحصیل ڈومریا گنج ضلع بستی میں سنیوں اور وہابیوں کے مابین ایک تحریری مناظرہ ہوا۔ سنی علماء کے سربراہ حضرت مولانا شاہ محمد صدیق احمد صاحب سجادہ نشین آستانہ قادریہ چشتیہ یارعلویہ براؤں شریف ضلع بستی تھے اور وہابی مولویوں کے سربراہ فاضلِ وہابیت ملا عبدالمبین منظر ناظم شمس العلوم موضع سمرا، پوسٹ سمری خان کوٹ ضلع بستی رہے۔

جب سنیوں کی طرف سے پہلی تحریر وہابیوں کے پاس پہنچی تو سربراہِ علمائے وہابیہ ملا منظر صاحب نے فریق ثانی سے مشورہ کیے بغیر اچانک تنہا اپنی مرضی سے دو غیر مسلم ٹھاکروں کو اس مذہبی مناظرہ کا حکم قرار دے کر لاؤڈ سپیکر سے اعلان کر دیا۔

موضع چوکھڑا ٹھاکروں کا گاؤں ہے۔ فاضل وہابیہ کا مقصد واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب اس اچانک کارروائی سے یہ تھا کہ دینی امور میں غیر مسلم کو حکم ماننے سے سنی حضرات انکار کر دیں گے تو ٹھاکروں کو سنیوں کے خلاف بھڑکانے کا بہترین موقع مل جائے گا کہ دیکھیے صاحب! ہم لوگ تو آپ حضرات کی اتنی عزت کرتے ہیں کہ اپنے خالص دینی معاملہ میں بھی آپ کو حکم مانتے ہیں لیکن سنی لوگ آپ کو حکم ماننے سے انکار کر کے آپ سب کی بےعزتی کر رہے ہیں۔ یہ لوگ مناظرہ کرنے نہیں آتے ہیں بلکہ آپ کے گاؤں میں فساد اور جھگڑا کرنے آتے ہیں ـــــ اور پھر جب سنی حکم ماننے سے انکار کر

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

دیں گے تو مناظرہ سے چھٹی مل جائے گی۔

سنیوں کی طرف سے پہلی تحریر لے کر مولانا محمد حلیم صاحب ساکن بھاؤپور وہابیوں کے پاس گئے تھے۔ جب سربراہ علمائے وہابیہ نے تنہا اپنی مرضی سے دونوں ٹھاکروں کو حکم قرار دے کر لاؤڈ اسپیکر سے اعلان کر دیا تو مولانا موصوف نے موقع کی نزاکت کا احساس کر کے منظور کر لیا اور مناظرہ کی کارروائی جاری ہو گئی۔

دو دن تک مناظرہ ہوتا رہا۔ آخر میں جب علمائے وہابیہ جواب سے عاجز آ گئے تو انھیں کے مقرر کردہ حکم صاحبان نے بذریعہ لاؤڈ اسپیکر اہل سنّت کی فتح کا زبانی اعلان کیا پھر فیصلہ کی تحریر مرتب کر کے بارہ بجے رات میں لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ اپنا تحریری فیصلہ پڑھ کر مجمع عام کو سنایا۔

انجمن اہل سنت شعبۂ دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف ضلع بستی نے رجب ۱۳۹۴ھ میں ایک پوسٹر کے ذریعہ مناظرہ کے حکم صاحبان کا تحریری فیصلہ شائع کیا پھر حضرت مولانا سید مظفر حسین صاحب ایم۔ پی کچھوچھوی نے دوبارہ اس پوسٹر کی طباعت کرائی اور ایک ہزار کی تعداد میں اسے شائع کیا۔ اب تیسری بار اس اہم یادداشت کو محفوظ رکھنے کی خاطر مدرسہ غوثیہ بڑھیا کی سالانہ روداد میں اس پوسٹر کو شامل کیا جا رہا ہے۔

موضع چوکھڑا تحصیل ڈومریا گنج ضلع بستی کے

مناظرہ میں اہلسنت و جماعت کی فتح مبین

مژدہ ہو حق پسندوں کو کہ ۲۱/۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۴ھ مطابق ۱۳/۱۴ جون ۱۹۷۴ء عیسوی کو موضع چوکھڑا تحصیل ڈومریا گنج ضلع بستی اہلسنت و جماعت اور وہابیوں کے مابین ایک فیصلہ کن تحریری مناظرہ ہوا جس میں بعونہ تعالیٰ ثم

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

بعون رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سنیوں کو عظیم الشان فتح اور وہابیوں کو شکست فاش ہوئی۔ چنانچہ جس وقت وہابی علما جواب سے عاجز آ گئے تو مناظرہ کے حکم صاحبان جو وہابیوں ہی کے منتخب کردہ تھے انھوں نے ذریعہ لاؤڈ اسپیکر اہل سنت کی فتح کا اعلان کیا اور پھر میدان مناظرہ ہی میں ایک فیصلہ تحریر کیا اور اسے پڑھکر مجمع کو سنایا، ان کا تحریری فیصلہ درج ذیل ہے۔

فیصلہ کا اردو ترجمہ[1]

ہم کہ ٹھاکر بھولا سنگھ ولد شمبھو سنگھ و ٹھاکر رگھوراج سنگھ ولد دیپی سنگھ موضع چوکھڑا تھانہ اٹوا ضلع بستی کے رہنے والے ہیں۔

یہ کہ ہمارے گاؤں میں سنت جماعت اور وہابی دیوبندی گروہ میں مذہبی مناظرہ (بحث و مباحثہ) ہوا جس میں ہم دونوں کو وہابی دیوبندی نے مناظرہ میں (حَکَم) یعنی ہار جیت کا فیصلہ کرنے والا قرار دیا۔ سنت جماعت والوں نے بھی منظور کیا۔ بیچ میں شری ٹھاکر پرشاد پردھان موضع چوکھڑا کو دنگا فساد روکنے کا ذمہ دار دونوں پارٹی نے بنایا۔ کل تاریخ ۱۳ جون سنہ ۱۹۷۴ء کو دس بجے رات سے دونوں جماعت کے درمیان مناظرہ شروع ہوا لیکن درمیانِ مناظرہ یہ شرط بھی رکھی گئی کہ جو بھی پارٹی سوالوں کا جواب نہ دے سکے گی اس کی ہار مانی جائے گی۔ نیز ہاری ہوئی پارٹی کو سو روپیہ جرمانہ بھی دینا پڑے گا۔

بہرحال ۱۳ جون ۱۹۷۴ء سے ۱۴ جون ۱۹۷۴ء کو گیارہ بجکر پچاس منٹ رات میں وہابی دیوبندی جماعت نے سنت جماعت کے علماء کے سوال کا جواب نہ دے پانے کی وجہ سے میدان مناظرہ خالی کر دیا۔ سنت جماعت نے بارہا للکارا کہ ہمارے سوال کا جواب دو ابھی مت بھاگو۔ لیکن وہابی دیوبندی لوگ سنت جماعت کے علماء کا بلا جواب دیتے چلے گئے اس لیے سو روپیہ جرمانہ والا

---

[1] فیصلہ کی تحریر ہندی زبان میں ہے یہاں اس کا ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

روپیہ پلانے کے حقدار سنت جماعت کے لوگ ہیں۔

لہٰذا ہم دونوں فیصلہ کنندگان نے یہ فیصلہ دیا کہ سنت جماعت والی پارٹی کی فتح ہوئی۔ ساتھ ہی وہابی دیوبندی جماعت کی عظیم شکست ہوئی اور آئی ہوئی جنتا بھی اس فیصلہ پر راضی ہوئی۔

(دستخط) رگھوراج سنگھ

۱۴ جون ۱۹۷۴ء بوقت بارہ بجے رات

عقائدِ دینیہ اسلامیہ

دہریہ اور ملحدین کے سوا باقی کلمہ گو فرقوں میں کوئی ایسا نہیں جو عقیدہ کی اہمیت کا منکر ہو۔ عقیدہ جڑ اور عمل شاخ۔ اگر عقیدہ حق ہے تو عملِ خیر کارآمد و نفع بخش ہے۔ اور اگر عقیدہ باطل اور کفری ہے تو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقہ، قربانی، تلاوت قرآن مجید، تبلیغ اسلام وغیرہ سب اعمال اکارت اور حبط ہیں۔ دین اسلام کے نام پر دنیا میں طرح طرح کے عقائد پھیلائے گئے ہیں۔ ہم ذیل میں عقیدوں کی دو لائن پیش کرتے ہیں۔ آپ کو فیصلہ کرنا ہے کہ کس لائن کا عقیدہ آپ کو پسند ہے۔

دائیں لائن کے عقائد	بائیں لائن کے عقائد
(۱) اللہ تعالیٰ ازلی، ابدی طور پر سچا ہے، جھوٹا ہونا محال بالذات ہے ہرگز ہرگز ممکن نہیں	(۱) خدا ضرور سچا ہے مگر اس کا جھوٹا ہونا قطعی ممکن ہے اس کا کذب محال بالذات نہیں۔
(۲) اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے غیب کا عالم ہے	(۲) یہ خدا ہی کی شان ہے کہ جب چاہے

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

دائیں لائن کے عقائد	بائیں لائن کے عقائد
اور ہمیشہ غیب کا عالم رہے گا۔ یہ ہرگز اس کی شان نہیں کہ غیب دریافت کرے۔	غیب کی بات دریافت کرے۔
(۳) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرات انبیائے کرام و اولیائے کرام عزت و عظمت والے بندے ہیں، ان حضرات کو ذرۂ ناچیز سے کم تر کہنا اور چمار سے زیادہ ذلیل قرار دینا انتہائی کمینگی اور اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی عزت کی توہین ہے۔	(۳) خدا کے دربار میں انبیاؑ و اولیاؑ ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کم تر اور چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں۔
(۴) سرکار مصطفےٰ رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہ تعلیم ربانی زمین و آسمان سارے جہان کا علم ہے۔	(۴) رسول خدا کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔
(۵) سرکارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصال کے بعد اپنی قبر مقدس میں حقیقی دنیوی زندگی کے ساتھ زندہ ہیں۔	(۵) رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام مر کر مٹی میں مل گئے۔
(۶) اللہ تعالیٰ نے سرکار اعظم پیارے مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سارے جہان میں سب سے بڑا علم والا بنایا ہے، قرآن مجید کا ارشاد ہے: وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ	(۶) ابلیس کو ساری زمین کا علم حاصل ہے۔ رسولِ خدا کو زمین کا یہ وسیع علم حاصل نہیں۔ جو رسول خدا کے لیے ساری زمین کا علم مانے وہ مشرک بے ایمان ہے۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

دائیں لائن کے عقائد	بائیں لائن کے عقائد
وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۔ بہ فضل الٰہی و بہ تعلیم الٰہی سرکار اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو ساری زمین اور سارے آسمان کا علم حاصل ہے۔	
(۷) آیت کریمہ میں خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ کا معنی آخر الانبیاء ہے۔ سرکار مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننا دینِ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے جو کلمہ گو اس عقیدہ کو نہ مانے وہ کافر و مرتد ہے	(۷) سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننا عوام جاہلوں کا خیال ہے۔ اہل فہم کے نزدیک خاتم النبیین کا معنیٰ آخری نبی نہیں بلکہ خاتم ذاتی ہے۔
(۸) حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے بعد اب کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔	(۸) چونکہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی نہیں بلکہ خاتم ذاتی ہے اسلئے حضور کے بعد نیا نبی پیدا ہو سکتا ہے۔
(۹) التحیات پڑھتے وقت عین حالت نماز میں سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دھیان کرتے ہوئے سرکار مصطفےٰ نبیُ الانبیاء کو پکارنا اور سرکار کو مخاطب کر کے سلام کرنا ضروری ہے۔	(۹) حالت نماز میں حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا دھیان باندھنا گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوبنے سے بہ درجہا بدتر ہے۔ نماز پڑھنے کی حالت میں سرکار کی طرف خیال لے جانے سے نمازی شرک سے قریب ہو جاتا ہے۔
(۱۰) سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم مسلمانوں کے آقا، مولیٰ اور حاکم	(۱۰) رسول خدا، عام انسانوں کے بڑے بھائی ہیں اور عام انسان رسول خدا

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

دائیں لائن کے عقائد	بائیں لائن کے عقائد
ہیں۔ سرکار کو بڑے بھائی کے درجہ میں اتارنا چھچھورا پن اور سرکار کی شان میں گستاخی ہے۔	کے چھوٹے بھائی ہیں۔ رسولِ خدا کی تعظیم بڑے بھائی کے اتنا ہونا چاہیئے۔
(۱۱) سارے مسلمان آپس میں بھائی ہیں قرآن مقدس فرماتا ہے: اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ۔	(۱۱) سب انسان آپس میں بھائی ہیں
(۱۲) مسلمان جن، مسلمان انسان کا ضرور بھائی ہے البتہ کافر انسان مسلمان اِنسان کا ہرگز بھائی نہیں۔ (تعلیم قرآن)	(۱۲) مسلمان جنات، مسلمان انسان کا ہرگز بھائی نہیں اور کافر انسان مسلم انسان کا ضرور بھائی ہے۔ (تعلیم شیطان)
(۱۳) سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سارے جہان کے رسول اور سارے عالم کے حاکم ہیں۔ مسلم شریف میں ہے: وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّۃً (مسلم شریف جلد اول ص ۱۹۹)	(۱۳) رسول خدا اپنی امت میں ایسے ہیں جیسے کسی گاؤں کا چودھری اور پردھان۔
(۱۴) جو سرکار کی حاکمیت میں چون وچرا کرے وہ کافر اور جہنمی ہے۔	(۱۴) جس کا نام محمد یا علی ہے کسی چیز کا مالک و مختار نہیں۔

بطور نمونہ یہ چند عقائد لکھے گئے ہیں۔ ان میں دائیں لائن کے عقیدے حق اور سنیت کے مطابق ہیں اور بائیں لائن کے عقائد باطل اور سنیت کے مخالف ہیں جن کو بائیں لائن کے عقائد پسند ہیں وہ ہرگز سنی نہیں۔ اگر وہ اپنے کو سنی کہلاتا ہو تو وہ چور جھوٹا عیار و مکار ہے عوام اسکے فریب سے ہمیشہ چوکنا رہیں۔ وَاللہُ تعالیٰ ھُوَ الْھَادِیْ جَلَّ شَانُہٗ۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی مَنْ کَانَ نَبِیًّا وَسَیِّدُنَا اٰدَمُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ
وَالتَّسْلِیْمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ
وَصَحْبِہِ الْمُکَرَّمِیْنَ وَاَزْوَاجِہِ اُمَّہَاتِ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَابْنِہِ السَّیِّدِ الْکَرِیْمِ الْغَوْثِ
الْاَعْظَمِ اَجْمَعِیْنَ ۝

تبرکاتِ اشرفیہ

عام سنی مسلمانوں کی بصیرتِ ایمانی کے لیے ذیل میں حضور گل گلزارِ جیلانی گلبن خیابانِ سمنانی حضرتِ مولانا سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین چشتی اشرفی مسند نشین سرکار کچھوچھہ ضلع فیض آباد (علیہ الرحمۃ والرضوان) کے دو مکتوبِ گرامی نقل کیے جاتے ہیں۔ یہ دونوں مکتوب الصوارم الہندیہ مطبوعہ اہل سنت برقی پریس مرادآباد میں شائع ہو چکے ہیں، پہلا مکتوب شہر سورت کے کسی مرید کے نام ہے اور دوسرا مکتوب شہر سورت کے جملہ مریدوں کے نام ہے۔

پہلا مفاوضہ عالیہ | فرزند عزیز سلمہ اللہ تعالیٰ ——

فقیر سید ابو احمد اللہ عرف محمد علی حسین الاشرفی الجیلانی
بعد دعائے درویشانہ و سلام خوب کیشانہ مدعا نگار ہے۔ تمہارا جوابی

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کارڈ آیا، خوشی حاصل ہوئی۔ میں ادھر آنے کا ارادہ رکھتا تھا مگر چند وجوہ سے نہ آسکا۔ اِن شاء اللہ تعالیٰ بعد عرس شریف حضرت جد اعلیٰ قدس سرہٗ بشرطِ زندگی ماہ جمادی الثانی ۱۳۴۰ھ تک سورت میں آؤں گا۔ اب میرے آنے کو غنیمت سمجھنا میں بہت ضعیف ہوتا جاتا ہوں، اور فرقۂ گاندھویہ (تحریک خلافت والے لوگوں) کی رفاقت اور ان کا ساتھ دینا جائز نہیں ہے،

اور مولانا احمد رضا خاں صاحب عالمِ اہل سنت کے فتووں پر عمل کرنا واجب ہے، کافروں کا ساتھ دینا ہرگز ہرگز جائز نہیں ہے اور ہمارے جملہ مریدان ومحبان اور جمیع پرسان حال کو سلام ودعا کہنا۔

۲۱ ماہ ذی الحجہ ۱۳۳۹ ہجری (منقول از الصوارم الہندیہ ص۹۵)

دوسرا مفاوضۂ عالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فقیر سید ابو احمد المدعو محمد علی حسین الاشرفی الجیلانی کی جانب سے جمیع مریدان اور محبانِ خاندانِ اشرفیہ کو واضح ہو کہ فرزند حاجی غلام حسین جو ہمارے خلیفہ برہمچاری (مولانا) قطب الدین سہیلِ ہند کے مرید ہیں اگر ان سے اور آپ لوگوں سے کسی مسئلہ میں اختلاف ظاہری پیدا ہو تو لازم ہے کہ اس کو فقیر کے پاس لکھکر باعث تسکین کرلو۔ اس فقیر کو مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک خاص رابطۂ خصوصیت ہے یعنی حضرت مولانا سید آل رسول احمدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مولانا کے پیر نے مجھ کو اپنی طرف سے خلافت عطا فرمائی ہے۔ مولانا بریلوی اور اس فقیر کا مسلک ایک ہے۔ اون کے فتوی پر میں اور میرے مریدان عمل کرتے ہیں۔ بڑی نادانی کی بات ہے کہ ایک خاندان اور ایک سلسلہ کے لوگوں میں صورتِ نفاق

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

پیدا ہو۔ میں عنقریب بمبئی سے سورت آؤں گا۔ جملہ مریدان و محبان کو فقیر کی طرف سے سلام و دعا پہنچے۔

عبدہٗ الفقیر السید ابو احمد المدعو محمد علی حسین الاشرفی الجیلانی

(منقول از الصوارم الہندیہ صفحہ ۶)

مسلمانانِ اہلِ سُنّت کے اسلام و سنیّت کے استحکام کی خاطر دارالافتاء جامعہ اشرفیہ آستانہ عالیہ سرکار کچھوچھہ مُقدسہ ضلع فیض آباد کا ستاون سال قبل جاری کردہ فتویٰ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے، اِس فتویٰ کو مفتیٔ جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف حضرت مولانا محمد المدعو بہ اَفضل الدین علیہ الرحمہ نے مرتب کیا اور حضرت علامہ مولانا سید احمد اشرف قادری چشتی اشرفی جیلانی، حضرت علامہ مولانا سید محمد محدّثِ اعظمِ ہند اور دیگر علمائے جامعہ اشرفیہ آستانہ کچھوچھہ مقدسہ نے اپنی تصدیق سے اس فتویٰ کو مزین کیا۔

فتوائے آستانہ کچھوچھہ مقدسہ

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْوَهَّابِ ط اَقُوْل وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق

بیشک مرزا غلام احمد قادیانی دعویٰ نبوت کرکے کافر ہوا۔ بلاشبہ رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبیٹھی و اشرف علی تھانوی و قاسم نانوتوی نے اپنی تصنیفات "براہین قاطعہ، حفظ الایمان، تحذیر الناس وغیرہ میں سرکار الوہیت و دربار رسالت میں گستاخی اور منہ زوری کی، جس کی بناء پر مردودِ بارگاہ ہوئے اور ذرّیتِ ابلیس میں پناہ پایا۔ علمائے حرمین طیبین نے مجموعہ فتاویٰ حُسام الحرمین میں جو فتوی ان کے

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

حق میں صادِر فرمایا ہے اس کا لفظ لفظ صحیح اور نقطہ نقطہ حق و درست ہے
جس کا انکار نہ کرے مگر جاہل یا منافق۔ اور اسی بناء پر ہم ان لوگوں کو کافر
و مرتد جانتے اور اعتقاد رکھتے ہیں اور ہر وہ شخص جو اپنے مسلمان ہونے
کا مدعی ہو اوس پر فرض ہے کہ ان گستاخانِ بارگاہ محبوب ذی الجلال
والجاہ کو کافر جانے اور دل میں ایسا ہی اعتقاد رکھے کہ مَنْ شَكَّ فِيْ
كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ فقہائے کرام کا قانون ہے ھٰذَا
مَا عِنْدِیْ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحٰنَهٗ تَعَالٰی وَعِلْمُهٗ اَتَمُّ
وَاَحْكَمُ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ وَنُوْرِ
عَرْشِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلِ الْعٰلَمِیْنَ كَتَبَهُ الْعَبْدُ
الْمِسْكِیْنُ مُحَمَّدُ الْمَدْعُوْ بِاَفْضَلِ الدِّیْنِ الْبِهَارِیْ غَفَرَ لَهٗ
اللّٰهُ الْبَارِیْ اٰمِیْن اَلْاِفْتَاءُ فِی الْجَامِعَةِ الْاَشْرَفِیَّةِ الْكَائِنَةِ
بِحَضْرَةِ كَچھوچھه الْمُقَدَّسَة ضِلَعُ فَیْضَ اٰبَاد۔

تَصْدِیْقَات

(۱) نِعْمَ الْجَوَابُ وَحَبَّذَا التَّحْقِیْقُ
وَبِالْقَبُوْلِ وَ الْاِتِّبَاعِ حَرِیٌّ
وَحَقِیْقٌ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَاَنَا
الْعَبْدُ الْفَقِیْرُ السَّیِّد اَحْمَد اَشْرَف الْقَادِرِی
الْجِشْتِی الْاَشْرَفِی الْجِیْلَانِی كَانَ
لَهُ الْفَضْلُ الرَّبَّانِی۔

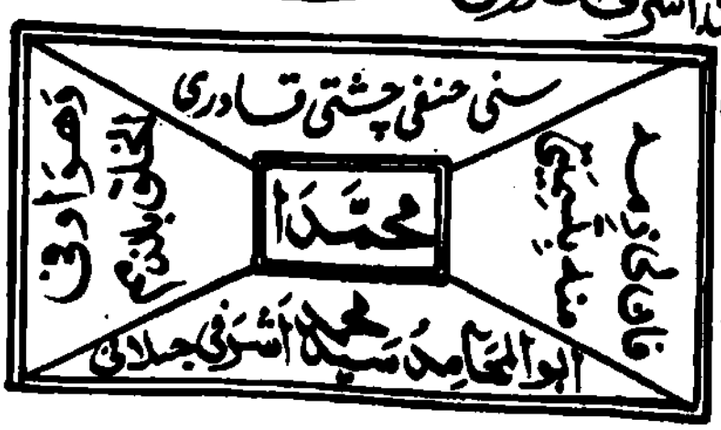

(۲) لَا رَیْبَ اَنَّ فَتَاوٰی عُلَمَاءِ
الْحَرَمَیْنِ الْمُحْتَرَمِیْنِ فِیْ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

تَكْفِيرِ هٰؤُلَاءِ الْمَذْكُورِينَ صَحِيحَةٌ وَأَنَا الْفَقِيرُ أَبُو الْمَحَامِدِ لِلسَّيِّدِ
مُحَمَّدٍ الْأَشْرَفِيِّ الْجِيلَانِيِّ عَفَا عَنْهُ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۔

(۳) أَنَا مُؤَيِّدٌ مَا أَجَابَ فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ ذَكَرُوا قَدِ
ارْتَدُّوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ كَافِرِينَ وَمَا أَفْتَى بِهِ عُلَمَاءُنَا مِنَ
الْمُتَوَسِّرِينَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى مُتَوَسِّرِهِمَا وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ فَهُوَ حَقٌّ صَحِيحٌ لَا شَكَّ فِيهِ أَصْلًا وَلَا يَنْبَغِي
أَنْ يَرْتَابَ فِيهِ أَحَدٌ بَعْدَ أَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ
لَا وَإِنَّهُمْ كَذَّبُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَهُمُ الَّذِينَ آمَنُوا بِأَفْوَاهِهِمْ
وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ فَخَتَمَ
اللّٰهُ عَلَى سَمْعِهِمْ وَعَلَى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ
عَظِيمٌ قَالَ بِفَمِهِ وَحَرَّرَ بِيَدِهِ الْفَقِيرُ مُعِينُ الدِّينِ أَحْمَدُ
غَفَرَ لَهُ الْأَحَدُ صَدْرُ الْمُدَرِّسِينَ فِي الْجَامِعَةِ الْأَشْرَفِيَّةِ الْوَاقِعَةِ

فِي كَچْهُوچَهَةِ الْمُقَدَّسَةِ

(۴) لِلّٰهِ دَرُّ الْمُجِيبِ الْمُصِيبِ فِي مَا أَظْهَرَ الْحَقَّ وَبَيَّنَ أَنَّ
أُولٰئِكَ الْمَذْكُورِينَ قَدْ كَفَرُوا بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ فَلَا اعْتِذَارَ
لَهُمْ بَعْدَ أَنْ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَهٰذَا اعْتِقَادُنَا أَنَّهُمُ
اتَّبَعُوا الشَّيْطَانَ فَامْتَثَلُوا مَا أَمَرَهُمْ وَاتَّخَذُوهُ وَلِيًّا وَمَنْ
يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا فَسَاءَ وَلِيًّا قَالَهُ بِفَمِهِ وَحَرَّرَهُ بِيَدِهِ لِعَبْدِ
الْمِسْكِينِ أَبُو الْمُعِينِ السَّيِّدُ مُحْيِي الدِّينِ الْأَشْرَفِيُّ الْجِيلَانِيُّ
الْمُتَوَطِّنُ فِي كَچْهُوچَهَ الْمُقَدَّسَةِ

(۵) الجواب صحیح سید حبیب اشرف

(۶) الجواب صحیح۔ فقیر محمد سلیمان اکریوی۔ مدرس جامعہ اشرفیہ

اشرفی الجیلانی
ابو المعین محی الدین۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

امکانِ کذب کا فتنہ

از حضرت علامہ مولانا مفتی بدرالدین احمد صاحب قبلہ
قادری رضوی گورکھپوری علیہ الرحمۃ والرضوان

جھوٹ ایک ایسا عیب ہے جس سے سبھی لوگ نفرت کرتے ہیں یہاں تک کہ خود جھوٹا آدمی بھی جھوٹ کو بُرا جانتا ہے چنانچہ اگر بھری محفل میں اس کا جھوٹا ہونا ظاہر کر دیا جائے تو وہ چڑھے گا جھنجھلائے گا اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹ بولنا بڑا چھچھورا کام ہے۔ لیکن محترم قارئین کو یہ جان کر سخت حیرت ہوگی کہ وہابی مذہب نے سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْعِزَّۃِ جَلَّ شَانُہٗ کے حق میں جھوٹ بولنا جائز قرار دیا ہے۔

امکان کذبِ الٰہی کا فتنہ سب سے پہلے مُلّائے دہلوی مولوی اسمٰعیل نے ایک اعتراض کے جواب میں کھڑا کیا۔ واقعہ یوں ہے کہ قدیم زمانے سے مسلمانوں کا یہ اعتقاد چلا آرہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے سرکارِ مصطفےٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بے مثل پیدا فرمایا ہے۔ حضور کا مثل ہونا محال ہے۔ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اس اعتقاد کی مخالفت کرتے ہوئے یہ نیا عقیدہ پیدا کیا کہ سرکارِ مصطفےٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے مثل نہیں بلکہ سرکار جیسے سیکڑوں محمد پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس پر اُس زمانے کے علمائے

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

اسلام نے اعتراض کیا کہ حضور کا مثل کیونکر ممکن ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کے حق میں فرما دیا وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ یعنی پیارے مصطفےٰ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔ تو اب حضور کا مثل ہرگز ممکن نہیں۔

توضیح اس مقام کی یہ ہے کہ ختم نبوت کا وصف شرکت قبول کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا جس کا معنی یہ ہے کہ آخری نبی صرف ایک ہی شخص ہو سکتا ہے کسی دوسرے کا آخری نبی ہونا عقلاً محال بالذات ہے اب رہی یہ بات کہ وہ ایک شخص کون ہے جس کو ختم نبوت کا تاج پہنایا گیا تو اللہ تعالیٰ جَلَّ مَجْدُہٗ نے خبر دی کہ وہ ایک شخص پیارے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جنھیں آخری نبی بنایا گیا تو خود رَبُّ الْعِزَّۃ جَلَّ جَلَالُہٗ نے حضور کو خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ کہہ کر خبر دے دی کہ میرے مصطفےٰ کا مثل ممکن نہیں بلکہ محال بالذات ہے۔

سابق علمائے اسلام نے یہی اعتراض مولوی اسمٰعیل دہلوی پر کیا کہ تم جو حضور کا مثل ممکن بتاتے ہو اس سے خبر الٰہی کا جھوٹا ہونا لازم آرہا ہے لیکن چونکہ خبر الٰہی کا جھوٹا ہونا بالاتفاق محال ہے ہرگز ممکن نہیں اس لیے سرکارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مثل بھی ہرگز ہرگز ممکن نہیں) اس اعتراض کے جواب میں مُلّا اسمٰعیل دہلوی نے امکان کذب الٰہی کا فتنہ کھڑا کیا اور مسلمانوں میں یہ کفری عقیدہ پھیلایا کہ اللہ تعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ کا جھوٹ بولنا ممکن ہے محال نہیں ہے۔ (نَعُوْذُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ ذٰلِكَ)

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

آیتِ کریمہ: وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ کے بارے میں مُلّا دہلوی نے یہ جواب دیا بعد اخبار ممکن ست کہ ایشاں را فراموش گردانیدہ شود پس قول قول بامکان وجود مثل اصلا منجر بتکذیب نصے از نصوص نہ گردد (یکروزی بحوالہ سبحٰن السبوح ص۶۷) یعنی اللہ تعالیٰ نے جو آیتِ کریمہ میں حضور کے خاتم الانبیاء ہونے کی خبر دی ہے اس خبر دینے کے بعد ممکن ہے کہ یہ آیت لوگوں کو بھلا دی جائے لہٰذا حضور کا مثل پائے جانے کو ممکن کہنا اس سے کسی آیتِ قرآن کا جھٹلانا لازم نہیں آتا۔ مُلّائے دہلوی کے جواب کا معنی یہ ہے کہ جب سرکارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مثل پیدا ہوگا تو اس وقت اللہ تعالیٰ خَاتَمُ النّبیین والی آیتِ کریمہ لوگوں کے دلوں سے بھلا دے گا اور جب آیتِ کریمہ کسی کو یاد ہی نہ رہ جائے گی تو خبرِ الٰہی کو کون جھٹلائے گا۔ حاصلِ جواب یہ ہے کہ امامِ وہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی خبر کا جھوٹا ہونا درست ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہاں اس بات میں حرج ہے کہ بندے اللہ تعالیٰ کے کذب پر آگاہ ہو جائیں اس حرج سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ قرآن کی آیتوں کو بندوں کے دل سے بھلا دے گا۔ مَعَاذَ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلمین یہ ہے باطل کفری عقیدہ وہابیوں کا۔

مسلمان کہلانے کا تقاضہ تو یہ تھا کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی سرکارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی افضلیت پر حملہ نہ کرتے اور اس بات پر ایمان لاتے کہ ختمِ نبوت کے وصف میں سرکار کا مثل و نظیر محال بالذات ہے لیکن وہ اگر شیطان کے بہکانے سے بہک

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

گئے تھے تو علمائے اسلام کے ٹوکنے پر تو ان کو سنبھل ہی جانا چاہیے تھا مگر برا ہو پندار علم کا جس نے ان کو ایک دوسرے کفری عقیدہ کی طرف ڈھکیل دیا۔ یعنی امکان نظیر کے اعتقاد باطل نے ان کو امکان کذب الٰہی کا معتقد بنا دیا۔ چنانچہ انھوں نے خاص مسئلہ امکان کذب کے ثبوت میں ایک کتاب یکروزی لکھ کر امت میں ایک فتنۂ عظیم کھڑا کر دیا۔ اس کتاب کے دلائل کا حال یہ ہے کہ جس طرح ایک جھوٹی بات کو صحیح ثابت کرنے کے لیے دسوں جھوٹ گڑھنا پڑتا ہے ٹھیک اسی طرح اللہ رب العزت کا کذب ثابت کرنے کے لیے ان کو ایسی ایسی دلیلیں گڑھنی پڑیں جو سیکڑوں کفریات کا پٹارا ہیں جس کو اس کا مشاہدہ کرنا ہو وہ سرکار اعلیٰحضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس تصنیف سُبْحٰنُ السُّبُّوح صـ ۳۳ تا صـ ۶۶ کا مطالعہ کرے۔

بہت سے سادہ لوح حضرات کا گمان ہے کہ سنیت اور وہابیت کے درمیان صرف چند فروعی امور میں اختلاف ہے لیکن یہ گمان شدید غلط ہے کیونکہ سنیت اور وہابیت کا اختلاف فروعی امور میں ہونے کے ساتھ ساتھ بنیادی مسائل میں بھی ہے یہاں تک کہ خود ایمان باللہ کے مسئلہ میں ہمارا اور وہابیوں کا شدید بنیادی اختلاف ہے۔ چنانچہ ہم اللہ تعالیٰ کے حق میں یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اس کا صدق ازلاً و ابداً واجب ہے لہٰذا اس کا کذب ممکن نہیں بلکہ محال بالذات ہے اور وہابی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کذب ممکن ہے لہٰذا صدق واجب نہیں۔ اور یہ بالکل ظاہر بات ہے کہ وجود صدق کا عقیدہ اور امکان کذب کا عقیدہ ان دونوں میں قطعی بنیادی اختلاف ہے

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

اس لیے ثابت ہو گیا کہ ایمان باللہ کے مسئلہ میں ہمارا اور وہابیوں کا سنگین بنیادی اختلاف ہے۔

یوں تو جس مسلمان کا لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم) پر ایمان ہے اس کا فطری طور پر یہ عقیدہ ہے کہ اللہ رب العزۃ جَلَّ جَلَالُہٗ کا جھوٹا ہونا ہرگز ہرگز ممکن نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ازلاً صادق رہا اور ہے اور ابد تک صادق رہے گا تو کذب کے امکان کی جڑ تو یہیں سے کٹ گئی لیکن چونکہ وہابیوں نے اسلامی عقیدہ کے نام سے مسلمانوں میں یہ فتنہ پھیلا رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹا تو نہیں مگر اس کا جھوٹا ہونا ممکن ہے اس لیے ہم سادہ لوح مسلمانوں کے اطمینان کی خاطر عقائدِ اسلامیہ کی قدیم کتابوں سے چند حوالے ذیل میں تحریر کرتے ہیں۔

۱۔ شرح مقاصد میں ہے اَلْکِذْبُ مُحَالٌ بِاِجْمَاعِ الْعُلَمَاءِ لِاَنَّ الْکِذْبَ نَقْصٌ بِاتِّفَاقِ الْعُقَلَاءِ وَھُوَ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مُحَالٌ (بحوالہ سُبْحٰنَ السُّبُّوْح ص۱) یعنی اللہ تعالیٰ کا کذب باجماع علماء محال ہے اس لیے کہ وہ باتفاق عقلاء عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔

۲۔ شرح عقائد نسفی میں ہے کِذْبُ کَلَامِ اللّٰہِ تَعَالٰی مُحَالٌ (بحوالہ سُبْحٰنَ السُّبُّوْح ص۱) یعنی کلام الٰہی کا جھوٹا ہونا ممکن نہیں۔

۳۔ طوالع الانوار میں ہے اَلْکِذْبُ نَقْصٌ وَالنَّقْصُ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مُحَالٌ (سبحٰن السبوح ص۱) یعنی جھوٹ عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

۴۔ مواقف کی بحث کلام میں ہے اِنَّہٗ تَعَالٰی یَمْتَنِعُ عَلَیْہِ الْکَذِبُ اِتِّفَاقًا اَمَّا عِنْدَ الْمُعْتَزِلَۃِ فَلِاَنَّ الْکَذِبَ قَبِیْحٌ وَھُوَ سُبْحَانَہٗ لَا یَفْعَلُ الْقَبِیْحَ وَاَمَّا عِنْدَنَا فَلِاَنَّہٗ نَقْصٌ وَ النَّقْصُ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مُحَالٌ اِجْمَاعًا، یعنی اہلسنت اور معتزلہ سب کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ ممکن نہیں محال ہے۔ معتزلہ تو اس لیے محال کہتے ہیں کہ جھوٹ بُرا ہے اور اللہ تعالیٰ بُرا فعل نہیں کرتا اور ہم اہل سنت کے نزدیک اس دلیل سے ناممکن ہے کہ کذب عیب ہے اور ہر عیب اللہ تعالیٰ پر بالاجماع محال ہے۔

۵۔ امام محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد مسایرہ میں فرماتے ہیں یَسْتَحِیْلُ عَلَیْہِ تَعَالٰی سِمَاتُ النَّقْصِ کَالْجَھْلِ وَالْکِذْبِ (سبحان السبوح ص۱۱) یعنی جتنی نشانیاں عیب کی ہیں جیسے جہل و کذب وہ سب اللہ تعالیٰ پر محال ہیں۔

۶۔ علامہ کمال الدین محمد بن محمد ابن ابی شریف قدسی اس شرح مسامرہ میں فرماتے ہیں، لَا خِلَافَ بَیْنَ الْاَشْعَرِیَّۃِ وَغَیْرِھِمْ فِیْ اَنَّ کُلَّ مَا کَانَ وَصْفُ نَقْصٍ فَالْبَارِیْ تَعَالٰی عَنْہُ مُنَزَّہٌ وَھُوَ مُحَالٌ عَلَیْہِ تَعَالٰی وَالْکِذْبُ وَصْفُ نَقْصٍ (سبحان السبوح ص۱۱) یعنی اشاعرہ اور غیر اشاعرہ کسی کو اس میں اختلاف نہیں کہ جو کچھ صفت عیب ہے باری تعالیٰ اس سے پاک ہے اور وہ اللہ تعالیٰ پر ممکن نہیں اور کذب صفت عیب ہے۔

۷۔ کنز الفوائد میں ہے قُدِّسَ شَانُہٗ عَنِ الْکِذْبِ شَرْعًا وَعَقْلًا اِذْ ھُوَ قَبِیْحٌ یُدْرِکُ الْعَقْلُ قُبْحَہٗ مِنْ غَیْرِ تَوَقُّفٍ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

عَلٰی شَرْعٍ فَیَکُوْنُ مُحَالًا فِیْ حَقِّہٖ تَعَالٰی عَقْلًا وَشَرْعًا کَمَا حَقَّقَہُ ابْنُ الْھُمَامِ وَغَیْرُہٗ۔ (سُبْحٰن السبّوح ص۱۴) یعنی بحکم شرع وبحکم عقل ہر طرح اللہ تعالیٰ کذب سے پاک مانا گیا ہے اس لیے کہ کذب قبیح عقلی ہے کہ عقل خود بھی اس کے قبح کو مانتی ہے، بغیر اس کے کہ اس کا پہچاننا شرع پر موقوف ہو تو جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ کے حق میں عقلاً وشرعاً ہر طرح محال ہے جیساکہ امام ابن الہمام وغیرہ نے اس مسئلہ کی تحقیق افادہ فرمائی۔

علامہ جلال دوانی شرح عقائد میں لکھتے ہیں اَلْکِذْبُ عَلَیْہِ تَعَالٰی مُحَالٌ لَا تَشْمَلُہُ الْقُدْرَۃُ (سُبْحٰن السبّوح ص۱۱) یعنی اللہ تعالیٰ کا جھوٹا ہونا محال ہے قدرتِ الٰہی میں داخل نہیں۔

۸۔ شرح عقائد جلالی میں ہے اَلْکِذْبُ نَقْصٌ وَالنَّقْصُ عَلَیْہِ مُحَالٌ فَلَا یَکُوْنُ مِنَ الْمُمْکِنَاتِ وَلَا تَشْمَلُہُ الْقُدْرَۃُ کَسَائِرِ وُجُوْہِ النَّقْصِ عَلَیْہِ تَعَالٰی کَالْجَھْلِ وَالْعَجْزِ (سبحٰن السبّوح ص۱۳) جھوٹ عیب ہے اور عیب اللہ پر محال تو کذب الٰہی ممکنات سے نہیں نہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اسے شامل جیسے تمام اسباب عیب مثل جہل وعجز الٰہی، کہ سب محال ہیں اور صلاحیت قدرت سے خارج۔

ہم اختصار کی خاطر اتنے ہی حوالوں پر بس کرتے ہیں جس کو مزید بائیس۲۲ نصوص ائمہ اور تیس۳۰ دلائل قاہرہ دیکھنے کا شوق ہو وہ سرکارِ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف سبحٰن السبّوح کا مطالعہ کرے۔ وہابی اپنے عقیدۂ امکانِ کذب کی حمایت میں جس مغالطہ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

آمیز دلائل سے کام لیتے ہیں ذیل میں ان کا بُطلان پیش کیا جارہا ہے۔

(۱) امکانِ کذب کے ثبوت میں عام وہابی دیوبندی یوں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، یعنی بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور چونکہ جھوٹ بھی ایک چیز ہے لہٰذا وہ جھوٹ بولنے پر قادر ہے اور جب جھوٹ بولنے پر قادر ہے تو اُس کے لیے جھوٹ بولنا ممکن ہوا۔

جواب:۔ جب وہابیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس کا پہلا جھوٹ یہی کلام یعنی اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہو تو پھر اس کلام کو دلیل میں پیش کرنا کیوں کر صحیح ہوگا۔

دوسرا فولادی اور تحقیقی جواب یہ ہے کہ کذبِ الٰہی عیب ہے اور ہر عیب اللہ تعالیٰ کے لیے محال بالذات ہے۔ لہٰذا کذبِ الٰہی محال بالذات ہے اور کوئی محال بالذات ممکن نہیں ثابت ہوا کہ کذبِ الٰہی ممکن نہیں۔ پھر ذاتِ باری تعالیٰ کو جھوٹ پر قادر کہنا یہ وہابیوں کا سخت ترین مغالطہ ہے کیونکہ کذبِ الٰہی محال بالذات ہے اور کوئی محال بالذات زیرِ قدرت نہیں۔ لہٰذا کذبِ الٰہی زیرِ قدرت نہیں تو پھر کذبِ الٰہی کو زیرِ قدرت بنا کر امکانِ کذب کو ثابت کرنا دجل و فریب نہیں تو اور کیا ہے۔

جاننا چاہیے کہ مفہوم کی تین قسم ہے واجب، ممکن، محال

واجب:۔ وہ مفہوم ہے جس کا وجود ضروری ہو جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات۔

ممکن:۔ وہ مفہوم ہے جس کا نہ وجود ضروری ہو نہ عدم مثلاً عالم اور

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

عالم کی چیزیں۔

مُحال:۔ وہ مفہوم ہے جس کا عدم ضروری ہو جیسے اللہ تعالیٰ کا کذب، جہل، عجز اور دوسرا خدا ہونا۔

واضح ہو کہ زیر قدرتِ الٰہی صرف ممکنات ہیں۔ واجب اور محال زیر قدرت نہیں۔ شرح مقاصد میں ہے لَا شَیْءَ مِنَ الْوَاجِبِ وَالْمُمْتَنِعِ بِمَقْدُوْرٍ (سُبْحٰن السبوح ص۱) یعنی واجب اور محال ہرگز زیر قدرت نہیں۔

شرح مواقف میں ہے عِلْمُہٗ تَعَالٰی یَعُمُّ الْمَفْھُوْمَاتِ کُلَّھَا اَلْمُمْکِنَۃَ وَالْوَاجِبَۃَ وَالْمُمْتَنِعَۃَ فَھُوَ اَعَمُّ مِنَ الْقُدْرَۃِ لِاَنَّھَا تَخْتَصُّ بِالْمُمْکِنَاتِ دُوْنَ الْوَاجِبَاتِ وَالْمُمْتَنِعَاتِ (سُبْحٰن السبوح ص۱)

یعنی علمِ الٰہی ممکن، واجب اور محال سب مفہوم کو شامل ہے تو وہ قدرتِ الٰہی سے عام ہے کیونکہ قدرتِ الٰہی صرف ممکنات ہی سے متعلق ہے واجبات اور محالات سے اس کو کوئی تعلق نہیں۔

حوالجات مذکورہ بالا سے واضح ہو گیا کہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ میں کل سے مُراد کل ممکن ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہر ممکن پر قادر ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا محال ہے تو وہ زیر قدرت نہیں اور جب وہ زیر قدرت نہیں تو ہرگز ہرگز ممکن نہیں اب ہم اس مقام پر وہابیوں سے ان کے اس مغالطہ آمیز استدلال کے پیش نظر ایک سوال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے یا نہیں کہ شیطان کو وہابیوں کا خدا بنا دے۔ اگر کہو کہ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

اللہ تعالیٰ قادر نہیں تو تم اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کا انکار کر کے کھلم کھلا کافر ہو گئے اور اگر کہو کہ شیطان قدرتِ الٰہی سے وہابیوں کا خدا ہو سکتا ہے تو تم وحدانیت کا انکار کر کے کھلے عام مرتد ہو گئے۔ بولو! ہے کوئی وہابیوں میں دَم خم والا جو وہابی مذہب کو برقرار رکھتے ہوئے اس سوال کا جواب دے سکے۔

(۲) وہابی کہتے ہیں کہ انسان کو جھوٹ بولنے پر قدرت ہے تو اگر اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر نہ ہو تو قدرتِ انسانی، قدرتِ ربانی سے بڑھ جائے گی اور یہ محال ہے کہ قدرتِ انسانی قدرتِ ربانی سے بڑھ جائے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے جھوٹ بولنا ممکن ہے۔

جواب:۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ یعنی تم اور جو کچھ تم کرتے ہو سب اللہ ہی کا پیدا کیا ہوا ہے۔ اہلِ سنّت کا ایمان ہے کہ انسان اور اس کے تمام اعمال، اقوال، احوال، اوصاف سب اللہ عزّوجل کے پیدا کیے ہوئے ہیں۔ انسان کو صرف کسب پر ایک گونہ اختیار ملا ہے، لیکن اس کے سارے کام مولیٰ عزّوجلّ ہی کی سچّی قدرت سے واقع ہوتے ہیں۔ آدمی کی کیا طاقت کہ بے ارادۂ الٰہی کے پلک مار سکے انسان کا صدق وکذب، کفر وایمان، طاعت وعصیان جو کچھ ہے سب کو اسی قادرِ مطلق جلّ جلالہٗ نے پیدا کیا ہے تو جب انسان کا جھوٹ بولنا، کفر کرنا، فسق کرنا، بندگی کرنا سب اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت سے واقع ہوتا ہے تو پھر قدرتِ ربانی سے قدرتِ انسانی کیوں بڑھ سکتی ہے اور رہی

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

یہ بات کہ اگر کذبِ الٰہی پر خدائے تعالیٰ قادر نہ ہوگا تو قدرتِ ربّانی گھٹ جائے گی تو ایسا سوچنا صرف بد دماغ وہابی کا کام ہو سکتا ہے اس لیے کہ کذبِ الٰہی محال اور غیر ممکن ہے اور کوئی محال زیرِ قدرت نہیں اور کذبِ الٰہی جب زیرِ قدرت نہیں تو قدرت گھٹنے کی کیا بات ہے؟

اِس مقام پر پھر ہم وہابیوں سے ایک سوال کرتے ہیں کہ ایک شخص کہتا ہے کہ بہت سے انسان اس بات پر قادر ہیں کہ وہ پتھر کی مورتی بنا کر اس کو معبود قرار دیں اور صبح و شام اس کی پوجا کریں تو اگر خدا، پتھر کی مورتی کو اپنا معبود قرار دے کر صبح و شام اس کی پوجا پر قادر نہ ہو تو قدرتِ انسانی، قدرتِ ربّانی سے بڑھ جائے گی اور چونکہ قدرتِ انسانی کا قدرتِ ربّانی سے بڑھ جانا محال ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ خدا کا پتھر کی مورتی کو اپنا معبود قرار دینا ممکن ہے۔

بولو! ہے کوئی وہابیوں میں ہمّت والا جو وہابی مذہب کو باقی رکھتے ہوئے اس ممکن کو ختم کر دے۔

(۳) وہابی کہتے ہیں کہ متکلّمین کے نزدیک یہ قاعدہ کلّیہ مسلّم ہے کہ کُلُّ مَا هُوَ مَقْدُوْرٌ لِلْعَبْدِ مَقْدُوْرٌ اللّٰهِ یعنی ہر وہ کام جو بندہ اپنے لیے کر سکتا ہے خدا بھی اپنے لیے کر سکتا ہے تو جب آدمی جھوٹ بول سکتا ہے تو خدا بھی جھوٹ بول سکتا ہے کیوں کہ اگر خدا جھوٹ نہ بول سکے تو ایک کام ایسا نکلا کہ آدمی تو کر سکتا ہے اور خدا نہیں کر سکتا اور یہ ظاہر بات ہے کہ خدا کی قدرت بے انتہا ہے لہٰذا ایسا نہیں ہو سکتا کہ جس کام کو آدمی کر سکے اسے خدا نہ کر سکے اس لیے

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ثابت ہوا کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے اس کا جھوٹا ہونا ممکن ہے۔

جواب:۔ مَعَاذَ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ بے شک قاعدۂ کلیہ حق ہے لیکن وہابی اس کے جو معنیٰ بیان کرتے ہیں وہ صریح غلط ہونے کے ساتھ ساتھ کھلا کفر بھی ہے۔ قاعدۂ کلیہ کا صحیح معنیٰ یہ ہے کہ بندہ جس چیز کے کسب پر قادر ہے اللہ اس کے پیدا کرنے پر قادر ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ بندہ کا ہر کام اللہ تعالیٰ کے خلق و ایجاد ہی سے ہوتا ہے۔ محترم قارئین بھی ملاحظہ فرمائیں کہ قاعدۂ کلیہ کو امکانِ کذب سے کیا تعلق ہے! لیکن جب وہابیوں کے نزدیک یہی طے ہے کہ ہر وہ کام جو بندہ اپنے لیے کر سکتا ہے خدا بھی اپنے لیے کر سکتا ہے تو ان کے مذہب پر لازم آتا ہے کہ

(الف) انسان قادر ہے کہ اپنے خدا کی تسبیح کرے تو ضرور ہے کہ وہابیہ کا خدا بھی قادر ہو کہ اپنے خدا کی تسبیح کرے ورنہ ایک کام ایسا نکلا کہ بندہ تو کر سکے اور خدا نہ کر سکے۔

(ب) آدمی قادر ہے کہ اپنی ماں کی تواضع و خدمت کے لیے اس کے تلوؤں پر اپنی آنکھیں ملے اپنے باپ کی تعظیم کے لیے اس کے جوتے اپنے سر پر رکھ کر چلے تو ضرور ہے کہ وہابیہ کا خدا بھی اپنے ماں باپ کے ساتھ ایسی تعظیم و تواضع پر قادر ہو ورنہ ایک کام ایسا نکلا کہ بندہ تو کر سکے اور خدا نہ کر سکے۔

(ج) آدمی قادر ہے کہ پرایا مال چرا چھپا کر اپنے قبضہ میں کر لے تو ضرور ہے کہ وہابیہ کا خدا بھی دوسرے کی مملوک چیز چرا لینے پر قادر ہو، ورنہ ایک کام ایسا نکلا کہ آدمی تو کر سکے اور خدا نہ کر سکے۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

(د) آدمی قادر ہے کہ اپنے خدا کی نافرمانی کرے تو ضرور ہے کہ وہ یا یہ کا خدا بھی اپنے خدا کی نافرمانی پر قادر ہو ورنہ ایک کام ایسا نکلا کہ آدمی تو کر سکے اور خدا نہ کر سکے۔

اب وھابی یا تو اقرار کریں کہ خدا کے لیے دوسرا خدا ہونا، اور خدا کے ماں باپ ہونا ممکن ہے ورنہ عقیدۂ امکانِ کذبِ الٰہی سے توبہ کریں۔

(۴) مُلّا رشید احمد گنگوہی نے براہین قاطعہ صـ۳ میں لکھا ہے کہ "امکانِ کذب کا مسئلہ اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدماء میں اختلاف ہوا ہے کہ خلفِ وعید آیا جائز ہے یا نہیں ردّ المحتار میں ہے هَلْ يَجُوْزُ الْخُلْفُ فِي الْوَعِيْدِ فَظَاهِرُ مَا فِي الْمَوَاقِفِ وَ الْمَقَاصِدِ اَنَّ الْاَشَاعِرَةَ قَائِلُوْنَ بِجَوَازِهٖ پس اس پر طعن کرنا پہلے مشائخ پر طعن کرنا ہے اور تعجب کرنا محض لاعلمی اور امکانِ کذب خلفِ وعید کی فرع ہے"

جواب:۔ محترم قارئین! پہلے آپ مُلّا گنگوہی کی مراد سمجھنے کی کوشش کریں۔ واقعہ یوں ہے کہ ضلع سہارنپور کے حضرت مولانا عبدالسمیع رامپوری نے امکانِ کذب کے خلاف اپنے صدمہ کا اظہار کرتے ہوئے انوارِ ساطعہ میں لکھا تھا کہ "کوئی جناب باری عزّ اسمہٗ کو امکانِ کذب کا دھبا لگاتا ہے" ——— اس کے جواب میں گنگوہی جی فرماتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ کو بالِامکان جھوٹا کہنا یہ تو کوئی نئی بات نہیں اگلے زمانے کے بعض علمائے اسلام بھی تو خدا کے لیے جھوٹ بولنا ممکن بتا گئے ہیں۔ دیکھو اشاعرۂ اہلِ سنّت خلفِ وعید کے

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

قائل ہیں۔ امکانِ کذب خلف وعید کی ایک قسم ہے لہٰذا امکانِ کذب پر اعتراض کرنا اگلے زمانے کے علمائے دین پر اعتراض کرنا ہے ——— افسوس اور ہزار افسوس کہ گنگوہی جیسا وہابی کا شیخ ربانی جب اتنی سنگین افتراسازی اور بہتان طرازی کر سکتا ہے تو چھوٹے چھوٹے وہابی مُلّاؤں کا کیا حال ہوگا۔

یہ حقیقت ہے کہ باطل عقائد کا طرفدار خود اندھا ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی اپنے جیسا اندھا سمجھتا ہے۔ بے شک اہل سنت کے بعض علماء خلفِ وعید کے ضرور قائل ہیں مگر اس کے ساتھ وہی علماء امکانِ کذبِ الٰہی کے عقیدہ کی سخت مخالفت کرتے ہیں پھر ان کو امکانِ کذب کا قائل بتانا کتنا سفید جھوٹ اور کس قدر سنگین بہتان ہے۔

جس مواقف میں ہے لَا یُعَدُّ الْخُلْفُ فِی الْوَعِیْدِ نَقْصًا یعنی خلفِ وعید عیب نہیں شمار کیا جاتا اسی مواقف میں ہے اِنَّہٗ تَعَالٰی یَمْتَنِعُ عَلَیْہِ الْکِذْبُ اِتِّفَاقًا یعنی باری تعالیٰ کا کذب بالاتفاق محال ہے جس شرح طوالع میں ہے اَلْخُلْفُ فِی الْوَعِیْدِ حَسَنٌ یعنی خلفِ وعید (سزا معاف کر دینا) کیا اچھی بات ہے۔ اسی شرح طوالع میں ہے اَلْکِذْبُ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مُحَالٌ یعنی اللہ تعالیٰ کا کذب محال ہے۔ جس علامہ جلال دوانی نے شرح عقائد جلالی میں لکھا کہ قَصَبَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ اِلٰی اَنَّ الْخُلْفَ فِی الْوَعِیْدِ جَائِزٌ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی لَا فِی الْوَعْدِ وَلِھٰذَا وَرَدَتِ السُّنَّۃُ یعنی بعض علماء کا مذہب یہ ہے کہ وعید میں خلف اللہ تعالیٰ کے لیے جائز ہے نہ وعدہ میں۔ اور یہی مضمون حدیث میں آیا

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

وہی علامہ جلال تحریر کرتے ہیں اَلْکِذْبُ عَلَیْہِ تَعَالٰی مُحَالٌ لَا تَشْمَلُہُ الْقُدْرَۃُ اللہ تعالیٰ کا کذب محال ہے قدرتِ الٰہی میں داخل نہیں۔

محترم قارئین ملاحظہ فرمائیں مذکورہ بالا حوالوں نے خوب واضح کر دیا کہ ملاّ گنگوہی کا اتہام غلط ہے اور خلفِ وعید کے قائل علماء کا دامن، عقیدۂ امکانِ کذب کی نجاست سے پاک وصاف ہے۔

(۵) علماءِ وہابیہ کہتے ہیں کہ اگر جھوٹ پر خدا کی قدرت نہ مانی جائے تو خدا کا عجز لازم آئے گا اور وہ عجز سے پاک ہے۔ لہٰذا جھوٹ بولنا اس کے لیے ممکن ہوا۔

جواب:۔ اللہ تعالیٰ کے لیے جھوٹ محال ہے اور محال پر قدرت نہ ہونے سے عجز لازم نہیں آتا۔ سیدنا علامہ عبدالغنی نابلسی اپنی کتاب مطالب وفیہ میں ابن حزم فاسد العزم کا ردّ کرتے ہوئے فرماتے ہیں

اِنَّ الْعَجْزَ اِنَّمَا یَکُوْنُ لَوْ کَانَ الْقُصُوْرُ مِنْ نَاحِیَۃِ الْقُدْرَۃِ اَمَّا اِذَا کَانَ لِعَدَمِ قَبُوْلِ الْمُسْتَحِیْلِ تَعَلُّقَ الْقُدْرَۃِ فَلَا یَتَوَھَّمُ عَاقِلٌ اَنَّ ھٰذَا عَجْزٌ (سبحٰن السبوح ص۳۸)

یعنی عجز تو جب ہو کہ قصور قدرت کی طرف سے آئے اور جب وجہ یہ ہے کہ محال خود ہی تعلقِ قدرت کی قابلیت نہیں رکھتا تو اس سے کسی عاقل کو عجز کا وہم نہ گزرے گا۔

اس مقام پر پھر ہم وہابیوں سے ایک سوال کرتے ہیں۔

ے اس میں راز یہ ہے کہ صدق وکذب خبر کی صفت ہے۔ اور وعید از قبیل خبر نہیں از قبیل انشاء ہے (امجدی)

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

اگر شیطان کی پوجا کرنے پر وہابیہ کے خدا کی قدرت نہ مانی جائے تو اس کا عجز لازم آئے گا اور وہ عجز سے پاک ہے۔ لہٰذا شیطان کی پوجا کرنا تمہارے خدا کے لیے ممکن ہوا اب وہابی یا تو شیطان کو اپنے خدا کا معبود مانیں یا اپنے خدا کا عاجز ہونا تسلیم کریں۔

بحمدہٖ تعالیٰ ثم بعون رسولہٖ علیہ التحیۃ والثناء ہماری ان چند سطروں سے خوب ثابت ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کے حق میں وجوبِ صدق کا عقیدہ رکھنے والے صادق اور امکانِ کذب کا اعتقاد رکھنے والے کاذب ہیں۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ عَلٰی اَکْرَمِ خَلْقِہٖ وَاَعْلَمِ خَلْقِہٖ وَاَوَّلِ خَلْقِہٖ وَاَفْضَلِ خَلْقِہٖ وَخَاتَمِ اَنْبِیَائِہٖ وَسَیِّدِ اَصْفِیَائِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَابْنِہِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیِّ الْبَغْدَادِیِّ وَشَہِیْدِ مَحَبَّتِہِ الْمُجَدِّدِ الْاَعْظَمِ الْبَرَیْلَوِیِّ اَجْمَعِیْنَ ۝ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

نورانی فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ

(۱) کیا دیوبندی امام کے پیچھے نماز ادا ہوتی ہے؟

(۲) کیا دیوبندی عقیدہ رکھنے والوں کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے؟

(۳) اگر اہلسنت اپنی الگ جماعت کریں اور دیوبندی اسی مسجد دوسری جماعت کریں تو دو جماعت کرنے میں کوئی حرج تو نہیں؟

بینوا توجروا

سائل قاضی عبدالحق ساکن موضع بکولی کلاں
پوسٹ دنگھٹا، تحصیل خلیل آباد، ضلع بستی یوپی
۱۶ ذی الحجہ ۱۳۸۸ ہجری م ۵ مارچ ۱۹۶۹ء

الجواب

(۱) دیوبندیوں کی نماز قطعاً نہیں ہوتی، ان کے پیچھے پڑھنی، نہ پڑھنے کے برابر بلکہ اس سے بھی بدتر۔ دیوبندیوں نے شان الوہیت و رسالت میں شدید گستاخیاں کی ہیں جن کی بنا پر علمائے عرب و عجم، ہند و سندھ نے ان کے بارے میں یہ فتویٰ دیا ہے کہ یہ (لوگ) کافر، مرتد، خارج از ایمان ہیں ایسے کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ اور جب یہ لوگ کافر و مرتد ہیں تو نہ ان کی نماز، نماز ہے نہ ان کے پیچھے کسی کی نماز درست۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

(۲) دیوبندیوں کے ہاتھ کا ذبیحہ مُردار کے حکم میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) سُنّیوں پر فرض ہے کہ حسب استطاعت دیوبندیوں کو مسجد میں نہ آنے دیں۔ عامۂ کتب فقہ میں ہے وَیَمْنَعُ عَنْہُ کُلَّ مُؤْذٍ وَلَوْ بِلِسَانِہٖ (یعنی ایذا دینے والے ہر شخص کو مسجد میں آنے سے روکا جائے اگرچہ وہ صرف زبان ہی سے ایذا دیتا ہو) اللہ عزّ وجل اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو گالیاں دینے والوں سے بڑھ کر کون (موذی اور ظالم ہے۔ انھیں مسجد میں ہرگز ہرگز نہ آنے دیا جائے لیکن اگر اس پر قدرت نہ ہو تو اتنا ضرور کریں کہ ان کے پیچھے نماز ہرگز ہرگز نہ پڑھیں۔ اور اپنی جماعت الگ کریں اور اس صورت میں فرض ہے کہ سُنّی دوسری جماعت ضرور کریں اس لیے کہ نہ دیوبندیوں کی نماز، نماز ہے نہ ان کی جماعت جماعت، دیوبندیوں کی جماعت کالعدم۔ جماعتِ اولیٰ صرف سُنّیوں کی جماعت ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ دیوبندیوں کی جماعت ہونے کے باوجود اس کے پہلے یا اس کے بعد سُنّی اپنی جماعت کریں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ محمد شریف الحق امجدی، شیخ الحدیث
جامعہ انوار القرآن شہر بلرامپور، ضلع گونڈہ نزیل مدرسہ
تدریس الاسلام، بسڈیلہ، ضلع بستی
۱۶ ذی الحجہ ۱۳۸۸ ہجری

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

تصدیق

سرکار مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا شاہ مصطفےٰ رضا قادری علیہ الرحمۃ والرضوان
سجادہ نشین آستانۂ عالیہ قادریہ رضویہ نوریہ بریلی شریف، یوپی۔

۷۸۶

الجواب صحیح، واللہ تعالیٰ اعلم۔ بے شک وشبہ دیوبندیوں کے پیچھے نماز باطل ہے کہ (خود) ان کی نماز باطل ہے، بے شک ان کا ذبیحہ مُردار ہے۔ بے شک سُنّیوں کی مسجد میں دیوبندیوں کو آنے کا کوئی حق نہیں۔ وہ زبردستی آئیں تو حکومت سے انھیں ممانعت کرانا لازم ہر مُرتد کا یہی حکم ہے۔ جیسے قادیانیوں کے ساتھ اُٹھنا، بیٹھنا، اُن کے ساتھ میل جول، ان سے سلام وکلام، ان سے نکاح بیاہ، ان کی بیمار پرسی، وہ مرجائیں تو ان کے جنازہ کی شرکت، اُن کے ساتھ نماز، ان پر نماز حرام حرام حرام ہے۔ ان کے کفر پر مطلع ہوکر انھیں مسلمان جاننا، ان کے کافر، مستحق عذاب ہونے میں شک کرنا کفر انجام ہے۔ یوں ہی دیوبندی کا یہی حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ہُوَ الہادی

فقیر مصطفےٰ رضا قادری نزیل تدریس الاسلام بسڈیلہ
تحصیل خلیل آباد، ضلع بستی، یوپی
۱۶ ذی الحجہ ۱۳۸۸ ہجری

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

تصدیقات

(۲) الجواب صحیح عبد العزیز عفی عنہ (سربراہ جامعہ اشرفیہ مبارکپور ضلع اعظم گڈھ، نزیل تدریس الاسلام بسڈیلہ
۱۶ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ ہجری)

(۳) الجواب صحیح، عبد المنان اعظمی (شیخ الحدیث) جامعہ اشرفیہ مبارکپور ضلع اعظم گڈھ (نزیل تدریس الاسلام بسڈیلہ
۱۶ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ ہجری)

(۴) الجواب صحیح، سید موصوف اشرف کچھوچھوی، سابق صدر مدرس مدرسہ ضیاء الاسلام شہر گورکھپور (ساکن قصبہ بسکھاری تحصیل اکبرپور، ضلع فیض آباد، (نزیل تدریس الاسلام بسڈیلہ
۱۶ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ ہجری)

(۵) الجواب صحیح، اعجاز احمد خاں صدر المدرسین تدریس الاسلام بسڈیلہ

(۶) الجواب صحیح، محمد نعمان قادری سابق مدرس تدریس الاسلام بسڈیلہ۔ الحال مدرس جامعہ اہلسنت رونا ہی، ضلع فیض آباد
(ساکن قصبہ دیوگاؤں، اعظم گڈھ)

(۷) الجواب صحیح، غلام جیلانی (شیخ الحدیث) دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف، ضلع بستی (ساکن قصبہ گھوسی، ضلع اعظم گڈھ)

(۸) الجواب صحیح، بدر الدین احمد قادری رضوی خادم مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا، ضلع بستی

(۹) الجواب صحیح، محمد لغیر الدین عفی عنہ (شیخ الحدیث) دار العلوم

Scanned by CamScanner
https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks

فیض الرسول براؤں شریف بستی یوپی (ساکن راوت پار، شاہ پور، ضلع گورکھپور)

(۱۰) الجواب صحیح، محمد سید احمد انجم مدرس دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف بستی، یوپی۔ (ساکن بگلھوا شہرت گڈھ، بستی)

(۱۱) الجواب صحیح، عبدالحکیم غفرلہٗ مدرس دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف (ساکن مدوبازار، برھیا، ضلع گونڈہ)

(۱۲) الجواب صحیح، محمد ظہور احمد رضوی گونڈوی مدرس تنویر الاسلام امرڈوبھا، تحصیل خلیل آباد، ضلع بستی (ساکن قصبہ امرڈوبھا)

(۱۳) الجواب صحیح، عزیز احمد صدیقی قادری حشمتی، ساکن نگوا مجھاری، تحصیل اترولہ، ضلع گونڈہ

(۱۴) الجواب صحیح، محمد عنایت احمد لغیمی جامعہ غوثیہ، اترولہ، گونڈہ

(۱۵) الجواب صحیح، غلام ربانی امجد نگر، قصبہ گھوسی ضلع اعظم گڈھ، صدرالمدرسین مدرسہ علیمیہ جمداشاہی۔ بستی۔

(۱۶) الجواب صحیح، محمد صابر القادری نسیم بستوی سکندرپور، ضلع بستی مدیر فیض الرسول براؤں شریف۔

(۱۷) الجواب صحیح، غلام حسین مصباحی محلہ کٹرہ مبارکپور، اعظم گڈھ

(۱۸) قد صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب، محمد عبدالرحیم قادری، ساکن پچوزہ، گوراچوکی، ضلع گونڈہ، مدرس مدرسہ اشرفیہ اہلسنت مرادالعلوم چندرہ منو، ضلع بارہ بنکی، یوپی۔

(۱۹) الجواب صحیح، محمد عبدالعزیز اجاگرپور، مسکنوا، ضلع گونڈہ، یوپی۔

(۲۰) الجواب صحیح، محمد صدیق نوری مدرس مدرسہ اشاعت الاسلام، بڑھنی بازار ضلع بستی، یوپی۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

(۲۱) الجواب صحیح، فضل الرحمٰن پیر ہوا بھانبھر، ضلع گونڈہ، مدرس مدرسہ اشاعت الاسلام بڑھنی بازار، ضلع بستی، یوپی۔

(۲۲) الجواب صحیح، محمد اسلام موضع ہوا، ضلع بستی، مدرس جامعہ عربیہ احسن المدارس قدیم شہر کانپور۔

(۲۳) الجواب صحیح، محمد صدیق خاں مدرسہ غوثیہ رضویہ بھیر ہوا ضلع روپن دیئ ریاست نیپال۔

(۲۴) الجواب صحیح، جلال الدین احمد امجدی مفتی دارالافتاء فیض الرسول براؤں شریف، ضلع بستی، یوپی۔

(۲۵) الجواب صحیح، عبدالباری عفا اللہ تعالیٰ عنہ، ڈھلمئو شریف، التفات گنج فیض آباد، یوپی۔

(۲۶) الجواب صحیح، محمد ادریس ادارۂ اہلسنت فیض الاسلام مہداول، بستی۔

(۲۷) الجواب صحیح، نثار احمد اعظمی قادری رضوی محلہ کریم الدین پور، گھوسی۔

(۲۸) الجواب صحیح، محمد عبدالرحمٰن عرف علی حسن اشرفی برکاتی رضوی معینی پرانی بستی، شہر بستی اعظم گڈھ، یوپی۔

(۲۹) الجواب صحیح، فیض احمد قادری رضوی یار علوی، راوت پار، شاہ پور، گورکھپور

(۳۰) الجواب صحیح، محمد محسن دھنورہ، شہرت گڈھ، مدرس مدرسہ غوثیہ بڑھیا، بستی۔

(۳۱) الجواب صحیح، زین العابدین شمسی رضوی صدر مدرس جامعہ امداد العلوم مٹھنا ڈاکخانہ کھنڈسری، بستی، یوپی۔

(۳۲) الجواب صحیح، شاہ محمد یحییٰ قادری رضوی مدرس جامعہ امداد العلوم مٹھنا، بستی۔

(۳۳) الجواب صحیح، عبدالجبار اشرفی بستوی مدرس مدرسہ غوثیہ بڑھیا، کھنڈسری، بستی۔

(۳۴) الجواب صحیح، محمد برکت اللہ قادری یار علوی، شہر ناپارہ، بہرائچ شریف،

(۳۵) الجواب صحیح، محمد علیم قادری مدرس مدرسہ مخزن العلوم بھاؤپور، الٹوا، بستی۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

(۳۶) الجواب صحیح، غلام غوث پرانی بستی، شہر بستی۔

(۳۷) الجواب صحیح، محمد سعید احسن پیکولیا مسلم، تحصیل ہرّیا، ضلع بستی۔

(۳۸) الجواب صحیح، سید انوار حسین رضوی شہر شاہجہاں پور، یوپی۔

(۳۹) الجواب صحیح وخلافہ باطل، مرغوب احمد قادری مدرس جامعہ فاروقیہ بنارس

(۴۰) الجواب صحیح، سید غلام جیلانی صدر المدرسین مدرسہ اسلامیہ اندرکوٹ میرٹھ

(۴۱) الجواب صحیح، عزیز الحسن شیخ الاساتذہ ادارۂ اہلسنت چھترپاراں اترولہ گونڈہ

(۴۲) الجواب صحیح، غلام محمد خاں غفرلہٗ دار العلوم امجدیہ گانجہ کھیت، ناگ پور۔

(۴۳) الجواب صحیح، محمد شفیع صدر مدرس مدرسہ انوار العلوم اینٹی رامپور تحصیل اترولہ۔

(۴۴) الجواب صحیح، ابو المنظر محمد یعقوب قادری رضوی دھانے پور، گونڈہ۔

(۴۵) الجواب صحیح، محمد حسین غفرلہٗ (سلطان المناظرین) شہر سنبھل، ضلع مراد آباد

(۴۶) الجواب صحیح، محمد ریحان رضا خاں مہتمم مرکزی دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف

(۴۷) الجواب صحیح والمجیب، نجیح محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہٗ بریلی شریف

(۴۸) الجواب صحیح، سید محمد عارف ساکن ناپارہ ضلع بہرائچ شریف مدرس
دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف۔

(۴۹) باسمہ تعالیٰ الجواب ہو الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب محمد احمد جہانگیر
غفرلہ ولوالدیہ ساکن فتحپور تال نرجا ضلع اعظم گڈھ نزیل بریلی شریف۔

(۵۰) الجواب صحیح، محمد یونس اشرفی نعیمی صدر المدرسین دار العلوم فیض الرسول
براؤں شریف، بستی۔

(۵۱) الجواب صحیح غلام عبد القادر علوی (صاحبزادہ سیدی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ
براؤں شریف۔) استاذ دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف بستی

(۵۲) الجواب صحیح جمال احمد قادری رضوی ساکن ٹانڈہ، فیض آباد، یوپی۔

(۵۳) الجواب صحیح، عبد الرحیم خاں (ساکن موضع ناؤڈیہ بھانبھر، گونڈہ۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

صدر مدرس دارالعلوم فضل رحمانیہ پچپڑوا بازار، گونڈہ

(۵۴) الجواب صحیح، محمد ذکراللہ (ساکن بیمیہاں بھانبھر، مدرس دارالعلوم فضل رحمانیہ پچپڑوا بازار ضلع گونڈہ

(۵۵) الجواب صحیح محمد یار قادری (ساکن لوکہوا تلسی پور) مدرس دارالعلوم فضل رحمانیہ پچپڑوا، گونڈہ

(۵۶) الجواب صحیح، محمد شفیق خاں نعیمی (ساکن ملدہ بھانبھر) مدرس دارالعلوم فضل رحمانیہ پچپڑوا، ضلع گونڈہ۔

(۵۷) الجواب حق، شبیر احمد نعیمی (ساکن مدھ نگر بھانبھر) مدرس نعیم العلوم موتی پور متصل پچپڑوا، گونڈہ۔

تقریب عرس یار علوی براؤں شریف

منعقدہ ۲۲، ۲۳ محرم الحرام ۱۴۰۰ھ ہجری کے موقع پر حسب ذیل حضرات نے

نورانی فتویٰ کی تصدیق کرتے ہوئے اپنا دستخط ثبت کیا

(۵۸) الجواب صحیح، خادم رسول شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ مسعود العلوم چھوٹی تکیہ شہر مہراٹچ شریف (ساکن مہراج گنج پوسٹ ہری ہرگنج، اورنگ آباد، بہار۔

(۵۹) الجواب صحیح، محمد شفیع اعظمی ناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ مبارکپور، اعظم گڑھ۔

(۶۰) الجواب صحیح، عبداللہ خاں عزیزی مدرس " " " " ساکن موضع ناؤڈیہ بھانبھر ضلع گونڈہ۔

(۶۱) الجواب صحیح، رضوان احمد قادری صدر المدرسین جامعہ فاروقیہ شہر بنارس ساکن بڑا گاؤں بازار امجد علی روڈ، گھوسی، اعظم گڑھ۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

(۶۲) الجواب صحیح، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب محمد نظام الدین عفی عنہٗ
صدر المدرسین دار العلوم تنویر الاسلام امرڈوبھا بکھرا، ضلع بستی
(ساکن اگیا چھاتا، پوسٹ دودھارا، ضلع بستی۔

(۶۳) الجواب حق والحق احق بان یتبع بہ نور محمد قادری مدرس دار العلوم تنویر الاسلام
امرڈوبھا، بستی (ساکن اوجھا گنج تحصیل ہرّیا، ضلع بستی۔

(۶۴) الجواب صحیح غلام حسین یار علوی صدر مدرس دار العلوم قادریہ، دائرہ
شاہ احمد غازی پور (ساکن بیدولی پوسٹ انتری بازار، بستی۔

(۶۵) الجواب صحیح، محمد علی جناح حبیبی مدرس جامعہ حبیبیہ اترسوئیا شہر الٰہ آباد۔

(۶۶) مَاقَالَ الْمُجِیْبُ فَھُوَحَقٌّ وَصَوَابٌ وَخِلَافُہٗ بَاطِلٌ وَعِقَابٌ
فَجَزَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی خَیْرَ ثَوَاب وَاِلَیْہِ الْمَرْجِعُ وَاللّٰہُ ــــ
فقیر رحمت اللہ بلرام پور، ضلع گونڈہ۔

(۶۷) الجواب صحیح، ابوالحسن خاں منظری مہتمم مدرسہ غوثیہ فیضان العلوم
راجندر برگدہی۔ ضلع گورکھ پور

(۶۸) الجواب صحیح، نثار احمد غفرلہٗ ساکن قاضی بکولی کلاں، دنگھٹا، ضلع بستی۔

(۶۹) الجواب صحیح، ابوہریرہ، موضع دھنورہ، شہرت گڈھ، ضلع بستی۔

(۷۰) الجواب صحیح، محمد عمر شریف القادری مدرس جامعہ غازیہ سید العلوم
تکیہ شہر بہرائچ شریف (ساکن موضع کھیونائے، بہرائچ شریف۔

(۷۱) الجواب صحیح محمد جمیل احمد شمیم یار علوی مدرس ادارۂ اہلسنت شہر ناسک،
مہاراشٹر، (ساکن بیلبھریا، تحصیل ہرّیا، ضلع بستی۔

(۷۲) الجواب صحیح، اطہر حسین غفرلہٗ دار العلوم منظر حق ٹانڈہ، ضلع فیض آباد۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

استفتاء کا سبب

یہ ہے کہ موضع قاضی بکولی پوسٹ ڈنگھٹا تحصیل خلیل آباد ضلع بستی کے دو مولوی وہابیوں کے مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنے کی وجہ سے اپنے آبائی سنی مذہب سے کٹ کر وہابی دیوبندی ہو گئے تھے۔ انھوں نے عوام میں اپنا وہابی ہونا ظاہر نہیں کیا۔ بلکہ اپنے کو سنی بتا کر موضع مذکور کی مسجد میں امامت کرتے تھے اور عید اضحیٰ کے موقع پر بعض لوگ ان سے قربانی کا جانور ذبح کراتے تھے موضع مذکور کے باشندہ مولانا نثار احمد صاحب جو ان دونوں ملاؤں سے بہت بعد میں دار العلوم اہلسنت فیض الرسول براؤں شریف، ضلع بستی سے فارغ التحصیل ہوئے انھوں نے جب عوام سنیوں کو مسئلہ شرعی سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے گاؤں کے یہ دونوں مولوی صاحبان چونکہ خالص وہابی دیوبندی ہیں اس لیے ان کے پیچھے نماز پڑھنا حرام اور باطل ہے۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے۔ تو مولانا موصوف کے جواب میں ان وہابی ملاؤں نے عوام سے کہا کہ ہم لوگ وہابی نہیں دیوبندی ہیں لیکن ہم لوگوں کا عقیدہ وہی ہے جو سنی مسلمانوں کا ہے۔

مذکورہ بالا ملاؤں کے اس پُر فریب جواب سے سادہ لوح عوام تشویش میں پڑ گئے۔ اسی زمانے میں مدرسہ عربیہ تدریس الاسلام، موضع بسڈیلہ، تحصیل خلیل آباد میں سالانہ جلسہ تھا، مولانا نثار احمد نے وہابی ملاؤں کی عیارانہ چال پر بکولی کے باشندوں کو مشورہ دیا کہ آپ لوگ بسڈیلہ کے جلسہ میں شرکت کریں اور دیوبندیوں کے بارے میں علمائے اہلسنت

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

سے حکم شرعی دریافت کرلیں۔ چنانچہ موضع بکولی کے قاضی عبدالحق، قاضی مقبول اور چراغ علی وغیرہ بسڈیلہ پہونچے اور علماء کرام کی خدمت میں مذکورہ بالا استفتاء پیش کیا۔ جس کا جواب مفتی جامعہ اشرفیہ مبارک پور ضلع اعظم گڈھ حضرت علامہ مولانا شریف الحق صاحب قبلہ سابق شیخ الحدیث جامعہ انوار القرآن شہر بلرامپور، ضلع گونڈہ نے تحریر فرمایا اور سرکار مفتی اعظم ہند شہزادۂ اعلیحضرت مولانا شاہ مصطفےٰ رضا دامت برکاتہم العالیہ اور دیگر شریک جلسہ علماء نے تصدیق کی اصل فتویٰ مع تصدیقات علماء تا نمبر ۶ مولانا نثار احمد صاحب ساکن بکولی کے پاس محفوظ ہے۔

انجمن اہلسنت ورضوی دارالمطالعہ براؤں شریف ضلع بستی نے سنہ ۱۳۹۰ ہجری میں مولانا نثار احمد صاحب سے اصل فتویٰ کی نقل حاصل اور فتوائے ہذا میں مزید تصدیقات از نمبر ۷ تا نمبر ۱۱ شامل کرکے ایک ہزار کی تعداد میں اس کو شائع کیا بعدہٗ یہی فتویٰ شعبان سنہ ۱۳۹۷ ہجری میں مدرسۂ غوثیہ اہلسنت فیض العلوم بڑھیا پوسٹ کھنڈسری، بستی نے اپنی سالانہ روداد میں طبع کرایا۔ پھر تیسری بار شعبہ نشر و اشاعت مدرسہ غوثیہ اہلسنت بڑھیا نے شعبان سنہ ۱۳۹۸ ہجری میں بعون اللہ تعالیٰ ثم بعون رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، مختلف اضلاع کے کثیر علماء کی مزید تصدیقات حاصل کرکے یہ فتویٰ ایک بڑے پوسٹر پر ایک ہزار کی تعداد میں شائع کیا۔ پھر چوتھی بار محرم سنہ ۱۴۰۰ ہجری مطابق دسمبر سنہ ۱۹۷۹ء میں قاضی اطیع الحق قادری رضوی عثمانی ساکن علاء الدین پور پوسٹ سعداللہ نگر ضلع گونڈہ نے بہت بڑے پوسٹر پر پانچ سو کی تعداد میں اس فتوے کو طبع کراکر شائع کیا۔ اب پانچویں بار رضا اکیڈمی علی عمر اسٹریٹ شہر بمبئی ۳ نے زیر نظر فتویٰ کتابی شکل میں شوال المکرم سنہ ۱۴۰۲ ہجری مطابق اگست سنہ ۱۹۸۲ء

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

میں شائع کرنے کا شرف حاصل کیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝

ضروری معلومات

(۱) علمائے دیوبند کے پیشوائے اکبر مُلّا محمد قاسم صاحب نانوتوی، مُلّا رشید احمد صاحب گنگوہی، مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھی سہارنپوری مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے حنفی کہلانے کے باوجود بابائے وہابیہ مُلّا اسمٰعیل صاحب دہلوی کی کتاب تقویت الایمان پر عمل کرتے ہوئے قدیم ہندوستان میں وہابیت کو پھیلایا۔ وہابی مذہب کی ترویج و تبلیغ کے لیے کثیر کتابیں لکھیں اور چھپوا کر شائع کیں، چوٹی کے ان بڑے بڑے پیشواؤں نے سادہ لوح مسلم آبادیوں میں حنفیت کے چور دروازے سے وہابیت کو گھسایا اور اسے پنپا کر تناور درخت بنا دیا۔ اس طرح ان حضرات نے سُنّی قوم کے ہزاروں افراد کو سنگین دھوکہ دے کر ان کے عقائد بدل دیئے اور مسلم معاشرہ کے درمیان سُنّی، وَھَابِی کے نام پر ایسا فساد اور جھگڑا کھڑا دیا جس کے مٹنے کی امید نظر نہیں آتی۔

(۲) مذکورہ بالا علمائے اربعہ کی تقریری اور تحریری جدّوجہد سے جب وہابیت قبول کرنے والے مریدوں، شاگردوں اور معتقدوں کا اچھا خاصا جتھا تیار ہوگیا تو علمائے اربعہ کی رَگِ وہابیت پھڑکی اور انھوں نے وہابیت کے بنیادی عقائد کی اشاعت کرتے ہوئے اَللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّتْ جَلَّ جَلَالُہٗ کی شانِ مقدس میں توہین لکھی اور اپنی کتابوں میں سرکارِ اعظم پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صریح گالی دی۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

نیز سرکارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصفِ ختمِ نبوت زمانی کا انکار کرکے ایک بنیادی عقیدۂ ضروریہ اسلامیہ کو ختم کر دینے کی بھرپور کوشش کی۔

(۳) شیخ الوہابیہ ملا رشید احمد گنگوہی و معلم وہابیہ مولوی خلیل احمد سہارنپوری نے براہین قاطعہ صفحہ ۲ میں اللہ سبوح و قدوس کا جھوٹا ہونا ممکن بتایا۔ معاذ اللہ تعالیٰ من ذالک اور اسی براہین قاطعہ صـ۵۱ میں سرکار اعلم الخلق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم کو ابلیس لعین کے علم کے مقابلہ میں کم قرار دے کر سرکارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھلم کھلا گالی دی ہے۔

(۴) استاذ الوہابیہ ملا قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب تحذیر الناس صـ۲ صـ۱۴، صـ۳۵ میں سرکارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نئے نبی پیدا ہونے کو جائز قرار دیا۔ اور خاتم النبیین کا ایک نیا معنیٰ خاتم ذاتی گڑھ کر قادیانی فرقہ کی بنیاد مضبوط کر دی۔

(۵) مرشد وہابیہ حکیم دیابنہ جناب مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی تصنیف حفظ الایمان صـ۸ میں سرکارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صریح گالی دیتے ہوئے سرکار اقدس کے علومِ غیب کو بچوں، پاگلوں جانوروں، چوپایوں کے علم کے مثل اور ان کے علم کے برابر بتایا۔ نعوذ باللہ تعالیٰ منہ۔

(۶) مذکور بالا چاروں علماء کے ان سب کفری عقائد و اقوال کے سبب علمائے مکہ و مدینہ نے حسام الحرمین کتاب میں ان چاروں مولویوں پر کافر و مرتد، خارج از اسلام ہونے کا فتویٰ دیا پھر الصوارم الہندیہ مطبوعہ برقی پریس مراد آباد میں یوپی، بہار

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

بنگال، پنجاب، راجستھان، گجرات، بمبئی، مدراس وغیرہ کے ڈھائی سو سے زیادہ علمائے اسلام، مفتیانِ کرام، مشائخ عظام نے مذکورہ بالا چاروں مولویوں کے کافر و مرتد ہونے کی تحریری تصدیق کی۔

(۷) **وہابی:۔** ہندوستانی وہابی وہ ہے جو مُلّا محمد اسمٰعیل دہلوی مقتول کو اپنا پیشوا مانے اور مُلّائے دہلوی کی تصنیف تقویۃ الایمان وغیرہ پر عقیدہ رکھے۔

(۸) **دیوبندی:۔** وہ شخص ہے جو مُلّا اسمٰعیل دہلوی کو اپنا امام مانتے ہوئے مُلّا محمد قاسم نانوتوی بانیٔ مدرسہ دیوبند، مُلّا رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل احمد سہارنپوری، مولوی اشرف علی تھانوی کے مذہب و عقیدہ پر چلے۔

(۹) **غیر مُقلِّد وہابی:۔** وہ شخص ہے جو مُلّائے دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان پر عقیدہ رکھتے ہوئے امامِ اعظم سرکار ابو حنیفہ وغیرہ ائمۂ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تقلید و اتباع کا انکار کرے اور اپنے کو اہلِ حدیث کہلائے۔

(۱۰) **دیوبندی اور غیر مُقلِّد:۔** یہ دونوں فرقے اعتقاد میں پکے خالص وہابی ہیں اور سرکارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت کے دشمن ہیں۔ لیکن دونوں میں فرق یہ ہے کہ دیوبندی اپنے کو حنفی، سُنّی، قادری، چشتی وغیرہ مشہور کرتے ہیں۔ تراویح کی نماز بیس رکعت مانتے ہیں۔ اور رہے غیر مقلدین تو وہ اپنے کو اہلِ حدیث کہلاتے ہیں۔ تراویح کی نماز صرف آٹھ رکعت مانتے ہیں۔ رفع یدین کرتے اور زور سے آمین بولتے ہیں۔

(۱۱) غیر مقلد وہابیوں کے پیچھے بھی نماز پڑھنا حرام اور باطل ہے۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ان کا ذبیحہ مُردار، ان سے نکاح بیاہ کا رشتہ حرام ہے۔ (ثبوت کے لیے مُلاحظہ ہو سرکار اعلیٰحضرت کا رسالہ النہی الاکید، ازالۃ العار)

(۱۲) دیوبندی مذہب میں محفلِ میلاد شریف منعقد کرنا، قیامِ تعظیمی کرنا، یا نبی سلام علیک پڑھنا، نیاز و فاتحہ کرنا، عرس کرنا، ختم خواجگان کرنا یہ سب امور بدعت اور حرام ہیں۔ لیکن اکثر مکّار و عیّار دیوبندی اپنی وہابیت چھپانے، اپنی امامت بچانے، اپنی پگڑی سنبھالنے اور اپنے مُریدی پیری کا دھندا نباہنے کی خاطر اپنے مذہب کے خلاف محفلِ میلاد شریف میں شریک ہوتے ہیں تقریر کرتے ہیں۔ قیامِ تعظیمی کے ساتھ صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں۔ نیاز و فاتحہ اور ختم کی موافقت کرتے ہیں۔ عرس اور قل کی مخالفت نہیں کرتے اس لیے سُنّی مسلمانوں پر لازم ہے کہ اپنی مسجد کے امام، اپنے مکتب و مدرسہ کے مولوی، اپنے سلسلۂ بیعت کے پیر کے بارے میں چھان بین کرلیں کہ یہ لوگ واقعی سُنّی ہیں یا چھپے دیوبندی وہابی ہیں۔

(۱۳) جس پیر، مولوی، امامِ مسجد کے بارے میں یہ چھان بین کرنا ہو کہ سُنّی ہے یا وہابی یا دیوبندی تو اس سے دریافت کیا جائے کہ پیشوایانِ وہابیہ مُلّا قاسم نانوتوی، مُلّا رشید احمد گنگوہی، مولوی اشرف علی تھانوی کی کتابیں باطل ہیں یا حق؟ اور ان مولویوں کو علمائے مکہ و مدینہ نے جو "حُسام الحرمین" میں کافر و مرتد لکھا ہے وہ حق ہے یا نہیں؟ اگر وہ پیر، مولوی امام جواب دے کہ بے شک مولویان مذکور کی کتابیں باطل ہیں اور ان پر کفر کا فتویٰ حق ہے تو اُسے سُنّی سمجھا جائے۔ اور اگر یوں جواب دے کہ یہ سب جھگڑے کی کتابیں ہیں ہم ان جھگڑوں میں نہیں پڑتے۔ مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا رشید احمد گنگوہی وغیرہ علمائے دین

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ہیں ہم ان مولاناؤں کو اپنا دینی پیشوا مانتے ہیں ہم ان مولاناؤں کو کافر نہیں کہہ سکتے۔ تو اسے دیوبندی قرار دے کر امامت سے برطرف کیا جائے اس کی بیعت توڑ دی جائے اس کو تدریس کے عہدہ سے الگ کر دیا جائے۔

(۱۴) بہشتی زیور، حفظ الایمان، تقویۃ الایمان، فتاوٰی رشیدیہ، براہین قاطعہ، تحذیر الناس، دینی تعلیم کا رسالہ، تعلیم الاسلام (مصنفہ دیوبندی مفتی کفایت اللہ دہلوی، اور جماعت اسلامی مودودی کی کتابیں نظام الدین بستی دہلی کی تبلیغی نصاب کتابیں یہ سب وہابی عقائد کے مطابق اور سنی مذہب کے خلاف ہیں۔ لہٰذا سنی مسلمانوں کو ان کتابوں سے بچنا ضروری ہے۔

وَاللہ تعالیٰ ھُوَ الْھَادِیْ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ عَلٰی نَبِیِّنَا سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ، وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

ضروری اعلان

مدرسہ اہلسنت قادریہ رضویہ، رضا نگر روڈ، رفیع گنج اپنی معمولی بساط کے باوجود سرکار مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء کی عظمت کے دشمنوں کے خلاف احکام شرعی کی تبلیغ واشاعت میں کوئی دریغ نہیں رکھتا۔ اور بفضلہ تعالیٰ اتم بعون سرکار مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء اس سال سے باضابطہ مطبخ قائم کر کے بیرونی طلبہ کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے اور موجودہ معلمین کے علاوہ ایک عالم باعمل حافظ و قاری کی تقرری بھی ہو چکی ہے جس میں سالانہ خطیر رقم کا بار مدرسہ پر آئے گا۔ لہٰذا اس ہوش ربا گرانی میں حضور پرنور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شیدائیوں سے اپیل ہے کہ وہ مدرسہ اہلسنت قادریہ رضویہ کی حوصلہ افزائی کا زیادہ خیال رکھیں۔ یوں ہی مسلک سرکار اعلیٰحضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ کی سربلندی چاہنے والوں سے گذارش ہے کہ وہ ادارہ ہذا کی امداد و اعانت پر خصوصی توجہ رکھیں۔ وَاعَانَا اللہُ تعالیٰ

ترسیل زر کا پتہ: مہتمم مدرسہ اہلسنت قادریہ رضویہ، رضا نگر روڈ، رفیع گنج ضلع اورنگ آباد بہار PIN:- 824125

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

داڑھی اور کیرلا ہائی کورٹ

آج سے تقریباً چودہ سال پیشتر ایک رسالہ "نورانی گلدستہ" مکتبۂ امجدی، پچپڑوا بازار ضلع گونڈہ (یوپی) سے شائع ہوا تھا اس میں ایک اہم مقالہ داڑھی سے متعلق ہے۔ ہم ذیل میں اسی مقالہ سے ایک اقتباس نقل کرتے ہیں ملاحظہ ہو:

ـــــ اللہ تعالےٰ جل مجدہٗ قرآن عظیم میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآىٕرَ اللّٰهِ (پ ۶ رکوع ۵) یعنی اے ایمان والو! دین خدا کے شعاروں کو حلال نہ ٹھہرالو۔

"شعار" کہتے ہیں "نشان اور علامت" کو۔ مطلب یہ ہے کہ جو چیز دین اسلام کا نشان ہو اس کو مٹانا بحکم قرآن مجید ناجائز و حرام ہے مثلاً ختنہ اسلام کا شعار ہے، اس کو باقی رکھنا مسلمانوں پر فرض ہے۔ یوں ہی داڑھی جو ختنہ سے بھی بڑھکر نشانِ اسلام و شعار دین ہے اسے باقی رکھنا مسلمانوں کے لیے بے حد ضروری، اور ختم کر دینا حرام ہے۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ دین کے اس شعارِ عظیم کو ختم کرنے اور بالکل مٹا دینے پر خود مسلمان ہی تلے ہوئے ہیں۔ مسلمان کہلانے والوں میں جو حکمراں طبقہ ہے وہ تو گویا اس شعارِ مقدس کو نیست و نابود کر کے دفن کر چکا ہے چنانچہ دور حاضر میں مسلم ممالک (مصر و شام، عراق و پاکستان وغیرہ) کے وزراء، سفراء اور صدرِ مملکت کو آپ داڑھی منڈا ہی پائیں گے کیونکہ ان کے نزدیک وزارت، سفارت اور صدارت کا اہل ہونے کے لیے داڑھی منڈا یا داڑھی کترا ہونا اہم شرط ہے۔ یوں ہی غیر مسلم

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ممالک میں جن مسلمانوں کا تعلق سیاست وحکومت سے ہے وہ بھی اسلام کے اس وقیع شعار کے عملاً مخالف ہیں۔ (نورانی گلدستہ ص ۲۵ تا ۲۶)

مقالہ مذکور میں قرآن مجید کی ایک دوسری آیت سے بھی داڑھی کا فرض ہونا ثابت کیا گیا اور سرکار اعظم رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متعدد حدیثوں سے داڑھی رکھنا لازم بتایا گیا ہے۔ ہم یہاں چند حدیث شریف نقل کرتے ہیں:

صحیح مسلم شریف اور ترمذی شریف میں ہے اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِحْفَآءِ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَآءِ اللِّحٰی۔ یعنی بیشک سرکار مصطفےٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مونچھیں خوب پست کرنے اور داڑھیاں بڑھانے کا حکم دیا۔

صحیح مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰی خَالِفُوا الْمَجُوْسَ یعنی مونچھیں کترو اور داڑھیاں بڑھنے دو۔ (اس طرح) مجوسیوں (پارسیوں) کی مخالفت کرو۔

شرح معانی الآثار میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ سرکار مصطفےٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰی وَلَا تَشَبَّھُوْا بِالْیَھُوْدِ یعنی مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ اور یہودیوں جیسی صورت نہ بناؤ۔

فقہائے اسلام امام کمال الدین محمد بن ہمام فتح القدیر میں، علامہ زین بن نجیم مصری بحر الرائق میں، علامہ ابوالاخلاص حسن بن عمار، غنیہ ذوی الاحکام میں، علامہ محمد بن علی دمشقی درمختار میں علامہ سید احمد مصری حاشیہ مراقی الفلاح میں فرماتے ہیں۔ اَلْمَعْنٰی لِکُلٍّ وَاللَّفْظُ لِحَاشِیَۃِ الْغُرَرِ وَالدُّرَرِ اَلْاَخْذُ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

مِنَ اللِّحْیَۃِ وَھِیَ دُوْنَ الْقَبْضَۃِ کَمَا یَفْعَلُہٗ بَعْضُ الْمَغَارِبَۃِ وَمُخَنَّثَۃُ الرِّجَالِ فَلَمْ یُبِحْہُ اَحَدٌ وَاَخْذُ کُلِّھَا فِعْلُ الْمَجُوْسِ الْاَعَاجِمِ وَالْیَھُوْدِ وَالْھُنُوْدِ وَبَعْضِ اَجْنَابِ الْاِفْرَنْجِ۔

(لمعۃ الضحیٰ مصنفہ اعلیٰحضرت)

یعنی داڑھی جب ایک مشت سے کم ہو تو اس سے کچھ لینا جیسا کہ بعض مغربی اور زنانے زنخے کرتے ہیں یہ کسی کے نزدیک حلال نہیں اور پوری داڑھی منڈانا، ایرانی پارسیوں، یہودیوں، ہندوؤں اور بعض فرنگیوں کا فعل ہے۔

حاصل گفتگو یہ ہے کہ قرآن وحدیث اور اسلامی فقہ کی نگاہ میں داڑھی اسلامی زندگی کا جزو لاینفک اور مسلمانوں کے لیے ایک لازمی مذہبی عمل ہے۔ داڑھی منڈانا اور گناہ کبیرہ ہے۔ مسلمان خواہ وہ مرید ہو یا پیر درویش ہو یا فقیر، درگاہ کا سجادہ نشین ہو یا مجاور، جامع مسجد کا امام ہو یا مقتدی، عالم ہو یا جاہل، امیر ہو یا غریب، مریض یا طبیب، شاعر ہو یا ادیب، کورٹ کا جج ہو یا مجسٹریٹ، کچہری کا وکیل ہو یا ایڈووکیٹ یونیورسٹی کا پروفیسر ہو یا اسکالر، روزنامہ وغیرہ اخبار کا نامہ نگار ہو یا ایڈیٹر، پولیس کپتان ہو یا کلکٹر، کسی مملکت کا وزیر ہو یا صدر، کسے باشد۔ اگر وہ داڑھی منڈاتا ہے تو قرآن وحدیث اور اسلامی فقہ کی رو سے بالاعلان فاسق، مردود الشہادۃ مستحق عذاب جہنم ہے جس ملازمت میں داڑھی رکھنے کی اجازت نہ ہو وہ ملازمت مسلمان کیلیے حرام ہے۔

اب ناظرین ایک روح فرسا دین شکن مذہب توڑ حادثہ ملاحظہ کریں۔ اس کا واقعہ یوں ہے کہ صوبہ کیرلا جنوبی ہند میں محمد فصیح نام کا ایک مسلمان بہ حیثیت پولیس کانسٹیبل مارچ ۱۹۶۳ء عیسوی میں بھرتی ہوا۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

اپریل ۱۹۷۴ء میں اسے ترقی دے کر ہیڈ کانسٹبل بنا دیا گیا۔ وہ ۱۹۸۰ء تک داڑھی منڈاتا رہا پھر ۱۹۸۱ء میں اس نے یہ سمجھ کر کہ اسلامی شریعت میں داڑھی منڈانا حرام و گناہ کبیرہ ہے، داڑھی رکھنا شروع کیا اور محکمۂ پولیس کے افسر انسپکٹر جنرل سے گذارش کی کہ داڑھی منڈانا چونکہ اسلامی شریعت اور قرآنی ہدایت کے سراسر خلاف ہے اس لیے مجھے داڑھی رکھنے کی اجازت دی جائے اور ریکارڈ وغیرہ میں میرے داڑھی والے فوٹو لگائے جائیں۔ انسپکٹر جنرل پولیس نے کانسٹبل محمد فصیح کی درخواست نامنظور کر دی۔ تب اس نے اپنے صوبہ کی حکومت سے یہی درخواست کی۔ حکومت نے بھی اسے داڑھی رکھنے کی اجازت نہ دی۔ ان دونوں جگہوں سے ناکامی کے بعد اس نے کیرل ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی۔ جج نے کیسا انصاف کیا اسے بمبئی کے مشہور اخبار ہفتہ وار "بلٹز" بابت ۱۶ مارچ ۱۹۸۵ء کی زبان سے سنیئے۔ بلٹز کی خبر کا متن یہ ہے:

> ۔۔۔۔ کوچین:۔ کیرل ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ مسلمانوں کے لیے داڑھی رکھنا یا اپنے بالوں کو رنگنا مذہبی اعتبار سے کوئی لازمی امر نہیں ہے۔ نیز ریاستی سرکار کی طرف سے مذہب کی غیر لازم باتوں پر عمل کرنے سے روکنے یا مزاحم ہونے سے ہندوستانی آئین کی دفعہ ۲۵ کی خلاف ورزی نہیں ہوتی ہے۔ کیرل ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس پی۔ سی بالاکرشنا مینن نے کیرل پولیس فورس کے ہیڈ کانسٹبل مسٹر ٹی۔ اے محمد فصیح کی یہ اپیل خارج کر دی کہ اس سرکاری فیصلہ کو کالعدم قرار دیا جائے جو اس کے مستقلاً داڑھی رکھنے کی اجازت حاصل کرنے کی درخواست کے جواب میں دیا گیا تھا کہ وہ داڑھی نہ رکھے اور نہ ہی اپنے بالوں

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کو رنگا کرے۔ جج نے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ مسلمانوں میں داڑھی رکھنا اور بالوں کو رنگنا لازمی نہیں بلکہ اختیاری ارکان ہیں۔
(بلٹز، بابت ۱۶ر مارچ ۱۹۸۵ء ص ۵ کالم ۲)

جج صاحبان کو صحیح یا غلط فیصلہ دینے کا بایں معنی ضرور اختیار ہے کہ ان کے کسی فیصلہ پر خود ان کی گرفت نہیں کی جا سکتی۔ لیکن یہ حق کسی مجسٹریٹ یا جج کو ہرگز حاصل نہیں کہ وہ اپنی طرف سے ضابطہ اور قانون گڑھے اور اسے اسلامی قانون اور مذہبی ضابطہ قرار دیدے۔

کیرل ہائی کورٹ کے جج نے پولس کانسٹبل محمد فصیح کے مقدمہ میں اپنے فیصلہ کی بنیاد اس امر پر رکھی ہے کہ مسلمانوں کے لیے داڑھی رکھنا یا اپنے بالوں کو رنگنا مذہبی اعتبار سے کوئی لازمی امر نہیں ـــــ یہ صحیح ہے کہ داڑھی کے بالوں کو رنگنا فقہی اعتبار سے واجب نہیں لیکن داڑھی رکھنا تو مذہبًا فرض اور ایک مشت تک بڑھانا شرعًا واجب ہے۔ یہاں تک کہ اگر داڑھی منڈا مسلمان نماز کے لیے اذان پڑھے تو دوسرا غیر فاسق مسلمان اس کی اذان کا اعادہ کرے یعنی دوبارہ اذان پڑھے۔ یوں ہی اگر داڑھی منڈا مسلمان نماز پڑھادے تو مقتدی اس نماز کو دوبارہ اسی طرح اگر داڑھی منڈا مسلمان عید وغیرہ کے چاند دیکھنے کی گواہی دے تو اس کی گواہی پر عید منانا جائز نہیں۔ کیونکہ داڑھی منڈا کی گواہی شرعًا مردود و غیر معتبر ہے۔ تو کیا یہ شرعی اسلامی ضابطے ببانگ دہل اعلان نہیں کر رہے ہیں کہ مذہبی اعتبار سے مسلمانوں کے لیے داڑھی رکھنا لازمی امر اور اسلامی فریضہ ہے۔ اب یہ حقیقت سب کے لیے عریاں ہوگئی کہ کیرلا کی ریاستی گورنمنٹ نے قرآن و حدیث اور فقہ اسلامی کے ایک لازمی امر پر عمل کرنے سے روک کر آئین ہند کے دفعہ ۲۵ کی خلاف ورزی

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کی اور سیکولر اسٹیٹ کی پیشانی داغدار بنا دی، پھر جج نے اسلامی مذہبی ضوابط سے عدمِ شعور کی بنیاد پر مَداخلت فِی الدِّین کا اِرتکاب کیا اور ایک غریب کانسٹبل سے اس کا مذہبی حق چھین لیا۔

"بلٹز" اخبار نے محمد فصیح کانسٹبل کے مقدمہ سے متعلق مضمون کی یہ سرخی قائم کی ہے۔

"مسلمانوں کے لیے داڑھی لازم نہیں"
کیرل ہائی کورٹ کا فیصلہ!

اس سرخی کا معنیٰ یہ ہوا کہ کیرل ہائی کورٹ کے فاضل جج کا فیصلہ صرف محمد فصیح کانسٹبل ہی کے خلاف نہیں بلکہ صوبہ کیرلا میں بسنے والے تمام مسلمانوں کے خلاف ہے۔ نہیں نہیں۔ بلکہ پوری دنیا کے مسلمانوں کے خلاف ہے۔ فَاِلٰی حَضْرَۃِ مَلِکِ الْمُلْکِ جَلَّ شَانُہُ الْمُشْتَکٰی

ایسا بہت ہوتا ہے کہ جوا کھیلنے والے، شراب پینے والے جھوٹی گواہی دینے والے، نماز ترک کرنے والے، داڑھی منڈانے والے مسلمان اپنے علماء اور پیروں کی نصیحت سن کر اپنے گناہوں پر نادم ہوتے ہیں اور جوا کھیلنے، شراب پینے، جھوٹی گواہی دینے، نماز ترک کرنے اور داڑھی منڈانے سے توبہ کرتے ہیں لیکن کیرل ہائی کورٹ نے تو توبہ کا دروازہ ہی بند کر دیا۔ اب کیرلا صوبہ میں کوئی مسلمان جو کیرلا حکومت کے کسی شعبہ میں ملازم ہو وہ داڑھی منڈانے سے توبہ کا حق نہیں رکھتا۔ اَلْعَظَمَۃُ لِلّٰہِ تَعَالٰی مَجْدُہٗ۔ کتنا بھیانک اور کتنا اِسلام سوز فیصلہ ہے۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

اخبار ہفتہ وار نئی دہلی بابت مارچ ۱۹۸۵ء کے ایک شمارہ میں محمد فصیح کانسٹبل کا یہ مقدمہ بڑی تفصیل کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ لیکن فی الحال وہ شمارہ میرے سامنے نہیں۔ اس میں ایک ایسی بات کا بھی تذکرہ ہے جس سے سراغ ملتا ہے کہ کیرل ہائی کورٹ کے جج نے ایسا سنگین مذہب شکن فیصلہ کیسے صادر کر دیا۔

ہفتہ وار نئی دنیا نے اس سلسلے میں جو لکھا اس کا حاصل یہ ہے کہ مقدمہ محمد فصیح کانسٹبل کے مخالف وکیل نے جج کے سامنے یہ بیان دیا کہ اگر اسلام میں داڑھی لازم ہوتی تو حکومتِ پاکستان کا صدر جنرل ضیاء الحق اپنی داڑھی کیوں منڈاتا، تو صدرِ پاکستان کے داڑھی منڈانے سے ثابت ہوا کہ اسلام میں داڑھی مذہبی حیثیت سے کوئی ضروری چیز نہیں۔

اب وجہ کھل کر سامنے آئی۔ کیرل ہائی کورٹ کے جج نے اپنے اردگرد بہتیرے مسلم لیڈروں، ممبروں، ارب پتی سیٹھوں، وکیلوں، بیرسٹروں، پروفیسروں کو دیکھا اور داڑھی منڈا پایا ہوگا، اور نام نہاد مسلم ممالک مصر، ترکی، افغانستان، پاکستان، عراق، شام، سوڈان، نجد، یمن، وغیرہ کے لیڈروں اور حکمراں طبقہ کو اخبارات میں داڑھی منڈا دیکھا اور سنا ہوگا تو جج کے دل میں یہی بات جمی رہ گئی کہ جب مسلمان قوم کے یہ بڑے بڑے قائد و رہنما بے روک ٹوک داڑھی منڈانے کے پابند ہیں تو اسلام میں داڑھی رکھنا قطعی لازم نہیں اور پھر کورٹ کے وکیل نے مزید سوجھاؤ دے دیا کہ پاکستان کا صدر جنرل ضیاء الحق بالاعلان داڑھی منڈاتا ہے اس سوجھاؤ نے جج کے ذاتی تاثر کو اور بھی ٹھوس کر دیا جس کے نتیجہ میں وہ فیصلہ صادر ہوا جس نے دین و مذہب کی کمر توڑ کر رکھ دی۔

ایک ضیاء الحق نہیں، پانچ سو ضیاء الحق داڑھی منڈاتیں اور مصر و ترکی

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

شام وعراق، نجد وسوڈان، پاکستان وافغانستان وغیرہ کے سارے وزراء سفراء، زعماء اپنی اپنی داڑھیاں چھلوائیں تو بھی قرآن وحدیث کا فرمان بدل نہیں سکتا۔ یہ لوگ قرآن وحدیث پر حاکم نہیں بلکہ قرآن وحدیث ان پر حاکم ہیں۔ قرآن وحدیث ہی کے ارشاد کے مطابق یہ سب داڑھی منڈے فاسق وفاجر، سخت ترین گنہ گار، غضب الٰہی میں گرفتار، مستحق عذاب نار ہیں تو ایسے فساق فجار کے خلاف شرع عمل کو سند بنا کر داڑھی رکھنے کو غیر ضروری قرار دینا اور چور رکھنا چاہے اسے اس مقدس عمل سے روکنا دین اسلام کے احکام پر کھلم کھلا ظلم ڈھانا ہے۔

مسلمانوں کے دین کا منبع سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے۔ مسلمانوں کا اعتقاد وایمان قرآن وحدیث سے وابستہ ہے۔ مسلمانوں کا مذہبی عمل علمائے شریعت کے بتائے ہوئے فتاوٰی پر ہے، دینی مذہبی امور میں ضیاء الحق، مجیب الحق وغیرہ سیاسی لیڈروں کی حیثیت گھاس کے ایک تنکے کے برابر بھی نہیں۔

مسلمانو! سنو اور کان لگا کر سنو! داڑھی رکھنا، یہ وہ نورانی مقدس عمل ہے جس کی پابندی حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے کی۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے کرو کہ اولین وآخرین کے نبی ساری مخلوقات کے رسول اللہ تعالیٰ کی سلطنت کے دولھا، سرکار اعظم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے خود بھی رکھی اور رکھنے کا حکم دیا۔ حضرت صدیق اکبر، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت مولیٰ علی وغیرہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے اپنے مقدس چہروں پر داڑھی رکھی۔ حضرت امام حسن، حضرت امام حسین وغیرہ اہلبیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے نورانی چہروں پر داڑھی بڑھائی، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

حضرت امام شافعی وغیرہ ائمہ مجتہدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین داڑھی کے پابند رہے۔ حضرت سرکار غوثِ اعظم، حضرت سرکار خواجہ غریب نواز، حضرت سرکار خواجہ بہاء الدین نقشبندی، حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی وغیرہ اولیائے فخام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے داڑھی رکھی، شاہان اسلام نے اپنے اپنے چہروں کو داڑھی سے مزین رکھا۔ دور صحابہ سے لیکر آج تک مسلمانوں میں داڑھی رکھنے کا سلسلہ چلا آرہا ہے، تو آج مصری، ترکی، عراقی، شامی، نجدی، افغانی، پاکستانی وغیرہ صدر، وزیر، زعیم وسفیر جو دین سے جاہل، قید شرع سے آزاد ہیں وہ اگر داڑھی منڈا کر نشانِ اسلام وشعارِ دین کو مٹائیں تو خود وہ مجرم وفاسق ہیں۔ پھر مجرم اس قابل کہاں ہے کہ وہ دینی مذہبی مسئلہ میں بطور سند پیش کیا جائے۔

تازیانہ عبرت: مسلمانو! انصاف کے دماغ سے سوچو اور غور کرو کیرل ہائی کورٹ کو یہ حوصلہ کہاں سے ملا کہ اس نے اسلامی داڑھی کے خلاف فیصلہ کرتے ہوئے ایک غریب کانسٹبل کو داڑھی رکھنے سے روک دیا۔ سنو! خود مسلمانوں کے فاسق پیروں بے عمل مولویوں نے شرع سے آزاد لیڈروں، ممبروں، منسٹروں نے کالج یونیورسٹی کے پروفیسران اور بیرسٹروں اور ماسٹروں نے، اسپتال کے کمپونڈروں اور ڈاکٹروں نے، کچہری کورٹ کے وکیلوں اور ججوں نے، لکھ پتی ارب پتی سیٹھوں نے، بے شرع عام فاجروں نے کیرل ہائی کورٹ کو ایسا خلاف دین ومذہب فیصلہ کرنے کی ہمت دلائی ہے۔ اب بھی آنکھیں کھولو، ہوش میں آؤ! آج داڑھی پر پابندی عائد کی گئی کل کو یہ دلیل دیکر کہ فلاں وزیر نماز نہیں پڑھتا، فلاں صدر رمضان شریف میں روزہ نہیں رکھتا، روزہ اور نماز پر بھی پابندی لگائی جاسکتی ہے لہٰذا اللہ قہار وجبار سے ڈرو، داڑھی منڈانے کترانے سے توبہ کرو، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رو رو کر معافی مانگو اپنے دین اور شعار دین کی حفاظت کرو

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ یُؤۡتِی الۡمُلۡکَ مَنۡ یَّشَآءُ
وَیَنۡزِعُ الۡمُلۡکَ مِمَّنۡ یَّشَآءُ وَیُعِزُّ مَنۡ یَّشَآءُ
وَیُذِلُّ مَنۡ یَّشَآءُ بِیَدِہِ الۡخَیۡرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ
شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ فَیَفۡعَلُ مَا یَشَآءُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی اَکۡرَمِ خَلۡقِہٖ نَبِیِّ الۡاَنۡبِیَآءِ وَعَمِیۡمِ الۡجُوۡدِ
وَالۡعَطَآءِ دَافِعِ الۡاٰلَامِ وَالۡبَلَآءِ وَعَلٰی اٰلِہٖ سَفِیۡنَۃِ
النَّجَآءِ وَصَحۡبِہٖ نُجُوۡمِ الۡاِھۡتِدَاءِ وَابۡنِہِ الۡغَوۡثِ
الۡاَعۡظَمِ سَیِّدِ الۡاَوۡلِیَآءِ وَشَھِیۡدِ مَحَبَّتِہِ الۡاِمَامِ
اَحۡمَدَ رَضَا

اِستِغاثہ

دربارگاہِ سرکارِ رحمۃ للعٰلمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم
ومحبوبانِ ربّ العٰلمین جلّ شانہٗ

مدد کا وقت ہے اے سیدِ خیر الوریٰ اٹھیے
ہوا اعدا کا نرغہ اے حبیبِ کبریا اٹھیے
ستاتے ہیں بہت اعدائے دیں تیرے غلاموں کو
پریشاں حال امّت ہے شہِ ہر دوسرا اٹھیے

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

لگایا آپ نے جس پودے کو دست مبارک سے
اسی کو کاٹتے ہیں اشقیا بہر خدا اُٹھیئے!!
وہی گلشنِ صحابہ نے جسے خونوں سے سینچا تھا
اجاڑا جا رہا ہے اب تو اے ابرِ سخا اُٹھیئے!
تمہارے نام لیوا مشرکوں سے تنگ آئے ہیں
ستم کی تیغ سے کٹتا ہے بندوں کا گلا اُٹھیئے!
رسولِ ہاشمی اٹھئے خبر لیجے غلاموں کی
مسلمانانِ عالم ہیں بلا میں مبتلا اُٹھیئے!
کہیں بھی اب مسلمانوں کو آسائش نہیں حاصل
غرض اسلام کی دنیا میں ہے محشر بپا اُٹھیئے!
بتانِ ہند لوٹے لیتے ہیں ایمان کی دولت
حضور! اب دن دہاڑے لٹ رہا ہے قافلہ اُٹھیئے!
حسینیوں پہ جمعیتِ یزیدی حملہ آور ہے
مدد فرمایئے اے دافعِ کرب و بلا اُٹھیئے!
وہ دینِ پاک جس پر کربلا میں تم ہوئے قرباں
مٹایا جا رہا ہے اے شہیدِ کربلا اُٹھیئے!
مسلماں ہو گئے بے دست و پا مظلوم اور بیکس
مدد فرمایئے اے خالدِ سیفِ خدا اُٹھیئے!
وہی اسلام جس کو آپ نے تھا زندہ فرمایا
تمہارے سونے سے پھر سو گیا غوث الوریٰ اُٹھیئے!
ہجوم واشیاں ہے ہر طرف سے اہلِ سنت پر
عزومؔ قاتلؔ سیافؔ سیفِ کبریا اُٹھیئے!

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

تمھیں ہو بادشاہِ بحر و بر تمھیں ہو غریبوں پہ رحمت مگر
میرے اجمیری خواجہ معین ورہنما اٹھئے
عبیدِ خستہ کی فریاد سن لو قادری دولہا
خدا کے واسطے یا مرشدی احمد رضا اٹھئے

(حضرت شیر بیشہ اہلسنت عبید الرضا علامہ حشمت علی خاں علیہ الرحمۃ)

مسلم پرسنل لا پر بھرپور حملہ

مسلم مطلقہ عورت کی مصنوعی خیر خواہی کی آڑ میں بھارت کی سب سے اونچی کچہری سپریم کورٹ نے ۲ر شعبان ۱۴۰۵ھ ہجری مطابق ۲۳ر اپریل ۱۹۸۵ء کو ایسا اسلام شکن فیصلہ صادر کیا جس سے بھارت کے ۱۹ کروڑ پچانوے ہزار مسلمان اور مسلمان کہلانے والے افراد چیخ اٹھے۔

واقعہ کی تفصیل حسبِ بیانِ اخبارات یوں ہے کہ مدھیہ پردیش اندور کی باشندہ شاہ بانو کی شادی بعمر ۱۶ر سال محمد احمد خان وکیل کے ساتھ ان کے والدین کی مرضی سے ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۹۳۲ء عیسوی میں ہوئی۔ وکیل صاحب کی عمر شادی کے وقت اٹھارہ سال کی تھی اور وہ اس وقت شہر اندور میں میٹرک کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ شاہ بانو دس سال تک محمد احمد خاں کے والدین کے گھر دیہات میں قیام پذیر رہیں، اس اثنار میں شاہ بانو کے بطن سے تین اولادیں ہوئیں۔ پھر وہ دیہات سے منتقل ہو کر اندور آئیں اور اپنے شوہر کے ساتھ رہنے لگیں۔

۱۳۹۴ھ ہجری مطابق ۱۹۷۴ء عیسوی میں محمد احمد خاں نے اپنی مرضی کے مطابق ایک دوسری شادی کر لی۔ اس طرح ان کے گھر میں لڑائی جھگڑے

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

شروع ہو گئے اور نوک جھونک کا سلسلہ چلتا رہا۔ یہاں تک کہ محمد احمد خان نے گھریلو ماحول تلخ دیکھ کر ۱۳۹۵ھ مطابق ۱۹۷۵ء میں شاہ بانو کو ایک دوسرے مکان میں منتقل کر دیا اور ان کو ماہانہ خرچ دیتے رہے۔ پھر کچھ دنوں کے بعد شاہ بانو کے کسی مطالبہ سے ناراض ہو کر انھوں نے خرچ دینا بند کر دیا اور ۱۳۹۹ھ مطابق ۱۹۷۸ء میں شاہ بانو کو حسب بیانِ ماہنامہ استقامت کانپور بابت ربیع الاول شریف ۱۴۰۶ھ ہجری مطابق دسمبر ۱۹۸۵ء شاہ بانو کے مہر کی رقم اور عدت کا خرچ ادا کر دیا۔

شاہ بانو نے مستقل خرچ حاصل کرنے کی خاطر کورٹ میں مقدمہ دائر کیا۔ مجسٹریٹ نے حکم دیا کہ محمد احمد خاں ہر ماہ ۲۵ روپئے مدعیہ شاہ بانو کو ادا کرتے رہیں۔ محمد احمد خاں نے مجسٹریٹ کے فیصلہ کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر کیا۔ جج نے فیصلہ سنایا کہ محمد احمد خاں اپنی سابق بیوی شاہ بانو کو ۱۷۹ روپیہ بیس پیسہ ماہانہ دیا کریں۔ اس فیصلہ کے خلاف محمد احمد خاں نے سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی۔ سپریم کورٹ نے ۲ شعبان ۱۴۰۵ھ مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۸۵ء کو فیصلہ دیا کہ مطلقہ عورت کو اس کا سابق شوہر نان و نفقہ (کھانا اور کپڑا) اس کی زندگی بھر دیتا رہے۔ ہاں وہ مطلقہ عورت اگر کسی مرد سے اپنا نکاح کرلے تو سابق شوہر نان و نفقہ ادا کرنے سے بری ہو جائے گا۔

قرآن مجید، حدیث شریف، فقہ مقدس، اجماع امت کا اسلامی قانون یہ ہے کہ مطلقہ عورت صرف زمانۂ عدت کا خرچ پانے کی حقدار ہے عدت کا زمانہ ختم ہوتے ہی مطلقہ عورت آزاد ہے۔ اب وہ اپنے سابق شوہر کی بیوی نہ رہ گئی اجنبی عورت ہو گئی تو پھر عدت ختم ہو جاتے ہی اجنبی بن جانے کے بعد نان و نفقہ پانے کی حقدار کیسے ہو سکتی ہے؟

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

پوست برکندہ حقیقت یہ ہے کہ سپریم کورٹ نے ایک تیر سے دو شکار کیا ہے، ایک طرف شاہ بانو کیس کا فیصلہ کیا اور دوسری طرف مسلم پرسنل لاء کا کام تمام کر دیا۔ اب تو ہندوستان کے ہر مجسٹریٹ اور جج کو یہ قانونی حق مل گیا کہ وہ اسلامی شریعت کے خلاف فیصلہ کرے اور سپریم کورٹ کے اس قرآن شکن فیصلہ کو نظیر اور حوالہ میں پیش کر دے۔

نہیں معلوم کہ سپریم کورٹ کے اعلیٰ دماغ اور روشن خیال جج صاحبان کو مسلم پرسنل لاء سے چڑھ کیوں ہے؟ ــــ چڑھ کا ثبوت یہ ہے کہ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلہ کے آخری حصہ میں بھارت گورنمنٹ پر سختی کے ساتھ اعتراض کیا ہے کہ اس نے بھارت کے تمام شہریوں کے یکساں سول کوڈ والا قانون اب تک نافذ کیوں نہیں کیا؟ گویا سپریم کورٹ کا کہنا یہ ہے کہ حکومتِ ہند نے قرآن و حدیث کو اب تک زندہ کیوں رہنے دیا؟ ان کو جمنا اور گنگا میں دفن کیوں نہیں کر دیا؟

اَللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ اِلَیْکَ الْمُشْتَکٰی اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ الْمُسْتَغَاثُ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ الْکُلُّ وَاِلَیْکَ الْکُلُّ ط

سپریم کورٹ کے مذکورہ بالا فیصلہ نے ایک طوفان عظیم بن کر

لہ اے اللہ! ملک کے مالک تو جسے چاہتا ہے ملک عطا فرماتا ہے۔ اور جس سے چاہتا ہے ملک چھین لیتا ہے۔ تیری ہی بارگاہ میں شکوہ ہے۔ اور تجھ ہی سے فریاد ہے۔ اے اللہ! تجھ ہی سے سب کچھ ہے اور تیری ہی طرف سب کا لوٹنا ہے۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

بھارت کے کروروں مسلمانوں اور مسلمان کہلانے والوں کو رنج وغم درد وکرب میں غرق کر دیا۔ کھرے ایمان وعقیدے والے مسلمانوں کے ساتھ سیاسی، قومی، سماجی مسلمانوں نے بھی اس فیصلہ کو صریح مداخلت فی الدین قرار دیا۔ اور اس کی مخالفت میں صف آرا ہو گئے۔ فیصلۂ مذکورہ بالا کی مخالفت اور مسلم پرسنل لاء کی حمایت میں سرکار اعلیٰحضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ماننے والے سنی علماء و مشائخ وعوام نے مثالی کردار انجام دیئے۔ اسی سلسلے میں حکومت مہاراشٹر نے رئیس الخطباء حافظ عبید اللہ خان اعظمی اور مولانا سیّد محمد ہاشمی کچھوچھوی کو بمبئی سے شہر بدر بھی کیا۔۔

مسلکِ اعلیٰحضرت کے خدام کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے شاہ بانو سے ملاقات کر کے ان کو قرآن اور حدیث شریف کی روشنی میں نکاح، طلاق، مہر، نان ونفقہ کے شرعی مسائل بتائے اور اللہ ورسول جلّ جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقرر کردہ احکام کی اہمیت سے آگاہ کیا۔ جس کے نتیجے میں شاہ بانو نے ہمت مردانہ سے کام لیتے ہوئے بھارت کی سب سے اونچی کچہری سپریم کورٹ کے فیصلہ کو مسترد کر دیا جو سو فیصدی ان کے حق میں نفع بخش تھا۔ پھر شاہ بانو نے ایک دستخطی بیان بھی دیا جو ذیل میں من وعن نقل کیا جاتا ہے

میرے دینی اور ایمانی بھائیو! السلام علیکم، گزارش یہ ہے کہ میرے پاس "تحفظ شریعت بورڈ"، جامع مسجد شہر اندور مالوہ مدھیہ پردیش کی جانب سے مفتی مالوہ مولانا محمد حبیب یار

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

خاں قادری شیخ الحدیث دارالعلوم نوری اندور و معمار قوم حاجی عبدالغفار صاحب نوری خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند بریلی شریف و ناظم اعلیٰ دارالعلوم نوری اندور اور دیگر حضرات تشریف لائے اور قرآن و حدیث کی روشنی میں مجھے نکاح و طلاق اور مہر و نفقہ کے احکام بتائے سننے اور سمجھنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچی کہ میرے لیے اللہ تعالیٰ و رسول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے قوانین ہی سب کچھ ہیں جن پر میرا کامل ایمان و یقین ہے۔

چونکہ عرصہ سے مطلقہ خواتین کورٹ کے ذریعہ نان و نفقہ پارہی تھیں، اس لیے میں نے کورٹ میں نان و نفقہ کا دعوی کیا، جو منظور کرلیا گیا۔ خیال رہے اس وقت تک میرے علم بلکہ وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ یہ چیز خلافِ شرع ہوسکتی ہے۔ اور نہ ہی کسی شخص نے اس سلسلے میں مجھے شرعی موقف سے آگاہ کیا۔

اب جبکہ سپریم کورٹ نے نفقۂ مطلقہ سے متعلق ۲۳ اپریل ۱۹۸۵ء کو جو فیصلہ دیا ہے وہ بظاہر میرے حق میں ہے لیکن یہ فیصلہ قرآن و حدیث کے خلاف اور مسلم پرسنل لا میں کھلم کھلا مداخلت ہے اس لیے میں شاہ بانو مسلمان ہونے کے ناطے اس فیصلہ کو نامنظور کرتی ہوں اور ہر وہ فیصلہ جو اسلامی شریعت کے خلاف ہو اس سے بے زاری کا اعلان کرتی ہوں۔

آج اس فیصلہ نے ہندوستان کے مسلمانوں کو جس بے چینی میں مبتلا کردیا ہے۔ بحیثیت مسلمان میں اس درد و کرب کو محسوس کررہی ہوں اور حکومت ہند سے مطالبہ کرتی ہوں کہ:۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

(۱) سپریم کورٹ کا فیصلہ فوراً واپس لیا جائے۔

(۲) ضابطۂ فوجداری کی دفعہ نمبر ۱۲۵ سے مسلم مطلقہ عورت کو مستثنیٰ قرار دیا جائے یا اس میں ترمیم کی جائے۔

(۳) دستورِ ہند کی دفعہ نمبر ۴۴ جس میں یکساں سول کوڈ کی بات کہی گئی ہے وہ قرآن و حدیث کے قطعاً خلاف ہے اس سے مسلمانوں کو مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

(۴) مسلم پرسنل میں مداخلت دستورِ ہند کے خلاف ہے اس لیے مسلم پرسنل لا میں مداخلت کو روکا جائے اور ضمانت دی جائے کہ آئندہ کبھی بھی مسلم پرسنل لا میں مداخلت نہیں کی جائے گی۔

آخر میں جماعت اہل سنت کے علما خصوصاً مفتی مالوہ مولانا حبیب یار خاں قادری شیخ الحدیث دارالعلوم نوری اندور اور خلیفہ حضور مفتیٔ اعظم ہند معمار قوم الحاج حافظ عبد الغفار صاحب نوری ناظم اعلیٰ دارالعلوم نوری اندور کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنھوں نے مجھے راہِ راست دکھلا کر حق پر گامزن کیا، اور میری دنیا و آخرت کو بچا لیا۔

ساتھ ہی ہندوستان کے تمام علما سے اپیل کرتی ہوں کہ مطلقہ عورت کے لیے تحفظ شریعت بورڈ قائم کریں جن کے ذریعہ تمام شرعی امور خصوصاً مہر و طلاق اور نفقہ وغیرہ کے متعلق مسائل کے شرعی تصفیہ کے ساتھ ان کو شرعی حقوق دلانے کے لیے پیش قدمی کی جا سکے۔

فقط۔

والسلام

شاہ بانو۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

شاہ بانو

۲ر نومبر ۱۹۸۵ء نشان ابہام شاہ بانو

(دستخط) محمد حبیب یار خاں قادری غفرلہ۔ (دستخط انگریزی سے پڑھا نہ جا سکا 2-11-85)

(دستخط) عبدالغفار نوری خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند

(دستخط) محمد نوری خادم دارالعلوم نوری اندور

(دستخط) محمد فاروق نوری عفی عنہ

نوٹ :۔ شاہ بانو کا مذکورہ بالا تحریری بیان ماہنامہ استقامت کانپور بابت ربیع الاول شریف ۱۴۰۶ھ مطابق دسمبر ۱۹۸۵ء صفحہ ۲۹، ۳۰ سے نقل کیا گیا۔ روزنامہ اردو ٹائمز بمبئی نے بھی شاہ بانو کے اس تحریری بیان کو جلد نمبر ۲۶ شمارہ نمبر ۳۱۴ بابت ۱۴ر نومبر ۱۹۸۵ء مطابق ۳۰ر صفر ۱۴۰۶ھ میں اس شاہ سرخی کے ساتھ "شاہ بانو نے سپریم کورٹ کا فیصلہ واپس لینے کا مطالبہ کر دیا" شائع کیا ہے۔ ہاں اخبارِ مذکور نے شاہ بانو کے حکومت ہند سے مطالبات کے چاروں نمبر معلوم نہیں کیوں حذف کر دیئے ہیں۔

محترم قارئین : جس عورت کی سیاسی خیر خواہی میں سپریم کورٹ نے اسلام سوز طوفان خیز فیصلہ دیا تھا اسی عورت نے مومنانہ حوصلہ سے کام لیتے ہوئے سپریم کورٹ کے فیصلہ کی کمر توڑ کر اسے بے جان بنا دیا۔ سیکڑوں احتجاج پر شاہ بانو کا یہ تنہا بیان بھاری ہے۔ فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ ہوش والو! اب آنکھیں کھولو!

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

مُسلِم پرسنل لا اور دیوبندی وہابی کی قیادت

بیچارے سیدھے سادھے عوام جن کی نظر میں دیوبندی وہابی علماء کا صرف ظاہری کردار ہے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ دیوبندی علماء مسلم پرسنل لاء کی حمایت، تحفظ شریعت کی تائید میں جو کچھ دوڑ دھوپ، کوشش اور جد وجہد کر رہے ہیں وہ سب دین کی خاطر تقاضائے ایمان پورا کرنے کے لیے ہے۔ لیکن جو شخص دیوبندی علماء کے عقائد اور ان کے اندرون اعمال سے آگاہ ہے وہ خوب سمجھتا ہے کہ یہ ساری دوڑ دھوپ اپنی ذاتی منفعت اور قومی مصلحت کے لیے ہے۔ جس قوم کے اکابر پیشواؤں نے امکانِ کذبِ الٰہی کا فتنہ کھڑا کر کے خدا کو بالامکان جھوٹا قرار دیا۔ سیدِ عالم رسولِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو شیطان کے علم سے کمتر ٹھہرایا۔ زمین کے علمِ محیط کو شیطان کے حق میں قرآن وحدیث سے ثابت مانا اور اسی علم کو سرکارِ مصطفےٰ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ثابت ماننا شرک قرار دیا۔ سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے بعد نئے نبی پیدا ہونے کو جائز قرار دیا۔ خاتم النبیین بمعنیٰ آخر الانبیاء کا انکار کیا اور اس کلمۂ قرآنی کا ایک نیا معنی خاتم ذاتی گڑھا۔ شہنشاہِ کونین سلطانِ دارین سرکارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بڑا بھائی اور مرکر مٹی میں مل جانے والا ٹھہرایا۔ تو ایسی قوم کو مسلم پرسنل لاء اور تحفظِ شریعت سے حقیقت میں کیا تعلق ہو سکتا ہے پھر جو قوم بارگاہ رسالت علیہ التحیۃ والثناء کی باغی ہے وہ شریعتِ مصطفےٰ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کی وفادار کب ہو سکتی ہے؟ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۹۷۲ء کی بات ہے کہ اسلامی شریعت پر طرح طرح کے حملوں کے دفاع کے لیے مسلم پرسنل لاء بورڈ کا قیام عمل میں آیا جس میں سیاسی مصلحت کے پیش نظر ہر مکتبِ فکر کو نمائندگی دی گئی تھی۔ چنانچہ دارالعلوم دیوبند کے مہتمم قاری طیب صاحب کو بورڈ کا صدر اور پیشوائے اہلسنت حضرت مولانا برہان الحق صاحب مفتی اعظم مدھیہ پردیش کو نائب صدر نامزد کیا گیا تھا۔ پھر قاری طیب صاحب کے مرنے کے بعد اصولاً حضرت مولانا مفتی برہان الحق صاحب کو صدر قرار دینا چاہیئے تھا۔ مگر وہابی دیوبندیوں نے اپنی دیرینہ پالیسی پر عمل کرتے ہوئے چپکے سے ابوالحسن علی ندوی کو مسلم پرسنل لا بورڈ کا صدر بنا دیا۔ پھر ۱۹۸۴ء میں نائب صدر حضرت مولانا برہان الحق علیہ الرحمہ جب وصال فرما گئے تو مسلم پرسنل لاء بورڈ پر تنہا وہابیوں کی اجارہ داری قائم ہو گئی۔

سپریم کورٹ میں شاہ بانو کیس کی پیروی مسلم پرسنل لا بورڈ نے کی۔ مقدمہ کی پیروی کے اخراجات کے سلسلے میں بورڈ نے لاکھوں کا چندہ حاصل کیا۔ پھر اسی منحوس بورڈ کی نحوست نے سپریم کورٹ سے وہ فیصلہ صادر کرایا جس نے اسلامی شریعت کی جڑیں اکھیڑ کر رکھ دیں۔

اور اب جب کہ پورے ملک کے مسلمان اور مسلمان کہلانے والے افراد سپریم کورٹ کے فیصلہ کے خلاف احتجاج کرنے لگے تو مسلم پرسنل لاء بورڈ کے وہابی دیوبندی قائدین بھی اپنی ذاتی مصلحت کے پیش نظر احتجاج میں شریک ہو گئے۔ لیکن عین اس موقع پر جبکہ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

سپریم کورٹ کے فیصلہ کے خلاف اِحتجاجی کارروائیاں شباب پر چل رہی تھیں۔ اچانک مسلم پرسنل لا بورڈ کی طرف سے اعلان ہوتا ہے کہ اب مسلمان اِحتجاج بند کر دیں۔ حکومت تک آواز پہنچ چکی ہے"۔

روزنامہ ہندوستان بمبئی جلد ۴۹ شمارہ نمبر ۳۰۳۔ بابت ۸ نومبر ۱۹۸۵ء مطابق ۲۴ صفر ۱۴۰۶ھ میں صفحۂ اول کی شاہ سرخی اور اس کے ماتحت مضمون ذیل میں ملاحظہ ہو:۔

پرسنل لا بورڈ کی مسلمانوں سے غدّاری

پرسنل لا بورڈ کی جانب سے تحفظِ شریعت کی تحریک کو اچانک ختم کرنے کے فیصلہ کو مسلمانوں کے ساتھ غداری سے تعبیر کیا جا رہا ہے اور اس فیصلہ کی وجہ سے عوام میں اور بعض علماء کرام میں جو بے اطمینانی پھیلی ہے، اس کا مظاہرہ کل شب کانديولی میں چارکوپ کے مقام پر ہونے والے تحفظِ شریعت کے جلسہ میں ہزاروں کی موجودگی میں ہوا۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے سکریٹری جناب شیخ عبدالستار کی موجودگی میں پہلی بار تحفظ شریعت کے جلسہ میں تنقید کا نشانہ بنا۔ مولانا عبیداللہ خان اعظمی نے جلسہ میں اعلان کر دیا کہ مسلم پرسنل لا بورڈ کا "شریعت بچاؤ تحریک" کو واپس لینے کا فیصلہ ہم رد کرتے ہیں اور یہ تحریک اس وقت تک جاری رہے گی جب تک کہ حکومت گھٹنے ٹیک نہیں دیتی۔ مولانا موصوف نے یہاں تک کہہ دیا کہ جس طرح عارف محمد خان (وزیر مملکت) مسلمانوں کا قاتل ہے اسی طرح مسلم پرسنل لا بورڈ بھی مسلمانوں کا قاتل ہے۔ (روزنامہ ہندوستان بمبئی)

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ہمیں اس امر پر کوئی تعجب نہیں کہ مسلم پرسنل لا بورڈ پر قابض وہابی قائدین نے اس نازک موڑ پر مسلمانوں سے کیوں غداری کی ؟؟؟ کہ جب یہ قوم عظمتِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی باغی ہے تو مسلمانوں اور ان کی اسلامی شریعت کے ساتھ وفاداری چہ معنی دارد ؟

ہاں ہمیں حیرت اور سخت حیرت اس بات پر ہے کہ اقلیم خطابت کے موجودہ شہنشاہ اکبر جناب حافظ عبید اللہ خاں اعظمی نے شریعتِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کے ان غداروں اور مسلمانوں کے ان قاتلوں کے کندھوں سے کندھا ملا کر بمبئی کی سرزمین پر بیسیوں احتجاجی جلسوں میں قوم سے خطاب کرنا کیسے گوارہ فرمایا۔ موصوف ہی کی طرح بعض دیگر سنی علمائے نے بھی گستاخانِ بارگاہِ رسالت کے ساتھ خلط ملط ہو کر تقریریں کیں ہیں جو باعثِ تعجب ہے ـــــ اگر نئی پود کے سادہ لوح نوجوان اس خلط و ملط کو دیکھ کر وہابی علما کو بھی پیشوائے اسلام سمجھیں اور ان کی اقتدار میں نماز پڑھیں تو ان مسلمانوں کے دینی عقائد بھی بگڑیں گے اور ان کی نمازیں بھی برباد ہوں گی۔ غور فرمایئے نمازوں کی بربادی اور عقیدوں کے بگاڑ کا وبال کس کی گردن پر ہوگا ؟

اہم بات یہ ہے کہ وہابیوں کے چہروں پر گستاخیٔ رسول کی جو گاڑھی سیاہی تھی اسے مقررینِ اہلسنت نے اپنے خلط ملط والے طرزِ عمل سے دھو دیا۔ اور مجمع کے ہزاروں لاکھوں کو گواہ بنا کر یہ تاثر دیا کہ دیکھو وہابی علما بھی ہماری ہی طرح مسلمانوں کے قائد اسلام ہیں، یہ صحیح ہے کہ وہابی علما گستاخ رسول اور غدارِ اسلام ضرور کہا جاتا ہے۔ لیکن فی الحال مسلم پرسنل لا کی حمایت کے دوران نہ گستاخِ رسول

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ہیں نہ مسلمانوں کے غدار ـــــ اگر علمائے وہابیہ بارگاہ رسالت علیہ التحیہ والثنا کی شان میں گستاخ ہوتے یا مسلمانوں کے غدار ہوتے تو ہم سنی خطبہ ہار کسی قیمت پر ان کے کندھے سے کندھا نہ ملاتے نہ ان کو دینی پیشوا کی حیثیت سے مسند ہدایت و تبلیغ پر جگہ دیتے۔ ہم اللہ رب العزت جل شانہ کی پناہ چاہتے ہیں ایسے سنیت شکن تاثرات سے۔

اس اختلاطی آندھی کے موقع پر اخباروں کے ایڈیٹر اور رائیٹر، یورپین زدہ وکیل اور بیرسٹر اصلاح کلیت کے پرستار قائد و لیڈر، الحاد و دہریت کے گرفتار پروفیسر و ماسٹر، جھوٹے اور مصنوعی اتفاق و اتحاد کے علمبردار ڈاکٹر و کپاؤنڈر حضرات، کھرے اسلام اور کھری سنیت کی تبلیغ کرنے والے افراد کے خلاف شور مچائیں گے اور سادہ لوح عوام کو بھڑکائیں گے کہ دیکھو! ایسے گاڑھے وقت میں ایسی نازک گھڑی میں جب کہ ہندوستان کی سب سے اونچی کچہری سپریم کورٹ نے قرآن و حدیث کے خلاف فیصلہ کر کے اسلام کی جڑیں اکھیڑ دی ہیں۔ سنی مولوی اختلاف انتشار کا مسئلہ کھڑا کر کے مسلمانوں میں پھوٹ ڈال رہے ہیں۔ سیاسی تقاضا تو یہ ہے کہ سارے کلمہ گو مسلمان چاہے وہ قادیانی ہوں یا نیچری، رافضی ہوں یا اسمٰعیلی، سنی ہوں یا وہابی، دہریہ ہوں، یا الحادی، مودودی ہوں یا تبلیغی سب اس نازک موقع پر اپنے آپس کے تمام اختلافات کو بھلا دیں اور شیر و شکر ہو کر حکومت وقت سے آئینی جنگ لڑیں اور سپریم کورٹ کے اسلام شکن فیصلہ کو کالعدم قرار دلوائیں۔ ایسی کٹھن گھڑی میں اختلاف کی بات کرنا اسلام کی دشمنی اور مسلمانوں کے نصب العین

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کی مخالفت کرنا ہے۔

محترم قارئین! لیڈر اور مسٹر، پروفیسر اور بیرسٹر، ایڈیٹر و رائٹر وغیرہ حضرات جنھیں قرآنی احکام سے نہ تو واسطہ رہا نہ آئندہ امید ہے وہ یورپین مزاج و تعلیم کے ذہنی طور پر غلام اور مقلد ہیں۔ یورپین مزاج والوں کے نزدیک اسلامی عقائد سے اختلاف کرنا جرم نہیں ہاں اس اختلاف سے عامۂ مسلمین کو آگاہ کرنا جرم ہے۔ مسلمان کہلاتے ہوئے کفری عقیدہ رکھنا، کفری بول بولنا جرم نہیں۔ ہاں کلمہ گو کفری عقیدہ اور کفری بول کا رد کرنا جرم ہے۔ بارگاہ الٰہی جل شانہٗ کی شان میں گستاخی کرنا جرم نہیں۔ ہاں اس گستاخی کو گستاخی بتانا جرم ہے۔ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں توہین کرنا جرم نہیں، ہاں اس توہین سے عوام کو آگاہ کرنا جرم ہے بارگاہ رسالت کے گستاخوں کا سرکارِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء اور دیگر انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو خدائے پاک کی درگاہ میں چمار سے بھی بڑھکر ذلیل کہنا اور ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ٹھہرانا یہ کسی طرح کی گالی نہیں۔ لیکن ان گستاخوں کو بے دین و منافق کہنا ہمالیہ پہاڑ سے بھی بھاری گالی ہے۔ گویا منافقت کرنے والا تو مصلح امت ہے مگر اسے منافق بتانے والا فسادی اور جھگڑالو ہے نماز میں سرکار مصطفےٰ علیہ التحیہ والثناء کے خیال لانے کو بیل اور گدھے کے خیال سے ہزاروں درجہ بدتر قرار دے کر شان رسالت میں گستاخی کرنا جرم نہیں لیکن اس گستاخی کو عوام کی آگاہی کے لیے مجمع میں بیان کرنا جرم ہے۔ سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے صحابہ کی شان میں تبرا بکنا اور ان کو گالی دینا جرم نہیں ہاں تبرا بکنے

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

والوں سے بیزاری کا اعلان کرنا جرم ہے۔ یزید پلید کو امیر المومنین کہنا اور حضرات اہلِ بیت پر جرح و قدح کرنا جرم نہیں لیکن یزیدیوں کی تردید و تقبیح کرنا جرم ہے۔ ائمہ مجتہدین امام اعظم ابو حنیفہ امام شافعی وغیرہم رضی اللہ عنہم کی عظمت پر تیر برسانا جرم نہیں، ہاں تیر برسانے والوں کے خلاف زبان کھولنا جرم ہے۔ حاصل گفتگو یہ ہے کہ مغربی ذہن رکھنے والوں کے نزدیک حق کو حق کہنا اور باطل کو باطل بتانا فتنہ و فساد کی جڑ ہے۔ ان کا مسلک یہ ہے کہ چور مسلسل چوری کرتا جائے مگر اسے چور نہ کہو، اس کے خلاف زبان نہ کھولو، اسے چوری کرنے دو۔ وہ معاشرہ کو تباہ کرتا جائے، گوارا کرو۔ کیونکہ اگر اسے چور کہو گے تو وہ بدنام ہوگا۔ اس کی اِنسانیت کی توہین ہوگی، لوگ اس سے نفرت کریں گے اس کو چھوٹا اور کمینہ سمجھیں گے۔ مجرم کی بے جا حمایت کرنا، اسے گلے لگا کر رکھنا نئی تہذیب کا اعلیٰ کمال ہے

پوست برکندہ حقیقت یہ ہے کہ مغربی تہذیب والے ایڈیٹر اور رائٹر، مسٹر اور ماسٹر، وکیل اور بیرسٹر، لیڈر اور منسٹر حضرات، سرکار مصطفےٰ نبی الانبیاء شہنشاہ کونین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے حقوق سے قطعی ناواقف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بارگاہِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کے ادب و تعظیم کی جو تعلیم دی ہے اس حد تک ان کی رسائی نہیں۔ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ امتی ہونے کی حیثیت سے جو محبت و وفاداری چاہیئے اس کی تعلیم انھوں نے اپنے انگریزی اساتذہ سے پائی ہی نہیں۔ پنجاب کے مشہور فلسفی ڈاکٹر سر اقبال کے ذیل کے اشعار ان میں کے بہتیرے پڑھتے اور سنتے ہوں گے کہ ؎

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

(اے مسلمانو!)

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم)
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
گر باو نہ رسیدی تمام بولہبی ست

یعنی اے مسلمان! تو قدم مصطفیٰ سے چمٹ جا کہ ذاتِ مصطفیٰ ہی سراپا دین ہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور اگر تو ذات مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء سے وابستہ نہ ہوا تو تو مکمل ابولہب ہے۔ (حاصلِ شعر کا ترجمہ)

شعر کہنا بھی آسان اور شعر پڑھنا بھی آسان۔ لیکن پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفاداری کا مفہوم سمجھنا اور وفادارانہ زندگی گزارنا یہ بہت ہی کٹھن کام ہے جو لوگ مغربی تہذیب کی چمک دمک پر فریفتہ ہیں ان کے بس کی بات نہیں۔

وفاداریٔ سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی پہلی منزل یہ ہے کہ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والے نجدی وہابی، دیوبندی افراد اور تعظیمِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے دشمن نیچریوں ملحدوں دہریوں سے بیزاری کا اعلان ہو۔ تعظیم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاطر ان سب سے سلام و مصافحہ کا مقاطعہ ہو، ان کے ساتھ مجتنانہ نشست و برخاست سے پرہیز ہو۔

مسلم پرسنل لاء کی جڑ سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی ذاتِ اقدس ہے۔ جڑ کاٹ کر شاخ کو ہرا بھرا نہیں رکھا جا سکتا۔ سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق تعظیم کو تلف کرنے والے تمام سیاسی

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

تقاضے دھوکے کی ٹٹی ہیں۔ وفادار مومن سیاست کا تقاضا وہیں تک پورا کرے گا جہاں تعظیم مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حق تلفی نہ ہو، اور چونکہ مغربی ذہن والا انسان تعظیم مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے حقوق کی قدر و قیمت سے نرا گنوار ہے اس لیے وہ ہر کام میں سیاسی تقاضوں کا ہی بار بار حوالہ دیتا ہے۔

اگر سیاسی تقاضا یہی ہے کہ مسلم پرسنل لاء کی حمایت اور سپریم کورٹ کے فیصلہ کی مخالفت اس وقت کامیاب ہوگی جب ایک کنٹل حلوہ کو آدھا کنٹل گوبر میں ملا کر مجموعہ کا وزن بڑھا دیا جائے، تو یہ تقاضا شیطانی ہے ایمانی نہیں۔ کیونکہ وزن تو ضرور بڑھ جائے گا مگر سو کیلو پاک و صاف حلوہ اِس اِتحاد سے آن کی آن میں ناپاک گوبر ہو جائے گا۔ تعظیم مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کا حق ادا کرنے والا بندۂ مومن مثل حلوہ شیریں اور پاک ہے۔ توہین مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کا حامی مثل گوبر تلخ اور ناپاک ہے۔

اور پھر بحمدہٖ تعالیٰ کلمہ گویانِ اسلام میں سنّی اعتقاد والوں کی اکثریت ہے۔ اس اکثریت کا اِحتجاج سارے کلمہ گویوں پر بھاری ہے۔ پھر تعظیم رسول والوں کا توہین رسول والوں سے سمجھوتا کیا معنیٰ رکھتا ہے؟

مارچ ۱۹۸۵ء میں کیرلا ہائی کورٹ نے محمد فصیح کا نسٹیبل کے اپیل والے مقدمہ میں فیصلہ دیا کہ کیرل ریاست کا کوئی مسلمان جو گورنمنٹی ملازمت کرتا ہو وہ اپنے چہرہ پر داڑھی نہیں رکھ سکتا۔ چاندمل چوپڑا نے کلکتہ ہائی کورٹ میں قرآن مجید کے خلاف یہ مقدمہ دائر کیا کہ قرآن کی اشاعت پر پابندی عائد کر دی جائے۔ اپریل ۱۹۸۵ء میں

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ہندوستان کی سب سے بالا کچہری سپریم کورٹ نے وہ فیصلہ دیا جس نے مسلم پرسنل لاء کی کمر توڑ کر رکھ دی۔ یکم فروری ۱۹۸۶ء کو فیض آباد جی کورٹ نے حکم صادر کیا کہ بابری مسجد ہندوؤں کے حوالہ کی جائے تاکہ وہ اسے مندر بنا دیں۔

قابلِ غور امر یہ ہے کہ ججوں میں یہ حوصلہ کیوں پیدا ہوا کہ وہ بے دھڑک اسلام دشمن فیصلہ کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اس کا ظاہری سبب جو کچھ بھی بتایا جائے لیکن حقیقی وجہ اور اصلی سبب یہ ہے کہ دورِ حاضر کا اکثر مسلمان محبت مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء تعظیم مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا، وفاداریٔ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مسئلہ میں ایک مردہ لاش کی طرح ہو چکا ہے۔ اگر پیارے مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی ذات سے محبت ہوتی تو شریعت مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء سے گہرا لگاؤ ہوتا اور شریعت کے خلاف دھاندلی نہ کرتا۔ داڑھی منڈوا کر اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو دکھی نہ کرتا۔ اپنے مال کی زکاۃ ادا نہ کر کے قہر ربانی کا حقدار نہ ہوتا۔ اپنے کھیت کی پیداوار کا عشر یعنی زکاۃ اپنے بال بچوں کو نہ کھلاتا۔ سنیما بینی کی لعنت میں اپنے لڑکوں، لڑکیوں، بہنوں، بہوؤں کو گرفتار کر کے بے حیا نہ بناتا۔ کافرانہ، فاسقانہ لباس پہنا کر اپنے بیٹے اور بیٹیوں کو حیا باختہ نہ بناتا۔ رمضان شریف کے مہینے کا احترام کرتا، ماہ رمضان کے دنوں میں جسے بلا عذر شرعی کھاتے پیتے دیکھتا اس کا بائی کاٹ کرتا۔ باپ کے انتقال کرنے پر اپنی بہن کا شرعی حصہ ہڑپ نہ کرتا۔ باپ کی دوکان، زمین، باغ، مکان میں اپنی بہن، اپنی حقیقی اور سوتیلی ماں کا جس قدر شرعی حصہ ہے اسے حقداروں کو سپرد کرتا۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

اگر تعظیم مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے حق کو مقدم رکھتا تو ذاتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں، صحابۂ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا پر تبرا کرنے والوں، اہل بیتِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا سے عداوت رکھنے والوں سے تنکا توڑ الگ تھلگ رہتا، ان کے یہاں لڑکے اور لڑکی کی شادی بیاہ کا رشتہ قائم نہ کرتا۔

اگر پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا وفادار رہوتا تو مغربی تہذیب والوں کا رنگ قبول نہ کرتا۔ عقائد دینیہ سے آزاد خیال دہریوں، شریعتِ اسلامیہ نیز داڑھی کا مذاق اڑانے والے ملحدوں سے اس طرح گھن کھاتا جس طرح لوگ کوڑھی سے گھن کھاتے ہیں۔ اور جب دورِ حاضر کا مسلمان حبِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا، تعظیم مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء، وفاداری مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حقوق ملیامیٹ کر چکا تو غیرتِ الٰہی جل شانہ نے اسے تائیدِ ربانی اور نصرتِ آسمانی سے محروم کر دیا جس کے نتیجے میں آج دن دہاڑے مسلمانوں کے حقوق پامال کیے جا رہے ہیں۔ ان کے مذہبی مسائل میں کھلے عام مداخلت کی جا رہی ہے۔ ان کی مسجد کو مندر بنایا جا رہا ہے۔

مسلمانو! تائیدِ ربانی ہی وہ ان دیکھی غیبی طاقت ہے جس سے انشاء اللہ تعالیٰ تمہارے حقوق بحال ہوں گے، تمہاری مسجدیں تمھیں واپس ملیں گی۔ تمہارے مذہبی امور میں کوئی مداخلت کی جرأت نہ کر سکے گا۔ لیکن تائید ربانی کی نعمت تمہیں کیسے ملے گی تو اس کی تلاش گذشتہ سطور میں کرو!

اب آخر میں استغاثہ کے کلمات پیش کر کے یہ مضمون ختم

Scanned by CamScanner
https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks

کیا جا رہا ہے۔

دہائی یا رسول اللہ دہائی — گو شمالِ اہلِ بدعت کیجیے
دہائی یا نبی اللہ دہائی — گو شمالِ اہلِ بدعت کیجیے
غوثِ اعظم آپ سے فریاد ہے — زندہ پھر یہ پاک ملت کیجیے

یا خدا تجھ تک ہے سب کا منتہیٰ
اولیاء کو حکمِ نصرت کیجیے

تاریخی بابری مسجد اجودھیا

مسلمانوں کے اعمالِ بد کی شامت اور نحوست نے متعصب حکمرانوں اسلام دشمن لیڈروں، فساد پسند ہندوؤں کو اس قدر جری بنا دیا کہ انہوں نے انصاف، قانون اور دستورِ ہند سب کا گلا گھونٹ کر اجودھیا کی چار سو ستاون (۴۵۷) برس کی قدیم تاریخی بابری مسجد کو مندر میں تبدیل کر دیا۔

واقعہ یوں ہے کہ شہنشاہِ بابر نے شیخ بایزید کی بغاوت کچل دینے کے بعد اپنے سپہ سالار میر باقی بیگ تاشقندی کو اودھ کا حاکم مقرر کیا۔ میر باقی نے اپنے آقا بابر کی یادگار کے طور پر ۹۳۵ھ مطابق ۱۵۲۸ء عیسوی میں اجودھیا میں ایک مسجد تعمیر کی جس کا نام بابری مسجد قرار دیا۔ اس مسجد کی سنگی تختی پر کندہ عبارت یہ ہے:۔

"بحکم شہنشاہ بابر جس کا انصاف چرخ گردوں تک وسیع ہے نیک دل میر باقی نے فرشتوں کے اس آشیاں کو تعمیر کرایا، یہ خبر ہمیشہ باقی

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

رہے اور اس کی تاریخ "بود خیر باقی" یعنی ۹۲۵ھ ہے۔

چار سو ستاون برس کی طویل مدت میں کسی ہندو نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ رام چندر مندر توڑ کر بابری مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ لیکن اب بھارت گورنمنٹ کے دور میں فتنہ خیز منڈل کے اراکین، امن شکن سبھا کے ممبران نے چار سو ستاون برس کے بعد عام سادہ لوح ہندوؤں کو یہ باور کرایا کہ بابری مسجد، مندر ڈھا کر بنائی گئی ہے۔ پھر اچانک ۲۲ دسمبر ۱۹۴۹ء کو دو بجے رات میں ہندوستان دشمن بلوائیوں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نائر اور دیگر حکام ضلع فیض آباد سے سہما پاکر بابری مسجد کے ممبر پر مورتی نصب کردی۔ اور کمال تعجب یہ ہے کہ مسجد کی حفاظت پر مقرر پولیس کی موجودگی میں مورتی نصب کرنے کا کام انجام دیا گیا۔

جب اجودھیا کی پولیس نے مسجد پر قبضہ کرنے اور مورتی نصب کرنے کا کیس درج کیا تو حکومت نے مسلمانوں کی بے چینی اور نقص امن کے اندیشہ سے مسجد کو اپنی تحویل میں لے کر اسے مقفل کر دیا اور اس میں ہندو مسلمان سب کا داخلہ ممنوع قرار دے دیا۔

مسلمانوں نے بابری مسجد پر اس سنگین ظلم کے خلاف ہائی کورٹ میں مقدمہ دائر کیا۔ ابھی ہائی کورٹ سے کوئی فیصلہ صادر بھی نہ ہوا تھا کہ یکم فروری ۱۹۸۶ء کو صوبائی اور ضلعی حکمرانوں نیز فیض آباد کورٹ کے جج نے بابری مسجد کا تالا توڑ کر اسے ہندوؤں کے حوالہ کر دیا اور ظلم پسند ہندوؤں نے ایک قدیم شاہی خدا خانہ کو بت خانہ بنا دیا۔

مَعَاذَ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

جب دن دہاڑے ظلم و ستم کا عالم یہ ہے تو دہلی کی شاہجہانی

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

جامع مسجد کی بھی خیر نہیں۔ پرچم فساد لہرانے والے شر پسند ہندو جب چاہیں دلی کی جامع مسجد کے وسیع صحن میں بچھے ہوئے پتھروں کی دو ایک سل اکھاڑ کر اس کے نیچے مورتیاں رکھ دیں۔ اور ہندو دور کے انگریزی، ہندی اخبار زمین سر پر اٹھا کر خوب شور مچائیں کہ دلی کی جامع مسجد، پرانا مندر توڑ کر تعمیر کرائی گئی ہے اور ثبوت میں پتھروں کی سلیں ادھیڑ کر مورتیاں دکھا دیں۔ پھر دلی کی ایک جامع مسجد ہی کی کیا تخصیص ہے اب تو جس مسجد کو بھی شر پسند ہندو بت خانہ بنانا چاہیں اس میں بارہ بجے دن کے وقت اپنے کسی بھگوان کی مورتی رکھ دیں اور اعلان کر دیں یہ زمین ہمارے فلاں بھگوان کی جنم بھومی ہے اور ایک ہفتہ کے لیے وہاں ہری کرتن بھی چالو کر دیں۔ آخر میں سہی ہوگا کہ وہ مسلمان ہندو بھگوان کی جنم بھومی سے ہاتھ دھو لے۔

ناظرین کہہ سکتے ہیں کہ بھارت گورنمنٹ اس اندھیر کو برداشت نہیں کر سکتی حکومت کے سامنے فتنہ پرور ہندوؤں کی پیش چل نہیں پائے گی۔ میں کہوں گا کہ بھارت کے حکمراں افراد میں انصاف پسند مردان دلیر کی بڑی قلت ہے خونخوار بھیڑیے زیادہ ہیں۔ پھر جس طرح بابری مسجد کے مسئلہ میں ہندوستان دشمن افراد کے اندھیر کو حکومت نے گوارا کیا اور ظلم پیشہ شر پسندوں کے خلاف کوئی کارروائی نہ کر سکی یونہی دوسری مسجدوں کے معاملہ میں بھی اسے چشم پوشی سے کام لینا پڑے گا۔

مسلمانو! اب بھی آنکھیں کھولو۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے:

وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (اور (اے مسلمانو!) تم ہی بلند و غالب رہو گے اگر تمہارا ایمان ٹھوس اور کھرا ہو جائے) ٹھوس ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ اپنے اپنے گھروں سے ٹیلی ویژن، ویڈیو، گانا

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

باجا سنانے والے ریڈیو اور جاندار اشیاء کی تصویروں کو نکال کر باہر کرو۔ ٹیلی ویژن، ویڈیو، گانا باجا سنانے والا ریڈیو اور جاندار اشیاء کی تصویر یہ سب بت ہیں۔ اِن بتوں سے اپنا گھر پاک کرو تمہارے گھروں میں عریاں کپڑے والی بہو بہن، بیٹی بیوی جو مغرب زدہ دیوی بنی پھرتی ہیں ان کا مغربی لباس اتروا کر ان کو اسلامی لباس پہناؤ۔ انھیں مؤمنہ عورت بناؤ، نمازی بن کر اپنی مسجدیں آباد کرو چہرہ پر اسلامی داڑھی رکھو، داڑھی مونڈ کر اسلام کی دیوار نہ ڈھاؤ۔ اور اس طرح دشمنانِ اسلام کا حوصلہ نہ بڑھاؤ۔ شریعت کے خلاف سرکشی کر کے قہر ربانی کو دعوت نہ دو۔ اللہ و رسول جلّ جلالہ وصلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ڈرو۔ اللہ و رسول جلّ جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاطر حقوق العباد کا تصفیہ کرو۔ گستاخانِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا سے بیزار ہو کر اللہ جلّ جلالہ و رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو راضی کرو پھر تائیدِ ربانی، نصرتِ رحمانی تمہارے ساتھ ہو کر تمہارے شہری حقوق، تمہاری اِسلامی شریعت، تمہاری مسجدوں اور تمہارے اوقاف کے مسائل حل کر دے گی۔

اب ہم غیر منقسم ہندوستان کے والی و حاکم سرکار خواجہ غریب نواز اجمیری چشتی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے جنھیں بارگاہِ نبوت علیہ التحیۃ والثنا کی طرف سے مملکتِ ہند تفویض ہوئی ہے، عرض کرتے ہیں:۔

تمھیں ہو بادشاہِ ہند، رحمت ہو غریبوں پر
میرے اجمیری خواجۂ معین و رہنما اُٹھیے

اے سرکار خواجہ! ہم ہندوں بے دست و پا مسلمانوں پر اربابِ اقتدار کی چیرہ دستی بہت بڑھ گئی ہے پہلے تو جان و مال، عزت و آبرو، گھر

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

دوکان پر مسلسل حملے ہوتے رہے۔ اب مسلمانوں کے دین وایمان، حدیث وقرآن، مسجد ومعبد پر حملے شروع ہو گئے ہیں۔ یا سرکار اجمیر! المدد! یا سرکار خواجہ الغیاث!

یا خدا تجھ تک ہے سب کا منتہیٰ
اولیاء کو حکم نصرت کیجیے

(منقول از روداد عرس غوثیہ بڑھیا ۱۴۰۵ھ تا ۱۴۰۶ھ)

نوٹ:۔ ۱۰ جمادی الآخرہ ۱۴۱۲ھ بمطابق ۱۶ دسمبر ۱۹۹۱ء بروز اتوار بوقت ۵ بجے شام اسلام دشمن لیڈروں اور فسادی ہندوؤں نے تاریخی بابری مسجد کو شہید کر دیا۔ فقط عبدالصمد قادری

تصویر کا شرعی حکم

از:۔ سرکار مفتی اعظم قدس سرہ

محمد رحمت نبی خان رضوی محلہ نہرو مارگ بریلی شریف ۴ شوال ۱۳۷۵ ہجری کو تصویر کے متعلق شرعی حکم سے آپ نے آگاہ فرمایا۔

عرض:۔ عکسی تصاویر (فوٹو) کے جواز کے بابت جو کسی مصری عالم نے فتویٰ دیا ہے، اس کے متعلق حضرت کی رائے عالی کیا ہے؟

اِرشادِ نوری:۔ خواہ کسی قسم کی تصویر ہو حرام ہے۔ (مطلب یہ کہ قلمی یا عکسی وغیرہ میں کوئی تفریق یا تخصیص نہیں۔

عرض:۔ جو لوگ عکسی تصاویر کے جواز کے قائل ہیں اگر وہ یہ دلیل پیش کریں کہ آئینہ میں یا پانی میں صورت کا عکس دیکھنا جائز ہے تو کیمرہ سے حاصل کیا ہوا عکس بھی جائز ہونا چاہیئے؟

اِرشاد نوری:۔ اگر آئینہ یا پانی میں عکس اس طرح جم جائے کہ آپ اسے اٹھا کر رکھ سکتے ہیں تو وہ بھی حرام ہو جاتا ہے۔

عرض:۔ تو پھر مسلمان فریضۂ حج کس طرح ادا کر سکتا ہے جب کہ حکومتوں

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کا قانون بغیر فوٹو کی درخواست رد کر دیتا ہے

ارشاد نوری :۔ اس حرام سے بچنے کے لیے حج کو ملتوی کیا جائے۔

عرض :۔ اگر سب اس کی پابندی کریں تو حج موقوف ہو جائے گا ؟

ارشاد نوری :۔ اگر سب لوگ متفق ہو کر اس وجہ سے حج کو جانا ترک کریں تو حکومتیں یہ پابندی ترک کرنے کے لیے مجبور ہو جائیں گی۔

سرکار مفتی اعظم علیہ الرحمہ والرضوان نے دو حج کرنے کے بعد جب تیسرا حج کرنے کا ارادہ فرمایا تو فوٹو والا قانون نافذ ہو چکا تھا لہٰذا ارادہ ملتوی کر دیا گیا اور برسوں ملتوی رہا تا آنکہ متعلقہ حکومت نے آپ کو اس قانون سے مستثنیٰ قرار دیا۔ تب تیسرے حج کے لیے سفر فرمایا۔

اسی طرح سرکار مفتی اعظم علیہ الرحمہ اپنے زمانے کی بے پردگی پر بھی بہت کڑھا کرتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے "آج کل عجب قسم کے لباس عورتیں استعمال کرنے لگی ہیں جن کو پہن کر باپ کے سامنے بھی نہیں جانا چاہیئے۔

حیات مبارک مفتی اعظم ص ۴۰-۱۴۱

از : مولانا عرفان الحق صاحب قادری رضوی بیسلپوری

مصدقہ : حضرت علامہ تحسین رضا خاں صاحب قبلہ بریلوی۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

شہر برہان پور کا استفتاء

۷۸۶/۹۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین
اس مسئلہ میں کہ ریڈیو، ٹیلی ویژن اور تار وغیرہ کی خبروں سے شرعی رویتِ ہلال ثابت ہوگی یا نہیں؟ نیز ان چیزوں کی خبروں پر عیدین کرانے والوں اور کرنے والوں کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟ برائے کرم حوالات سے مفصل و مدلل جواب مرحمت فرمائیں۔

سائل: محمد ہارون قادری حاجی حفیظ اللہ مرحوم
شہر برہان پور۔ ضلع کھنڈوا

الجواب بعونِ الملکِ الوھابِ العلیمِ ثمّ بعنایۃِ رسولہ الکریمِ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیم

آج سے ستاسی سال پیشتر بڑودہ گجرات سے نواب سید معین الدین حسن خاں بہادر مرحوم نے سرکارِ اعلیٰحضرت شاہ احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں ۲۵ محرم ۱۳۲۰ھ کو ایک استفتاء بھیجا کہ شریعت میں ہلال کی رویت کس طرح ثابت ہوتی ہے؟ اس کے جواب میں اعلیٰحضرت نے رسالہ مبارکہ "طرق اثباتِ الھلال" تحریر فرمایا جس میں آپ نے فقہائے اسلام ائمہ اعلام کے اقوال نقل کر کے ثبوت ہلال کے طریقوں کو خوب نکھار کر کے شرح و بسط کے ساتھ بیان فرمایا جسے حوالجات کا اصل ذخیرہ ملاحظہ کرنے کا شوق ہو وہ فتاویٰ رضویہ جلد چہارم صفحہ ۵۴۶ تا صفحہ ۵۵۹ کا مطالعہ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کرے۔ ہم جواب استفتاء سے پہلے تمہید کے طور پر اسی مبارک رسالہ سے اقتباس کر کے ثبوت ہلال کے شرعی طریقوں کو ذیل میں نقل کرتے ہیں:

ثبوت رویت ہلال کے لیے شرع میں سات طریقے ہیں:۔

طریقۂ اول: خود شہادت رویت یعنی دیکھنے والے کی گواہی۔

طریقہ دوم: شہادت عَلَی الشہادۃ۔ یعنی گواہوں نے خود چاند نہ دیکھا بلکہ دیکھنے والوں نے اُن کے سامنے گواہی دی اور اپنی گواہی پر ان کو گواہ بنایا، انھوں نے اس گواہی کی گواہی دی۔

طریقہ سوم: شہادت عَلَی القضا یعنی کسی دوسرے اسلامی شہر میں حاکم اسلام قاضی شہر کے حضور رویت ہلال پر شہادتیں گزریں اور قاضی نے ثبوت ہلال کا حکم دیا دو شاہدان عادل اس گواہی و حکم کے وقت دار القضا (اسلامی کچہری) میں حاضر تھے انھوں نے یہاں حاکم شرع قاضی اسلام یا وہ نہ ہو تو مفتی شرع کے حضور کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے سامنے فلاں شہر کے فلاں حاکم کے حضور فلاں ہلال کی نسبت فلاں دن شام کو ہونے کی گواہیاں گزریں اور حاکم موصوف نے ان گواہیوں پر ثبوت ہلال مذکور شام فلاں روز کا حکم دیا۔

طریقۂ چہارم: کِتابُ القاضی اِلَی القاضِی یعنی قاضی شرع جسے سلطان اسلام نے فیصلۂ مقدمات کے لیے مقرر کیا ہو اس کے سامنے شرعی گواہی گزری اس نے دوسرے قاضی شرع کے نام خط لکھا کہ میرے سامنے اس مضمون پر شہادت شرعیہ قائم ہوئی۔ اور اس خط میں اپنا اور مکتوب الیہ کا نام و نشان پورا لکھا جس سے امتیاز کافی واقع ہو۔ اور وہ خط دو گواہان عادل کے سپرد کیا کہ میرا یہ خط قاضی فلاں شہر کے نام ہے وہ دونوں عادل گواہ اس

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

قاضی کے پاس لائے اور شہادت ادا کی کہ آپ کے نام فلاں شہر کے فلاں قاضی نے ہم کو دیا اور گواہ بنایا کہ یہ خط اس کا ہے، اب یہ قاضی اگر اس شہادت کو اپنے مذہب کے مطابق ثبوت کے لیے کافی سمجھے تو اس پر عمل کر سکتا ہے۔

طریقۂ پنجم: اِستفاضہ یعنی جس شہر میں حاکمِ شرع قاضی اسلام ہو کہ احکام ہلال اسی کے یہاں سے صادر ہوتے ہیں اور وہ خود ان احکام میں علم پر عامل و قائم یا کسی عالم دین محقق و معتمد پر اعتماد کا ملتزم و ملازم ہے۔ یا جہاں قاضی شرع نہیں تو مفتی اسلام مرجع عوام و متبع الاحکام ہو کہ روزہ و عیدین اسی کے فتوی سے نفاذ پاتے ہیں۔ عوام کا لانعام بطور خود عید و رمضان نہیں ٹھہرا لیتے وہاں سے متعدد جماعتیں آتیں اور سب بیک زباں اپنے علم سے خبر دیں کہ وہاں فلاں دن بر بنائے رویت روزہ ہوا یا عید کی گئی۔ مجرد بازاری افواہ کہ خبر اڑ گئی اور قائل کا پتہ نہیں۔ پوچھیے تو یہی جواب ملتا ہے کہ سنا ہے یا لوگ کہتے ہیں، یا بہت پتہ چلا، تو کسی مجہول کا اتنا درجہ منتہائے سند دو ایک شخصوں کی محض حکایت کہ انھوں نے بیان کیا اور شدہ شدہ خبر پھیل گئی، ایسی خبر ہرگز استفاضہ نہیں بلکہ خود اپنی رویت کی شہادت ہے نہ کسی شہادت پر شہادت نہ بالتصریح قضائے قاضی پر شہادت نہ کتابِ قاضی با شہادت مگر اس مستفیض خبر سے بالیقین یا غلبۂ ظن ملتحق بالیقین وہاں رویت و صوم و عید کا ثابت ہوگا اور جب کہ وہ شہر اسلامی اور احکام و حکام کی پابندی دوامی ہے تو ضرور مظنون ہوگا کہ امر بحکم حاکم واقع ہوا تو اس طریق سے قضائے قاضی کہ حجت شرعیہ ہے ثابت ہو جائے گی۔ اور یہیں سے واضح ہوا کہ تاریک شہر جہاں نہ کوئی قاضی شہر ہے نہ مفتیٔ اسلام، یا مفتی ہے مگر نااہل جسے خود احکام شرع کی تمیز نہیں جیسے آج کل کے بہت مدعیان خامکار خصوصاً وہابیہ دیوبندیہ خصوصاً غیر مقلدین وغیرہم فجار یا بعض سلیم الطبع

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

سنّی ناقص العلم ناتجربہ کار، یا مفتی محقق معتمد عالم مستند ہے مگر عوام خود سر اس کے منتظر احکام نہیں پیش خویش اپنے قیاسات فاسدہ پر جب چاہیں عید و رمضان قرار دے لیتے ہیں ایسے تاریک شہروں کی شہرت بلکہ تواتر بھی قابلِ قبول نہیں۔

طریقۂ ششم: اِکمالِ عِدّت یعنی ایک مہینہ کے تیس دن کامل ہو جائیں تو ماہِ متصل کا ھلال آپ ہی ثابت ہو جائے گا کہ مہینہ تیس سے زائد کا نہ ہونا یقینی ہے۔ سرکار مصطفٰے صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں، فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاَکْمِلُوا الْعِدَّۃَ ثَلٰثِیْن۔ یعنی اگر انتیس کو مطلع صاف نہ ہو تو تیس کی گنتی پوری کرو۔

طریقۂ ھفتم: علامہ شامی علیہ الرحمۃ والرضوان نے تو پیں سننے کو بھی حوالی شہر کے دیہات والوں کے واسطے دلائل ثبوت ہلال سے شمار کیا۔ ظاہر ہے کہ یہاں بھی وہی شرائط مشروط ہوں گے کہ اسلامی شہر میں حاکمِ اسلام معتمد کے حکم سے انتیس کی شام کو توپوں کے فائر صرف بحالت ثبوتِ شرعی رویتِ ھلال ہوا کرتے ہیں۔ کسی کے آنے جانے کی سلامی کا احتمال نہ ہو ورنہ شہر اگرچہ اسلامی ہو مگر وہاں احکامِ شرعیہ کی قدر نہیں احکامِ جہال بے خرد یا نیچری، رافضی وغیرہ بد مذہبوں کے حوالے ہیں جنھیں نہ قواعدِ شرعیہ معلوم نہ ان کے اتباع کی پروا۔ اپنی رائے ناقص میں جو آیا اس پر حکم لگا دیا، توپیں چل گئیں تو ایسی بے سر و پا باتیں کیا قابل لحاظ ہو سکتی ہیں۔

ثبوت رویتِ ھلال کے ان ساتوں طریقوں کے بیان سے واضح ہو گیا کہ ریڈیو، ٹیلی ویژن، ٹیلی فون، تار اور خط کی خبروں سے رویتِ ہلال کا شرعی ثبوت نہ ہوگا لہٰذا جو لوگ ریڈیو، ٹیلی فون، ٹیلی ویژن، تار وغیرہ کی خبروں کی بنیاد پر روزہ برباد کر کے عید مناتے ہیں وہ شرعاً گنہگار ہیں ان پر توبہ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

فرض ہے اور رہے وہ حضرات جو گواہ بن کر ریڈیو وغیرہ کی خبروں پر دوسرے مسلمانوں کا روزہ توڑواتے ہیں اور عید منانے پر ابھارتے ہیں وہ شدید گنہ گار ہیں، ان پر فرض ہے کہ وہ علی الاعلان توبہ کریں۔ ثبوت رویت ہلال کے شرعی مسئلہ کی اہمیت و نزاکت کا اندازہ درج ذیل امور سے کیا جاسکتا ہے

۱ ایک ایسا ولی جو اپنے وقت کا غوث و قطب ہے جس کی قطبیت پر علمائے زمانہ اور فقہائے عصر اتفاق رکھتے ہیں، وہ ۲۹ رمضان کی شام کو گواہی دیتا ہے کہ آج میں نے مغرب کے بعد شوال کا چاند اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے"۔ غور کیجیے! اس ولی کی تنہا گواہی دس بیس عادل گواہوں پر بھاری ہے۔ رویت ہلال کے ثبوت پر جس قدر اطمینان و وثوق اس ایک ولی کی تنہا گواہی سے حاصل ہوگا اتنا اطمینان بیس پچیس گواہوں سے نہ ہوگا۔ مگر تنہا اس ایک ولی کی گواہی سے شرعاً رویتِ ہلالِ عید کا ثبوت نہ ہوگا۔ کیوں ــــ؟ اس لیے کہ ہلال عید کے لیے جب کہ مطلع صاف نہ ہو انصابِ شہادت دو عادل گواہوں کی گواہی ہے۔ یہاں صورتِ مفروضہ میں ولی اکیلا گواہ ہے۔

۲۔ ایک شہر کے قاضیٔ شرع نے دوسرے شہر کے قاضی شرع کے پاس رویت ہلال کے سلسلہ میں دو عادل گواہوں کے ساتھ اپنی تحریر بھیجی دوسرے قاضی کو یہ جائز ہے کہ اس کے تحریر پر عمل کرے۔ لیکن اگر پہلا قاضی خود دوسرے قاضی کے پاس پہنچ کر رویت ہلال کے ثبوت کے سلسلہ میں اپنا فیصلہ سنائے تو دوسرے قاضی کو یہ جائز نہیں کہ اس کے فیصلہ پر عمل کرے

۳۔ ایک ایسا مفتیٔ اسلام جو مرجع عالم ہے جس کے فتاویٰ ذریعہ ڈاک ایشیا، یورپ، افریقہ کے سب ممالک میں جاتے ہیں اور سب جگہ مسلمان

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ان فتاویٰ پر عمل کرتے ہیں اور یہ شرعاً جائز ہے لیکن اگر وہی مفتیٔ عالمگیر چاند کے ثبوت کے سلسلے میں کوئی فتویٰ جاری کرے اور وہ فتویٰ ذریعہ ڈاک کسی دوسرے شہر میں پہنچے تو اس شہر کے مسلمانوں کو اس فتویٰ پر عمل کرنا جائز نہیں۔ ۱۳۲۳ھ کے ماہ رمضان کا واقعہ ہے کہ شہر بریلی شریف میں اعلیٰحضرت شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے جمعرات کے دن ۲۹ رمضان شریف کا دن گزر کر رات میں گواہان عادل نے رویت ہلال عید کی شہادت ادا کی اعلیٰحضرت نے تحریری فتویٰ صادر کیا کہ میرے سامنے شہادتیں گزریں، کل جمعہ کو عید ہے۔ پھر خدام بارگاہِ رضویہ نے اس فتویٰ کی متعدد نقلیں تیار کر کے شہر بریلی کے دور دور محلوں میں بھیجیں۔ بعض لوگوں نے فتوائے مذکور کی ایک نقل شہر پیلی بھیت کے واسطے چاہا۔ سرکار اعلیٰحضرت نے فرمایا جب تک دو شاہد عادل لے کر نہ جائیں پرچہ کافی نہ ہوگا۔ (ملاحظہ ہو فتاویٰ رضویہ، جلد چہارم صفحہ ۵۳۲)

ان مذکورہ بالا امور سے واضح ہو گیا کہ ثبوت رویت ہلال کے سلسلے لوگ اپنے قیاس و ظن نیز اپنے ذاتی اطمینان و وثوق سے کام نہ لیں بلکہ حکم شرع کے سامنے سر تسلیم خم کریں۔ ھٰذا ما عِنْدِی وَالعِلْمُ عِنْدَ رَبِّی جل جلالہ ثم عند رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

کتبہ: بدر الدین احمد القادری الرضوی
خادم المدرسۃ الغوثیۃ فی بڑھیا من مدینۃ بستی
(یو۔ پی)
۲۵ من ربیع الآخر ۱۴۰۷ھ ۔ ۲۸ من دسمبر سنہ ۱۹۸۶ء

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰہ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

وَعَلٰی ذَوِیْہِ وَصَحْبِہٖ اَبَدَ الدَّھْرِ وَکَرَّمَا

نماز اور لاؤڈ اسپیکر

شہر اودے پور راجستھان سے جناب عبدالغفار صاحب نے نماز اور لاؤڈ اسپیکر کے متعلق مدرسہ غوثیہ بڑھیا میں ایک استفتا بھیجا۔ ذیل میں موصوف کا استفتاء اور اس کا جواب عام مسلمانوں کی رہنمائی کے لیے درج کیا جاتا ہے۔

کیا فرماتے ہیں حضرت اس مسئلہ میں کہ :

لاؤڈ اسپیکر میں نماز پڑھنا اور پڑھانا کیسا ہے ؟ حضور! اس کے بارے میں کئی جگہوں سے جائز کا فتویٰ بھی آچکا ہے، مگر غلام حضرت سے جواب چاہتا ہے۔ مفتی زید صاحب کا فتویٰ ہے کہ ہم چیلنج کے ساتھ جائز کا فتویٰ دیتے ہیں اور یہاں اودے پور میں مفتی صاحب کے معتقدین کہتے ہیں کہ اگر مفتی اعظم ہند حضرت مولانا شاہ مصطفےٰ رضا علیہ الرحمہ یا سرکار اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا کوئی فتویٰ ہم کو دکھا دو تو ہم مان لیں گے۔ لہٰذا حضرت سے گذارش ہے کہ آپ ہمارے دل کو تشفی بخشیں عین کرم ہوگا اور میں یہاں تک کہتا ہوں کہ اگر حضور کا کوئی فتویٰ اور مفتیوں کے مقابلہ میں برعکس نکلا تو سب سے پہلے ہم اس کو سر آنکھوں پر رکھیں۔ مع حوالہ ارشاد فرمائیں اور اگر مفتی اعظم علیہ الرحمہ کا کوئی فتویٰ مل سکے تو سونے پر سہاگہ ہوگا۔

المستفتی : عبدالغفار۔ رضا بکڈپو اودے پور راجستھان (محلہ سیلاوٹ واڑہ ین تا ۲۱۳

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks

Scanned by CamScanner

اَلجَوَابُ بِعَونِ المَلِکِ الوَھَّابِ : نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ممنوع ہے کیونکہ ایک صورت میں وہ رافع سنت ہے اور دوسری صورت میں اِسراف ہے یعنی جب نمازیوں کی کثرت کی وجہ سے مکبّرین کے تقرر کی بجائے لاؤڈ سپیکر کا استعمال ہو تو وہ رافع سنت ہوگا اور اگر نمازیوں کی کمی ہے لیکن پھر بھی بلا ضرورت محض فیشن اور رواج کے پیشِ نظر لاؤڈ اسپیکر کا اِستعمال ہو تو اسراف ہے۔ نماز میں لاؤڈ سپیکر کی ممنوعیت کے سلسلے میں سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کے متعدد فتاوٰی کتابوں میں طبع ہو کر عرصۂ دراز سے شائع ہو چکے ہیں۔ اس وقت میرے سامنے تین[۳] کتابیں ہیں۔ اَلقَولُ[۱] الاَزھَر فی الاِقتِداء بلاؤڈ اسپیکر مصنفہ شریعتہ سنت مولانا محمد حشمت علی خاں علیہ الرحمہ۔ اَلتَّفصِیل[۲] الانور فی حُکمِ لاؤڈ اسپیکر مرتبہ حضرت حافظ محمد عمران پیلی بھیت۔ صِیَانَۃُ[۳] الصَّلوٰات عَن حِیَلِ البِدعَات۔ مصنفہ حضرت مولانا برہان الحق جبلپوری علیہ الرحمہ خلیفۂ سرکار اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ القول الازھر صفحہ ۲ میں سرکار مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفےٰ رضا علیہ الرحمہ کا ایک فتوٰی شاملِ کتاب کیا گیا ہے پھر اسی کتاب کے صفحۂ آخر میں سرکار ممدوح کا ایک دوسرا فتوٰی نقل کیا گیا ہے۔ التفصیل الانور صفحہ ۴ میں سرکار ممدوح کا تیسرا فتوٰی اور صفحہ ۵ میں سرکار کا چوتھا فتوٰی شائع کیا گیا ہے۔ صِیَانۃ الصلوٰات میں حضرت برہان الحق جبل پوری علیہ الرحمہ نے فتوٰی دیا کہ نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا اِستعمال بدعت قبیحہ وشنیعہ ہے اور جن مقتدیوں نے محض لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر نماز ادا کی ان کی نماز فاسد ہے۔ سرکار مفتی اعظم ہند نے فاضل جبلپوری کے فتوٰی کی تصدیق کرتے ہوئے اپنے دستخط اور مہر سے اسے مزین فرمایا۔ ہم یہاں مستفتی کی تسکین کی خاطر ذیل میں سرکار مفتی اعظم ہند کا ایک

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

فتویٰ نقل کرتے ہیں وَھُوَھٰذَا

۷۸۶۔ نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال جائز نہیں۔ اگر میکروفون میں امام آواز ڈالے گا۔ اس کی وہ آواز نہ لے گا تو اس عمل سے امام کی نماز جاتی رہے گی۔ امام کی جائے گی تو مقتدیوں کی بھی جائے گی اور اگر ایسا لاؤڈ سپیکر ہو کہ اس کے میکروفون میں آواز نہ ڈالی جاتی ہو فرض کیجیے وہ خود لیتا ہو امام کے منہ سامنے نہ ہو قریب ایک طرف رکھا ہوا ہو امام اس میں آواز نہ ڈال رہا ہو تو امام کی نماز تو ہو جائیگی اور ان مقتدیوں کی بھی جو خود آوازِ امام سن کر اتباع کر رہے ہیں مگر دور دور کے مقتدی جن تک امام کی آواز پہنچ ہی نہیں سکتی، وہ لاؤڈ سپیکر ہی کی آواز کا اتباع کر رہے ہیں ان کی نماز نہ ہوگی کہ لاؤڈ اسپیکر میں پہنچ کر امام کی آواز اس سے ٹکرا کر ختم ہو جاتی ہے جیسے گنبد میں بولنے والے کنوئیں میں بولنے والے کی آواز ختم ہو جاتی ہے جیسے پانی اور گنبد کے اس ٹکراؤ سے اور آواز پیدا ہوتی ہے کئی بار ہم نے اسے خود محسوس کیا ہے۔ مقرر جو لفظ بولتا ہے ویسے ہی لاؤڈ سپیکر سے اسی طرح سے ہے جیسے گنبد اور کوئیں سے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ فقیر مصطفےٰ رضا قادری غفرلہ۔

(منقول از قول الازہر صفحہ ۲ مطبوعہ ناظم پریس رامپور)

میں مستفتی کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ مذکورہ بالا کتابوں کو منگوا کر اصل فتاویٰ خود ملاحظہ کرے اور دوسروں کو مطالعہ کراتے "القول الازہر اور التفصیل الانور مندرجہ ذیل پتہ سے منگوائے۔

حافظ افتخار ولی خاں کتب خانہ اہلسنت محلہ بھورے خاں شہر پیلی بھیت اور صیانۃ الصلوات حاصل کرنے کے لیے ذیل کے پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

حکیم ڈاکٹر محمود احمد قادری رضوی محلہ اپرین گنج دار السلام جبل پور ایم۔ پی

ھٰذا ما عندی والعلم عند ربی ثم عند رسولہ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ عِبَادِ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

وَعَلٰی ذَوِیْہِ وَصَحْبِہٖ اَبَدَ الدُّھُوْرِ وَکُرَّ مَاہ

نماز

میں لاؤڈ اسپیکر کا رنگین و سنگین فتنہ

ہندوستان میں جب نماز کے لیے لاؤڈ اسپیکر استعمال کرنے کا مسئلہ کھڑا ہوا تو اس وقت کے جمہور علمائے اہل سنت نے یکے بعد دیگرے فتویٰ دیا کہ نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ممنوع ہے۔ چنانچہ فتواے ممانعت صادر کرنے والے اور اس کی تصدیق پر دستخط کرنے والے مشہور حضرات یہ ہیں۔

سرکار مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفےٰ رضا علیہ الرحمہ۔ حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی مصنف بہار شریعت علیہ الرحمہ۔ حضرت صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ۔ حضرت مولانا مفتی برھان الحق جبلپوری علیہ الرحمہ۔ حضرت محدث اعظم ہند مولانا سید محمد علیہ الرحمہ کچھوچھہ مقدسہ۔ حضرت مولانا مفتی شاہ ضیاء الدین علیہ الرحمہ پیلی بھیت۔ حضرت شیر بیشۂ سنت، مناظر اعظم ہند مولانا حشمت علی خاں لکھنوی علیہ الرحمہ۔ حضرت مولانا مفتی سید آل مصطفےٰ علیہ الرحمہ مارہرہ شریف۔ حضرت مجاہد ملت مولانا شاہ حبیب الرحمٰن عباسی علیہ الرحمہ رئیس اڑیسہ۔ حضرت حافظ ملت مولانا شاہ عبد العزیز علیہ الرحمہ بانی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور اعظم گڈھ۔ حضرت مولانا مفتی محبوب علی خاں

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

لکھنوی علیہ الرحمہ امام وخطیب سنی مسجد مدن پورہ بمبئی۔ حضرت مولانا مفتی سید رفاقت حسین علیہ الرحمہ کانپور۔ حضرت مولانا مفتی شاہ محمد اجمل علیہ الرحمہ سنبھل مرادآباد۔ حضرت مولانا مفتی شاہ مظہر اللہ علیہ الرحمہ امام وخطیب مسجد فتحپوری دہلی، حضرت مولانا احسان علی علیہ الرحمہ استاذ الاساتذہ دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف۔ حضرت مولانا خواجہ غلام نظام الدین علیہ الرحمہ سجادہ نشین آستانۂ عالیہ قادریہ بدایوں۔ حضرت مولانا سید مختار اشرف صاحب قبلہ سجادہ نشین خانقاہ سرکار کلاں کچھوچھہ مقدسہ حضرت مولانا مفتی شریف الحق صاحب قبلہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور۔ سید محمد مدنی میاں صاحب قبلہ جانشین حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھہ شریف۔

واضح ہو کہ میں نے ان مشاہیر حضرات کے اسما اور تصدیقی دستخط "اَلقَولُ الاَزہَر" (مصنفہ حضرت شیر بیشۂ اہلسنت علیہ الرحمہ) التفضیل الانور (مرتبہ حافظ محمد عمران صاحب قادری رضوی پیلی بھیت) صیانۃ الصلوات (مصنفہ حضرت مولانا برہان الحق جبل پور) سے حاصل کیے ہیں۔

نماز میں لاوڈ اسپیکر استعمال کرنے کی ممانعت میں سرکار مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے متعدد فتوے ہیں جن میں ایک فتویٰ پر حضرت محدثِ اعظم ہند اور دیگر کئی علما کے تصدیقی دستخط التفضیل الانور میں شائع ہوتے ہیں۔ حضرت محدثِ اعظم علیہ الرحمہ کے علاوہ دیگر علما نے صرف تصدیق پر اکتفا کیا ہے۔ کسی عالم نے خود سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے منصبِ جلیلہ کا اظہار نہیں کیا مگر حضرت محدث اعظم علیہ الرحمہ نے تصدیقی مہر ثبت کرتے ہوئے دو ایسے مختصر جملے تحریر فرما دیئے جن میں کا پہلا جملہ سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کا منصبِ جلیل ظاہر کر رہا ہے اور دوسرا جملہ لاؤڈ اسپیکر کے سلسلہ میں بحث ونزاع بند کر دینے کی تاکید کر رہا ہے، ملاحظہ ہو وہ دو جملے آئندہ صفحہ پر

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

(۱) هٰذَا حُکْمُ الْعَالِمِ الْمُطَاعِ (۲) وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْاِتِّبَاعُ ط
یعنی یہ فتوائے ممانعت واجب الاطاعت عالم دین کا فیصلہ ہے اور ہمیں (بحث ونزاع کے بجائے) صرف قبول کرنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔

ان دو مختصر جملوں سے حضرت محدث اعظم علیہ الرحمہ نے یہ تاثر دیا کہ فقہ کے کسی نزاعی مسئلہ میں اہل علم اپنا اپنا علم ظاہر کر سکتے ہیں۔ لیکن جب واجب الاطاعت عالم دین فیصلہ کر دے تو اب بحث کا دروازہ بند کر کے اتباع کے لیے سر جھکا دینا لازم ہے۔

جمہور علمائے اہلسنت کا موقف بیان کر دینے کے بعد ناظرین کو اس امر سے بھی آگاہ کرنا ضروری ہے کہ فقہی بصیرت رکھنے والوں میں صرف حضرت مولانا سید افضل حسین علیہ الرحمہ کی ایک ذات ہے جس نے جمہور علماء سے اختلاف کرتے ہوئے اِبَاحَتْ کا فتویٰ دیا جس کا حاصل یہ ہے کہ نماز میں لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر اقتدا کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ حضرت سید ممدوح علیہ الرحمہ کے علاوہ میرے علم میں اکابر علمائے کرام ہند میں سے کسی نے جواز کا فتویٰ نہیں دیا ہے۔ ہاں بعض مفتی حضرات کے بارے میں یہ چرچا ہے کہ وہ بڑے زور شور سے فتویٰ دیتے ہیں کہ نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال جائز ہے اور اس کی آواز پر اقتدا صحیح ہے۔ لیکن یہ فتویٰ خود ان کی ذاتی تحقیق کی بنیاد پر نہیں بلکہ حضرت علامہ سید ممدوح علیہ الرحمہ کے فتوائے اباحت پر اعتماد و وثوق اور آپ سے نسبت تلمذ رکھنے کی بنا پر ہے تو یہ بعض مفتی حضرات زیر بحث مسئلہ لاؤڈ اسپیکر میں مستقل مفتی نہیں بلکہ ایک مشہور مفتی کے فتویٰ کے ناقل ہیں۔

خلاصۂ گفتگو یہ ہے کہ زیر بحث مسئلہ میں ایک طرف جمہور علمائے اہلسنت ہیں جن کے فتاویٰ کا مفاد یہ ہے کہ نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

استعمال ممنوع ہے اور وہ دور کے مقتدی جو صرف لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر رکوع، سجدہ کرتے ہیں ان کی نماز فاسد ہے۔ اور دوسری طرف تنہا حضرت مولانا مفتی سید افضل حسین علیہ الرحمہ ہیں جن کے فتویٰ کا حاصل یہ ہے کہ نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال مباح ہے اور لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر اقتدا کرنے والے کی نماز فاسد نہیں۔

یہ حقیقت پوست برکندہ ہے کہ جو وزن حضرت علامہ سید علیہ الرحمہ کے تنہا فتویٰ کا ہو سکتا ہے اس سے کئی گنا وزن جمہور علماء کے فتاویٰ کا لیکن ہم حضرت سید علیہ الرحمہ کے تبحر فقہی پر اعتماد کرتے ہوئے یہ فرض کرتے ہیں کہ حضرت سید علیہ الرحمہ کے تنہا فتوے کا اتنا ہی وزن ہے جتنا وزن جمہور علمائے اکابر و اوسط کے فتووں کا ہے تو گویا ہمیں زیر بحث مسئلہ میں دو فقہی قول حاصل ہوئے جن میں ایک قول کا مفاد اباحت اور دوسرے قول کا حاصل ممنوعیت ہے۔

اب عامہ مسلمین کی طرف سے سوال کھڑا ہوگا کہ ان دونوں اقوال میں سے کس قول پر ہمیں عمل کرنا لازم ہے تو جواب بہت آسان ہے کہ ممنوعیت والے قول پر عمل لازم ہے کیونکہ جلب منفعت سے زیادہ اہم دفع مضرت ہے۔ اور جہاں جلب منفعت ہی نہیں وہاں دفع مضرت والی صورت پر تو بدرجۂ اولیٰ عمل لازم ہوگا۔

ایک مسجد کے مقتدیوں نے تاحین حیات لاؤڈ اسپیکر پر نماز نہیں پڑھی اور دنیا سے انتقال کر گئے تو کیا قیامت کے میدان میں فرشتگان عذاب ان مقتدیوں کے خلاف بارگاہ الٰہی جل شانہ میں یہ استغاثہ پیش کریں گے:۔ کہ اے رب العزت ان مقتدیوں کو سزا دے انھوں نے مسئلہ لاؤڈ اسپیکر کے بارے میں مولانا سید افضل حسین صاحب کے فتوائے اباحت پر عمل نہیں کیا

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

اور زندگی میں ایک بار بھی لاؤڈ اسپیکر پر نماز نہیں پڑھی۔ تو کیا وہ مقتدی جواب نہ دیں گے کہ اے ربِّ کریم! حضرت سید کا فتویٰ آنکھوں سروں پر لیکن وہ فتویٰ صرف اباحت کا تھا وجوب کا نہ تھا، فعل مباح میں بندہ کو اختیار ہے چاہے کرے چاہے نہ کرے۔

اب دوسری صورت بھی ملاحظہ ہو! کسی مسجد کے امام نے زندگی بھر یا زندگی میں دو چار دس سال لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھائی۔ کبھی مکبّرین کا تقرر نہیں کیا۔ دور، دور کے مقتدی صرف لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر اقتدار کرتے رہے پھر دنیا سے سب انتقال کر گئے۔ اگر قیامت کے دن بارگاہِ احدیت جل جلالہ کی طرف سے مطالبہ ہو کہ تم لوگوں نے اپنے مسلک کے اکابر سنی علمائے کے فتوے کے خلاف نماز میں لاؤڈ اسپیکر استعمال کر کے اپنی نمازیں کیوں برباد کیں تو اس وقت کیا جواب ہوگا۔

اگر امام و مقتدی یہ جواب دیں کہ اے ربّ العزّت! ہمارے اکابر علمائے نے یہ فتویٰ ضرور دیا تھا کہ نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال جائز نہیں لیکن ہمارے ہی مسلک کے ایک مفتی مولانا سید افضل حسین صاحب کا یہ فتویٰ تھا کہ نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال مباح ہے تو ہم لوگ لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھتے رہے۔ پھر اس جواب پر اگر بارگاہِ ذوالجلال تعالیٰ مجدہٗ سے یہ خطاب آئے کہ تمہارے سید مفتی کا فتویٰ تو صرف اِباحت کا تھا وجوب کا نہ تھا اور تمہارے اکابر کا فتویٰ تو ممانعت کا تھا۔ اگر تم لوگ اپنے اکابر کے فتاویٰ پر عمل کرتے تو سید کے فتویٰ کی مخالفت نہ ہوتی۔ لیکن تم لوگوں نے سید کے فتوائے اباحت کو معمول بنا کر اپنے سنی اکابر علما کے فتویٰ کی مخالفت کیوں کی؟ آخرت کی یاد کرنے والے لوگو! سوچو اور غور کرو اس ہولناک موقع پر میدان قیامت میں کیا جواب دو گے؟

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

نماز میں لاؤڈ اسپیکر کی کوئی ضرورت نہیں

بعض حضرات برائے نماز لاؤڈ اسپیکر لگانے کی ضرورت پر یوں تقریر کرتے ہیں کہ دُور دُور کے مقتدیوں تک اِمام کی تکبیر تحریمہ وغیرہ اور تلاوتِ قرآن کی آواز پہنچتی نہیں لہٰذا لاؤڈ اسپیکر استعمال کیا گیا تاکہ بے تکلف ہر مقتدی تک امام کی آواز پہنچتی رہے۔

میری طرف سے گذارش ہے کہ ظہر و عصر کی نمازوں میں دور و نزدیک کے مقتدیوں تک امام کی تلاوتِ قرآن مجید کی آواز پہنچانے کی کون سی مشین ایجاد کی گئی ہے؟ آپ کہیں گے کہ ظہر و عصر کی نمازیں سِرّی ہیں۔ اِن نمازوں میں مقتدیوں تک تلاوت کی آواز کا پہنچنا ہرگز ضروری نہیں۔ میں پوچھتا ہوں مغرب و عشا کی نمازیں جو جہری ہیں کیا ان نمازوں میں ہر ہر مقتدی تک امام کی تلاوت قرآن کی آواز پہونچنا شرعاً ضروری ہے آپ کہیں گے شرعاً تو ضروری نہیں تو پھر جو چیز شرعاً ضروری نہیں اس کو آپ ضروری قرار دے کر لاؤڈ اسپیکر کی ضرورت پر اس قدر کیوں زور دے رہے ہیں؟

اب رہا یہ مسئلہ کہ دور دور کے جن مقتدیوں تک امام کی آواز نہیں پہنچتی وہ کس طرح امام کی تکبیر تحریمہ اور دیگر تکبیروں سے مطلع ہو کر اقتدا کریں تو اس کا حل خود شریعت طاہرہ نے لاؤڈ اسپیکر کی ایجاد سے سینکڑوں سال پہلے ہی بتا دیا ہے کہ مقتدیوں کے کثیر ازدحام کے موقع پر جا بجا مکبّرین کا تقرر کیا جائے جن کی تبلیغ کے ذریعہ دور کے مقتدی بھی بہ آسانی نماز ادا کریں شریعت کی اس ہدایت پر چودہ سو برس سے تا ایں دم عمل ہو رہا ہے چنانچہ شہر بمبئی کے بوہری محلہ میں تین منزلہ ہانڈی والی مسجد اور سہ منزلہ پھول گلی والی مسجد

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

میں جب کہ جمعہ کی نماز کے لیے دونوں مسجدوں کی تینوں منزلیں نمازیوں سے لب ریز رہتی ہیں مکبرین کا تقرر ہوتا ہے جن کی تبلیغ پر دور دور کے مقتدی حضرات بے تکلف نماز ادا کرتے رہے ہیں۔

رنگین و سنگین فتنہ

نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا فتنہ رنگین بھی ہے اور سنگین بھی۔ یہ فتنہ رنگین اس لیے ہے کہ ٹرسٹیوں اور خود سر سیٹھوں کی چھاؤں میں رہنے والے ائمۂ مساجد اور بے شرع، آزاد طبع، تجدید پسند عوام کو لاؤڈ اسپیکر والی نماز رنگ دار چٹک مٹک والی دکھائی دیتی ہے۔ لاؤڈ اسپیکر کے بغیر سادہ نماز ان کی نگاہ میں خشک، پھیکی اور بے مزہ ہے۔ اسی لیے یہ لوگ نماز میں لاؤڈ اسپیکر استعمال کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

اب رہا اس فتنہ کا سنگین ہونا تو وہ اس امر سے واضح ہے کہ جب محلہ مدن پورہ بمبئی کی سنی بڑی مسجد میں یکم رمضان ۱۴۰۷ھ سے نماز میں لاؤڈ اسپیکر استعمال کرنے کا نیا تازہ فتنہ شروع ہوا تو اس وقت سے بہتیرے پابند شرع غربائے اہلسنت مسلمان بڑی مسجد کی نماز باجماعت سے محروم ہو گئے۔ بائی کلہ ہنس روڈ کے محمد عیسیٰ نوری، حبیب اللہ نوری، صبور احمد نوری نے مجھے بتایا کہ ہم لوگوں کی جائے قیام سے قریب ہندوستانی مسجد ہے لیکن لاؤڈ اسپیکر کی امامت کی وجہ سے ہم لوگ جمعہ کی نماز پڑھنے وہاں نہیں جاتے تھے۔ مدن پورہ بڑی مسجد میں لاؤڈ اسپیکر پر نماز نہیں ہوتی تھی اس لیے ہم لوگ مدن پورہ بڑی مسجد میں نماز جمعہ پڑھنے جاتے تھے لیکن یکم رمضان ۱۴۰۷ھ سے وہاں بھی لاؤڈ اسپیکر پر نماز ہونے لگی ہے اب

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

مجبوراً ہم لوگ اپنے محلہ سے بہت دور بوہری محلہ پھول گلی والی مسجد میں نماز جمعہ پڑھنے جاتے ہیں، وہاں بحمدہ تعالیٰ لاؤڈ اسپیکر کا فتنہ نہیں ہے۔

حضرات قارئین! مسجد میں لاؤڈ اسپیکر کی بدعت جاری کرکے پابند شرع پنجگانہ مستقل نمازیوں کو نماز باجماعت سے محروم کردینا، جمعہ پڑھنے والوں کو جمعہ کی نماز کے لیے دور جانے کی پریشانی میں مبتلا کرنا کیا یہ فتنہ نہیں؟ کیا اس بدعتِ قبیحہ کا اجرا باعثِ فساد نہیں؟

اگر بمبئی کے چند نوجوان لڑکے اس بات پر اڑ جائیں کہ ہم لوگ سرکار مفتیٔ اعظم ہند و دیگر اکابر علمائے اہلسنت کے فتاوائے ممانعت عمل کی وجہ سے لاؤڈ اسپیکر والے امام کی اقتدا ہرگز نہیں کریں گے۔ ہم اپنے منتخب امام کے پیچھے اسی مدن پورہ بڑی مسجد میں لاؤڈ اسپیکر کے بغیر نماز باجماعت ادا کریں گے۔ ہمارے بعد لاؤڈ اسپیکر والے لوگ اپنے امام کے ساتھ نماز پڑھیں ـــــ تو کیا اس تجویز کو لاؤڈ اسپیکر کے حامی ٹرسٹی، امام اور مقتدی ٹھنڈے دل سے قبول کرلیں گے؟ کیا حامیانِ لاؤڈ اسپیکر میں نوجوان چھوکرے نہ ہوں گے؟ کیا وہ نہ اڑیں گے؟ کہ نماز ایک بار ہوگی اور بھی صرف لاؤڈ اسپیکر ہی پر ہوگی جس کا جی چاہے لاؤڈ اسپیکر کی اقتدا میں نماز پڑھے، جس کا جی چاہے لاؤڈ اسپیکر کی اقتدا میں نماز نہ پڑھے اپنے گھر واپس جائے۔ کیا اس اڑی اڑا کے موقع پر دونوں فریق کے درمیان جنگ وجدال کی نوبت نہیں آسکتی؟

اب وہ بعض مفتی حضرات جن کا فتوائے اباحیہ جدت پسند عوام، مغرب زدہ طبقہ، سینما، ٹی وی، ویڈیو کے پرستار افراد کی چھاؤں میں خوب زور وشور سے پھلتا پھولتا جارہا ہے ارشاد فرمائیں کہ مذکورہ بالا دو فریق میں کس کا اڑنا حق اور کس کا اڑنا شرعاً غلط ہے؟ کیا حضرت مولانا

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

سید افضل حسین علیہ الرحمہ کا فتویٰ یہ تعلیم دیتا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر لگانے پر اڑو اور پابند نماز غربائے اہلسنت کو نمازِ باجماعت سے محروم کردو۔ کیا حضرت سید ممدوح علیہ الرحمہ کے فتوائے اباحت نے سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان و دیگر اکابر علمائے اہلسنت کے فتوائے ممانعت پر عمل کرنے کا حق چھین لیا ہے؟ اگر نہیں چھینا ہے تو مدن پورہ بڑی مسجد میں ٹرسٹیوں، فساق فجار سیٹھوں، دشمنانِ رسول وہابی دیوبندیوں نے امام مسجد سے سازش کرکے پابند نماز پنجگانہ غربائے اہلسنت کی مخالفت کے باوجود غنڈوں کی طاقت کے بل پر زبردستی لاؤڈ اسپیکر کی بدعت کیسے جاری کی؟

یاد رکھیے اگر کسی مسجد کے بائیس ہزار مصلی اس بات پر اڑ جائیں کہ اس مسجد میں نماز صرف لاؤڈ اسپیکر پر ہوگی۔ اور صرف ۲۷ مصلی اس پر اڑیں کہ اس مسجد میں نماز بغیر لاؤڈ اسپیکر پڑھی جائے گی تو بائیس ہزار مصلیوں کا اڑنا غلط ہے، گمراہی ہے اور بہتر نفر مصلیوں کا اڑنا حق ہے۔ بائیس ہزار مصلیوں کا لاؤڈ اسپیکر لگانے پر اڑنا اس لیے غلط ہے کہ آج تک کسی مفتی اکبر یا اصغر نے یہ فتویٰ ہرگز نہیں دیا ہے کہ نماز کے لیے لاؤڈ اسپیکر لگانا واجب ہے تو بائیس ہزار کیا بائیس لاکھ کا لاؤڈ اسپیکر لگانے پر اڑنا ان کی خواہش نفسانی اور فتوائے شیطانی کی بنیاد پر ہے۔

نعوذ باللہ تعالیٰ منہ

فی الحال جدت پسند عوام، مغرب زدہ طبقہ، سینما، ٹی وی، ویڈیو کے دلدادہ لوگ حامیانِ لاؤڈ اسپیکر ٹرسٹیوں اور اماموں کے ساتھ ہیں اس لیے یہ لوگ فتنۂ لاؤڈ اسپیکر کے جاری کرنے اور برقرار رکھنے میں کامیاب ہیں۔ مگر اے ٹرسٹیو! آپ کو ہمیشہ اسی ہری بھری دنیا ہی کی چھاؤں میں

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

نہیں رہنا ہے۔ اے مسجد کے اماموا! آپ کو ہمیشہ سیٹھ جی کی گنگا میں نہیں نہانا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے ڈرو۔ پابند نماز غریب سنی مسلمانوں پر ظلم نہ کرو۔ لاؤڈ اسپیکر کا فتنہ جاری کرکے انھیں نماز باجماعت سے محروم نہ کرو۔

وہابی دیوبندیوں نے لاؤڈ اسپیکر کے اجرا کے ذریعہ مدن پورہ بڑی مسجد پر قبضہ کرنے کا جو ناپاک منصوبہ بنایا ہے، لاؤڈ اسپیکر والا فتنہ ختم کرکے اس منصوبہ کو تہس نہس کردو۔ اللہ تعالےٰ آپ کی بند آنکھیں کھول دے اور آپ کو خیر کی توفیق عطا فرمائے۔ واللہ رؤفٌ بالعباد والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ وآلہ الامجاد

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِہِ
النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْکِتَابَ
الَّذِیْ شَانُہٗ لِکُلِّ شَیْءٍ تِبْیَانٌ وَاَرْسَلَہٗ
اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً وَّعَلَّمَہُ الْقُرْاٰنَ وَجَعَلَہٗ رَحْمَۃً
لِّلْعٰلَمِیْنَ وَمُخْبِرًا عَمَّا یَکُوْنُ وَمَا کَانَ وَالصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ الْاَکْمَلَانِ عَلٰی اٰخِرِ الْاَنْبِیَاءِ سَیِّدِ الْاِنْسِ
وَالْجَانِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ اَرْبَابِ الْفَضْلِ وَالْاِحْسَانِ وَ
اَصْحَابِہِ الْاَشِدَّآءِ عَلٰی اَھْلِ الْکُفْرِ وَالطُّغْیَانِ
وَعَلٰی ابْنِہِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیْ صَاحِبِ
الْحُجَّۃِ وَالْبُرْھَانِ وَعَلٰی شَھِیْدِ مَحَبَّتِہِ الشَّیْخِ
الْاِمَامِ اَعْلٰی حَضْرَتْ اَحْمَدْ رَضَا خَانْ

قصیدہ

درشانِ سرکار اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از

حضرت مولانا حکیم محمد نعیم الدین گورکھپوری شیخ الحدیث دارالعلوم تنویر الاسلام امرڈوبھا ضلع بستی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ ذَوِی النَّعِیْمِ

اَے اِمامِ اہلِ سنّت تاجدارِ علم و فن　　خوب کی تجدید ملت تم نے اے سروِ چمن

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

نائبِ شاہ دنیٰ ہو جانشینِ اولیاء — رونقِ بزمِ طریقت واقفِ سرِ علن،
یادگارِ بوحنیفہ، غوثِ اعظم کے شبیہہ — نازشِ مردانِ حق ہو زینتِ باغ و چمن،
تیرے علم و فن کا ہے وہ دبدبہ جاہ و شکوہ، — جھک گئے سب تیرے آگے فیلسوفانِ زمن
تم نے ہی البرٹ[1] جیسے نامور کو دی شکست — جس کا شاہد ہے ابھی وہ نیّرِ چرخِ کہن
رسمِ بسم اللہ[2] میں تھا کس قدر اونچا سوال — محوِ حیرت انجمن تھی واہ یہ نوری ذہن
حلقۂ بیعت میں آتے ہی ہوئے شیخِ اجل — یعنی اول ہی سے ہو تم پاک سیرت پاک تن
مست دل مجذوبِ حق بھی رہتے تم سے باادب — اہلِ باطن کی نگاہوں میں ہو ایسے باوزن
نقشبندی قادری چشتی سہروردی کے تم — ہو امیرِ کارواں مقبول رب ذوالمنن
دینِ حق کی خدمت و احیائے سنت کے سبب — اعلیٰحضرت آپ کو کہتے ہیں سب اہلِ سنن
کیوں نہ ہو چرچا تمہارا باعثِ کیف و سرور — محسنِ ایمان و دیں ہو صاحبِ خُلقِ حسن
عظمتِ شانِ نبی کا تم نے وہ خطبہ دیا — جان و تن میں نور آیا بڑھ گئی دل کی لگن
بدنہادوں بدعقیدوں سے ہمیں نفرت ہوئی — اے جزاک اللہ عنّا آپ کے ہیں یہ سخن
دین کش ان ڈائنوں کو تم نے بے پردہ کیا — سرزمینِ نجد سے جو بن کے آئی تھیں دلہن
شاطرانِ دین تم سے کانپتے تھے بالیقین — نامِ حق سنتے ہی اون کے ہوش ہو جاتے ہرن
تم سے تھرّاتا رہا باطل پرستوں کا غرور — جس کا شاہد ہے زمانہ اور خود تھانہ بھون
تھا تیغِ قلم اعدا کے حق میں خونفشاں[3] — رزمگاہِ حق و باطل میں رہا تم صف شکن
کر دیا باطل کو تم نے سرنگوں پیوندِ خاک — دشمنِ دیں کو کہاں ہے اب مجالِ دم زدن
تھا، رہا کا لفظ ہے سب ماضی کی اک خبر — بالیقین اب بھی وہی ہو شیرِ حق باطل شکن
چشمِ ظاہر سے تمہاری دید ہو سکتی نہیں — ورنہ پائے ناز پر رکھتے سبھی اپنا دہن

---

[1] امریکہ کا مشہور پروفیسر۔ واقعہ کی تفصیل سوانح اعلیٰحضرت میں ملاحظہ ہو۔
[2] رسمِ بسم اللہ خوانی کا واقعہ حیاتِ اعلیٰحضرت میں ملاحظہ ہو۔ [3] [4] ان امور کی تفصیل سوانحِ اعلیٰحضرت میں ملاحظہ ہو۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

فرش سے ماتم اٹھا جب تم چلے سوئے جناں
عرش پہ دھومیں مچیں لو آگیا فخرِ زمن

آپ کی رحلت کو اک عرصہ ہوا لیکن حضور
ہو وہی خورشید تاباں جسکی پھیلی ہے کرن

گلشنِ اسلام کے گلہائے خوباں میں شہا
سرخ گل ہو یا کہ نرگس نسترن ہو یا سمن

دیکھے ہیں چشمِ فلک نے کیسے کیسے مہ جبیں
ان حسینوں میں ہو تم بھی روح پرور ضو فگن

عشقِ محبوبِ خدا کی تم کو وہ خوشبو ملی
جس کی بوئے مست سے ہے منفعل مشکِ ختن

مصطفےٰ پیارے کے در سے تم کو وہ شوکت ملی
جس پہ ہوتا ہے نچھاور تاجِ شاہی کا بھپن

بارگاہِ نور سے تم کو وہ تابانی ملی
جس کے آگے ہے خجل در عدن لعلِ یمن

اہلِ حق اصحابِ سنت ہیں تمہارے جاں نثار
کینہ پرور اہلِ باطل تم سے رکھتے ہیں جلن

آستانے پر جنھیں حاصل ہے شرفِ حاضری
ہیں بلند اقبال وہ سب آپ کے اہلِ وطن

کیا کہوں کیسے سناؤں آپ کو رنج و الم
اہلِ حق ہیں کشمکش میں اور شیطان ہے مگن

ملتِ بیضا پہ آیا ہے بلاؤں کا ہجوم
ہر طرف اک شور و شر ہے آگیا دورِ فتن

پاسبانِ دین و ملت بے حسی کے ہیں شکار
بحرِ غم میں ہے سفینہ اور دریا موج زن

امتِ خیر الوریٰ ہے بیقرار و اشکبار
اب ذرا پردہ ہٹاؤ کھول دو بندِ کفن

پھر وہی تیرا قدم ہو تیری محفل کی بہار
رنگ لائے گلستاں کافور ہو رنج و محن

جام و مینا کا وہی آجائے دورِ میکشی
اور ہم پیتے رہیں پیتا رہے سارا زمن

بارگاہِ ناز میں حسنِ عقیدت سے حضور
پیش کرتے ہیں سلامی ہم سبھی اہلِ سنن

آپ فرمائیں دعا ہم بے نواؤں کیلیے
شر و ضر سے ہو امن حق پہ رہیں ہم گامزن

اے سراپا خیر و برکت رہبرِ حق زندہ باد
پیکرِ رشد و ہدایت خوبرو شیریں سخن

عرض کرتے ہیں سبھی حلقہ بگوشانِ جناب
ہم غریبوں پر رہو دارین میں سایہ فگن

نغمہ سنجی زمزمہ خوانی مرا مقصد نہیں
ہے مجھے محبوب یوں ہی آپ کا ذکرِ حسن

آپ کے اوصاف تک کس کی رسائی ہو بھلا
ہو نبی کے معجزہ بس ختم ہے اس پر سخن

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

عرض کرتا ہے نعیم قادری باصد ادب
ہم پہ برساؤ شہا اب خاص نعمت کی بھرن

مستزاد

اِلتجائے ما سبق پہ ہے یہ عرض مستزاد
اِک نئی افتاد سے ہیں غمزدہ اہلِ سنن

نجدیوں کا کبر و نخوت بڑھ چکا ہے بے حساب
ہیں وہ سب بد دین یونہی ابتو بگڑے ہیں چلن

ملّتِ حق کے مجاہد[1] پہ کیے جور و ستم
شاہِ بطحا کے قریں توڑا گیا کوہِ محن

سرکشوں نے بربریت کے دیئے پیہم ثبوت
چاک کر ڈالا گیا انسانیت کا پیرہن

مردِ حق تنہا رہا اور ہر طرف اعدا مگر
تھے وہ سب شہبازِ حق کے سامنے زاغ و زغن

شہر مکہ کی طرح ہے شہر طیبہ بھی حرم
پھر بھی ظالم نے بنا ڈالا اسے دار و رسن

اب دعا فرمائیے کہ جلد غارت ہوں عدو
ہیں شقی بدبخت وہ سب دین کے راہزن

اے امامِ اہلِ سنّت لب کو جنبش دیں ذرا
پاک ہو جائے حجازی خطۂ دارالامن

مجھ نعیمِ بے نوا سے اے رضا راضی رہو
ہے یہی بس اِلتجا تم سے برائے پنجتن

---

[1] مراد حضرت علامہ مولانا محمد حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

مجاہدِ ملت حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ رئیسِ اڑیسہ پر نجدی حکومت کا فرعونی ظلم و ستم

حضور کا وصال مبارک ۶ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۴۰۱ھ بروز جمعہ ۵ بجکر ۴۵ منٹ پر بمبئی میں ہوا۔

حج کے موقع پر نجدی حکومت نے دنیائے اسلام کے جلیل الشان پیشوا حضرتِ مجاہد ملت مولانا شاہ محمد حبیب الرحمٰن قادری رضوی حامدی رئیس اڑیسہ صدر آل انڈیا تبلیغ سیرت الٰہ آباد، دامت برکاتہم القدسیہ کو مدینہ طیبہ میں گرفتار کر کے جیل میں بند کیا۔ نجدی پولیس نے حضرت کے نورانی ہاتھوں میں ہتھکڑی پہنائی۔ وہابی جج نے حضرت کے خلاف ظالمانہ فیصلہ صادر کرتے ہوئے آپ کو حج سے روک دیا اور جبراً ہندوستان واپس کر دیا۔

واقعہ یوں ہے کہ حضرت مجاہد ملت امسال حج و زیارت کے قصد سے حرمین شریفین روانہ ہوئے۔ ۱۰ ذی قعدہ سنہ ۱۳۹۹ھ مطابق ۲ اکتوبر سنہ ۱۹۷۹ء کو حضرت مدینہ منورہ پہونچے، آٹھ دن تک آپ نے الگ جماعت قائم کر کے نماز پنجگانہ ادا کی۔ حسب دستورِ سابق امسال بھی آپ نے مسجد نبوی کے وہابی امام شیخ عبدالعزیز قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کے پیچھے نماز نہ پڑھی۔

نویں دن جب آپ عشاء پڑھکر نماز وتر ادا کرنے جا رہے تھے کہ اتنے میں نجدی حکومت کا ایک پروردہ ہندوستانی کتا آیا اس

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

نے الگ نماز پڑھنے کی وجہ دریافت کی۔ آپ نے جواب دیا کہ ہم مسجد نبوی کے وہابی امام کے پیچھے نماز جائز نہیں سمجھتے۔ وہ سگ پروردہ واپس گیا اور پولیس کو اطلاع کی۔ تھوڑی دیر میں چند سپاہی آئے اور آپ کو گھسیٹتے ہوئے پولیس افسر کے پاس لے گئے۔

افسر نے بات چیت کے بعد آپ کو بڑے جج (قاضی) شیخ عبدالعزیز کے پاس بھیج دیا۔ شیخ نجدی نے حضرت سے پوچھا کہ آپ ہمارے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ حضرت نے جواب دیا کہ ہمارے تمہارے عقیدے میں بنیادی اختلاف ہے۔ ہم لوگ بارگاہ الٰہی جل جلالہ میں انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کو وسیلہ ٹھہراتے ہیں اور تم لوگ وسیلہ کو شرک کہتے ہو۔ اس لیے ہم تمہارے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ شیخ نجدی عبدالعزیز نے حضرت کا بیان قلمبند کرایا اور آپ کا مقدمہ اپنے ماتحت قاضی کے پاس منتقل کر دیا۔

جب ماتحت قاضی کے سامنے آپ پیش کیے گئے تو اس نے بھی وہی پرانا سوال کیا کہ آپ ہمارے امام کی اقتدا میں نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ حضرت نے جواب دیا کہ ہمارے اور تمہارے عقائد میں بنیادی اختلاف ہے۔ ہم لوگ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے توسل کو جائز کہتے ہیں اور تم لوگ توسل کو شرک کہتے ہو اس لیے ہم تمہارے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔

ماتحت قاضی نے پھر وہی سوال دہرایا کہ ہمارے پیچھے نماز جائز نہ ہونے کی وجہ بتاؤ۔ حضرت نے فرمایا کہ سلف سے خلف تک سب مسلمان وسیلہ کے قائل ہیں اور تم لوگ وسیلہ کو شرک کہتے ہو تو تمہارے قول کی بنا پر جملہ مسلمانوں کا مشرک و کافر ہونا لازم

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

آیا اور فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ جس قول کی بناء پر سب مسلمانوں کا کافر ہونا لازم آئے وہ قول خود کفر ہے اور ایسے قائل کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ لہٰذا تم لوگوں کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ پھر قاضی نے پوچھا کہ آپ نے تعلیم کہاں حاصل کی؟ حضرت نے جواب دیا کہ مدرسہ سبحانیہ الہ آباد، مدرسہ عثمانیہ اجمیر شریف، جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں۔

جب قاضی کو حضرت کے خلاف کوئی مسالہ نہ مل سکا تو اس نے جھلا کر کہا کہ تم وسیلہ کو جائز ماننے کے سبب مشرک ہو اس لیے تمھیں حج نہیں کرنے دیا جائے گا۔ حضرت نے فرمایا کہ: اگر انبیائے کرام کو وسیلہ ٹھہرانے والا ایسا مشرک ہے جسے حج کرنے کی اجازت نہیں تو شیعہ لوگ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم اور امام عالی مقام حضرت سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے توسل کرتے ہیں تو پھر شیعوں کا حج کرنا تم نے کیسے جائز رکھا؟

حضرت کے اس فولادی سوال پر وہ بے حیا قاضی مبہوت ہو کر بولا کہ شیعہ تو ہمارے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ قاضی کے اس ناپاک جواب پر حضرت نے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھا اور فرمایا کیا تمہارے پیچھے نماز پڑھ لینے سے شرک معاف ہو جاتا ہے؟ معاذ اللہ! یہ کوئی مذہب ہے، یہ کوئی دین ہے یہ کوئی اسلام ہے کہ جو مشرک تمہارے پیچھے نماز پڑھ لے وہ مومن ہو جائے۔ حضرت کی اس گرفت کا وہ بے حیا قاضی کوئی جواب نہ دے سکا اور آپ کے خلاف یہ باطل ناپاک

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

فیصلہ تحریر کردیا کہ :

"یہ شخص ہماری نماز باجماعت میں شریک نہیں ہوتا اور انبیاء و مرسلین سے توسل کو جائز مانتا ہے اس لیے وہابی کورٹ نے یہ حکم جاری کیا کہ اس شخص کو حج کرنے نہ دیا جائے اور اسے اس کے ملک واپس بھیج دیا جائے۔"

یہ فیصلہ سنا کر ظالم قاضی نے حضرت کو جیل خانہ بھجوا دیا، جہاں آپ کو ہتھکڑی پہنائی گئی۔ جیل میں شیخ نجدی کے سپاہیوں نے اس بنا پر کہ آپ نے وہابی امام کے پیچھے نماز نہ پڑھی آپ پر طرح طرح کے ظلم کیے، یہاں تک کہ ایک وہابی کتے نے آپ کو ایسا زور سے تھپڑ مارا جس سے آپ کو غشی آگئی۔ جب افاقہ ہوا تو آپ نے "الحمدللہ" پڑھا۔

شیخ نجدی کے بھیڑیوں اور کتوں نے ۱۹ ذی قعدہ ۱۳۹۹ھ ہجری مطابق ۱۱ اکتوبر ۱۹۷۹ء سے ۲ ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ مطابق ۲۳ اکتوبر ۱۹۷۹ء تک آپ کو مدینہ جیل میں قید رکھا۔ پھر ۳ ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ کو جیل سے نکال کر مدینہ ہوائی اڈہ پر لے گئے۔ ہوائی اڈہ کے اندر پہنچ کر آپ کے نورانی ہاتھوں سے ہتھکڑی کھولی گئی پھر وہاں سے آپ کو براہ جدہ و کراچی ہندوستان روانہ کیا اور آٹھ ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ مطابق ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو آپ بمبئی پہنچے۔

محترم قارئین! حضرت مجاہد ملت علیہ الرحمہ کا یہ پانچواں سفر حج تھا، اس سے پہلے آپ بفضلہ تعالیٰ ثم بعون رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چار مرتبہ حج و زیارت کے شرف سے مشرف ہو چکے تھے۔ آپ نے ہر مرتبہ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ میں اپنی الگ جماعت

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کر کے نماز ادا کی۔ وہابی امام کی اقتدا میں آپ نے بحمدہٖ تعالےٰ کبھی نماز نہ پڑھی۔ ہاں مدینہ طیبہ میں ایسا واقعہ بارہا پیش آیا کہ جب نجدی حکومت کے پالتو ہندوستانی کتوں نے قاضی حرم کے پاس چغلی کھائی اور آپ کے بارے میں الگ جماعت قائم کرنے کی شکایت پہنچائی تو قاضی نے کبھی تو آپ کو الگ جماعت کرنے سے روک دیا اور کبھی آپ کے لیے مسجد نبوی میں نماز پنجگانہ پڑھنا ممنوع قرار دیا مگر حج کرنے سے آپ کو کبھی منع نہیں کیا۔ لیکن اب کی مرتبہ قاضی نے آپ کو جیل میں قید کیا اور حج سے محروم کر کے جبراً آپ کو ہندوستان واپس کر دیا۔

رہا یہ امر کہ اس دفعہ وہابی حکومت نے آپ پر ظلم و ستم کیوں ڈھایا اور آپ کو حج کرنے سے کیوں محروم کیا؟ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ زمانۂ قریب میں جب سقی الحرمین مسمّٰی بہ سعد الحصین وہابی نے گنبد خضریٰ شریف ڈھانے کی ناپاک تجویز نجدی اخبار "الدعوۃ" بابت ۹ شعبان ۱۳۹۷ھ ہجری مطابق ۲۵ جولائی ۱۹۷۷ء میں شائع کی تو اس موقع پر شہر بمبئی میں حضرت مجاہد ملت قبلہ نے نجدی وہابیوں کی اس ایمان سوز تجویز کی خوب جم کر مخالفت کی اور تحفظ گنبد خضرا کی حمایت میں ایک عظیم الشان احتجاجی جلسۂ عام منعقد کیا اور بڑے کروفر کے ساتھ ایک احتجاجی جلوس بھی نکالا جس نے نجدی وہابیوں کی مٹی پلید کر دی۔ پھر صوبہ بمبئی یوپی۔ بنگال و بہار کے شہروں میں نجدی تجویز کے خلاف بے شمار احتجاجی جلسے منعقد ہوئے۔ ہندوستان کے وہابیوں نے دیکھا کہ ان تمام احتجاجی جلسوں اور کارروائیوں میں مرد مجاہد

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

حضرت مولانا حبیب الرحمن مقتدا ہیں تو انہوں نے نجدی حکومت کو خصوصی طور پر حضرت کے خلاف خوب طیش دلایا جس کے نتیجے میں نجد کے دشمنِ رسول سعودی حکومت نے دل کھول کر حضرت کی ذات پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے اور احتجاجی جلسوں کا انتقام لیا۔ اور اپنے کو یزید و فرعون کی صف میں کھڑا کر دیا۔ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ۔

بارگاہِ رسالت کے وفادار مسلمانو! نجد کے وہابی حکمراں اور سپاہی اللہ تعالیٰ کے محبوب سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کھلے عام دشمن ہیں۔ گنبدِ خضرا شریف کے دشمن ہیں۔ اور سنی مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ ان کو اپنی چند روزہ فرعونی حکومت پر گھمنڈ ہے کہ ہم جو چاہیں ظلم کریں ہمارا کوئی کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔ ان کو بالکل ہوش نہیں کہ جس قہار و جبار جل جلالہ نے کعبہ ڈھانے کا عزم رکھنے والے اصحابِ فیل پر ابابیل پرندوں سے کنکریاں برسوا کر ان کو تہس نہس کر دیا ہے وہی قہار و جبار جل مجدہ گنبدِ خضرا ڈھانے کی ناپاک نیت والے وہابیوں پر قہر و غضب کی آگ برسا سکتا ہے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

مسلمانو! تمہارا ایمانی فرض ہے کہ تم بارگاہِ احدیت جل جلالہ میں رو رو کر فریاد کرو اور گڑگڑا کر دعا کرو کہ اے اللہ اے رحمٰن اے قہار اے جبار تو حرم کعبہ کو، حرمِ نبوی کو، گنبدِ خضرا کو، حجازِ مقدس کو وہابیوں کے تسلط سے آزاد فرما دے اور سعودی حکمرانوں قاضیوں، سپاہیوں اور کتوں کو عبرتناک سزا دے ان کو كَعَصْفٍ مَّاكُوْلٍ بنا دے۔ اَللّٰهُمَّ اٰمِيْن

يَا اِلٰهَ الْعٰلَمِيْن بِجَاهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَلْغَوْثَ الْاَعْظَمَ الْجَيْلَانِيَّ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ نَزَّلَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِ الْاِنْسِ وَالْجَآنِّ، عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ الْاَفْضَلَانِ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقُرْاٰنُ ؕ فِیْہِ لِكُلِّ شَیْءٍ مِنَ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ تِبْیَانٌ، فَصَارَ بِہٖ نَبِیُّنَا صَلَّی وَسَلَّمَ عَلَیْہِ الرَّحْمٰنُ، عَالِمًا بِتَفْصِیْلِ مَا یَكُوْنُ وَمَا كَانَ، وَاَجْمَلُ الصَّلَوٰاتِ وَاَكْمَلُ التَّسْلِیْمَاتِ عَلٰی آخِرِ الْاَنْبِیَآءِ وَاَوَّلِ الْكَآئِنَاتِ ؕ وَعَلٰی اٰلِہٖ ذَوِی الْحَسَنَاتِ وَصَحْبِہٖ اُولِی الْبَرَكَاتِ، وَعَلٰی ابْنِہِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیِّ مِنْ اَہْلِ التَّصَرُّفَاتِ ؕ وَشَہِیْدِ مَحَبَّتِہِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ رَضَا صَاحِبِ الْكَرَامَاتِ ؕ

نعت شریف

از سرکارِ اعلیٰحضرت مجدّدِ دین و ملت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ عنہ

سر سوئے روضہ جھکا پھر تجھکو کیا — دل تمنا سا جد نجدیا! پھر تجھکو کیا

بیٹھتے اٹھتے مدد کے واسطے — یا رسول اللہ کہا! پھر تجھکو کیا

یا غرض سے چھٹکے محض ذکر کو — نامِ پاک اُن کا جپا! پھر تجھکو کیا

بیخودی میں سجدۂ دَر یا طواف — جو کیا اچھا کیا! پھر تجھکو کیا

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ان کو تملیک مَلِیکُ الملک سے — مالکِ عالم کہا! پھر تجھکو کیا
ان کے نامِ پاک پر دل، جان و مال — نجدیا! سب تج دیا! پھر تجھکو کیا
یٰعِبَادِی کہہ کے ہم کو شاہ نے — اپنا بندہ کرلیا! پھر تجھکو کیا
دیو کے بندوں سے کب ہے یہ خطاب — تو نہ ان کا ہے نہ تھا! پھر تجھکو کیا
نجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی؟ — یہ ہمارا دین تھا! پھر تجھکو کیا
دیو تجھ سے خوش ہے پھر ہم کیا کریں — ہم سے راضی ہے خدا پھر تجھکو کیا
دیو کے بندوں سے ہم کو کیا غرض — ہم ہیں عَبْدُ المُصْطَفٰے پھر تجھکو کیا

تیری دوزخ سے تو کچھ چھینا نہیں
خلد میں پہونچا رضا پھر تجھکو کیا

نجدی حکمرانوں کے مقابلے میں حضور مجاہدِ ملّت کی فتحِ عظیم

(از: بدرالدین احمد، مدرسہ غوثیہ)

حضرات ناظرین! پارسال مدرسہ غوثیہ بڑھیا کی شائع کردہ روداد بابت جمادی الاخریٰ سنہ ۱۴۰۰ ہجری میں یہ لرزہ خیز واقعہ تفصیل سے لکھا جاچکا ہے کہ حج کے موسم میں نجدی حکومت نے حضور مجاہدِ ملت حضرت مولانا شاہ حبیب الرحمٰن صدر آل انڈیا تبلیغ سیرت پر مدینہ طیبہ میں ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے، آپ کے نورانی ہاتھوں میں ہتھکڑی

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

پہنائی۔ آپ کو ۱۹ ذی قعدہ ۱۳۹۹ھ ہجری مطابق ۱۱ اکتوبر ۱۹۷۹ء سے ۲ ذی الحجہ مطابق ۱۳۹۹ھ مطابق ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۹ء تک جیل خانہ میں قید رکھا۔ پھر سب سے بڑا ظلم یہ کیا کہ آپ کو حج کرنے سے روک دیا، اور جبراً ۳ ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ کو مدینہ شریف سے ذریعہ ہوائی جہاز ہندوستان روانہ کر دیا۔ حضرت پر یہ ظلم صرف اس لیے ڈھایا کہ آپ نے وہابی امام شیخ نجدی قاضی عبدالعزیز کے پیچھے نماز پڑھنے سے انکار کیا جب آپ ۸ ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ کو بلا حج کیے بمبئی پہنچے تو مسلمانوں کو نجدی حکومت کی اس فرعونی روش سے بڑا دکھ پہنچا اور ان کے دلوں میں یزید نمرود، شداد، فرعون کی بربریت کی یاد تازہ ہو گئی۔

قدیم ہندوستان (بھارت و پاکستان) کے وہ کتے جن کو نجدی حکومت نے وہابیت کی تبلیغ کے لیے پال رکھا ہے جو ہر سال حج کے زمانے میں عرب کا سفر کرتے ہیں اور وہاں سے سعودی ریال لاکر ہندوستان میں وہابیت پھیلاتے ہیں۔ مدینہ طیبہ میں ان سگہائے پرکدہ کا ایک کام یہ بھی ہے کہ وہ سنی علماء کے خلاف نجدی کو توالی اور تھانہ میں چغلخوری کریں کہ فلاں سنی عالم الگ جماعت قائم کر کے نماز پڑھتا ہے اور فلاں سنی پیشوا شیخ نجدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا۔

حضور مجاہد ملت کی گرفتاری اور بلا حج کیے جبراً واپسی پر ان پروردہ کتوں اور چغلخور لومڑیوں کو اپنی کامیابی پر بڑی خوشی ہوئی۔ مگر امسال ایسا نقشہ بدلا کہ زمین و آسمان بھی حیرت میں پڑ گئے اور باغیان بارگاہ رسالت کے ہوش اڑ گئے۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ہوا یہ کہ حضور مجاہد ملت صاحب قبلہ نے امسال ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ میں بمبئی سے بغداد مقدس کا سفر کیا اور سرکار غوث اعظم محی الدین جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ اقدس میں حاضری سے مشرف ہوئے۔ بغداد شریف میں تقریباً چار ہفتے حضور مجاہد ملت کا قیام رہا۔

سرکار غوثیت رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے وفادار غلام شاہ حبیب الرحمٰن کی اِخلاص وعقیدت میں ڈوبی ہوئی حاضری کو قبول فرمایا اور اس کے اِنعام میں حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن کی حاضری، حج کعبہ، زیارتِ گنبد خضرا کا باطنی ویزا عطا فرمایا جس کا معنیٰ یہ تھا کہ سرکار غوثیت کا یہ نام لیوا اِمسال نجدی فرعونوں کے حکم امتناعی کی دھجی بکھیرتا ہوا چوری چھپے نہیں بلکہ دن کے اجالے میں سینہ تان کر شہر بمبئی سے جدّہ جائے گا پھر وہاں سے مکہ معظمہ حاضر ہوگا۔ عَلَی الاعلان حج کے ارکان ادا کرے گا۔ کعبہ شریف کا طواف کرے گا۔ پھر مدینہ طیبہ پہنچے گا مسجد نبوی میں شیخ نجدی قاضی عبدالعزیز کی اِقتداء سے اِجتناب کرتے ہوئے اپنی الگ نماز پڑھے گا۔ گنبدِ خضرا شریف کی دل کھول کر زیارت کرے گا۔ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں ادب و محبت کے ساتھ بار بار صلاۃ وسلام عرض کرے گا۔ اب کی مرتبہ کسی نجدی حاکم کو یہ جرأت نہ ہوگی کہ بارگاہ غوثیت کے اس وفا کیش غلام سے چوں چرا کر سکے۔

حضور مجاہد ملت قبلہ بغداد میں اپنے آقا سرکار غوثیت کی بارگاہ میں راز و نیاز میں مشغول ہیں اور ادھر بمبئی میں ٹوپی والے بابا

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

رشید عرب کو حکم دیتے ہیں کہ تم حضرت مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ کی روانگی کے لیے سعودی دفتر میں ویزا حاصل کرنے کی درخواست دے دو۔ عرب صاحب نے عرض کی۔ بابا اب درخواست داخل کرنے کا ٹائم تو نہیں رہ گیا ہے۔ بابا نے فرمایا: تم کو ٹائم سے کیا مطلب؟ تمہارا کام صرف کاغذ داخل کر دینا ہے۔" رشید عرب نے سعودی دفتر میں ویزا کی درخواست پہنچا دی۔ نجد کے سعودی افسر نے درخواست منظور کی اور ویزا دے دیا۔

جب حضور مجاہد ملت قبلہ بغداد مقدس سے بمبئی واپس آئے تو آپ کو یہ معلوم ہونے پر بڑی شادمانی ہوئی کہ میرے لیے روانگیٔ حرمین شریفین کا ویزا حاصل کیا گیا ہے۔ پھر حاجیوں کے آخری ہوائی جہاز کے ذریعہ حضرت بمبئی سے جدہ پہنچے پھر وہاں سے مکہ معظمہ حاضر ہوئے۔ آپ کی رفاقت میں حضرت مولانا عاشق الرحمٰن الہ آبادی اور حضرت مولانا عبدالتواب صاحب رائے بریلوی بھی تھے۔

حضور مجاہد ملت قبلہ نے مکہ شریف، منیٰ، عرفات وغیرہ مقدس مقامات میں ارکانِ حج ادا کیے۔ یہ وہی مکہ شریف ہے جہاں نجدی حکومت کے سب سے بڑے جج نے حضور مجاہد ملت قبلہ کا داخل ہونا ممنوع قرار دے رکھا تھا۔ مگر امسال کسی نجدی فرعون میں دم نہیں کہ حضرت سے مزاحمت کر سکے۔

مناسک حج سے فارغ ہو کر حضرت اپنے رفقائے کے ساتھ مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ اعظم

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

میں صلاۃ وسلام عرض کیا۔ امسال بھی حضرت نے سرکاری امامِ حرم شیخ نجدی قاضی عبدالعزیز کے پیچھے نماز پنجگانہ ادا نہ کی۔ بلکہ اپنی نماز الگ پڑھی۔

دوران قیامِ مدینہ طیبہ میں ایک دن آپ مُوَاجَھَۂ اقدس کے سامنے جالی شریف سے قریب کھڑے ہوکر ادب وتعظیم میں ڈوبا ہوا درود وسلام عرض کررہے تھے کہ اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نائبِ اعظم رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنفسِ نفیس عالمِ بیداری میں آپ کے سامنے تشریف لائے اور آپ سے قریب ہوکر آپ کے مبارک کندھے پر اپنا دستِ انور رکھا اور فرمایا:

"حبیبُ الرَّحمٰن! سالِ گذشتہ تم پر جو ظلم وستم ہوا اور حج سے تمہیں روک دیا گیا اس سے تم دِل برداشتہ ہوکر یہ گمان کر بیٹھے کہ اب کبھی مدینہ طیبہ کی حاضری مجھے نصیب نہ ہوگی اور تم مایوس ہوکر مدینہ سے روانہ ہوئے۔ ایسا گمان تم نے کیوں کیا؟ تم مایوس کیوں ہوئے؟ سنو! جس کو میں بلاؤں گا اس کو کوئی طاقت، کوئی حکومت روک نہیں سکتی۔ دیکھ لو میں نے تمہیں بلایا تو کیا تمہیں کوئی روک سکا؟ ھٰذا مَاخوذ مِن مفھومِ کلامِ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَوْلٰینا الشاہ حَبِیبِ الرَّحْمٰن، وروی لِی لھٰذا الرؤیا مَوْلٰینا عَبْدُ القدوس الکشمیری امام ھانڈی والی

سلہ ۱۳۱۲ھ میں بمبئی کے فساد کے بعد چند..... سُنّی مولویوں نے فرقہائے

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

مسجد چندی گلی فی بمبئ، فقال ان الدکتور السید کمال الدین القادری الرضوی الساکن فی بمبئ والحاج المُلّا محمد منیف البستوی المدیر للمدرسۃ الغوثیۃ الواقعۃ فی بڑھیا کانا حاضرین معی فی مجلس حضرۃ مولانا الشاہ حبیب الرحمٰن فی بلدۃ بمبئ۔ فحدثنا رویتہٗ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الیقظۃ ومکالمۃ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم لہ۔

سال گذشتہ مدینہ منورہ میں حضرت مجاہد ملت قبلہ کی حق گوئی، حق پرستی، اِستقامت وتصلب کا امتحان تھا۔ باغیان بارگاہ رسالت نے آپ پر جور وستم کے پہاڑ ڈھائے۔ مگر آپ بحمدہٖ تعالیٰ جادۂ استقامت سے ایک اِنچ نہ ہٹے اور امتحان میں کامیاب رہے۔ اِمسال کامیابیٔ امتحان کے صِلے میں بارگاہ نبوت سے آپ پر انعام کی بارش ہوئی اور آپ کو وہ دولتِ کبریٰ ملی جس کا آپ کو گمان نہیں تھا۔ فالحمد للہ

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ: باطلہ مرتد وہابی، دیوبندی، مودودی، کھوجہ، بوہرہ وغیرہم کے ساتھ مل کر ایک چکرمی بنائی اور اس کا نام "علما کونسل" رکھا۔ غلط فہمی سے کچھ ائمہ مساجد اہل سنت بھی شامل ہو گئے تھے۔ مگر حق واضح ہو جانے کے بعد توبہ کر کے اس چکرمی سے تنفر کرتے ہوئے علیحدہ ہو گئے۔ مگر کشمیری صاحب آج بھی اس ناپاک چکرمی کے سکریٹری بنے ہوئے ہیں۔ حضرت بدر العلما کی مندرجہ بالا تحریر اس تبدیلی سے ۱۲ سال قبل کی ہے۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

رَبِّ الْعَالِمِیْنَ وَالصلوٰۃ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ۔

جب آپ اواخر محرم ۱۴۰۱ھ ہجری میں حرمین طیبین سے بمبئی تشریف لائے تو آپ کے اِس کامیابی سفر پر سنّی مسلمانوں کا جوش ابل پڑا انھوں نے آپ کے اعزاز میں مستان تالاب کے میدان میں ایک عظیم الشان جلسۂ اِستقبالیہ منعقد کیا جس کے بارے میں کہا جاتا ہے چشم فلک نے بمبئی کی سرزمین پر کسی مذہبی جلسہ میں اِنسانوں کا اِتنا وسیع سمندر نہیں دیکھا تھا۔

سانحۂ عظیم

اواخر محرم ۱۴۰۱ھ میں حضور مجاہد ملت قبلہ حرمین طیبین سے بمبئی تشریف لائے۔ کچھ دن بمبئی میں قیام کے بعد اصلاح و تبلیغ کی خاطر دوسرے مقامات کا دورہ کرتے رہے پھر بیلگام وغیرہ کے قصد سے ۲۹ ربیع الاول شریف ۱۴۰۱ھ مطابق ۵ فروری ۱۹۸۱ء کو بمبئی تشریف لائے۔ آپ کی جسمانی صحت گرتی ہوئی دیکھ کر ٹوپی والے بابا نے آپ کا سفر ملتوی کرادیا اور آپ کے علاج کا اِنتظام کرتے ہوئے ڈاکٹر سید کمال الدین صاحب اور حضرت مولانا عبدالقدوس[1] صاحب کشمیری کو آپ کی دیکھ

---

[1] موصوف کا حال گذشتہ صفحہ کے حاشیہ پر ملاحظہ کریں۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

بھال اور تیمارداری پر مقرر کیا۔ علاج خوب جم کر ہوا۔ بحمد تعالیٰ آپ تندرست ہوگئے پھر اچانک ۴ر جمادی الاولیٰ مطابق ۱۱ر مارچ ۱۹۸۱ء کو بدھ کے دن آپ کی طبیعت ناساز ہوگئی۔ یہاں تک ۵ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۱ھ کو جمعرات کا دن گزر کر رات میں تقریباً دس بجے آپ کو اسپتال پہنچایا گیا۔

۶ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۱ھ مطابق ۱۲ر مارچ ۱۹۸۱ء کو جمعۂ مبارکہ کے دن شام کے وقت پانچ بج کر ۴۵ر منٹ پر آپ نے داعیٔ اجل کو لبّیک کہا اور روح مبارک عالم قدس کی طرف پرواز کر گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کے مرید اجمیری ساکن بروپور متصل نگر بازار ضلع بستی کی روایت کے مطابق وصال سے پہلے آپ کے آخری کلمات یہ تھے یَا اللّٰہ۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ یَا غَوث۔

۷ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۱ھ سنیچر کے دن مستان تالاب بمبئی کے وسیع میدان میں دس بجے دن میں آپ کی نماز جنازہ پڑھی گئی حضرت مولانا سید حسن میاں صاحب دامت برکاتہم العالیہ چشم و چراغ خاندانِ مارہرہ شریف نے اِمامت کا فریضہ انجام دیا۔ پھر شام کو تقریباً سوا چار بجے آپ کا جنازۂ مبارکہ ذریعہ طیارہ کلکتہ روانہ ہوا۔ پھر وہاں سے آپ کے وطن مبارک دھام نگر صوبہ اڑیسہ پہنچایا گیا۔

آپ اَبًا عَن جَدٍ خاندانی رئیس تھے مگر زندگی سادہ اور درویشانہ بسر کی۔ آپ کی مقدس زندگی خدمتِ دین، اشاعتِ سنت، رَدِّ وہابیت و ابطال باطل میں صَرف ہوئی، بے دینوں سے مناظرہ آپ کی روحانی غذا تھا۔ آپ استاذ المناظرین تھے۔ آپ کا غذی رسمی لغباری

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

اور تقریری مجاہدِ ملّت نہیں تھے بلکہ واقعی حقیقی مجاہد ملت تھے حق گوئی کی صفت میں سیّدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندہ یادگار تھے۔ حکمرانوں کا رعب وداب آپ کی حق گوئی میں کبھی لچک پیدا نہ کر سکا۔ آپ اس شعر کے مصداق بن کر دنیا سے تشریف لے گئے کہ اے کائنات کے آقائے اعظم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ؎

تجھے جانا تجھے مانا نہ رکھا غیر سے کام لِلّٰہِ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم! تو حضرتِ مجاہد ملّت کی خدمت دینیہ کو قبول فرما اور حضرت کی قبر مبارک کو نور سے بھر دے بجاہ اٰخِرِ الْاَنْبِیَآءِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ

(منقول از روداد مدرسہ غوثیہ، بڑھیا ضلع بستی)

سنہ ۱۴۰۰ھ تا سنہ ۱۴۰۱ھ

---

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

سانحۂ عظمیٰ سانحۂ عظمیٰ سانحۂ عظمیٰ

مدرسہ غوثیہ بڑھیا کی پار سال والی روداد میں سانحۂ عظیم کے عنوان سے حضور مجاہد ملت مولانا شاہ حبیب الرحمٰن عباسی علیہ الرحمۃ والرضوان کے وصال مقدس پر ایک مختصر مقالہ شامل روداد تھا۔ اب امسال زیر نظر روداد میں سانحۂ عظمیٰ کا عنوان قائم کرنا پڑا ہے کیونکہ مقالہ ذیل میں اس ذات کے وصال پاک کا تذکرہ ہونے جارہا ہے جو مشرق و مغرب کے مسلمانوں کا پیشوائے اعظم اور مفتی عالم رہا۔ مسلمانوں کا یہ پیشوا جب تک اس جہانِ فانی میں موجود تھا تو ظاہر یہی تھا کہ وہ قدیم ہندوستان (بھارت اور پاکستان) کا مفتی اعظم ہے لیکن ذریعہ آل انڈیا ریڈیو دہلی، پاکستان ریڈیو، بی بی سی، لندن، وصال کی خبر نشر ہوتے ہی جب افریقہ، یورپ، ایشیا اور مختلف گوشہائے بھارت سے ذریعہ ہوائی جہاز، ٹرین، بس، ٹریکٹر، ٹرک، رکشہ، سائیکل نیز پیدل مسلمانوں اور غیر مسلموں کے قافلے پر قافلے بریلی شریف میں اترنے شروع ہوتے اور ۱۴ محرم ۱۴۰۲ھ سے ۱۵ محرم ۱۴۰۲ھ تک بریلی شہر بیس لاکھ انسانوں کے سمندر میں ڈوب گیا تو یہ منظر دیکھ کر زمین و آسمان کو بھی اندازہ ہوگیا کہ بریلی میں چودھویں محرم ۱۴۰۲ھ کی شب وصال فرمانے والا مرد درویش ضرور مفتی اعظم تھا، پھر ایسے پیشوائے اعظم کا دنیا سے کوچ کر جانا کیا یہ سانحۂ عظمیٰ نہیں۔

مشرقی شمالی یوپی میں ضلع بستی کا موضع بڑھیا ایک کوردہ مقام میں واقع ہے یہاں ۱۴ محرم ۱۴۰۲ھ جمعرات کے دن ریڈیو سننے والوں نے یہ اعلان سنا کہ ۱۳ محرم ۱۴۰۲ھ کا دن گذر کر رات میں بریلی میں اعلیٰحضرت کے شاہزادہ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کا دیہانت ہوگیا مگر وہ سنسکرت کے الفاظ سمجھ نہ سکے ۱۵ محرم ۱۳۸۲ھ جمعہ کے دن شام کو الٹوا بازار سے خبر آئی کہ سرکار اعلیٰحضرت کے شاہزادہ حضور مفتیٔ اعظم ہند دامت برکاتہم القدسیہ کا بریلی شریف میں وصال ہوگیا۔ دوسرے دن سنیچر کو ادارہ مدرسہ غوثیہ بڑھیا میں تعطیل کرکے قرآن خوانی ہوئی صبح سویرے آبادنی کے مسلمانوں کو اطلاع کردی گئی کہ نماز ظہر کے بعد میلاد شریف اور قل کی محفل قائم ہوگی۔ خلاف امید اچھا خاصا مجمع ہوگیا۔ نعت شریف کے بعد تقریر ہوئی سرکار مفتیٔ اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک زندگی پر روشنی ڈالی گئی پھر صلوٰۃ وسلام اور قل کے بعد تبرکات تقسیم ہوئے۔

حضور مفتیٔ اعظم دامت برکاتہم القدسیہ، سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا مجدد اعظم بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہزادۂ اصغر ہیں۔ آپ کی پیدائش ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ ہجری مطابق ۷ جولائی ۱۸۹۲ء عیسوی کو بریلی شریف میں ہوئی، آپ کی ولادت کے وقت اعلیٰحضرت مارہرہ مقدسہ میں رونق افروز تھے وہیں خواب میں دیکھا کہ میرے گھر بچہ پیدا ہوا ہے خواب ہی میں "آل الرحمن" نام رکھا۔ سراج السالکین حضرت مولانا سید شاہ سید ابوالحسین احمد نوری جانشین حضور پرنور مولانا سید آلِ رسول مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آپ کا نام ابوالبرکات محی الدین جیلانی تجویز فرمایا۔ محمد کے نام پر عقیقہ ہوا اور مصطفیٰ رضا عرف قرار پایا۔

حضرت نوری میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی ولادت باسعادت کی خبر پاکر سرکار اعلیٰحضرت سے فرمایا تھا مولینا! میں جب بریلی آؤں گا تو اس بچہ کو ضرور دیکھوں گا وہ بہت ہی مبارک بچہ ہے"۔ چنانچہ حضرت نوری میاں قدس سرہٗ جب بریلی تشریف لائے تو اس وقت آپ کی عمر مبارک

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

صرف چھ ماہ کی تھی۔ آپ کو دیکھ کر حضور نوری میاں نے اعلیٰحضرت سے فرمایا، مولانا! یہ بچہ دین و ملت کی بڑی خدمت انجام دے گا۔ مخلوق خدا کو اس کی ذات سے بہت فیض پہنچے گا، یہ بچہ ولی ہے، اس کی نگاہوں سے لاکھوں گمراہ انسان دین حق پر قائم ہوں گے۔ یہ بچہ اپنے وقت میں فیض کا دریا بہائے گا۔" پھر حضرت نوری میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مبارک انگلیاں آپ کے منہ میں ڈال دیں اور آپ کو سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ میں مرید فرمالیا اور اسی وقت تمام سلاسل کی اجازت و خلافت عطا فرمائی فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ جَلَّ مَجْدُہٗ وَتَعَالٰی شَانُہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَصَحْبِہِ الْمُکَرَّمِیْنَ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّہَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔

سرکار مفتیٔ اعظم ہند کی تعلیم و تربیت سرکار اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگرانی میں ہوئی آپ نے تیرہ سال کی عمر مبارک میں مسئلہ رضاعت سے متعلق فقہی کتابوں کی مراجعت کے بغیر پہلا فتویٰ تحریر فرمایا۔ یہ فتویٰ اصلاح کے لیے اعلیٰحضرت کی خدمت میں پیش ہوا۔ صحت جواب پر اعلیٰحضرت بہت خوش ہوئے اور صَحَّ الْجَوَابُ بِعَوْنِ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْوَھَّابِ ۔ لکھ کر تصدیقی دستخط ثبت فرمایا اور "اَبُوالْبَرَکَات مُحْیِ الدِّین جیلانی آل الرحمٰن محمد عرف مصطفیٰ رضا خان" کے نام کی مہر بنوا کر آپ کو عطا فرمائی۔

آپ کی مقدس زندگی اتباعِ سنت کی آئینہ دار تھی۔ اپنے عمل و کردار رفتار و گفتار سے آپ نے اپنے اسلاف کی جانشینی کا حق ادا کر دیا۔ آپ کی ذاتِ مقدسہ سے لاکھوں کا دین و ایمان مستحکم ہو گیا۔ کہا جاتا ہے کہ دنیا میں آپ کے نورانی ہاتھوں پر مرید ہونے والوں کی تعداد ایک کروڑ سے زیادہ ہے۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

آپ کا مبارک قلم مبلغ دین تھا۔ آپ کی طاہر زبان مبلغ ایمان تھی۔ آپ کا مقدس عمل مبلغ شریعت تھا لیکن ان اوصاف کے ساتھ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے آپ کو ایک ایسا خصوصی وصف عطا فرمایا تھا جس میں آپ کا ثانی پورے ہندوستان میں دکھائی نہ پڑا۔ وہ یہ کہ آپ کا نورانی چہرہ دین و ایمان کا مبلغ، اسلام و سنیت کا ھادی، شریعت و مذہب کا حامی تھا۔ کتنے گمراہوں نے آپ کا چہرہ زیبا دیکھ کر ہدایت قبول کرلی۔ بے شمار فاسقوں نے اس نورنی چہرہ کی زیارت کی اور تقوی کی طرف چل پڑے جہاں شعلہ بار مقررین، علماء بدعقیدگی کے بہتے ہوتے دھارے نہ روک پاتے تھے وہاں آپ کے نورانی چہرہ کا صرف دیدار بدعقیدگی کے سیلاب کو خشک کردیا کرتا تھا۔

آپ کی دیوڑھی سے عالم، جاہل، ہوشیار، گنوار، امیر، غریب، فلسفی ادیب، حاکم، محکوم، مزدور، دھنی، مسلمان، ہندو، سکھ، مرد، عورت، بچے، بوڑھے سب کو بھیک ملتی تھی۔ آپ صرف ہندوستانی مسلمانوں کے پیشوا نہ تھے بلکہ ایشیا، یورپ، افریقہ کے پیشوائے اعظم اور مفتی عالم تھے یہی وجہ ہے کہ جب آپ کے وصال پاک کی خبر آل انڈیا ریڈیو، پاکستان ریڈیو بی، بی سی، لندن، لکھنؤ ٹیلی ویژن، بمبئی ٹیلی ویژن نے نشر کی تو معمورۂ عظمیٰ کی پوری دنیا ہل گئی اور آپ کے جلوس جنازہ میں شرکت کرنے کے لیے پاکستان، افریقہ، مغربی جرمنی، انگلینڈ، جاپان، تائیوان، ایران، عراق، ترکستان، انڈونیشیا، تھائی لینڈ، سنگاپور، برما، سیلون، بنگلہ دیش وغیرہ ممالک اور خود مختلف گوشہائے ہندوستان کے گورنمنٹی نمائندے مذہبی پیشوا، عقیدت مند عوام بریلی شریف کی طرف چل پڑے۔ قومی آواز لکھنؤ سیاست کانپور وغیرہ اخبارات کے اندازہ کے مطابق ۱۵ محرم ۱۴۰۲ھ ہجری

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

مطابق ۱۳ نومبر ۱۹۸۱ء کو جمعہ کے دن بریلی شہر میں بیس لاکھ انسانوں کا سمندر موجیں مارنے لگا۔

آپ کا وصال ۱۲ محرم ۱۴۰۲ھ بدھ کا دن گزر کر چودھویں محرم ۱۴۰۲ھ مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۸۱ء کو پنجشنبہ کی رات میں ایک بجکر ۴۰ منٹ پر ہوا۔ آپ کے جنازۂ مبارکہ کی نماز ۱۵ محرم ۱۴۰۲ھ مطابق ۱۳ نومبر ۱۹۸۱ء جمعہ کے دن تین بج کر بیس منٹ پر اسلامیہ انٹر کالج بریلی کے وسیع میدان میں ہوئی۔ نماز جنازہ میں اوسط محتاط تخمینہ کے مطابق سات لاکھ مسلمانوں نے شرکت کی۔ نماز جنازہ پڑھانے کا شرف پیر طریقت حضرت مولانا سید شاہ مختار اشرف صاحب قبلہ اشرفی جیلانی سجادہ نشین سرکار کلاں کچھوچھہ مقدسہ ضلع فیض آباد نے پایا۔

آپ سرکار اعظم پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے عاشق اور کھرے غلام تھے۔ سرکار اعظم پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی غلامی کر کے آپ نے جلوس جنازہ میں شریک بیس لاکھ انسانوں کو یہ باور کرا دیا کہ رب العلمین جل جلالہٗ کے حبیب اکرم اور ساری کائنات کے سرکار اعظم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا کھرا وفادار غلام اور کامل سچا عاشق دنیا سے سرخرو عالم بن کر جاتا ہے۔ فَرَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا اَھْلِ السُّنَّۃِ ط وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ عَلٰی اَفْضَلِ الْاَنْبِیَآءِ وَاٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ، وَعِتْرَتِہٖ وَابْنِہِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیْ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی
اٰخِرِ النَّبِیِّیْنَ ۔ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ
اُمَّہَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ وَعَلٰی اُصُوْلِہٖ وَفُرُوْعِہٖ
وَابْنِہِ السَّیِّدِ الْکَرِیْمِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیْ
مُحْیِ الدِّیْنِ ۔ وَشَہِیْدِ مَحَبَّتِہٖ مُجَدِّدِ الْمِلَّۃِ الْاِمَامِ
اَحْمَدَ رَضَا شَیْخِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَعَلٰی
سَائِرِ اَہْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ اَجْمَعِیْنَ ط

نعت شریف

از:۔ سرکار اعلیٰحضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دشمنِ احمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پہ شدت کیجیے — ملحدوں کی کیا مروّت کیجیے
ذکرِ ان کا چھیڑیے ہر بات میں — چھیڑنا شیطان کا عادت کیجیے
مثلِ فارس زلزلے ہوں نجد میں — ذکرِ آیاتِ ولادت کیجیے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل — یا رسول اللہ کی کثرت کیجیے
کیجیے چرچا انھیں کا صبح و شام — جانِ کافر پر قیامت کیجیے
آپ درگاہِ خدا میں ہیں وجیہ — ہاں شفاعت بالوجاہت کیجیے
حق تمھیں فرما چکا اپنا حبیب — اب شفاعت بالمحبّت کیجیے
اِذن کب کا مل چکا، اب تو حضور — ہم غریبوں کی شفاعت کیجیے
ملحدوں کا شک نکل جائے حضور — جانبِ مہ پھر اشارت کیجیے

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ حبیب — اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجیے
ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی، — عشق کے بدلے عداوت کیجیے
وَالضُّحٰی، حجرات، اَلَمْ نَشْرَحْ سے پھر — مومنو! اتمامِ حجت کیجیے
بیٹھتے اُٹھتے حضورِ پاک سے — التجا و استعانت کیجیے
یارسولَ اللہ! دہائی آپ کی — گوشمالِ اہلِ بدعت کیجیے
غوثِ اعظم آپ سے فریاد ہے — زندہ پھر یہ پاک ملّت کیجیے
یاخدا تجھ تک ہے سب کا منتہیٰ — اولیاء کو حکمِ نصرت کیجیے

میرے آقا حضرتِ اچھے میاں
ہو رضا اچھا، وہ صورت کیجیے

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَبْنِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ

بارگاہِ احدیت جلّ شانہٗ میں
دشمنانِ گنبدِ خضرا شریف کے خلاف نمازِ استغاثہ کے ذریعہ
فریاد

نجدی حکومت کے اخبار "اَلدَّعْوَۃ" بابت ۹ شعبان ۱۳۹۷ھ میں سعد الحرمین نامی شقی وہابی نے گنبدِ خضرا کی شان میں مریع گستاخی کرتے ہوئے اُسے فتنہ قرار دیا اور یہ تجویز رکھی کہ گنبدِ خضرا شریف کو ڈھا دیا جائے۔ جب یہ شر انگیز تجویز اخبار جنگ لندن، ہفتہ وار بلٹز بمبئی اردو ٹائمز بمبئی، ہفت روزہ افق کراچی، رضائے مصطفےٰ گجرانوالہ پاکستان

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

نورالحبیب پاکستان وغیرہ کے ذریعہ مسلمانوں تک پہنچی تو یورپ سے ایشیا تک تہلکہ مچ گیا۔ مسلمانانِ عالم نے گنبدِ خضرا شریف کی حمایت میں بیشمار اِحتجاجی جلسے کیے اور سعد الحرمین کی دِلخراش تجویز کی مخالفت میں جلوس نکالا، ہڑتال کیا اور نجدی حکومت کے دربار میں مسلسل میمورنڈم بھیج کر فریاد کی کہ سعد الحرمین نے گنبدِ خضرا کی توہین کر کے ہمارے کلیجوں کو چھلنی کیا ہے اِس لیے اس کو قرار واقعی سزا دی جائے اور گنبدِ خضرا کی بقا کے لیے مسلمانانِ عالم کو مطمئن کیا جائے، لیکن غرور کا پتلا شاہ نجد جو اپنے فوجی ٹینکوں اور طیاروں نیز پٹرول کے خزانوں پر نازاں ہے وہ مسلمانوں کی آہ و بکا، اِحتجاج و فریاد کو مطلق خاطر میں نہ لایا چنانچہ اس نے نہ سعد الحرمین کے خلاف کوئی کارروائی انجام دی نہ گنبدِ خضرا شریف کے بارے میں مسلمانوں کو اِطمینان دلایا۔

طرفہ تماشا یہ ہے کہ ایک طرف ہندوستان کے سنی مسلمان سعد الحرمین کی ناپاک یہودیانہ تجویز کے خلاف بار بار اِحتجاجی جلسے کرتے رہے اور نجدی حکومت کو اپنی کارروائیوں اور تجویزوں کی مسلسل اِطلاع دیتے رہے اور دوسری طرف دہلی اور بمبئی کے وہابی، دیوبندی لیڈر اور وہابیت نواز اخبار شور مچاتے رہے کہ گنبدِ خضرا کو مسمار کرنے کی تجویز والی خبر بالکل غلط، سو فیصدی جھوٹ ہے۔ حکومت سعودیہ نجدیہ کو بدنام کرنے کے لیے یہ جھوٹی خبر اڑائی گئی ہے۔ دہلی کے پرستارِ نجدیت ہفتہ روزہ اخبار عوام نے اپنی اِشاعت جلد ۲ شمارہ نمبر ۱۲ مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۷۸ء میں شاہ سرخی قائم کی کہ "یہ خبر بالکل غلط ہے"۔ پھر جلی قلم سے یہ سرخی شائع کی کہ:

"گنبدِ خضرا کو منہدم کرنے کی خبر، اسلام دشمنوں نے اڑائی ہے"

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

واقعی اندھی بہری وہابیت عقل وشعور سے بالکل پیدل رہا کرتی ہے۔
غور کرنے کی بات ہے کہ اگر حکومت سعودیہ نجدیہ کو بدنام کرنے کے لیے یہ
جھوٹی خبر اڑائی گئی تو شاہ نجد کی زبان پر کس نے تالا لگایا تھا۔ مسلمانان عالم
کی اتنی چیخ وپکار پر شاہ نجد کیوں خاموش رہا؟ اس نے صفائی میں شاہی
بیان کیوں جاری نہیں کیا؟

دن دہاڑے وہابیوں، دیوبندیوں کی یہ دھاندھلی آخر کار ایڈیٹر بلٹز
بمبئی کو تاؤ آ ہی گیا۔ چنانچہ اس نے سعودی عرب کا اصل اخبار الدعوۃ
حاصل کیا اور بلٹز کی ۱۳ مئی ۱۹۷۸ء عیسوی کی اشاعت میں صفحہ چار پر
سعد الحرمین کے مقالہ کے اس صفحہ کا عکس شائع کر دیا۔ جس میں سعد
الحرمین شقی نے گنبد خضرا کے خلاف زہر اگلا ہے۔ بلٹز نے یہ اہم کام انجام دیکر
بمبئی اور دہلی کے وہابیوں کے منہ پر ایسی گاڑھی کالک پوت دی ہے جو ان کی
زندگی بھر نہیں چھوٹ سکتی۔ وَلٰکِنَّ الْوَھَابِیَّۃَ قَوْمٌ لَاحَیَاءَ لَھُمْ صَلاً

پاکستان کے ہفت روزہ "افق کراچی" نے بہت پہلے اپنی ۱۲ فروری
۱۹۷۸ء کی اشاعت میں الدعوۃ کے اس صفحہ کا فوٹو شائع کیا تھا جس
سعد الحرمین نے سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے مزار اقدس کو مسجد
نبوی کے پہلو میں فتنہ لکھا ہے پھر بلٹز نے اپنی اسی ۱۳ مئی ۱۹۷۸ء عیسوی والی
اشاعت میں افق کے اس پورے صفحہ کا بھی عکس چھاپا ہے جس میں الدعوۃ
کی شر انگیز تجویز کا فوٹو اور باقی ایڈیٹر افق کی ذاتی تحریر ہے جس کا ایک
نہایت اہم ٹکڑا ذیل میں ہم نقل کرتے ہیں:

"— واضح رہے کہ سعودی عرب میں اخبارات پر کنٹرول ہونے
کی وجہ سے اخبارات وہی کچھ شائع کر سکتے ہیں جس کی
محکمۂ اطلاعات سے منظوری حاصل کر لی گئی ہو۔"

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

شاہ نجد دم سادھے کیوں چپ چاپ خاموش تھا اب اس کی حقیقت پوست مرکندہ ہوئی۔ یعنی سعد الحرمین کی گنبدِ خضرا کی شان میں گستاخی اور اس کی ناپاک تجویز حکومت نجدی سے منظوری حاصل کرنے کے بعد اَلدّعوۃ بابت ۹ شعبان ۱۳۹۷ھ ہجری میں شائع ہوئی۔ اَللّٰھُمَّ یَا قَھَّارُ یَا جَبَّارُ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ بِجَاہِ رَسُوْلِکَ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ

بھلا جب خود نجدی حکومت اِس شیطانی تجویز و گستاخی میں آلودہ اور لت پت ہے تو شاہ نجد کیونکر صفائی میں زبان کھول سکتا تھا، اور کس بنیاد پر شقی الحرمین کو سزا دے سکتا تھا۔

اس مقام پر ہم ہر قوم و ملت کے اِنصاف پسندوں کو مخاطب کرتے ہیں کہ جب دہلی اور بمبئی کے وہابیوں، دیوبندیوں کے نزدیک گنبدِ خضرا کے اِنہدام کی جھوٹی خبر پھیلانے والے دشمنِ اسلام ہیں تو جو لوگ واقعی طور پر گنبدِ خضرا کے ڈھانے کی اسکیم بنا رہے ہیں وہ جھوٹی خبر پھیلانے والوں سے بھی بڑھکر دشمنِ اِسلام، عدوئے ایمان اور شیطان ہیں کہ نہیں؟ اس سوال کے جواب میں بارگاہِ رسالت کے چھیچھوروں کو شرکت کی اِجازت نہیں۔

مسلمانانِ عالم کے بے شمار لگاتار احتجاج کے باوجود نجدی بادشاہ کی خاموشی اس امر کی تصدیق و توثیق ہے کہ وہ شقی الحرمین کی شیطانی تجویز سے پوری طرح متفق ہے۔ اسے مسلمانانِ عالم کی آہ و فریاد کی کوئی پرواہ نہیں، کیونکہ وہ خوب سمجھے بیٹھا ہے کہ اس دنیا میں سلطان محمود غزنوی، سلطان نورالدین زنگی، سلطان صلاح الدین ایوبی، سلطان محمد خان فاتح قسطنطنیہ، سلطان عبدالمجید خان شاہ ترک اورنگ زیب

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

عالم گیر شاہِ ہند وغیرہ تو اس وقت موجود نہیں جن کی دار و گیر سے ہمیں سمندری جزیزہ کی پناہ لینا پڑتا اور نام نہاد مسلم ممالک کے موجودہ بادشاہ اور صدر مملکت حضرات تو وہ دین سے آزاد، مذہب سے بیگانہ ہیں، ان کو یورپ پرستی، امریکہ پرستی، روس پرستی، رن پرستی، شہوت پرستی، شکم پرستی الحاد پرستی، لباس پرستی، نیچریت پرستی نے اِس قابل کہاں چھوڑا کہ اللہ تعالےٰ جل مجدہ کے پیارے آخری نبی شہنشاہِ کونین سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے وَالہانہ واسطہ رکھیں اور سرکار کی آخری آرام گاہ گنبدِ خضرا کی حفاظت و حمایت کے لیے میدان میں آئیں اور دشمنان گنبدِ خضرا کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔

اَب باقی بچے نہتے عوام مسلمین، تو ان کی چیخ و پکار کی کیا پروا۔ وہ ہمارا کیا بگاڑ اور ٹیڑھا کرلیں گے۔ زمانۂ سابق میں ہمارے باپ دادا سعود و عبدالعزیز وغیرہ شاہان نجد نے اپنی فرعونی حکومت کے بل بوتے حضرات صحابۂ کرام اہلِ بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے گنبدوں کو ڈھا کر ان کی قبروں کو زمین کے برابر کر دیا تو ہمارا کسی نے کیا بگاڑ لیا۔ ہم نے حنفی، شافعی وغیرہ مصلّوں کو ختم کر کے حنفی، شافعی، مالکی حنبلی فقہ مٹا دی تو اس ظلم و جور کا بدلہ ہم سے کون لے سکا

ہم صاحبِ حکومت طاقتور ہیں اور ہر طاقتور ظلم و ستم کرنے میں آزاد ہوا کرتا ہے، تو پھر ہماری آزادی میں روڑا ڈالنے والا کون ہے۔ ہم نے مکہ اور مدینہ کو ووٹ کے ذریعہ حاصل نہیں کیا بلکہ شمشیر اور گن چلا کر ان پر قبضہ کیا ہے۔ لہٰذا بارگاہ رسالت کے خلاف جو جذبہ ہم اپنے دلوں میں رکھتے ہیں اسے فوجی طاقت کے بل پر زبانوں پر لائیں گے، قلموں سے لکھیں گے پھر اپنے خونخوار ہتھیاروں سے اسے انجام دیں گے، کسی

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کے چیں چیں کرنے کا ہمیں کیا خوف ہے؟

دَردمند نجدی مسلمانو! یہ ہیں نمرودی کیڑے شاہِ نجد کے بھیجے میں جن کے باعث شقی الحرمین کی گستاخی اور ذلیل تجویز کو برقرار رکھا اور مسلمانانِ عالم کی فریاد کو حقارت سے ٹھکرا دیا۔ سعد الحرمین نے گنبدِ خضرا کے خلاف گستاخی کر کے مسلمانانِ عالم کی روح کو جلایا اور دلوں کو چھلنی بنایا۔ مسلمانوں نے شاہِ نجد سے سعد الحرمین کے خلاف فریاد کی، شاہِ نجد نے مسلمانوں کو دتکار دیا اور اپنے پروردہ کتے کی طرفداری کر کے اس کی گستاخی اور ظلم میں برابر کا شریک بنا، لہٰذا شاہِ نجد اور اس کا پروردہ کتا دونوں کھلے طور پر مسلمانوں کے حق میں ظالم اور بارگاہِ رسالت علیہ التحیۃ والثنا کے حق میں گستاخ اور مجرم ہوئے۔ اب ان دونوں ظالم گستاخ کے خلاف ہمیں اور آپ کو حضرتِ ربُّ العِزَّۃِ مٰلِکَ المُلْکِ یُؤْتِی المُلْکَ مَنْ یَّشَآءُ وَیَنْزِعُ المُلْکَ مِمَّنْ یَّشَآءُ کی بارگاہِ جلال میں گریہ وزاری کرتے ہوئے اِستغاثہ اور فریاد پیش کرنا ہے۔

گنبدِ خضرا کے سچے پروانو! اِس وقت جب کہ نجدی حکومت کے ظالمانہ رویہ سے بارگاہِ رسالت کے وفادار مسلمانانِ عالم بری طرح دکھی ہیں اور درد و کرب میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اگر تم نے لاپروائی برتی اور صرف ریزولیشن پاس کرنے اور بھیجنے میں موجودہ قبول دعا اور اِلتجا کے سنہرے موقع کو کھو دیا تو خوب یاد رکھو کہ نجدی، بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت و عزت کے کھلے عام دشمن ہیں ان کے قول و فعل کا کچھ اعتبار نہیں وہ اپنی شیطانی تجویز کو بروئے کار لانے میں نہیں چوکیں گے۔ مَعَاذَ اللّٰہِ رَبِّ العٰلَمِیْنَ مِنْ شَرِّ اَھْلِ النَّجْدِ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

وَالشَّيَاطِيْنِ ط وَاِلَى اللّٰهِ الْقَهَّارِ الْجَبَّارِ الْمُشْتَكٰى ط

اب ذیل میں نمازِ استغاثہ کا طریقہ لکھا جاتا ہے:

حضرت رَبُّ العزت مالکُ الملک جَلَّ شانہٗ کی بارگاہ بیکس پناہ میں اِستغاثہ پیش کرنے والا سنی صحیح العقیدہ مسلمان پہلے دو رکعت نفل نماز کی نیت اِس طرح کرے کہ "نیت کی میں نے دو رکعت نماز پڑھنے دشمنانِ گنبدِ خضرا کی ہلاکت کے لیے واسطے اللہ تعالےٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اَللّٰہُ اکبر"۔ پھر پہلی رکعت میں اَلْحَمْدُ شریف پڑھکر سورۃ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ اور دوسری رکعت میں اَلحمد شریف کے بعد سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ط تلاوت کرے۔ سلام پھیرنے کے بعد حمدِ الٰہی کی نیت سے گیارہ بار یہ کلمات کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط پھر بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میں تین یا سات یا گیارہ بار درود شریف پیش کرے پھر اپنی بے بسی اور مجبوری کو یاد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی شان قہاری وجباری کو دھیان رکھتے ہوئے بھیگی آنکھ اور دکھے دل کے ساتھ دونوں ہاتھ اُٹھائے اور بارگاہِ الٰہی جل جلالہ میں گڑگڑاتے ہوئے یوں دعا کریں۔

اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ اَرْسِلْ عَلٰى اَرْبَابِ الْحُكُوْمَةِ النَّجْدِيَّةِ مَا اَرْسَلْتَ عَلٰى اَصْحَابِ الْفِيْلِ ط اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ط وَاعْصِمِ الْقُبَّةَ الْخَضْرَآءَ مِنْ اَعْدَآءِ الدِّيْنِ ط اَللّٰهُمَّ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا مٰلِكَ الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ ط وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى وَسَلَّمَ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ اَبْنِهِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِيْلَانِيِّ اَجْمَعِيْنَ ط وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر اپنے چہرے پر پھیر لے۔

ھدایت:۔ یہ دو رکعت نمازِ استغاثہ عام مسلمان سنی صحیح العقیدہ ہفتہ میں کم از کم دو مرتبہ پڑھتے رہیں۔ تہجد گزار حضرات رات میں تہجد سے فارغ ہو کر روزانہ پڑھیں۔ اگر کوئی شخص دن میں پڑھنا چاہے تو وقتِ مکروہ کے علاوہ جب چاہے پڑھ سکتا ہے۔ اگر مسجدوں کے امام صاحبان نماز مغرب یا عشا کے بعد یہ نماز خود پڑھیں اور الگ الگ اپنے مقتدیوں سے پڑھوائیں پھر سب مل کر یوں دعا مانگیں کہ امام صاحب مذکورہ بالا دعا کے کلمات بارگاہ جلالت میں عرض کریں اور مقتدی حضرات اٰمین کہیں تو یہ بھی درست ہے۔

مسلم پرسنل لا اور پھر وہی پرانا دلِ آزار بیان

روزنامہ اردو ٹائمز بمبئی بابت یکم اپریل ۱۹۷۸ء جلد ۱۹ شمارہ ۸۸ صفحہ اول میں مسٹر راج نرائن کا ایک بیان شائع ہوا جس کا ایک دل آزار حصہ حسبِ ذیل ہے:

"۳۰ مارچ ۱۹۷۸ء کو صحت اور خاندانی فلاح کے وزیر مسٹر راج نرائن نے لوک سبھا میں کہا کہ حکومت مسلمانوں کے مسلم پرسنل لا میں مداخلت کرنا نہیں چاہتی مسلمانوں کی اپنی تہذیبی روایات ہیں جس میں خلل ڈالنا مناسب نہیں ہے۔ ہاں اگر وہ اپنے شرعی قانون میں خود کوئی تبدیلی

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

لانا چاہیں تو الگ بات ہے، حکومت ان پر اپنی رائے
تھوپ نہیں سکتی۔"

بظاہر مسٹر راج نرائن صاحب مسلمانوں کو اطمینان دلا رہے ہیں کہ حکومتِ ہند اسلام کے شرعی قوانین کو تبدیل کرنا نہیں چاہتی، لیکن اس کے ساتھ ہی یہ شوشہ بھی چھوڑ رہے ہیں کہ اگر خود مسلمانوں نے قوانین شرعیہ میں کوئی تبدیلی کا کبھی مطالبہ کیا تو اس کے لیے حکومت تیار ہے۔" اس دل آزار بیان کے جواب میں ہمیں صرف اتنا کہنا ہے کہ جو مسلمان اسلام کو اپنا دین مانتا ہے وہ قانونِ شرعی میں تبدیلی کا مطالبہ کبھی نہیں کر سکتا۔ اور جو مسلمان کہلا کر مطالبہ کر بیٹھے وہ مسلمان نہیں رہ سکتا۔ اسلام کے نزدیک وہ کافر و مرتد ہو جائے گا۔

لہٰذا قانون شرعی میں تبدیلی کا مطالبہ، وہ مسلمانوں کا مطالبہ نہ ہوگا۔ بلکہ مرتد کافروں کا مطالبہ ہوگا۔ اَللّٰھُمَّ انْصُرِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَدَمِّرْ اَعْدَآءَ الدِّیْنِ مِنَ الْمُنَافِقِیْنَ وَالْمُرْتَدِّیْنَ بِجَاہِ سَیِّدِ الْعٰلَمِیْنَ النَّبِیِّ الْمَکِیْنِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ

مولانا کی بھی کلائی میں کنگن!

آج کل مشرکین و مرتدین کی دیکھا دیکھی سنّی مسلمانوں میں بھی دستی چین دار گھڑی کا استعمال روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ یہ چین شکل و صورت میں بالکل عورتوں کے کنگن جیسا ہوتا ہے تو گویا گھڑی باندھنے کے بہانے مَردوں کی بائیں کلائی میں کنگن استعمال ہو رہا ہے۔ پھر چند ہی دنوں میں دستی

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

دستی ریڈیو کے حیلے سے داہنی کلائی میں بھی کنگن پہنایا جائے گا۔ یہ بھی انقلابات زمانہ میں سے ہے کہ مردانہ کلائیاں زنانہ کنگن سے آراستہ ہیں۔ (فیا للعجب)

شرعی اعتبار سے چین دار گھڑی کا استعمال ناجائز و ممنوع ہے، اور چین دار گھڑی باندھے ہوئے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ اب چونکہ بہت سے فیشن ایبل مولانا حضرات بھی چین دار گھڑی کی شکل میں کنگن پہننے کے عادی ہوتے جارہے ہیں۔ اِس لیے عام سنی یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر چین دار گھڑی کا پہننا ممنوع ہوتا تو مولانا صاحبان کیوں پہنتے؟

اس "کیوں" کا جواب یہ ہے کہ مولانا صاحبان میں بہتیرے حضرات سر پر انگریزی بال رکھتے ہیں۔ نماز پنجگانہ کے تارک ہیں۔ داڑھی خشخشی کراتے ہیں، سنیما بینی کے دلدادہ ہیں۔ اپنی بیویوں کو فاسقانہ ننگا لباس پہناتے ہیں، دینی اور فقہی کتابوں کے بجائے رومانی، جاسوسی اور نام نہاد تاریخی ناول پڑھتے ہیں، اپنے بچوں کو درود، تسبیح و دعا سکھانے کی جگہ انگریزی پڑھواتے ہیں تو کیا مولانا کہلوانے کی وجہ سے یہ سب کام جائز ہو جائیں گے؟

سیدھی سی واضح بات یہ ہے کہ مولانا صاحبان کا خلاف شرع عمل جواز کی سند و دلیل نہیں بن سکتا۔ اب رہا یہ امر کہ کیا واقعی چین دار دستی گھڑی کا اِستعمال خلاف شرع ہے؟ تو اس سلسلہ میں مرجع انام مفتی اسلام سرکار شاہزادۂ اعلیحضرت شاہ مصطفےٰ رضا مفتی اعظم ہند سجادہ نشین آستانۂ عالیہ قادریہ رضویہ بریلی شریف کا مصدقہ فتویٰ ماہنامہ استقامت کانپور بابت جنوری و فروری ۱۹۷۵ء اولیا نمبر حصہ دوم کے صفحہ ۲۵۷ سے ذیل میں نقل کرتے ہیں۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل مندرجہ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ذیل میں کہ (۱) گھڑی کا پہننا جائز ہے یا نہیں؟ (۲) گھڑی پہن کر نماز پڑھنے سے نماز ہوگی یا نہیں؟ اَلْمُسْتَفْتِی :۔ محمد سمیع انصاری، قادری لکھنؤ۔

الجواب :۔ (۱) جائز ہے، واللہ تعالےٰ اعلم۔ (۲) بے کراہت درست ہے۔ مگر وہ گھڑی جس کی چین سونے چاندی یا اسٹیل وغیرہ کسی دھات کی ہو، اس کا استعمال ناجائز ہے اور اس کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے یعنی پڑھنا گناہ اور جو پڑھی گئی اس کا اعادہ واجب ہے۔

محمد اعظم رضوی

دَارُ الْاِفْتَاء بریلی شریف

اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

فقیر مصطفےٰ رضا خاں غفرلہٗ۔

منقول از :۔ ماہنامہ "استقامت" کانپور، بابت جنوری و فروری ۱۹۷۸ء ص ۲۵

" " :۔ روداد مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا ۱۳۹۷ھ تا ۱۳۹۸ھ ہجری۔

★ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید اپنی کلائی میں چین دار گھڑی باندھے رہتا ہے، لیکن نماز پڑھاتے وقت گھڑی جیب میں رکھ لیتا ہے۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ زید کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے یا نہیں؟

سائل نائب بابا موضع دھوبہی، کھنڈسری ضلع بستی

الجواب :۔ زید کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔ جب تک توبہ صحیحہ نہ کرے اور چین باندھنا نہ چھوڑے اسے امام بنانا گناہ ہے۔ چین باندھنے کا عادی فاسق معلن ہے اور اس کی اقتدا مکروہ تحریمی اور واجب الاعادہ ہے زید چین باندھنے کا عادی ہے تو نماز کے وقت اتار لینا اس کے فسق کو زائل نہیں کرے گا واللہ تعالیٰ اعلم۔ فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری بریلی شریف

۲۰ شوال ۱۴۰۰ھ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الَّذِیْ اَرْسَلَ عَلٰی اَصْحٰبِ الْفِیْلِ طَیْرًا اَبَابِیْلَ تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مَنْ هُوَ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ وَاَفْضَلُ مِنْ كُلِّ نَبِیٍّ وَّرَسُوْلٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَعِتْرَتِهٖ وَابْنِهِ السَّیِّدِ الْكَرِیْمِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیِّ الْبَغْدَادِیِّ وَاَرْسِلْ عَلَی الشَّیْخِ النَّجْدِیِّ سُعُوْدٍ وَّجُنُوْدِهٖ الْوَهَابِیِّیْنَ وَاَفْوَاجِ اَمْرِیْكَةَ وَبَرْطَانِیَةَ وَعَسَاكِرِ الْیَهُوْدِ الَّذِیْنَ نَزَلُوْا فِیْ اَرْضِ الْعَرَبِ الْمُقَدَّسَةِ مَا اَرْسَلْتَ عَلٰی اَصْحٰبِ الْفِیْلِ ۔ اَللّٰهُمَّ مَلِّكِ الْمُلْكَ وَاجْعَلْهُمْ جَمِیْعًا كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ بِجَاهِ النَّبِیِّ الْمَكِیْنِ الَّذِیْ فَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٍ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِیْمُ وَاٰخِرُ دَعْوٰینَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

سعود، یہود و نصاریٰ کا اتحاد و اتفاق

آج سے چودہ سو سال پیشتر جب سرکارِ اعظم پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجمع صحابہ میں شام و یمن کے لیے دُعاءِ برکت کے کلمات، حضرتِ ربُّ العزت جلّ شانہٗ کی بارگاہِ قدس میں عرض کیے حاضرینِ محفل میں سے کئی ایک صحابی نے سرکارِ اعظم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخواست کی یا رسول اللہ! نجد کے لیے بھی دعائے

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

خیر و برکت کر دیں تو سرکارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد کے حق میں دعائے خیر و برکت کے بجائے پھر دوبارہ ملک شام و یمن کو دعا دی جب بعض صحابہ کا نجد کے حق میں دعائے برکت کے لیے اصرار بڑھا تو سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غیبی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

(بخاری شریف جلد ثانی ص۱۰۵۱) یعنی نجد میں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور نجد ہی میں ابلیس کی جماعت پیدا ہوگی۔

سرکارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس غیبی خبر کا بارہویں صدی ہجری کے بعد ظہور ہوا۔ اور نجد میں ابلیسی جماعت بنام **وَہابی** قوم پیدا ہوئی جس کا بانی ابن عبدالوہاب نجدی تھا۔ یہی وہابی قوم قَرْنُ الشَّیْطَان ہے ہم اس سلسلہ میں بطور شہادت اس کا بیان قارئین کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں جو وہابیت کا پرستار، نجدیت کا آلۂ کار، دیوبند کا شیخ الاسلام، گہرے رنگ کا نجدی شیخ الحدیث، وہابی دارالعلوم کا صدر المدرسین ہے جسے ہندوستان کے عام وہابی دیوبندی "**مولانا مدنی**" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یہی دیوبندیوں کے مولانا مدنی اپنی تصنیف "شہابِ ثاقب" ص۵۰ میں تحریر کرتے ہیں۔

● ——— صاحبو! محمد بن عبدالوہاب نجدی (وہابیوں کا امام اوّل) ابتداءً تیرہویں صدی میں نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ خیالاتِ باطلہ و عقائدِ فاسدہ رکھتا تھا۔ اس لیے اس نے اہلسنت و جماعت سے قتل و قتال کیا۔ ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا اور ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا۔ ان کے قتل کرنے کو باعثِ ثواب و رحمت شمار کرتا رہا، اہل حرمین (مکہ مدینہ والوں) کو خصوصًا اور اہلِ حجاز کو عمومًا اس

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

نے تکالیفِ شاقہ پہونچائیں سلفِ صالحین اور اتباع (یعنی صحابۂ کرام وائمۂ مجتہدین) کی شان میں نہایت گستاخی اور بے باکی کے الفاظ استعمال کیے۔ بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکالیفِ شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا۔ اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہوگئے۔ الحاصل وہ (یعنی محمد بن عبدالوہاب) ایک ظالم وباغی، خونخوار وفاسق شخص تھا ——————————

دیوبندیوں کے یہی مولانا مدنی دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

● —————— محمد بن عبدالوہاب نجدی کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہلِ عالم وتمام مسلمانانِ دیار مشرک وکافر ہیں اور ان سے قتل وقتال کرنا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے —————— (شہابِ ثاقب صـ۵۱)

وہابیوں کے یہی مولانا حسین احمد مدنی اب اپنے امام نافرجام کے متبعین وہابیہ خبیثہ کے بارے میں اس طرح شہادت دیتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔

—————— شانِ نبوت وحضرت رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرکارِ کائنات خیال کرتے ہیں۔ اور نہایت تھوڑی سی فضیلت زمانۂ تبلیغ کی مانتے ہیں۔ اور شقاوتِ قلبی وضعفِ اعتقادی کی وجہ سے جانتے ہیں کہ ہم عالم کو ہدایت کرکے راہ پر لارہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ رسولِ مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذاتِ پاک سے بعد وفات ہے اور اسی وجہ سے توسلِ دعا میں آپ کی ذاتِ پاک سے ناجائز کہتے ہیں۔ ان (وہابیوں) کے بڑوں کا مقولہ ہے۔ معاذ اللہ! نقلِ کفر، کفر نہ باشد، کہ ہمارے

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ہاتھ کی لاٹھی ذاتِ سرکارِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے۔ ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخرِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔ (شہاب ثاقب ص ۵۶-۵۷)

دیوبندی مولانا مدنی کے اس تحریری بیان و شہادت کا حاصل یہ ہے کہ

(۱) ——— وہابی مذہب کا بانی شیخ نجدی ابن عبدالوہاب ایک ظالم، باغی، خونخوار اور فاسق تھا۔

(۲) ——— وہ باطل عقائد رکھتا تھا۔

(۳) ——— وہ مسلمانوں کا خون بہانے کو ثواب اور مسلمانوں کا مال لوٹنے کو حلال اور واجب مانتا تھا۔

(۴) ——— وہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر و مشرک مانتا تھا۔

(۵) ——— اس کے متبعین وہابیہ سرکارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں انتہائی گستاخی کے جملے بولتے ہیں۔

(۶) وہابی لوگ اپنے آپ کو سرکارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مثل اور برابر سمجھتے ہیں۔

(۷) ——— وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ اب ہم پر سرکارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی حق نہیں۔

(۸) ——— وہابیوں کا مقولہ ہے کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابلے میں ہمارے لیے زیادہ نفع بخش اور کارآمد ہے۔

دیوبندیوں کے یہ مولانا مدنی خود ٹھوس، پختہ، پکے، بڑے کٹر وہابی ہیں کیونکہ انھوں نے ملا رشید احمد گنگوہی، ملا خلیل احمد سہارن پوری

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ملا اشرف علی تھانوی وغیرہ پیشوایانِ وہابیہ ہی کی حمایت میں شہابِ ثاقب نام کی کتاب لکھی جس میں انھوں نے مذکورہ بالا ملاؤں کے بارگاہِ رسالت کی شان میں شدید گستاخانہ اقوال وعقائد کی تائید ونصرت کی ہے اور ہاں اس مقام پر ناظرین کو سخت حیرت ہوگی کہ ایک پکا ٹھوس وہابی مولانا، اپنے امام اکبر شیخ نجدی اور اپنے اعتقادی بھائیوں کی کھل کر مذمت اور برائی کیوں کر بیان کرسکتا ہے؟ لیکن ناظرین بالکل تعجب نہ کریں، دیوبندی مولانا مدنی نے جس زمانہ میں اپنی کتاب شہابِ ثاقب تصنیف کی ہے اس وقت حجازِ مقدس پر شریفِ مکہ کی حکومت قائم تھی۔ یہ عرصہ تک اپنی وہابیتِ خبیثہ چھپائے ہوئے مدینہ طیبہ میں قیام پذیر رہے۔

نجدی وہابیوں کے خلاف سچی گواہی کو لکھ کر انھوں نے ایک تیر سے دو شکار کیے۔ عرب کے عام باشندگان نجدی وہابیوں کے عقائدِ باطلہ اور ان کے گذشتہ ظلم وستم کے واقعات کے پیشِ نظر ان سے سخت برہم تھے، دیوبندی مولانا مدنی کو ہندوستان کے پیشوایانِ وہابیہ کی نصرت وحمایت میں لکھنا تھا۔ اور حنفیت وسنیت کا دبیز پردہ تان کر اس کی آڑ میں ہندوستان میں وہابیت خبیثہ کی تبلیغ واشاعت بھی کرنی تھی۔ اور اس کے ساتھ یہ اندیشہ بھی تھا کہ کہیں کوئی شخص مدینہ منورہ پہونچ کر ہماری وہابیت کا پردہ نہ فاش کردے۔ اس لیے انھوں نے کھل کر شیخ نجدی ابن عبدالوہاب امام قرن الشیطان اور نجدی وہابیوں کے بارے میں سچی شہادت اور کھرا بیان لکھ دیا تاکہ ہماری وہابیت سنیت کے دبیز پردے میں چھپی رہے۔ یہ ان کا پہلا شکار ہے۔ اور دوسرا شکار یہ ہے کہ وہابیت کے خلاف سچی گواہی لکھ کر انھوں نے ہندوستان کے سادہ لوح مسلمانوں کو یہ باور کرایا کہ میں

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

سُنّی صحیح العقیدہ ہوں۔ نہ تو میں وہابی ہوں نہ میرے اساتذہ، علمائے دیوبند وہابی ہیں۔ میں تو وہابیوں کو وہابیہ خبیثہ اور ان کے امامِ اکبر شیخ نجدی کو ظالم، باغی، مسلمانوں کا قاتل اور فاسق مانتا ہوں، اگر میں وہابی ہوتا تو وہابیوں کی بُرائی اور مذمّت بیان کرنے میں کئی صفحوں کا اتنا لمبا چوڑا مضمون اپنی کتاب شہابِ ثاقب میں کیسے لکھتا۔

جب شہابِ ثاقب میں وہابیوں کی بُرائی بیان کرتے کرتے صفحوں کے صفحے سیاہ کر ڈالے اور انھیں اطمینان ہوگیا کہ میرا جادو سادہ لوح بھولے بھالے مسلمانوں کو مسحور کر چکا ہوگا تو اب انھوں نے ہندوستانی پیشوایانِ وہابیہ کی سُنّیت و حنفیت کا گیت گایا۔ ان کی جعلی قادریت و چشتیت کا راگ سُنایا۔ ان کی مدح و ستائش میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے پھر اُن کے گستاخانہ اقوالِ کفریہ، اور عقائدِ باطلہ کی جھوٹی تاویل اور سچی تحریف کر کے بے شمار مسلمانوں کو گمراہ کیا اور انھیں گستاخِ رسول بنا کر ہندوستان میں وہابیتِ لعینہ کی خوب خوب اشاعت و تبلیغ کی۔

اب قارئین دوسرا رُخ ملاحظہ کرنے کے لیے تیار ہو جائیں۔

جس طرح برطانیہ نے اپنے پالتو کتّے یہود کی حکومت فلسطین میں قائم کی ٹھیک اسی طرح اس نے اپنے کرنل لارنس کے بنائے ہوئے منصوبہ کے مطابق ۱۹۲۵ء میں قیامِ حکومت یہود سے تقریباً ۲۳ برس پہلے اپنے پروردہ نجدی وہابی بھیڑیوں کو مال اور فوج کی مدد دے کر حجازِ مقدّس پر حملہ کرایا اور شریفِ مکہ کی حکومت ختم کر کے حجازِ مقدّس پر سعود کی حکومت قائم کرائی اور نجدی وہابیوں کو **خادِمُ الحرمین** بنایا، چنانچہ نجدی بھیڑیوں نے اپنے سیّدنا برطانیہ ہی کے بل بوتے پر جنّۃُ المعلیٰ مولدُ النبیِّ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم (جس گھر میں سرکارِ مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کی پیدائش ہوئی تھی۔) مسجدِ بلال، مسجدِ ابنِ عباس، مسجدِ فاطمہ، مسجدِ شنایا، مسجدِ مائدہ، مسجدِ منارتین، مسجدِ اجابہ، جنۃ البقیع اور دیگر مآثرِ مقدسہ ڈھاکر زمین کے برابر کر دیا اور شہر طائف، مکہ شریف، مدینہ طیبہ کے بیشمار مردوں، عورتوں، بچوں اور علماء وساداتِ کرام کو بے خطا، بے قصور شہید کیا۔ کیونکہ قرنُ الشیطان کے امام اکبر شیخ نجدی کے اعتقاد میں مسلمانوں کو قتل کرنا کارِ ثواب تھا۔ آج ۶۵ سال سے نجدی سعودی بھیڑیوں نے حرمین طیبین کے مسلمانوں کو ظلم وستم کے ایسے سنگین شکنجوں میں جکڑ رکھا ہے کہ وہ سعود کی حجازی حکومت کے خلاف ہل نہیں سکتے۔ اپنے حقوق کے لیے کوئی تحریک چلانا تو بہت دور کی بات ہے۔

نجدیوں اور برطانیہ کے درمیان ۲۶ نومبر ۱۹۱۵ء کو جو معاہدات ہوئے ہیں ان میں سے صرف ایک مُعاہدہ اس امر کو باور کرنے کے لیے کافی ہے کہ نجدی حکومت کا آقا ومولیٰ برطانیہ (برٹش گورنمنٹ) ہے اور نجدی سعودی حکومت، برطانوی انگریزوں کی غلام ہے۔

وہ مُعاہدہ کا مُلاحظہ ہو۔

ابن سعود وعدہ کرتا ہے کہ وہ حکومتِ برطانیہ کے ہر ارشاد کی تکمیل کرے گا خواہ وہ ارشاد نجدی حکومت کے مفاد کے خلاف ہو یا موافق

(ماہنامہ حجاز جدید دہلی بابت نومبر ۱۹۹۰ء ص۱۷ پہلا کالم)

ناظرین ملاحظہ کریں نجدی سعود نے جس انداز میں اپنے آقا برطانیہ کی اطاعت وفرمانبرداری کا عہد واقرار کیا ہے اس سے بڑھ کر دنیا کا کون سا غلام اپنے آقا کی اطاعت وغلامی کا عہد پیش کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤی اَوْلِیَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

اَوْلِیَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ (پارہ ۶۔ رکوع ۱۲)

(ترجمہ: اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ (مسلمانوں کے مقابلے میں) ایک دوسرے کے دوست ہیں جو کوئی اُن سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے اور بے شک اللہ (ایسے) بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔)

اللہ، اللہ، کتابِ ربانی تو یہودیوں اور نصرانیوں کی دوستی سے روکے اسے حرام قرار دے اور نجدی سعودیوں کا حال یہ ہے کہ انھوں نے قرآن مجید کا حکم تو پیروں سے روند کر رکھ دیا۔ اور دوستی سے بہت نیچے اتر کر برطانوی نصرانیوں کی اطاعت و فرمانبرداری کا پٹّا اپنے گلے میں پہن لیا اور ان کو اپنا آقا و مولیٰ قرار دے کر خود ان کے وفادار اطاعت شعار غلام بن گئے۔ فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ اے عقل والو عبرت حاصل کرو۔ قرآن مجید نے نصرانیوں کی دوستی سے روکا تھا اس کے مقابل نجدیوں نے قرآنی تعلیم کو روندتے اور چڑھاتے ہوئے نصرانیوں کی برضا و رغبت غلامی اختیار کر لی۔

پھر جب برطانیہ کی حکومت دنیا کے اکثر حصّوں سے ختم ہو گئی اور سیاسی اعتبار سے اس کی طاقت بہت زیادہ گھٹ گئی تو نجد کی سعودی حکومت کا نیا آقا امریکہ قرار پایا۔ پُرانے آقا برطانیہ کی آقائی اب بھی برقرار ہے لیکن موجودہ وقت میں اب سیّد الوہابیہ امریکہ ہی کی آقائی کا سکّہ نجد پر چل رہا ہے۔ اور ہاں امریکہ کی آقائی سے پہلے سعود صرف عَبْدُ الْبَرْطَانِیَہ تھا، اب اس کو عبد الامریکہ ہونے کا بھی شرف مل چکا ہے۔ اور امریکہ ہی کی بدولت سعود کو یہود سے گہری دوستی کا موقع نصیب ہوا ہے اور اسی گہری دوستی کے نتیجے میں آج

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

سرزمین عرب پر سعود کی حمایت و مدد کے لیے پچاس ہزار ہتھیار بند یہودی فوج اتر چکی ہے۔

قرآن مجید کے ارشاد کا یہ حصہ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ۔ اور تم میں جو یہودیوں اور نصرانیوں سے دوستی رکھے گا تو بے شک وہ یہودیوں، نصرانیوں میں سے ہے۔ قابلِ توجہ ہے اس کا ظاہری تیور بتا رہا ہے کہ نجد کے سعودی وہابی پکے یہودی نصرانی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جس طرح امتحان و آزمائش کے لیے یہودی قارون کو بے شمار خزانہ دیا تھا یوں ہی اس نے جنگلی صحرائی نجدی قرن الشیطان کو پٹرول کے چشمے اور سونے کی کانیں دے رکھی ہیں تاکہ اس شیطانی گروہ کا کفر و طغیان اور بڑھے پھر قہر ربانی انہیں کَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ بنا دے۔ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور محبوبانِ بارگاہِ الٰہی کی شان میں مسلسل گستاخی کی تحریک چلانا، جنۃ المعلیٰ، جنۃ البقیع وغیرہ مقاماتِ مقدسہ کو ویران بنائے رکھنا حرمین طیبین کے مسلمانوں پر ۶۵ سال سے ظلم و ستم کی مشق جاری رکھنا یہ نجدی قرن الشیطان کا وہ کفر و طغیان ہے جس کے گواہ زمین و آسمان ہیں بس اب ان کے کَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ بنائے جانے کا انتظار ہے۔

اب میں قارئین حضرات سے اپنے کیے ہوئے وعدہ کی طرف آرہا ہوں لہٰذا ذیل کا واقعہ دیدۂ عبرت سے پڑھیے۔

نومبر ۱۹۵۵ء میں جب ہندوستان کے دورے پر والیٔ نجد شاہ سعود بن عبدالعزیز کا آنا ہوا تو دیوبند کے وہی شیخ الاسلام مولوی حسین احمد جو اب مولانا مدنی صاحب ہیں جنھوں نے ۲۹ نومبر ۱۹۵۵ء کو جمعیۃ العلماء ہند کی طرف سے اپنے آقا شیطانِ قرن الشیطان سعود بن عبدالعزیز نجدی کو ایک

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

سپاس نامہ پیش کیا۔ جس جلسہ میں یہ سپاس نامہ پیش کیا گیا تھا اس میں آنجہانی وزیر اعظم ہند پنڈت نہرو بھی شریک تھے۔ اب حیرت میں ڈوب کر دیوبندی مولانا مدنی کے سپاس نامہ کا ایک اہم حصہ بھی پڑھیے۔ جس فرقہ وہابیہ کو وہ اپنی کتاب شہاب ثاقب میں بارگاہِ رسالت سرکارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انتہائی گستاخ لکھ چکے تھے اور جس فرقہ وہابیہ کو اسی کتاب میں وہابیہ خبیثہ قرار دے چکے تھے نیز اسی وہابیہ خبیثہ کی مذمت اور برائی بیان کرنے میں کئی صفحے سیاہ کر ڈالے تھے۔ آج ۲۹ نومبر ۱۹۵۵ء کو اسی گستاخ فرقہ خبیثہ کے ساتھ اپنی اعتقادی، یکجہتی اور مذہبی، رفاقت کی تاریخ بیان کرتے ہوئے انھیں ذرا بھی ہچکچاہٹ اور جھجھک محسوس نہیں ہوئی ذیل میں دیوبندی جمعیۃ العلماء کا سپاس نامہ ملاحظہ ہو۔

> یا صاحب الجلالۃ! خاص حجازِ مقدس کے سلسلے میں جب جلالۃ الملک سلطان عبدالعزیز بن سعود رحمہم اللہ نے فاتحانہ اقدام کیا تو جمعیۃ علمائے ہند ہی وہ جماعت تھی جس نے یورپین ڈپلومیسی کے خلاف اس اقدام کو حجاز مقدس کے لیے فال نیک سمجھا اور سلطان مرحوم کو مبارک باد پیش کی۔ پھر اپنے خصوصی نمائندوں کے ذریعہ موقع بہ موقع سلطان مرحوم کی خدمت میں مفید مشورے پیش کرتی رہی اور جمعیۃ علمائے مذکور کو فخر ہے کہ سلطان مرحوم نے اس کے مشوروں کو شرف قبولیت عطا فرمایا۔ جس سے مخالفین کی زبان بھی بند ہوئی، اور اصلاحی مقاصد بھی کامیاب ہوئے۔ حکومت آلِ سعود کے استقلال کے بعد حج اور کئی موقع پر جمعیۃ علمائے ہند ہی وہ قابلِ ذکر مذہبی اور سیاسی جماعت تھی جس نے اپنا نمائندہ بھیج کر اطمینان و مسرت کا اظہار کیا۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

(شاہ سعود والیٔ عرب کا دورۂ ہند ص۳۸ بحوالہ تبلیغی جماعت
ص۸۳) مصنفہ:۔ علامہ ارشد القادری

سپاس نامہ جس میں فاتحانہ اقدام کا ذکر ہے اس سے مراد انگریزی گورنمنٹ برطانیہ کی فوجی اور مالی مدد سے نجدی وہابیوں کا حرمین مقدس پر ظالمانہ قبضہ کرنا ہے۔ اسی قبضہ کی تکمیل پر ہندوستان کے دیوبندی وہابیوں نے بڑی خوشی منائی اور سلطان قرن الشیطان کے پاس مبارک بادی کا پیغام بھیجا۔ اور حرمین مقدس پر قبضہ کرنے کے بعد نجدی شیاطین نے جو جنۃ المعلیٰ کو اجاڑا، جنۃ البقیع کو ویران کیا، صحابۂ کرام، اہلبیتِ عظام، اولیاءِ فخام کے مزاراتِ طیبہ توڑے ان کے قبوں، گنبدوں کو ڈھایا۔ مکہ شریف، مدینہ طیبہ کی بہت سی مسجدیں ڈھائیں۔ یہ اصلاحی مقاصد تھے جن کے انجام دینے میں دیوبندی وہابیوں کا بھی مشورہ شامل تھا۔ اور جن کی کامیابی پر انھوں نے قرن الشیطان نجدیوں کی پیٹھ ٹھونکی۔

غور کرنے کی بات ہے کہ جب حجازِ مقدس پر شریفِ مکہ کی حکومت تھی تو اس وقت دیوبندی مولینا مدنی کے نزدیک فرقۂ وہابیہ خبیث تھا۔ سرکارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ کا شدید گستاخ تھا۔ باغی، ظالم اور خونخوار تھا لیکن جب ۱۹۲۵ء میں نصرانی حکومت برطانیہ نے شریفِ مکہ کو حجازِ مقدس سے بے دخل کرکے اس پر نجدی قرن الشیطان کی حکومت قائم کردی، اور نجد کے چودھری شیخ کو عرب کا بادشاہ بنادیا۔ تو اب وہی فرقۂ وہابیہ خبیثہ طیب وطاہر ہوگیا۔ اب اس فرقۂ خبیثہ کے باطل عقائد، اسلامی عقائد بن گئے۔ سرکارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں وہابیہ خبیثہ کی کھلی کھلی گستاخیاں اب جائز وحلال، دین وایمان ہوگئیں۔ ایسا کیوں؟ اس لیے کہ اب مکہ مدینہ پر قرن الشیطان (ابلیس کی جماعت)

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کی حکومت ہے اور حجازِ مقدس پر اب مسلمان کی حکومت نہیں شیطان کا راج ہے۔ نجدی وہابیوں کا سیاسی مہاراج اب وہی ہندوستانی وہابیوں کا مذہبی سلطان بھی ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہندوستانی وہابی اپنے مذہبی سلطان شاہ سعود نجدی کے سایۂ عاطفت کی بدولت بے خوف ہوکر وہابیت کی بے پردہ اشاعت کریں اور کھل کر نجدیوں کے ظالمانہ اعمال وافعال کی تائید و موافقت کریں۔ یہ ہے دیوبندی مولانا مدنی کی سیرت و کردار کا دوسرا رُخ جس سے واضح ہوگیا کہ وہ پکے ٹھوس وہابی اور نجدیت کے پرستار و آلۂ کار تھے۔

میرے اس مقالہ کا عنوان ہے "سعود، یہود ونصاریٰ کا اتفاق و اتحاد" اب اس کے بارے میں قارئین تفصیل ملاحظہ کریں۔ اخباری اطلاعات کے مطابق قضیۂ عراق و کویت کی ابتدا یوں ہے کہ کویت نے عراق کا تیل خفیہ طور پر نکال کر فروخت کردیا۔ عراق اپنے تیل کی واجبی قیمت کا طلب گار ہوا جب کویت نے قیمت دینے سے انکار کیا تو صدرِ عراق صدام حسین نے ۲ اگست ۱۹۹۰ء کو امریکہ کے آلۂ کار، برطانوی سلطان، شیخ کویت کے خلاف فوجی کارروائی کرکے کویت پر قبضہ کرلیا، شیخِ کویت بھاگ کر نجدی سعودی کی گود میں پناہ گزیں ہوئے پھر کیا واقعہ پیش آیا؟

اس سے پہلے ناظرینِ حضرات! وہابی مذہب کی یہ توحیدی تعلیم ملاحظہ فرمائیں۔

> ہر کسی کو چاہیے کہ اپنی حاجت کی چیزیں اپنے رب سے مانگے یہاں تک کہ نون (یعنی نمک) بھی اسی سے مانگے اور جوتی کا تسمہ (فیتہ) ٹوٹ جائے وہ بھی اسی سے مانگے۔
>
> (وہابی عقائد کی مشہور کتاب تقویۃ الایمان ص۳۴)

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

لیکن نجدی سعودی نے اس آڑے وقت میں نہ تو حضرت رب العلمین جَلَّ شَانُہٗ کو یاد کیا نہ اس سے مدد مانگی، بلکہ اپنے آقا و مولیٰ، ملجا و ماویٰ امریکہ و عراق کے خلاف مدد کے لیے پکارا۔ سید الوہابیہ امریکہ تو عرصہ دراز سے عراق کی ہڈی پسلی توڑنے کی تاک ہی میں تھا۔ وہ جانتا تھا کہ عراق کے سوا کسی مسلم ملک میں یہ دم نہیں کہ وہ امریکہ سے آنکھ ملا کر بات کر سکے ہاں ایک جرأت مند ملک عراق ہے جو امریکہ کے طنطنہ و طمطراق کو ٹھوکر مار سکتا ہے۔ بس سعود کے استغاثہ اور استعانت کو بنیاد بنا کر امریکہ نے عراق کو صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کرنے کی خاطر دو لاکھ کی فوج سرزمین عرب پر اتار دی اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے سگ پروردہ یہود کو مژدہ سنایا کہ پیغمبر اسلام سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے خلیفۂ دوم فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہودیوں کے ناپاک وجود سے عرب کی سرزمین پاک کر دی تھی۔ آج سلطان قرن الشیطان سعود نجدی کی بدولت تمہارے لیے سنہرا موقع آگیا ہے کہ چودہ سو برس کے بعد اپنے منحوس قدموں سے عرب کی پاک زمین آلودہ کرو۔ قرن الشیطان کے سلطان سعود نے ہم نصرانیوں اور تم یہودیوں کو سرزمین عرب کی حرمت و تقدیس داغدار کرنے اور عراقی مسلمانوں کا خون بہانے نیز بغداد مقدس اور کربلائے معلّٰی وغیرہ اجاڑنے کے لیے بلایا ہے۔ حکومتِ اسرائیل نے اپنے آقا امریکہ کی اس خوش خبری اور حکم پر پچاس ہزار یہودی فوج سرزمین عرب پر اتار دی۔ پھر نجدی سعود کے مہادیو امریکہ نے عرب کی پاک زمین جسّی طور پر نجس کرنے کے لیے فوجی مردوں کے ساتھ عریاں انڈر ویئر پر اکتفاء کرنے والی عورتیں بھی بھیج دیں جن کا ظاہری کام فوجی گاڑی چلانا۔ اور واقعی کام فوجی مردوں کو شراب پلانا، کباب کھلانا اور ان کی جنسی خواہش پوری کرنا ہے۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

جب سعود کی اس بھیانک کارروائی پر دنیا میں ہل چل مچی اور مسلم ممالک مثلاً اردن، سوڈان، یمن، مقبوضہ فلسطین وغیرہ میں سعود کی خطرناک کارروائی کے خلاف احتجاج و مظاہرے ہونے لگے تو سعود کی حمایت و طرف داری میں ہندوستان کی وہابی ساز فیکٹری دارالعلوم ندوہ کے مالک اور مشہور دیوبندی عالم ابوالحسن علی ندوی، بہار و اڑیسہ کی شریعت کے امیر اکبر دیوبندی گرو عالم شاہ منت اللہ رحمانی وہابی جمعیۃ العلماء ہند کے صدر اعلیٰ دیوبندی مولانا اسعد عرف مدنی نے فتویٰ کی توپ داغ کر اعلان کیا کہ شاہ سعود نجدی کی دعوت پر یہود و نصاریٰ فوجوں کا سرزمین عرب پر اترنا درست، جائز اور بالکل حق بجانب ہے۔

بے شک اس اعلان نے نجدی ریال کی گنگا میں نہانے اور اس سے سیراب و فیضیاب ہونے کا بالکل حق ادا کر دیا لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ بھی تو بتایئے کہ ساری دنیا کے سیاسی و صحافی حلقے اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ "عظیم اسرائیل" کے خفیہ نقشے میں مدینہ اور خیبر بھی ایک مدت سے شامل کیے جا چکے ہیں۔

(ملاحظہ ہو ماہنامہ حجاز جدید دہلی بابت نومبر ۱۹۹۰ء صـ۹)

تو اگر سید الوہابیہ امریکہ اپنی کئی لاکھ مسلح فوجوں کی موجودگی میں اپنے وفادار اطاعت شعار غلام سعود کو یہ حکم دے کہ یا تو تم مدینہ اور خیبر اپنے بھائی یہود کے حوالے کر دو ورنہ ہم تمہیں صدام حسین کے حوالے کر دیں گے۔ وہ اگر تمہارا قیمہ بنا کر چیل اور کوؤں کو کھلائے نیز ریاض کی اینٹ سے اینٹ بجا کر اسے ویران کر دے تو ہم شاباشی دیں گے۔ یہ واضح رہے کہ اخباری اطلاعات کے مطابق شاہ سعود نے اپنی سعودی فوجوں کی کمان بھی اپنے مہادیو امریکہ کے ہاتھ میں دے دی ہے۔ اور امریکی فوج کی

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

تعداد بوقت تبییض مقالہ ہٰذا ڈھائی لاکھ تک پہونچ چکی ہے۔

تو اے نجدی ریال میں نہانے والے مفتیو! کیا امریکہ کی چار لاکھ فوج کی توپوں اور بموں کی چنگھاڑ اور دہاڑ کی قیامت نما گھما گھمی میں صحرائے نجد کا اعرابی، بدو شاہ سعود اپنے آقا امریکہ کی حکم عدولی کی جرأت کرسکتا ہے؟

جب کہ حکومتِ سعودیہ کی فوج پر امریکہ ہی کا قبضہ ہے۔ آپ حضرات بولیے اس انتہائی نازک گھڑی میں شاہ سعود اپنے آقا امریکہ کو کیا جواب دیں گے؟ ——— کچھ تو بولیے، مگر آپ حضرات کیا بولیں گے۔ ہم سے سنیے ——— نجد کے شاہ جی کا جواب یہ ہوگا۔ اے آقا ——— یہود تو ہمارے سگے بھائی ہیں، وہ عظمتِ انبیاء کے پرانے دشمن ہیں اور ہم ——— عظمتِ سیدالانبیاء کے نئے دشمن ہیں۔ ہم کو مدینہ سے کیا لینا دینا ہے۔ ہم مدینہ و خیبر کو اپنی قلمرو سلطنت سے نکال کر اپنے بھائی یہود کو سپرد کرنا بخوشی منظور کرتے ہیں۔ (معاذ اللہ رب العلمین)

نجدی ریال کی گنگا ندی سے دن رات سیراب ہونے والے علماء، مولوی، مُلّا اور لیڈر یہ پروپیگنڈہ کرتے ہوئے نہیں تھکتے کہ صدام حُسین ظالم اور جارح ہے، کویت پر عراق کی جارحیت ناقابلِ برداشت ہے، کویت پر قبضہ کرکے اسے عراق کی سلطنت میں شامل کرنا اسلامی اصول کے خلاف ہے۔ لیکن بصیرت سے محروم ان پروپیگنڈہ کرنے والوں کو کیا یہ نہیں معلوم؟ کہ کویت عراق ہی کا پرانا حصہ تھا۔ جسے برطانیہ نے عراق سے کاٹ کر وہاں اپنے ایک پٹھو کو مستقل حکمراں بنایا پھر اگر کویت پر قبضہ کرنے سے عراق ظالم اور جارح ہے تو نجدی سعود، عراق سے بھی بڑھ کر

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ظالم اور جارح ہے، جس نے آج سے ۶۵ سال پیشتر برطانوی فوج کی مدد سے حرمین مقدّس پر حملہ کیا، اور شریفِ مکّہ کی حکومت ختم کرکے حجازِ مقدّس پر قبضہ کیا نیز اسے اپنی نجدی سلطنت میں شامل کرلیا پھر حجازیوں پر ظلم و ستم کے وہ پہاڑ ڈھائے جس سے عرب کی مقدّس زمین کانپ اُٹھی۔

حجاز مقدّس تو کبھی بھی نجد منجّس کا حصّہ نہیں تھا۔ تو قرآن مجید کی کس آیتِ کریمہ اور حدیث شریف کی کس روایتِ مقبولہ نے قرنُ الشّیطان نجدی کو یہ حق دیا کہ برطانوی نصرانیوں کو دوست بناکر ان کی فوجی مدد کے وسیلہ سے آلِ رسول، ساداتِ کرام کی حکومت تہس نہس کرکے حجازِ مقدّس پر قبضہ کرلو اور نجدی قرن الشیطان کی حکومت کا جھنڈا حرمین طیّبین پر لہراؤ۔

لیکن نجدی گنگا میں یہ نہانے والے بھی چونکہ قرن الشّیطان ہی کا ایک حصّہ ہیں اس لیے نجدی قرن الشّیطان کا ظالم و جارح خونخوار و باغی ہونا ان کی سمجھ میں کیسے آسکتا ہے؟

اور ہاں جب سعود کے قدیم دیوتا برطانیہ اور جدید مہادیو امریکہ نے دباؤ ڈالا کہ عراق اپنی فوج کویت سے ہٹاکر کویت سے دستبردار ہوجائے تو صدرِ عراق صدّام حُسین نے اعلان کیا کہ امریکہ ہی کی مدد اور شہ پر یہود نے فلسطین و شام کے جن علاقوں کو مسلمانوں سے چھین کر ان پر قبضہ کرلیا ہے وہ انھیں خالی کردے تو عراق بھی کویت سے دستبردار ہو جائے گا۔ اس اعلان پر برطانیہ و کویت دونوں تلملا اٹھے اور اس معقول تجویز کے ماننے سے صاف انکار کردیا۔

نجدیوں کی کاسہ لیسی کرنے والے حضرات بھی غور کریں کہ کئی ممالک نے اس عراقی تجویز کا خیر مقدم کیا ہے تو اگر سعود اپنے پرانے آقا برطانیہ اور نئے سیّدنا امریکہ کو اس معقول تجویز کے قبول پر راضی کرلیتا تو کویت بھی

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

آزاد ہو جاتا۔ فلسطینی علاقے بھی مسلمانوں کو واپس مل جاتے اور سب سے بڑی بات یہ کہ مسجدِ اقصیٰ جو آج یہود کے چنگل میں ہے وہ مسلمانوں کے قبضہ میں آجاتی۔ نیز سعود کا چہرہ جو مسلح یہود و نصاریٰ کو سرزمین عرب میں بلا لینے پر بالکل کالا ہو چکا ہے اس کی سیاہی بھی دھل جاتی لیکن چونکہ سعود کا اپنے بھائی یہود اور اپنے دیوتا برطانیہ اور مہادیو امریکہ سے اتنا گہرا رشتہ ہے جس کے پیش نظر وہ یہود و نصاریٰ کے مفاد کے خلاف کوئی تجویز قبول نہیں کر سکتا اس لیے اس نے بھی اس معقول عراقی تجویز سے اتفاق نہیں کیا۔

یہ واضح رہے کہ یہود و نصاریٰ تو اسلام و مسلمین کے کھلے عام دشمن ہیں لیکن قرن الشیطان نجدیوں کے وہ دشمن نہیں بلکہ ان کے خیر خواہ، طرفدار معاون و مددگار، مربی و سرپرست ہیں اسی لیے سعود نجدی کی دعوت پر سعود کی حفاظت و حمایت کے لیے کئی لاکھ کی تعداد میں یہود و نصاریٰ مسلح ہو کر عرب کی پاک زمین پر آدھمکے۔

مصنوعی جعلی عقیدۂ توحید کا ڈھونگ رچنے والے قرن الشیطان نجدی جن کا مذہب یہ ہے کہ ہر شخص اپنی ضرورت کی چیز اپنے رب ہی سے مانگے۔ یہاں تک کہ نمک بھی اپنے رب ہی سے مانگے اور جب جوتے کا فیتہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اپنے رب ہی سے مانگے۔ اور جن کی شریعت میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام نیز سرکارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بارگاہِ الٰہی جل شانہٗ میں وسیلہ بنانا کفر و شرک ہے۔ آج ان پر غضبِ ربانی، قہرِ رحمانی کا سنگین تازیانہ برس رہا ہے۔ کہ انھوں نے اپنے عقیدۂ توحید کو پیروں تلے روند کر اپنے حصولِ مقصد کے لیے دشمنِ اسلام امریکہ کو وسیلہ بنایا۔ خدائے پاک کو چھوڑ کر امریکہ سے مدد مانگی، امریکہ کی دہائی دی

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

امریکہ کو کارساز بنایا، امریکہ کی پناہ لی۔

ابھی چند برسوں کی بات ہے کہ ۱۳۹۹ھ ہجری مطابق ۱۹۷۹ء پیشوائے اہلسنت حضرت مولانا شاہ حبیب الرحمٰن علیہ الرحمہ کو صرف توسل بالانبیاء کے عقائد پر مدینہ طیبہ میں نجدی حکومت نے گرفتار کیا اور حضرت موصوف کے ہاتھوں میں ہتھکڑی پہنا کر ۱۹ ذی القعدہ ۱۳۹۹ھ ہجری مطابق ۱۱ اکتوبر ۱۹۷۹ء سے ۲ ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ ہجری مطابق ۲۳ اکتوبر ۱۹۷۹ء تک مدینہ شریف کے جیل میں قید رکھا۔ طرح طرح کی آپ کو ایذاء پہونچائی۔ آخر میں نجدی قرن الشیطان کے حج نے جواز وسیلہ کے اعتقاد پر آپ کو کافر و مشرک قرار دیا اور آپ کا حج روک کر آپ کو ہندوستان واپس کر دیا۔ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝

حضرات ناظرین! نجدی قرن الشیطان کا یہ اندھیر ملاحظہ ہو، خود تو وہ کھلے دشمنان اسلام یہود و نصاریٰ کو اپنا وسیلہ بنائیں، یہود و نصاریٰ کو اپنا کارساز و مددگار بنائیں، یہود کو اپنا بھائی اور نصاریٰ کو اپنا آقا اور مالک قرار دیں، گاڑھے وقت میں خدائے پاک سے مدد مانگنے کے بجائے یہود و نصاریٰ سے مدد مانگیں۔ اپنی حمایت و حفاظت کے لیے یہود و نصاریٰ کو پکاریں۔ یہ سب امور نجدیوں کے لیے شیر مادر، بالکل درست اور حلال ہیں ان امور کے ارتکاب سے ان کے عقیدۂ توحید پر کوئی آفت نہیں آئی لیکن اگر سنی مسلمان اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے انبیائے کرام کو وسیلہ بنائے تو وہ کافر و مشرک ہوگیا۔ اس کا مکہ شریف جانا جائز نہیں۔ اس کا حج کرنا درست نہیں جبھی تو قرن الشیطان کے نجدی جج نے حضرت مولانا شاہ حبیب الرحمٰن الہ آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حج سے روک کر جبراً ہندوستان واپس کر دیا ——— بھلا اس شیطانیت کا کوئی

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ٹھکانا ہے؟

عام و خاص، موافق و مخالف سب کان کھول کر سُن لیں کہ سرکارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی عطا فرمودہ غیب بیں نگاہ سے چودہ سو برس سے بھی پیشتر نجدی وہابیوں کے حالات، عقائد اور ظالمانہ کرتوت ملاحظہ فرما کر ان کو قرن الشیطان قرار دیا ہے۔ اب وہ شخص شیطان ہی ہو سکتا ہے جو مذکورہ بالا معلومات کے اُجالے میں رہ کر بھی نجدی وہابیوں کے قرن الشیطان ہونے کا انکار کرے۔

صحرائے نجد کے سعودی سلاطین، بداعتقاد، بددین، گستاخِ انبیاء و اولیاء ہونے کے ساتھ بڑے ہی عیاش رنگین مزاج ہوتے آرہے ہیں۔ ایڈیٹر ہفتہ وار اخبار نو دہلی نے "احوال" کراچی پاکستان کا ایک مقالہ اپنے اخبار میں من و عن شائع کیا ہے۔ جس میں پاکستانی مقالہ نگار نے بہ عنوان "کل کا پلے بوائے آج کا بادشاہ" مسلم ممالک کے عیش پسند حکمرانوں پر ایک اجمالی تمہید لکھتے ہوئے نجد کے موجودہ حکمراں شاہ فہد کی زندگی پر تبصرہ کیا ہے۔ ہم ناظرین کی عبرت و بصیرت کے لیے اخبار نو دہلی بابت ۲ تا ۸ نومبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۱۱ سے مقالہ مذکور کا وہ تبصرہ ذیل میں نقل کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

کل کا پلے بوائے آج کا بادشاہ

ملاحظہ فرمایئے شاہ فہد کی عیاشیاں۔

موجودہ دور میں سعودی حکمرانوں نے عیاشیوں اور فضول خرچیوں کے نئے نئے ریکارڈ قائم کیے ہیں۔ ان حکمرانوں میں سعودی عرب کے موجودہ شاہ فہد سرفہرست ہیں۔ شاہ فہد جب ایک شہزادہ تھے تو

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

انھوں نے اپنی عیاشی اور مے نوشی کی خاطر سعودی عرب ہی چھوڑ دیا۔ بیروت پہونچ کر وہ ایک گونہ بے خودی میں رات دن ڈوبے رہتے تھے۔ ان کی رنگین راتیں بیروت کے نائٹ کلبوں میں گزرتی تھیں جن سے وہ اتنے مانوس تھے کہ ایک ایک بیلے ڈانسر کا نام انھیں زبانی یاد تھا۔ ایک لبنانی تاجر کی بیوی جوان کی دوست تھی وہ سالانہ ایک لاکھ ڈالر ادا کرتے تھے۔ ایک اطلاع کے مطابق مونٹے کارلو کے جوا گھر میں وہ ہر ہفتہ کی رات تقریباً ایک لاکھ ڈالر کا جوا کھیلتے تھے، پورے علاقہ میں وہ ایک "پلے بوائے" کے طور پر مشہور تھے۔

شہزادہ فہد کی رنگین راتوں کی داستانیں جب شاہ فیصل کے کانوں تک پہونچیں تو انھوں نے فہد کو سعودی عرب طلب کرلیا۔ اور ان سے کہا کہ وہ سلطنت سعودیہ کے لیے بدنامی کا باعث بن رہے اب وقت آگیا ہے کہ وہ گھر واپس آجائیں اور سنجیدگی سے سلطنت کے امور پر دھیان دیں۔ شاہ فیصل کی وارننگ نے شہزادہ فہد پر یہ واضح کردیا کہ اگر انھوں نے اپنے شب و روز نہ بدلے تو ان کی ولی عہدی خطرہ میں پڑ سکتی ہے۔ کیونکہ سات بھائیوں میں ایک ہونے کی بناء پر وہ ولی عہدی کے مستحق تھے۔ لہٰذا خطرہ کی گھنٹی کو سن کر شہزادہ فہد نے اپنے "پلے بوائے" کے کردار کو تبدیل کیا اور سعودی عرب کے وزیر تعلیم بن گئے۔ حالانکہ ان کی اپنی تعلیم ایک دینی مدرسہ تک محدود ہے۔ تاہم انھوں نے سعودی عرب میں سیکڑوں اور کئی یونیورسٹیاں قائم کیں۔ بعد میں انھیں وزیر داخلہ بنادیا گیا۔

۱۹۷۵ء میں جب شاہ فیصل قتل کردیئے گئے تو خالد بن عبدالعزیز بن سعود بادشاہ بنے اور شہزادہ فہد کو ولی عہد نامزد کیا گیا۔ شاہ خالد چونکہ دل کے مریض تھے ان کے دل میں سوراخ بتایا جاتا تھا۔ اس لیے وہ امور مملکت

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

پر زیادہ دھیان نہیں دے پاتے تھے۔ چنانچہ عملی طور پر فہد بن عبدالعزیز ہی سعودی عرب کے حکمراں تھے۔ تا آنکہ ۱۹۸۲ء میں شاہ خالد کا انتقال ہوگیا اور فہد مکمل بادشاہ بن گئے۔

شاہ فہد نے اپنی ذاتی آمدنی بڑھانے کے لیے ہر بیرل تیل پر ایک مخصوص فیس لگائی جس کا تخمینہ ۱۸ ارب ڈالر سالانہ ہوتا تھا۔ یہ دنیا میں ذاتی آمدنی کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے۔ پہلے نمبر پر برونئی کے سلطان کی آمدنی ہے جس کا تخمینہ ۲۵ ارب ڈالر سالانہ ہے۔ ۱۸ ارب ڈالر کی سالانہ آمدنی سے شاہ فہد نے اپنے لیے ۱۲ محلات تعمیر کروائے ہیں جن میں ڈھائی ارب ڈالر کی مالیات کا الیامہ محل ہے جو ریاض (سعودی عرب) میں ہے۔ اور اسپین کے مقام ماربیلا میں واقع ایک "کاٹج" بھی ہے جو رقبہ میں امریکہ کے وہائٹ ہاؤس سے چار گنا بڑی ہے۔

شاہ فہد کے پاس کئی ذاتی ہوائی جہاز اور بحری بجرے ہیں جن کے غسل خانوں میں سونے سے بنایا ہوا سامان آویزاں کیا گیا ہے ان کا شاہی مخصوص بجرا چھ کروڑ ڈالر کی مالیت کا ایک بحری جہاز ہے، جس پر اینٹی ایر کرافٹ اسٹنگر میزائل نصب ہیں ان کے پاس قیمتی کاروں کا ایک پورا بیڑا ہے جس میں ایر کنڈیشنڈ رولز رائس، کیڈیلاک اور مرسڈیز جیسی اٹومیٹک نادر کاریں ہیں۔ بے تحاشہ دولت مند ہونے کے باوجود شاہ فہد ذیابطیس کے مریض ہیں۔ ان کی کمر میں درد رہتا ہے اور ضعف قلب کے مرض میں مبتلا ہیں وہ تنفس میں تنگی محسوس کرتے ہیں لیکن سگریٹ پینا نہیں چھوڑتے۔ چین اسموکر اور امریکن سگریٹ مالبو، روس کے شوقین ہیں ان کا وزن ۱۲۵ کلو گرام ہے لیکن گھٹنوں میں اتنی کمزوری محسوس کرتے ہیں کہ انھیں چلتے ہوئے دقت ہوتی ہے اس کی وجہ ان کی عیاشیاں اور غلط عادتیں ہیں وہ دن

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کے وقت سوتے ہیں اور اکثر رات کے گیارہ بجے کام شروع کرتے ہیں۔ رات کے وقت ہی وہ سرکاری افسران اور غیر ملکی سفراء کو بلاتے ہیں یہ سلسلہ صبح ۶ بجے تک جاری رہتا ہے۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ملاقاتی انتظار میں بیٹھا ہوا ہے اور وہ اندر کمرہ میں کوئی ویڈیو فلم دیکھ رہے ہیں۔ ایسا وہ جان بوجھ کر نہیں کرتے بلکہ انھیں وقت کا احساس نہیں ہوتا۔

انہتر (۶۹) سال کی عمر ہونے کے باوجود خوب صورت عورتوں سے ان کی دل چسپی ہنوز ختم نہیں ہوئی ہے ۱۹۷۵ء میں وہ جب پہلے پہل مسز مارگریٹ تھیچر سے ملے تھے تو ان کی شخصیت سے اتنے متاثر ہوئے کہ انھوں نے اپنے دربار شاعر کو حکم دیا کہ وہ مسز تھیچر کی تعریف میں ایک قصیدہ لکھے یہ قصیدہ بعد میں لندن کے ایک اخبار میں بھی چھپا۔ جس کا مصرع یہ ہے کہ

" اس کا خدّ و خال اتنے دلکش ہیں جو شاید ہی کسی اور دلربا بیوی یا مرغوب خواص کے ہوں۔"

غیر ممالک میں شاہ فہد کو امریکہ بہت پسند ہے، شاید یہی وجہ ہے کہ انھوں نے اپنی حفاظت کے لیے امریکی فوجیوں کو حجاز مقدس پر قدم رکھنے کی سہولت بہم پہونچائی ہے یہ سوچے بغیر کہ اس کے بُرے اثرات عرب دنیا پر بالخصوص اور اسلامی دنیا پر بالعموم کتنے بھیانک ہوسکتے ہیں۔ انھوں نے اپنے تمام بیٹوں کو امریکی کالجوں میں داخل کرایا ہے۔

یہ دولت مند ملک کے سربراہ ہونے کے باوجود بھی ان میں قوت فیصلہ کا فقدان ہے۔ کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پیشتر وہ گھنٹوں بحث و مباحثہ میں مصروف رہتے ہیں، اس کے بعد بھی وہ امریکی فوجوں کو اپنے ملک میں بلانے جیسا ناقص فیصلہ کرتے ہیں۔ جس کے نتائج و عواقب سے وہ خود بھی بے بہرہ ہیں۔ مالی معاملات کو سلجھانے کی وہ کتنی اہلیت رکھتے ہیں۔ اس کا

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک مرتبہ وہ ٹیلی ویژن پر یہ اقرار کرتے ہوئے رو پڑے کہ وہ اپنے ملک کے مالی بجٹ کو متوازن نہیں کرسکے ظاہر ہے کہ جب عیاشیوں پر بے دریغ سرمایہ خرچ کیا جائے گا لاکھوں ڈالر کا جُوا کھیلا جائے گا اور اسراف بے جا میں رومی بادشاہوں کو بھی مات کردیا جائے گا تو قومی بجٹ کیسے متوازن ہوسکتا ہے؟

یہ ہے ہندوستان کے دیوبندیوں، غیر مقلدوں، مودودیوں، ندویوں، تبلیغیوں کا مذہبی، دینی، توحیدی سلطان جس کی زندگی شیطانی کرتوت میں غرق ہے۔

یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم، یا قہار یا جبار یا علیم تو حرم کعبہ کو، حرم مسجد نبوی کو، گنبد خضرا کو، حجاز مقدس کو نجدی قرن الشیطان کے تسلط سے آزاد فرما اور مسجد اقصیٰ و فلسطین کو یہودی اخوان الشیطان کے چنگل سے نکال کر مسلمانوں کو عطا فرما۔ اور نجدی فوج، امریکی فوج، برطانوی فوج نیز امریکہ کے حامی ملکوں کی فوج جو وقت ترتیب مقالۂ ہٰذا بغداد شریف وغیرہ مقاماتِ مقدسہ پر کئی دنوں سے مسلسل بمباری کر رہی ہیں اور عراق کو صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کردینے پر تُل گئی ہیں انہیں کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ بنا تاکہ یہ عقاب ربانی ایشیا، یورپ، افریقہ، امریکہ کے لیے عبرت کا سامان بن جائے اور عراق کو تائید آسمانی و نصرتِ رحمانی سے نواز تاکہ وہ حرمین طیبین اور بیت المقدس کو سعود و یہود کے غاصبانہ تسلط سے پاک کردے۔ آمین آمین یا رب العلمین

بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَعِتْرَتِہٖ وَاُمَّتِہِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیِّ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ ۝ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

کتبہٗ: بدرالدین احمد القادری الرضوی
صدالمدرسین مدرسہ غوثیہ، مقام بڑھیا
ڈاکخانہ کھنڈسری، ضلع سدھارتھ نگر (یوپی)

منقول از روداد مدرسہ غوثیہ ۱۴۱۱ھ مطابق ۱۹۹۱ء عیسوی

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

تعطیل کلاں ماہ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ کے موقع پر حضور آقائے نعمت استاذ گرامی قبلہ علیہ الرحمۃ نے اس خادم پر از حد کرم فرمایا اور تقریباً ۴۰ روز تک اِس بینوا کے غریب خانہ پر قیام فرمایا اس موقع پر "اخبار نو" سے نجدیوں کا عہد و پیمار جو برطانیہ سے ہو چکا ہے۔ حضرت علیہ الرحمۃ نے مجھے دکھلایا تھا لہٰذا اخبار نو دہلی جنوری ۱۹۹۱ء کی عبارت من و عن نقل کرتا ہوں تاکہ اہلِ حق کو یقین ہو جائے یہ نجدی، وہابی، دیوبندی، تبلیغی، مودودی، ندوی وغیرہم یہودیوں کے ایجنٹ ہیں۔

"یہودی سے متعلق اپنے حُسن نیت کو برطانوی جاسوسی ادارہ کے سامنے اقرار کرتے ہوئے جان فلبی کے حکم و ہدایت پر عبدالعزیز آلِ سعود نے تحریر دی تھی العقیر منطقۃ الاحساء میں ۱۹۱۵ء جو ایک سازشی میٹنگ ہوئی تھی اس کی یہ تحریری شہادت ہے جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

"میں سلطان عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آلِ فیصل آلِ سعود برطانیہ عظمیٰ کے مندوب سر بری کو ایک ہزار مرتبہ اس بات کا اقرار و اعتراف کرتا ہوں کہ فلسطین کو یہودیوں کے حوالے کرنے پر مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ یا برطانیہ اس فلسطین کو جسے چاہے دے دے۔ میں برطانیہ کی رائے سے صبح قیامت تک اختلاف و انحراف نہیں کر سکتا۔"

(مہر عبدالعزیز)

نقل کنندہ:۔ از اخبار نو — فقیر عبدالصمد القادری عفی عنہ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

۷۸۶
۹۲

میمورنڈم آف ایسوسی ایشن

ادارہ اَہلِسنّت مدرسہ مُعِینُ العُلُوم

موضع: گورڈیہہ۔ پوسٹ دھنگڑہوا ضلع بستی (یوپی)

مقاصد

۱: مسلک حضور پرنور سرکارِ اعلیٰحضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مطابق تعلیمی شعبہ کا قائم کرنا، اور قائم رکھنا۔

۲: تبلیغ کے ذریعہ مسلمانوں کو احکامِ شرعی پر چلانے کی کوشش کرنا۔

۳: مسلکِ سرکار اعلیٰحضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ترویج و اشاعت کرنا۔ نیز وہابیوں، دیوبندیوں، مودودیوں تبلیغیوں وغیرہم کی گمراہیوں سے مسلمانوں کو بچانا۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

اسمائے عہدہ داران وممبران اوران کا مکمل پتہ۔ نیز کاروبار کی تفصیل، جن کے سپرد ادارہ ہٰذا کا انتظام وانصرام ادارہ کے قواعد وضوابط کے تحت کیا گیا۔

نام	پتہ	پیشہ	عہدہ
۱۔ حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالمنان صاحب	مبارکپور اعظم گڈھ	تدریس	سرپرست
۲۔ " مولانا مولوی عبداللہ خانصاحب عزیزی،	ناؤڈیہہ پچپڑوا۔ ضلع گونڈہ۔	تدریس	نگران اعلیٰ
۳۔ حضرت مولانا بدرالدین احمد قادری فیض الرسول	براؤں شریف ضلع بستی	تدریس	ناظم تعلیمات
۴۔ جناب مولانا عبدالجبار صاحب قادری اشرفی،	موضع متو پوسٹ براؤں شریف ضلع بستی	تدریس	محاسب
۵۔ جناب محمد منیر شاہ صاحب	موضع دھوہا۔ پوسٹ بھجوارے۔ ضلع بستی	زراعت	نائب محاسب
۶۔ جناب انسان علی صاحب،	چودھری دیہہ ضلع بستی	زراعت	صدر

دستخط:۔

عبداللہ خان عزیزی
دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف
۹ر شعبان المعظم ۱۳۹۲ھ

عبدالجبار قادری اشرفی بستوی عفی عنہ
مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا بستی
۲ر صفر المظفر ۱۳۹۳ھ

بدرالدین احمد
خادم فیض الرسول براؤں شریف ۹ر شعبان ۱۳۹۲ھ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

قواعد وضوابط

۱۔ اِدارہ کا نام :
" مدرسہ اہلسنّت رضویہ اشرفیہ معین العلوم"، موضع گورڈیہہ، پوسٹ : دھنگڑھوا۔ ضلع : بستی۔ (یوپی) ہوگا۔

۲۔ ادارہ کا دفتر، موضع گورڈیہہ، پوسٹ : دھنگڑھوا۔ ضلع بستی میں رہے گا۔

۳۔ اِدارہ ھٰذا کے مقاصد حسبِ ذیل ہوں گے۔

(الف) مسلکِ حضور پرنور سرکار اعلیٰحضرت اِمام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مطابق تعلیمی شعبہ کو قائم کرنا اور قائم رکھنا۔

(ب) تبلیغ کے ذریعہ مسلمانوں کو احکام شرعی پر چلانا۔

(ج) مسلک سرکار اعلیٰحضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ترویج واشاعت کرنا۔ نیز وہابیوں، دیوبندیوں، تبلیغیوں وغیرہم کی گمراہیوں سے مسلمانوں کو بچانا۔

غیر متبدّل اصول

۴۔ ادارہ ہٰذا کے اراکین، ممبران، سرپرست، علمائے مدرسین، اساتذہ درجات تحتانیہ، ملازمین۔ وہی لوگ ہوسکتے ہیں جو اعتقاداً سنّی صحیح العقیدہ، مسلکِ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ماننے والے ہوں۔ لہٰذا کوئی بدمذہب، بدعقیدہ مثلاً قادیانی، رافضی

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

نیچری، وہابی غیر مقلد، وہابی دیوبندی، تبلیغی الیاسی، مودودی ندوی صلح کلی وغیرہ اس ادارہ کا ممبر، رکن، سرپرست، مبلغ، مدرس ملازم نہیں ہو سکتا۔

۵۔ جو سنی معاذ اللہ تعالیٰ فاسق معلن مثلاً بے نماز، یا داڑھی منڈا، یا حد شرع سے داڑھی کم کرا دینے والا یا شرابی یا فحش گالی بکنے والا ہو تو وہ بھی ادارہ کا ممبر، رکن، سرپرست، مدرس، ملازم، مبلغ نہیں رہ سکتا۔

۶۔ جملہ اراکین، ممبران، مدرسین، مبلغین، ملازمین کو سرپرست ادارہ یا نگران اعلیٰ کے سامنے اس طرح عہد پیش کرنا ہوگا کہ:

"میں خدائے تعالیٰ کے مقدس نام کی قسم کھا کر عہد کرتا ہوں کہ میں ہمیشہ ادارہ ہٰذا کا وفادار رہوں گا اور مقاصدِ ادارہ کے خلاف کسی قسم کی جدوجہد میں کبھی شریک نہ ہوں گا۔ اور اقرار کرتا ہوں کہ میں سنی صحیح العقیدہ حسام الحرمین کے مطابق کسی بددین بدعقیدہ سے رشتہ داری، قائم نہیں کروں گا نہ ان کے پیچھے نماز پڑھوں گا نہ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھاؤں گا۔"

۷۔ ناگزیر حالات میں غیر مسلم کو ادارہ ہٰذا کا ملازم رکھا جا سکتا ہے۔ لیکن تدریس کا عہدہ اسے کسی حالت میں سپرد نہیں کیا جا سکتا۔ وفاداریٔ ادارہ کا عہد و اقرار اس سے لازمی طور پر لیا جائے گا۔

۸۔ ادارہ ہٰذا ہمیشہ ہمیشہ سنی مسلمانوں کی ملک رہے گا۔ اگر بالفرض گورڈیہہ یا اس کے مضافات کے سنی مسلمانوں کی غفلت یا کسی بھی صورت سے یہ ادارہ غیر سنیوں کے ہاتھ میں چلا جائے تو بیرونجات

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کے کسی بھی سنّی کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ کورٹ میں چارہ جوئی کرکے یا کسی بھی تدبیر کے ذریعہ ان کو بے دخل کرکے قبضہ کرے اور دستور کے مطابق چلانے کا سامان کرے۔

۹۔ سنی مسلمان سے مراد وہ لوگ ہیں جو سرکارِ اعلیٰحضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا مسلک مانتے ہیں۔

۱۰۔ ادارہ ہٰذا سے تعلق رکھنے والوں میں اگر کوئی بھی شخص معاذ اللہ تعالےٰ وہابیت، دیوبندیت یا کسی طرح کے بدمذہبی کی حمایت کرے گا تو اسی وقت سے وہ ادارہ ہٰذا کی ممبری سے برطرف متصور ہوگا۔

۱۱۔ ادارہ ہٰذا سے تعلق رکھنے والوں میں اگر کسی شخص کی سنیت کے متعلق اختلاف پیدا ہو جائے تو نگران اعلیٰ کا فیصلہ حرف آخر ہوگا۔

۱۲۔ ادارہ ہٰذا کے کاغذات اور رجسٹروں میں اسلامی عربی تاریخ و سنہ کا استعمال بنیادی طور پر لازم رہے۔ یعنی ماہانہ کارروائی عربی کی پہلی تاریخ سے شروع ہوگی اور ۲۹ یا ۳۰ کو ختم ہوگی۔

۱۳۔ مدرسین و ملازمین کی تنخواہوں کی ادائیگی میں اسلامی عربی مہینوں کا اعتبار لازم ہوگا۔

۱۴۔ حسبِ ضرورت ثانوی درجہ میں اسلامی تاریخ و سنہ لکھنے کے بعد اس کی مطابقت میں انگریزی تاریخ و سنہ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے

۱۵۔ ادارہ کی تحریری کارروائی کے لیے ہمیشہ اردو زبان استعمال کرنا ہوگا۔

۱۶۔ ادارہ ہٰذا میں مدرسین انھیں لڑکیوں کو پڑھا سکتے ہیں جو نابالغ ہوں بلوغ کے قریب تر ہوں۔ بالغہ اور مراہقہ لڑکیوں کا داخلہ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ممنوع ہوگا۔

۱۷۔ ادارہ ہٰذا میں لڑکیوں کو صرف پڑھنے کی تعلیم دی جائے گی۔ لکھنے کی تعلیم نہیں دی جائے گی۔

۱۸۔ ادارۂ ہٰذا گورنمنٹ کے محکمۂ تعلیم سے ملحق ہوکر امداد حاصل نہیں کرسکتا۔

۱۹۔ ادارہ ہٰذا کے سرپرست، نگران اعلیٰ اور ناظم تعلیمات کے لیے تجربہ کار سنی عالم ہونا لازمی ہوگا۔ اور ان سے حضرات کا انتخاب گورڈیہہ اور اس کے مضافات وغیرہ کے وہ سنی مسلمان کریں گے جو مذہبی سوجھ بوجھ رکھتے ہوں اور مسلکِ اعلیٰحضرت پر شدت کے ساتھ کاربند ہوں

۲۰۔ ادارہ ہٰذا کی مجلس شوریٰ جن حضرات پر مشتمل ہوگی ان کا انتخاب گورڈیہہ، چودھری ڈیہہ، پٹھان ڈیہہ، دھوبہا، اونچ ڈھوا اڑولیا اور ڈوبرا کے صرف متصلب سنی مسلمانوں کے ذریعہ ہوگا۔ لیکن اِنتخاب کی کارروائی اس وقت صحیح اور قابلِ اطمینان قرار پائیگی جب نگران اعلیٰ اس کی توثیق وتصدیق کردے۔

۲۱۔ ادارہ ہٰذا سے متعلق تمام امور میں چارہ جوئی صرف ضلع بستی کے کورٹ میں ہوگی۔

۲۲۔ ادارہ ھٰذا کی طرف سے ہونے والے تبلیغی جلسوں میں وہی علماء مدعو کیے جاسکتے ہیں جن کے متعلق سرپرست یا نگراں اعلیٰ کی تحریری اجازت حاصل کرلی گئی ہو۔

۲۳ ادارۂ ہٰذا کا کوئی رکن، عہدہ دار یا ممبر اگر ادارہ کے کسی عالم یا معلم کے ساتھ گستاخی سے پیش آئے گا یا سینئر کے کسی معاملہ میں

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

دھاندلی سے کام لے گا یا مشتبہ شخص کی نماز جنازہ یا نکاح کے لیے عالم پر کسی طرح کا دباؤ ڈالے گا وہ ادارہ ہٰذا کی ممبری سے برطرف قرار پائے گا۔

۲۴ ادارۂ ہٰذا میں وہی علما منصبِ تدریس و تبلیغ پر فائز ہو سکتے ہیں جن کے اسلام و سنیت و اتباع شریعت پر سرپرست یا نگران اعلیٰ مہرِ اطمینان ثبت کرے۔

۲۵ ادارۂ ہٰذا میں تعلیم و تدریس اور تبلیغ کا طرز و انداز "فتاویٰ حسام الحرمین، فتاویٰ الحرمین، فتاویٰ رضویہ، تمہید الایمان بآیات القرآن، الکوکبۃ الشہابیہ، وغیرہ تصنیفات اعلیٰحضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مطابق رہے گا۔

۲۶ ادارۂ ہٰذا میں دینی خدمات انجام دینے والے عالم اور مدرس کو اپنا چال چلن، سیرت و کردار شریعت اسلامیہ کے مطابق صاف ستھرا رکھنا ہوگا۔ اگر یہ حضرات سنیت یا شریعت کے معاملہ میں کسی طرح کی دھاندھلی سے کام لیں گے تو ان کے خلاف سخت کارروائی ہوگی۔

۲۷ ادارۂ ہٰذا کی نئی علما اور مدرسین کے خلاف جو بھی کارروائی انجام دے گی اس کی صحت کیلیے سرپرست یا نگران اعلیٰ سے تحریری استصواب حاصل کر لینا لازم ہوگا

۲۸ مذکورہ بالا غیر متبدل اصول میں ترمیم و تنسیخ کا حق کسی کمیٹی کو کسی وقت بھی حاصل نہ ہوگا۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

متبدل قوانین

۲۹ ادارہ ہٰذا کے مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ایک مجلس شوریٰ ہوگی جو کم از کم پندرہ افراد پر مشتمل ہوگی جس کے ممبروں کا انتخاب دفعہ ۱۹ کے تحت ہوگا۔

۳۰ مجلس شوریٰ کے ممبران کو اپنے میں سے حسبِ ذیل عہدہ داروں کا انتخاب کرنا ہوگا:۔

صدر، نائب صدر، ناظمِ اعلیٰ، نائب ناظمِ اعلیٰ، خازن، محاسب نائب محاسب۔ یہ عہدہ دار مجلسِ انتظامیہ کے اراکین و ممبران کہلائیں گے۔

۳۱ مجلس شوریٰ اور مجلس انتظامیہ کی تمام کارروائی رجسٹر میں درج ہوگی جس پر ممبران کو دستخط کرنا لازم ہوگا۔

فرائض و اختیارات عہدہ داران

فرائض و اختیارات سرپرست:

۳۲ سرپرست کی بالادستی پورے اراکین ادارہ پر ہوگی۔ ادارہ اس کی ہدایات پر کاربند رہے گا

۳۳ اراکین ادارہ کے درمیان اختلافات کے تصفیہ کے لیے سرپرست کا فیصلہ حرفِ آخر ہوگا۔

۳۴ سرپرست کے لیے لازم ہوگا کہ وہ مجلس شوریٰ اور مجلس انتظامیہ کے

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

اراکین کے فرائض منصبی کی نگرانی کرے اور سستی و غفلت کی صورت میں ان سے باز پرس کرے۔

۳۵ اگر اراکین ادارہ یا صدر مدرسہ کسی مدرس یا ملازم کے خلاف کوئی فیصلہ کردے تو مدرس یا ملازم سرپرست مدرسہ کی خدمت میں اپیل کرنے کا مستحق ہے پھر سرپرست کا فیصلہ حرف آخر ہوگا۔

۳۶ ادارۂ ھٰذا میں درسی تبلیغی خدمت انجام دینے والے عالم اور اراکینِ ادارہ کے درمیان جملہ منازعات و مناقشات قطع کرنے کا کام سرپرست کے ذمہ ہوگا۔

فرائض و اختیاراتِ نگران اعلیٰ

۳۷ نگران اعلیٰ: سرپرست کی عدم موجودگی میں اس کے جملہ اختیارات استعمال کرے گا۔

اختیارات و فرائض ناظمِ تعلیمات

۳۸ ادارہ ہٰذا کا ناظمِ تعلیمات اساتذہ کے درس و تعلیم کا نگراں ہوگا۔

۳۹ ناظمِ تعلیمات کی اجازت کے بغیر ادارہ کے تعلیمی نصاب میں (خواہ وہ درجہ فوقانیہ سے تعلق رکھے یا درجہ تحتانیہ سے) کوئی کتاب شامل نہیں کی جاسکتی

۴۰ درس و تدریس کے سلسلہ میں جملہ اختلافات ختم کرنا ناظمِ تعلیمات کے ذمہ ہوگا اور اس کا فیصلہ حرف آخر ہوگا۔

۴۱ نصابِ تعلیم کا سالانہ نقشہ اس کی اجازت کے بغیر نافذ متصور نہ ہوگا

اختیارات و فرائض صدر

۴۲ جملہ مدرسین و ملازمین کی تقرری، برخاستگی، معطلگی کا اختیار صدر کو ہوگا۔ لیکن اس اختیار کے استعمال میں وہ مجلس شوریٰ کے اکثر

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ممبران کی اتفاق رائے کا محتاج ہوگا۔

۴۳ ادارہ کو کسی خلاف مقدمہ دائر کرنا ہو یا دوسرے کو ادارہ کے خلاف مقدمہ چلانا ہو تو وہ بنام صدر ہوگا۔

۴۴ مجلس شوریٰ یا مجلس انتظامیہ کے جلسوں کی صدارت کے فرائض ادارہ ھٰذا کا صدر انجام دے گا۔

اختیارات وفرائض نائب صدر

۴۵ صدر کی عدم موجودگی میں یا اس کی تحریری اجازت سے نائب صدر اس کے حقوق کو استعمال کرے گا۔

اختیارات وفرائض ناظم اعلیٰ

۴۶ ناظم اعلیٰ، ادارہ کا کارپرداز ہوگا۔ وہ ادارہ ہٰذا کی روزمرہ کارروائیاں کرنے اور کرانے کا ذمہ دار ہوگا۔

۴۷ ادارہ ہٰذا کے آمد وخرچ کے متعلق جملہ حساب وکتاب کا ذمہ دار ناظم اعلیٰ ہوگا۔ وہ ادارہ کی جملہ آمدنیوں کو اپنے دستخط سے وصول کریگا۔

۴۸ ناظم اعلیٰ ادارہ کی متفرق ضرورتوں کے لیے پچاس روپے اپنے پاس رکھ سکتا ہے اور باقی آمدنی خازن کے پاس اسے جمع کردینی پڑے گی۔

۴۹ مدرسین اور ملازمین کے مشاہرے ناظم اعلیٰ کے توسط سے تقسیم ہونگے

۵۰ رجسٹر قبض الوصول، رجسٹر آمد وخرچ اور دیگر رجسٹر اور ادارہ کے سارے کاغذات کو محفوظ رکھنے کی ذمہ داری ناظم اعلیٰ پر رہے گی۔

۵۱ ناظم اعلیٰ، خازن سے رقم اسی وقت طلب کرسکتا ہے جب کہ صدر ادارہ سے تحریری اجازت حاصل کرلے۔

۵۲ ادارہ کی سالانہ روداد مرتب کرکے شائع کرانا ناظم کے ذمہ ہوگا۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

نائب ناظم کے فرائض و اختیارات

۵۳ ناظم کی غیر مودگی میں نائب ناظم کو جملہ اختیارات حاصل ہوں گے۔

۵۴ ناظم اعلیٰ اپنے اختیارات میں سے جو کام چاہے اپنے نائب کو سپرد کر سکتا ہے۔

خازن کے فرائض

۵۵ خازن کا فرض ہوگا کہ جو رقم ناظم اعلیٰ سے وصول پائے اس کو اپنے رجسٹر میں جمع کرے اور ناظم کے رجسٹر پر اپنا دستخط ثبت کرے۔ اور جب ناظم کو رقم وصول کراتے تو اپنے رجسٹر پر اس کا دستخط حاصل کرے۔

۵۶ خازن صدر کی تحریری اجازت کے بغیر ناظم اعلیٰ کو کوئی رقم سپرد نہیں کر سکتا۔

۵۷ خازن کا شرعی اور اخلاقی فرض ہوگا کہ وہ ادارہ کی رقم کو اپنے سرمایہ سے الگ رکھے اس کو اپنی تجارت یا ضروریات میں ہرگز نہ لگائے بلکہ اسٹیٹ بنک یا ڈاکخانہ میں ادارہ کا کھاتہ کھول کر داخل کر دے۔

محاسب کے اختیارات و فرائض

۵۸ ادارہ ہذا کے محاسب کو لازم ہوگا کہ وہ چھ ماہ پر خود یا اپنے نائب کو حکم دے کر ادارہ کی آمد و خرچ کی جانچ کرے۔

۵۹ محاسب یا نائب محاسب جس خرچ کے عدم جواز پر نشان لگا دے گا۔ اس کے متعلق ناظم اعلیٰ مجلس انتظامیہ کے سامنے جوابدہ ہوگا

۶۰ حساب و کتاب کی درستگی کے سلسلہ میں محاسب کی ہدایت پر ناظم اعلیٰ کو کاربند رہنا پڑے گا۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

فرائض واختیارات ممبران

۶۱ ممبران کا فرض ہوگا کہ وہ ادارہ ھٰذا کی تعمیر و ترقی میں لگاتار کوشش کریں اور اس کے شعبۂ مالیات کو مستحکم بنانے کے راہ پیدا کرتے رہیں۔

۶۲ ممبران کا فرض ہوگا کہ وہ مجلس شوریٰ اور مجلس انتظامیہ کے جلسوں میں شرکت کی سخت پابندی کریں اور پیش کردہ تجاویز پر اپنی رائے کا اظہار کریں۔

۶۳ ہر ممبر کو اختیار ہوگا کہ وہ جب چاہے ادارہ ہٰذا کے حساب و کتاب کی جانچ کرے۔

۶۴ جو ممبر بلا عذر مجلس شوریٰ یا انتظامیہ کے اجلاس میں مسلسل تین بار غیر حاضر رہے گا اس کا نام فہرستِ ممبران سے خارج کر دیا جائے گا۔

۶۵ کسی بھی ممبر کے انتقال یا استعفا یا علیحدگی کی صورت میں اس کی خانہ پری دفعہ ۱۹ کے مطابق ہوگی۔

۶۶ ان متبدل قواعد و ضوابط میں حسبِ ضرورت ترمیم و تنسیخ یا کسی جدید ضابطے کی تاسیس اکثر ممبران مجلس شوریٰ کی اتفاق رائے سے نگراں اعلیٰ اور ناظم تعلیمات کی موجودگی میں ہوگی۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَبْنِہٖ
سَیِّدِنَا الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیِّ الْبَغْدَادِیِّ اَجْمَعِیْنَ
وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

میمورنڈم آف ایسوسی ایشن
ادارہ اہلِ سُنّت بحرالعلوم قصبہ خلیل آباد[1] ضلع بستی یوپی

مقاصد

(الف) ادارہ ھٰذا کے تحت فی الحال جو دو شعبے درس نظامیہ اور مکتب چل رہے ہیں ان کی بقاو ترقی کے لیے لگاتار کوشش کرنا۔

(ب) مسلکِ اعلیٰحضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اشاعت و ترویج کرنا اور مسلمانوں کو احکام شرعی پر چلانے کی کوشش کرنا۔ نیز وہابی، دیوبندی، غیر مقلدوں، رافضیوں، مودودیوں، تبلیغیوں صلح کلیوں اور دیگر بدمذہبوں کی گمراہیوں سے مسلمانوں کو بچاتے رہنا۔

(ج) جامع مسجد خلیل آباد اور عیدگاہ خلیل آباد کا انتظام و انصرام کرنا اور جمعہ، عید الفطر اور عید الضحیٰ کی نمازیں پڑھانے کے لیے امام کا بندوبست کرنا۔

(د) قصبہ خلیل آباد کے مضافات میں ایسے مکاتب قائم کرنا جن کے ذریعہ مردوں، عورتوں اور بچوں کو سنّی عقائد کے مطابق دینی مذہبی تعلیم دی جائے۔

---

[1] ۱۴۱۷ھ مطابق ۱۹۹۶ء میں مسلمانوں کی بدعقیدگی اور بداعمالی کے نتیجے میں اسلام دشمن عناصر نے قصبہ خلیل آباد کا نام بدل کر سنت کبیر نگر کر دیا۔ فقط۔ عبدالصمد قادری۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

قواعد ادارہ

۱ ادارہ : اہلِ سنّت بحر العلوم قصبہ خلیل آباد، ضلع بستی ۔ یوپی۔

۲ ادارہ ھٰذا کا دفتر قصبہ خلیل آباد، ضلع بستی میں رہے گا۔

غیر متبدل اصول

۱ قصبہ خلیل آباد کی جامع مسجد اور عیدگاہ جن کا ذکر مقاصد کے تحت آچکا ہے ان میں نماز پڑھانے کیلیے امام کا تقرر ہمیشہ ادارہ ھٰذا کی طرف سے ہوگا۔

۲ مذکورہ بالا مسجد اور عیدگاہ کے لیے وہی شخص امام ہوسکتا ہے جو مسلکِ سرکارِ اعلیٰحضرت کا پابند ہونے کے ساتھ ساتھ مسائل دینیہ سے واقفیت رکھتا ہو اور فاسق معلن نہ ہو۔

۳ جامع مسجد ہٰذا اور عیدگاہ مذکور میں ہر اس شخص کا داخلہ ممنوع[1] رہیگا جو حضور پُر نور سرورِ کونین پیارے مصطفےٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برا بھلا، بڑا بھائی کہتا ہو یا قیامِ تعظیمی کو شرک و بدعت بتاتا ہو۔ یا سرکار کی شان اقدس میں کسی طرح بے ادبی کرتا ہو۔

۴ جامع مسجد ہٰذا اور عیدگاہ مذکور میں ادارہ کے نامزد امام کے سوا کوئی دوسرا شخص نماز نہیں پڑھا سکتا۔ ہاں نامزد امام سنی قابلِ امامت کو اجازت دے دے تو وہ نماز پڑھا سکتا ہے

---

[1] تبلیغی، اسلامی جماعت، ندوی، پھلواری[ع] جماعت اور صلح کلیوں کو مسجد ہٰذا میں اجتماع کیلیے بھی داخلہ کی قطعی اجازت نہیں۔ [ع] حضرت مولانا مفتی کوثر حسن صاحب رضوی اور حضرت مولانا مفتی نیاز احمد صاحب برکاتی وغیرہ نے تحریری طور پر ۲ر اور ۵ صفر ۱۴۱۶ھ کو امان اللہ پھلواروی کے کافر و مرتد خارج از اسلام ہونے کا فتویٰ دیا اور بعد حضرات علمائے امجدیہ ناگپور نے ۲ ربیع النور ۱۴۱۷ھ کو امان اللہ پھلواری کو کافر و مرتد ثابت کیا بعدہ تقریباً ۱۵ علماء اہلسنت نے اپنے تصدیقات ثبت کیے (سنی آواز ماہ ستمبر و اکتوبر ۹۶ء) فقط عبد الصمد القادری

۳۴۴
۷۸۶/۹۲

دارالعلوم اہلسنت فیض الرسول براؤں شریف مطابق تنظیم

قواعد و ضوابط برائے طلبہ

جو متعلم دارالعلوم ہذا میں داخلہ کا امیدوار ہو اس پر لازم ہے کہ پہلے وہ مندرجہ ذیل دفعات کو بغور پڑھ کر مضمون کو اچھی طرح سمجھ لے پھر اس کی طبیعت ان دفعات کی پابندی پر آمادہ ہو تو اسے درخواست داخلہ پیش کرنے کا حق ہے۔

۱۔ ادارہ ہذا میں وہی امیدوار داخل ہونے کا حق رکھتا ہے جو اعتقاداً سنی ہو اور عملاً فاسق معلن نہ ہو۔

۲۔ جو بدمذہب امیدوار دھوکا دے کر اور ظاہری سنی بن کر دارالعلوم ہذا میں داخل ہو جائے گا تو پتہ لگ جانے پر تادیبی کاروائی کے بعد اس کا اخراج کر دیا جائے گا۔

۳۔ غیر سنی امیدوار اپنی بداعتقادی سے توبہ کرنے کے بعد ادارہ ہذا میں تعلیم حاصل کر سکتا ہے۔

۴۔ دارالعلوم ہذا کے طلباء کو نماز باجماعت کی پابندی اور قرآن مجید کی تلاوت کا التزام رکھنا ہوگا، اور نماز پڑھنے نیز وضو بناتے وقت مسنون طریقہ بھی برتنا ہوگا۔

۵۔ طلبہ کو قمیص کے بجائے کرتا اور رامپوری کیپ یا دوسرے کیپ کے بجائے دوپلیا ٹوپی کا التزام کرنا ہوگا۔

۶۔ داڑھی والے طلبہ کو حد شرع کے مطابق داڑھی بڑھا کر رکھنی ہوگی۔

۷۔ تا وقت فراغت طلبہ کو سر کا بال چھوٹا کرانا ہوگا، ہاں فراغت کے بعد خالص عربی طرز کے مطابق سر پر زلفیں رکھا سکتے ہیں۔

۸۔ تفسیر و حدیث شریف کا درس لینے کے لئے طلبہ کو عمامہ باندھ کر درسگاہ میں حاضر ہونا پڑے گا۔

۹۔ اپنی تمام وضع قطع اور لباس نیز نشست و برخاست میں طلبہ کو علمائے ثقات اور صلحاء کی روش اپنانی ہوگی

۱۰۔ دارالعلوم ہذا کے طلباء کے لئے بیڑی، حقہ، تمباکو، سگریٹ اور پان کا استعمال ممنوع ہے اور یہ پابندی صرف تا وقت فراغت ہے۔

۱۱۔ تا وقت فراغت طالب علم اپنے آپ کو شعر و شاعری میں مشغول نہیں کر سکتا۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

۱۲۔ طالب علم اسی ماہنامہ وغیرہ کا خریدار ہو سکتا ہے جس کے بارے میں اساتذہ سے اجازت حاصل کرلے۔

۱۳۔ جس امر مباح سے اساتذہ روکیں گے وہ طالب علم کے لئے ممنوع رہے گا اور جس امر مباح کے کرنے کا حکم دیں گے اس کو انجام دینا لازم ہو جائے گا۔

۱۴۔ وصولی چندہ یا تبلیغ و اشاعت کے سلسلے میں ادارہ جس طالب علم کو جہاں چاہے گا بھیج سکتا ہے۔ طالب علم کو تعمیل حکم کے سوا کوئی چارہ نہ ہوگا۔

۱۵۔ امتحان داخلہ کے بعد ممتحن جس جماعت میں شریک ہونے کا فیصلہ کرے گا امیدوار کو اسی جماعت میں شریک ہو کر تعلیم حاصل کرنی ہوگی امیدوار کسی جماعت میں رہنے کا بطور خود فیصلہ نہیں کر سکتا۔

۱۶۔ تکمیل نصاب کے بعد ہی دستار بندی ہوگی۔ اس سے پہلے دستار بندی کے لئے طالب علم اساتذہ یا انتظامیہ کو مجبور نہیں کر سکتا۔

۱۷۔ اسٹرائک کرنے والے طلبہ کو سخت سے سخت سزا دی جائے گی اور ان کا اخراج بھی کر دیا جائے گا۔

۱۸۔ جو طالب علم فراغت سے پہلے بلا حصول اجازت تعلیم بند کر دے گا یا کسی دوسرے ادارہ میں چلا جائے گا اس کو اپنے زمانۂ قیام کے مصارف بحساب ایک سو پچاس روپے ماہوار ادا کرنے ہوں گے، عدم ادائیگی کی صورت میں اسے کورٹ تک پہنچایا جا سکتا ہے۔

۱۹۔ جس طالب علم کو اس کی دھاندلی ثابت کر کے نکالا جائے گا اس کو دفعہ ۱۸ کے تحت اپنے مصارف کی رقم ادا کرنی ہوگی۔

۲۰۔ ہر طالب علم کو اپنے چال چلن رفتار و گفتار کے سلسلے میں ادارہ کو ہمیشہ مطمئن رکھنا ہوگا۔

۲۱۔ کسی طالب علم کو خارج کرنے کے سلسلہ میں ادارہ کسی قانون کا محتاج نہ ہوگا۔

۲۲۔ خارج شدہ طالب علم اگر کوئی طوفان کھڑا کرے گا تو نقص امن کے تحت اسے پولس کے حوالہ کر دیا جائے گا۔

۲۳۔ جو طالب علم یہاں سے فارغ ہونے کے بعد فیض الرسول کے مذہبی یا علمی مزاج کے خلاف اپنا مزاج بنائے گا۔ یا شرعی احکام کے خلاف عمل کرے گا یا سنیت کو نقصان پہنچانے والا کوئی فعل اختیار کرے گا تو ادارہ ہذا سے اس کا رشتہ ختم ہو جائے گا اور ادارہ کو حق حاصل ہوگا کہ اس کے خلاف عدم اعتماد کا اعلان کر دے۔

۲۴۔ امیدوار جب فارم داخلہ کی خانہ پری کر کے اس پر صدر المدرسین کا دستخط کرائے گا اس وقت سے وہ ادارہ ہذا کا طالب علم متصور ہوگا۔ انتباہ: دفعات مذکورہ بالا کی پابندی پرانے اور نئے ہر طالب علم کے لئے لازمی ہوگی۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

۷۸۶/۹۲

درخواستِ داخلہ

بخدمت جناب صدر المدرسین صاحب دار العلوم اہلسنت فیض الرسول براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر یوپی

گذارش ہے کہ میں دار العلوم ہذا میں علم دین حاصل کرنا چاہتا ہوں میں نے ادارۂ ہذا کے قواعد وضوابط برائے طلبہ کا بغور مطالعہ کر لیا ہے، مجھے قواعد مذکورہ کی تمام پابندیاں بخوشی منظور ہیں۔ مزید طور پر میں عہد کرتا ہوں کہ:

۱۔ تکمیل تعلیم سے پہلے بلا حصول اجازت ادارۂ ہذا کو نہ چھوڑوں گا۔

۲۔ میں اپنے اوقات کو درس ومطالعہ، تکرار ومذاکرہ علمی میں صرف کروں گا۔

۳۔ میں اپنے لباس وضع وقطع نیز دیگر امور میں سلف صالحین کے طرز زندگی کی نقل کروں گا۔

۴۔ میں وہابیوں، دیوبندیوں، رافضیوں، نیچریوں اور دیگر بد مذہبوں کو اپنے پیارے مذہب اہلسنت کا دشمن مانتے ہوئے ان سے بحکم شریعت اسلامیہ بالکل الگ تھلگ رہوں گا، ان سے دینی رشتہ قائم نہ رکھوں گا۔

۵۔ میں ممنوعات شرعیہ سے پرہیز اور احکام شرعیہ کی پابندی کروں گا۔

۶۔ میں حسام الحرمین، تمہید ایمان وغیرہ تصنیفات سرکار اعلیٰحضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہٗ کے طرز اور رنگ پر بددینوں بالخصوص وہابیوں، دیوبندیوں کے عقائد باطلہ کا رد کرتا رہوں گا۔

۷۔ میں جھوٹ بولنے چوری کرنے فریب دینے، خیانت کرنے، مغلظات بکنے سے دور رہوں گا۔

۸۔ میں ہر اس کام سے پرہیز کروں گا جو مذہب کے لئے باعث ہتک اور شان علماء کے لئے نامناسب ہے۔

۹۔ میں قواعد مطبوعہ کے دفعات کی پوری پوری پابندی کروں گا۔

۱۰۔ میں اگر خدانخواستہ معاہدہ مذکورہ بالا کے خلاف قدم اٹھاؤں تو ادارہ فیض الرسول کو پورا حق ہوگا کہ وہ مجھے سزا دے، ادارے سے مجھ کو خارج کردے، زمانۂ قیام کا مجھ سے خرچ وصول کرے اور اگر فراغت کے بعد میں خدانخواستہ عہد شکنی کروں تو ادارۂ ہذا میرے خلاف نااہلی اور عدم اعتماد کا اعلان شائع کر سکتا ہے اور مجھ سے سند فراغ واپس لے سکتا ہے، ادارہ کے مطالبہ کے بعد سند واپس کرنے میں

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

مجھے کوئی عذر نہ ہوگا۔

میں ان تمام باتوں کے اقرار کے ساتھ نقشہ ذیل کی خانہ پری کرکے درخواست پیش کرتا ہوں اور جناب والا سے اجازت داخلہ کی امید رکھتا ہوں۔

دستخط امیدوار .. .. ولد .. ..

ساکن .. .. پوسٹ .. .. ضلع .. ..

تاریخ .. .. سنہ ۱۴ھ مطابق .. .. سنہ ۱۹ء

۱۔ نام امیدوار _____

۲۔ ولدیت _____

۳۔ مکمل پتہ _____

۴۔ تاریخ پیدائش _____

۵۔ اس سے قبل کس درسگاہ میں تعلیم حاصل کی _____

۶۔ ان کتابوں کے نام جو زیر درس رہ چکی ہیں _____

_____

۷۔ امیدوار کے سرپرست کا دستخط _____

_____

۸۔ سرپرست کا مکمل پتہ _____

_____

دستخط درخواست منظور کنندہ

.. ..

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

سَنَدُ حفظ القرآن الحکیم

من دار العلوم القادریۃ فی دائرۃ الشاہ احمد علیہ الرحمۃ

غازی فور (یوفی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی نور بانوار القرآن قلوب المؤمنین وشرح لحفظ کلامہ التبیان صدور المسلمین ہ واجمل الصلوٰۃ واکمل السلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلیہم وعلی الہ و اصحابہ وازواجہ امہات المؤمنین وعلی ابنہ الکریم السید الغوث الاعظم عبد القادر الجیلانی محی الملۃ والدین وشہید محبتہ الامام احمد رضا البریلوی شیخ الاسلام والمسلمین وسائر اہل سنتہ وجماعتہ اجمعین ہ

اما بعد فان الولد السعید ..... ابن ..... المتوطن فی ..... قد التحق بدار العلوم القادریۃ الواقعۃ ببلدۃ غازی فور واشتغل بحفظ القرآن الکریم حتی اتمہ فلما وجدہ اساطین ہذہ الادارۃ حریا لان یعزز بالسند وان یوقر بالعمامۃ کرموہ بالعمامۃ واعلاء السند فی ..... سنۃ .....
من الہجریۃ القدسیۃ النبویۃ الموافق ..... سنۃ .....
من المیلادیۃ فعلیہ ان یعض بالنواجذ علی مذہب اہل السنۃ والجماعۃ وان یجتنب عن اہل الارتداد من الوہابیۃ والدیابنۃ والروافض وغیرہا من ارباب العقائد الباطلۃ وان یتمسک بالشریعۃ الطاہرۃ وصلی اللہ تعالیٰ وسلم علی افضل خلقہ سیدنا محمد خاتم النبیین

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وازواجہٖ امہات المؤمنین وعلیٰ سیدنا الامام الاعظم وماوانا الغوث الاعظم وملجانا المجدد الاعظم الشیخ احمد رضا امام الفقہاء والمحدثین واٰخر دعوینا ان الحمد للہ رب العلمین ۰

عہد و اقرار از حافظ فارغ التحصیل

میں اللہ تعالیٰ کو شہید و بصیر اعتقاد کرتے ہوئے اور سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر مانتے ہوئے اعلان کرتا ہوں کہ مکہ شریف اور مدینہ منورہ کے علمائے اسلام نے حسام الحرمین میں قادیانیوں وہابیوں دیوبندیوں کی تکفیر کا جو فتویٰ دیا ہے وہ حق ہے میں اللہ تعالیٰ کے فضل و توفیق پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ اقرار کرتا ہوں کہ رافضی، وہابی، دیوبندی، تبلیغی اور مودودی وغیرہ بدعقیدہ لوگوں کے ساتھ میل جول رکھنے سے بحکم شرع پرہیز رکھوں گا اور اقامت نماز نیز قرآن مجید کی یومیہ تلاوت اور روزانہ کم از کم سو بار درود شریف پڑھنے کا اپنے کو پابند رکھوں گا۔ انگریزی نما بال ترشوانے، ہپی طور پر بال بڑھانے، فاسقوں جیسا لباس پہننے اور چین دار گھڑی استعمال کرنے سے دور رہوں گا اور نہ کبھی داڑھی منڈاؤں گا۔ نہ حد شرع سے کم کراؤں گا۔

واللہ تعالیٰ الھادی والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولنا واٰلہٖ وصحبہٖ اجمعین ۰

دستخط ..... ولد ..... ساکن .....

.....

مورخہ ..... سنہ ہجری مطابق ..... سنہ عیسوی

توقیع شیخ الاساتذہ .....

توقیعات العلماء مع العنوان .....

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وازواجہٖ امہات المؤمنین وعلیٰ سیدنا الامام الاعظم وماوانا الغوث الاعظم وملجانا المجدد الاعظم الشیخ احمد رضا امام الفقہاء والمحدثین واٰخر دعوینا ان الحمد للہ رب العلمین ۰

عہد و اقرار از حافظ فارغ التحصیل

میں اللہ تعالیٰ کو شہید و بصیر اعتقاد کرتے ہوئے اور سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر مانتے ہوئے اعلان کرتا ہوں کہ مکہ شریف اور مدینہ منورہ کے علمائے اسلام نے حسام الحرمین میں قادیانیوں وہابیوں دیوبندیوں کی تکفیر کا جو فتویٰ دیا ہے وہ حق ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و توفیق پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ اقرار کرتا ہوں کہ رافضی، وہابی، دیوبندی، تبلیغی اور مودودی وغیرہ بدعقیدہ لوگوں کے ساتھ میل جول رکھنے سے بحکم شرع پرہیز رکھوں گا اور اقامت نماز نیز قرآن مجید کی یومیہ تلاوت اور روزانہ کم از کم سو بار درود شریف پڑھنے کا اپنے کو پابند رکھوں گا۔ انگریزی نما بال ترشوانے، ہپی طور پر بال بڑھانے، فاسقوں جیسا لباس پہننے اور چین دار گھڑی استعمال کرنے سے دور رہوں گا اور نہ کبھی داڑھی منڈاؤں گا۔ نہ حد شرع سے کم کراؤں گا۔

واللہ تعالیٰ الہادی والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولنا واٰلہٖ وصحبہٖ اجمعین ۰

دستخط ..... ولد ..... ساکن .....

.....

مورخہ ..... سنہ ہجری مطابق ..... سنہ عیسوی۔

توقیع شیخ الاساتذہ .....

توقیعات العلماء مع العنوان۔ .....

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

مختصر نصاب تعلیم برائے مذہبی اِدارۂ اہلسنت

ادارۂ ہٰذا کے شعبۂ مکتب میں حسبِ ذیل کتابیں پڑھانا لازم ہوگا۔

(۱) تعمیر ادب از قاعدہ تا حصّہ پنجم۔ (۲) نورانی تعلیم از حصہ اول تا حصہ پنجم

(۳) تعمیر قواعد حصہ اول و حصہ دوم۔

ادارۂ ھٰذا کے شعبہ فارسی میں بہار شریعت حصّہ اول، دوم، سوم چہارم، پنجم اور شانزدہم کی تدریس لازم رہے گی اس کے علاوہ مندرجہ ذیل کتابوں میں طلبہ کی استعداد کی خاطر جو کتاب مدرس مناسب سمجھے ان کو پڑھائے۔

قانون شریعت حصہ اول، دوم، المصباح الجدید، نورانی گلدستہ، تمہید ایمان [1]

ادارہ ہٰذا کے شعبۂ مکتب میں جس لڑکے یا لڑکی کا داخلہ درجۂ چہارم یا پنجم میں ہوگا نماز کی پابندی لازمی ہوگی۔

ادارۂ ہٰذا کے شعبۂ عربی و فارسی اور شعبہ حافظہ میں داخل ہونے والے طلبا اپنے سر پر انگریزی بال نہیں رکھ سکتے۔ نیز عربی و فارسی و شعبہ حافظہ میں پڑھنے والے طلباء کو ادارۂ ہٰذا کی طرف سے مرتبہ، شدہ قواعد و ضوابط کا قطعی پابند رہنا ہوگا۔

---

[1] اس کے علاوہ سوانح اعلیٰحضرت، مضامین بدر ملت، نورانی مقالہ، اسلامی زندگی، جاء الحق، ملفوظات اعلیٰحضرت، احکام شریعت، بدمذہبوں سے رشتے، نور ہدایت شمع ہدایت، کنز الایمان ترجمہ اعلیٰحضرت وغیرہ زیر مطالعہ رکھیں۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

مولوی ڈاکٹر جمال احمد صاحب قادری ہدائی مرحوم سے
قدیم سنّی مسجد کا اِقرار نامہ

اِقرار نامہ: سابق امام مسجد قدیم سنّی یعنی جماعت اہلسنت قادری ہدائی صدر بازار رفیع گنج ضلع اورنگ آباد بہار، جس کے حدود اربعہ یہ ہیں:
پورب میں سڑک۔ اُتر میں گلی، دکھن مکان اور پچھم مکان اسلام نگریز اس مذکورہ بالا مسجد میں مقرر ۱۳۵۸ھ ۱۹۳۸ء سے امامت وخطابت اور اس کے نظم ونسق کا کام فی سبیل اللہ انجام دیتا رہا۔۔۔۔۔ لیکن اب اپنی کبر سنی اور نقاہت کے سبب اِمامت ونظامت کے کام انجام دینے سے قاصر ہے اس لیے آج بتاریخ ۱۹ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ مطابق ۵ اپریل ۱۹۹۱ء بروز جمعہ بخوشی تمام بحالت صحتِ ذات وثباتِ عقل اور بدرستگی ہوش وحواس مسجد مذکورہ کے جملہ نظم ونسق اور تقرریِ امامت خطابت کے اِختیارات مدرسۂ اہلسنّت قادریہ رضویہ موضع چیرکاواں روڈ رفیع گنج اورنگ آباد، بہار کو بشرائط ذیل سپرد کرتا ہے۔

(۱) مذکورہ بالا مسجد کے امام ومؤذن وملازم اور منتظمین وہی حضرات ہو سکتے جو باب عقائد میں سرکار اعلیحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مسلک کے پابند ہوں جس کی توضیح یہ ہے کہ کوئی بدعقیدہ بدمذہب مثلاً رافضی، نیچری، قادیانی، دیوبندی، وہابی، تبلیغی وہابی، مودودی وہابی، اور صلح کلی وغیرہم اس مسجد کا امام، مؤذن، ملازم اور منتظم نہیں ہو سکتا اعلیحضرت رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مسلک سے منحرف ہونے کی صورت میں مؤذن، امام، ملازم اور منتظم وغیرہ از خود معزول وبرطرف قرار پائیں گے۔

Scanned by CamScanner
https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks

بیٹھ کر تکبیر سننے کا شرعی دستور باقی رکھا جائے گا۔ یعنی اِس مسجد میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ تک بیٹھکر تکبیر سنی جائے گی اور پنجگانہ اذان نیز خطبۂ جمعہ کی اذان ہمیشہ خارج مسجد ہوتی رہے گی۔ بعد نماز فجر اور بعد نمازِ جمعہ بارگاہ رسالت علیہ التحیۃ والثناء میں کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا دستور بھی باقی رکھا جائے گا۔

دستخط مقر

میں نے مندرجہ بالا اقرار نامہ کو بغور پڑھا اور سمجھا اور بخوشی قبول کیا اور مزید ۱۹ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ بروز جمعہ مبارکہ نماز جمعہ سے قبل مسجد ہٰذا کے نمازیوں میں اعلان کر کے انھیں گواہ بنا لیا فقط جمال احمد قادری عفی عنہ

سکونت: صدر بازار، رفیع گنج ضلع اورنگ آباد بہار

۱۹ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ

دعا ہے کہ اللہ پاک سنی مسلمانوں کو ان اصول و ضوابط پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور پیارے مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کی سچی اور کھری غلامی میں زندگی گزار کر ایمان و سنت پر خاتمہ نصیب فرمائے۔ آمین آمین ثم آمین۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ عَلٰی اَفْضَلِ خَلْقِہٖ وَاَوَّلِ خَلْقِہٖ وَاَکْرَمِ خَلْقِہٖ وَاَعْلَمِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَبْنِہِ الْکَرِیْمِ سَیِّدِنَا الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیِّ الْبَغْدَادِیِّ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

اس کتاب کے اختتام پر مزید سنی مسلمانوں کی دینی ایمانی بصیرت کے لئے سرکار اعلیٰ حضرت کے چند فتاوے نیز مناظرِ اہلسنت حضرت علامہ کاظمی (علیہما الرحمۃ والرضوان) اور مولوی عبدالعزیز وہابی کے درمیان گفتگو اور مباہلہ پیش کیا جارہا ہے۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک جاہل نے کوئی گناہ کیا جس کو وہ قطعی نہیں جانتا تھا کہ حلال ہے یا حرام اور اسی گناہ یا دوسرے گناہ کو عالم نے کیا۔ تو ان دونوں کے لئے از جانب شریعت حکم مختلف ہے یا نہیں؟ اگر مختلف ہے تو کیوں اور اگر مختلف نہیں ہے تو کیوں۔

الجواب:۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ عالم کا گناہ ایک گناہ ہے اور جاہل کا گناہ دوہرا گناہ ہے۔ عرض کی یارسول اللہ یہ کس لئے فرمایا عالم پر گناہ کرنے کا عذاب ہے اور جاہل پر ایک عذاب گناہ کرنے کا اور ایک عذاب نہ سیکھنے کا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۲ صـ۱۴۱)

عوام مسلمین کو بے موقع بے محل سوال کرنے پر اعلیٰحضرت کا جواب

الجواب:۔ عوام مسلمین کو نماز روزے، وضو، غسل، قرأت کی تصحیح فرض ہے جس سے روزِ قیامت ان پر مطالبہ ومواخذہ ہوگا۔ اپنے مرتبہ سے اونچی باتوں میں کچہریاں جمانا اور کھچڑیاں پکانا اور رائیں لگانا گمراہی کا پھاٹک ہے۔ والعیاذ باللہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۲ صـ۱۲۸)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ زید نے ملازمت کی اور ملازمت کرنے کے بعد جو کچھ قاعدے تھے معلوم ہوئے، کہ ان قانون پر نوکری کرنا ہوگا، اوقات کی پابندی بھی معلوم ہوگئی، اگر زید ان قاعدوں کے خلاف کرے پورے وقت کام نہ کرے، اور قاعدوں کے مطابق نہ کرے، بلکہ کچھ وقت اپنے ذاتی کام میں صرف کردے، تو اس کو نوکری کا پیسہ کھانا جائز ہے یا ناجائز؟ بینوا توجروا

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

الجواب:۔ جو جائز پابندیاں مشروط تھیں انکے خلاف حرام ہے اور بکے ہوئے وقت میں اپنا کام کرنا بھی حرام ہے اور ناقص کام کرکے پوری تنخواہ لینا بھی حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم ص۱۷۷)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ زید کا خسر دیوبندی ہے وہ اپنی قیمت سے گوشت خرید کر بھیجتا ہے، لانے والا بھی دیوبندی ہے تو یہ گوشت حلال ہے یا نہیں، نیز دیوبندی کی قربانی کا گوشت کیسا ہے؟ بینوا توجروا

الجواب:۔ دیوبندی کا ذبیحہ مردار ہے اور دیوبندی کا بھیجا ہوا گوشت اگرچہ مسلمان کا لایا ہوا ہو مردار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم ص۳۳۲)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وہابی رافضی کا ذبیحہ گائے، یا بکری، یا مرغی، کا جائز ہے یا نہیں، اور رافضی کے یہاں کا گوشت پکا ہوا بطورِ دعوت کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ وہابیہ اور رافضی کا ذبیحہ مردار ہے اور ان کے یہاں کا گوشت کھانا حرام ہے۔ فتاویٰ ظہیریہ و فتاویٰ عالمگیریہ وغیرہما میں ہے اَحْکَامُھُمْ اَحْکَامُ الْمُرْتَدِّیْنَ۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم ص۳۳۲)

مولوی عبدالعزیز وہابی کے ساتھ علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ کی گفتگو اور مباہلہ:۔

گوجرانوالہ (پاکستان) کے مشہور غیر مقلد ملا عبدالعزیز نے ایک روز صبح صبح آپ کو حاجی محمد ابراہیم کی کمپنی میں بلوایا اور علم غیب کے مسئلہ پر گفتگو شروع کر دیا۔ آپ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم غیب کے اثبات پر مندرجہ ذیل آیات کریمہ پیش کیں۔

① عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

مِنْ رَّسُوْلٍ ۔ یعنی: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلّط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

(۲) مَاکَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ۪ اور اللہ کی شان یہ نہیں ہے کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے۔ ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔

(۳) وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ ۭ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا ۭ اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔

ان تین آیتوں کے بعد آپ نے اثبات علم غیب کے لئے مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ پڑھیں۔

(۱) عَنْ عُمَرَ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰی دَخَلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ مَنَازِلَھُمْ وَاَھْلُ النَّارِ مَنَازِلَھُمْ حَفِظَ ذٰلِکَ مَنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ (بخاری شریف)

یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابتداء آفرینش عالم سے حوادث کی خبریں دینا شروع کیں۔ یہاں تک کہ جنتی جنّت میں داخل ہو گئے اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو گئے۔ جس نے اس کو یاد رکھا یاد رکھا اور جس نے بھلا دیا بھلا دیا۔

(۲) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَتَجَلّٰی لِیْ کُلُّ شَیْءٍ وَّعَرَفْتُ ۭ یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

اور ایک روایت میں یوں ہے۔ میرے لیے ہر چیز منکشف ہو گئی اور میں نے اس کو جان لیا۔

ان آیاتِ کریمہ اور احادیث مبارکہ کو سن کر مولوی عبدالعزیز کہنے لگا فتاویٰ قاضی خاں میں ہے جو شخص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے علم غیب کا مدعی ہو وہ کافر ہے۔

آپ نے فرمایا: عجیب بات ہے میں قرآن و حدیث شریف پیش کرتا ہوں اور تم اس کے مقابلے میں قاضی خاں کے اقوال پیش کرتے ہو اور قول بھی وہ جو قَالُوا کے ساتھ مقرون ہے اور قاضی خاں کی اصطلاح میں مقرر ہے کہ قَالُوا کے ساتھ جو قول ہو وہ ضعیف ہوتا ہے۔

مولوی عبدالعزیز نے کہا کہ تم حنفی ہو، (آپ نے) فرمایا: ہاں۔ (تو اس نے) کہا حنفیوں کی کتاب شرح فقہ اکبر میں لکھا ہے ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمھم اللہ تعالیٰ احیانا ط یعنی انبیاء کو علم غیب نہیں ہوتا مگر ان باتوں کا جو اللہ تعالیٰ انہیں احیاناً بتلا دیتا ہے۔

آپ نے فرمایا: یہ عبارت میرے خلاف نہیں ہے کیوں کہ اس عبارت میں اللہ تعالیٰ کے بتلائے بغیر جاننے کی نفی ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے بتلائے ہوئے علم غیب کا قائل ہوں۔ ثانیاً اس عبارت میں مذکور ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو احیاناً علم غیب عطا فرماتا ہے اور احیاناً حین کی جمع ہے۔ اب میں بتلاتا ہوں کہ ایک حین میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے کتنا علم عطا فرمایا ہے۔ ترمذی شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینہ میں محسوس کی۔ فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط پس میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔

غور کرو جب ایک حین میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم (پاک) کا

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

یہ عالم ہے تو احیاناً میں انکے علم کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔ مولوی عبدالعزیز نے کہا، دکھاؤ یہ حدیث کہاں ہے۔ آپنے اسی کے کتابوں میں سے مشکوٰۃ شریف میں یہ حدیث نکال کر پیش کی۔ (تو وہ) کہنے لگا مشکوٰۃ شریف بے سند کتاب ہے۔ میں اس کو نہیں مانتا۔ ترمذی میں دکھاؤ۔ آپنے بسم اللہ پڑھ کر ترمذی شریف کھولی تو سامنے سورۂ ص کی تفسیر میں وہی حدیث نکل آئی۔ جب مولوی عبدالعزیز کو یہ حدیث شریف دکھائی تو وہ غصہ میں آگ بگولہ ہوگیا اور طیش میں آکر حدیث شریف کی کتاب کو پھینک دیا۔ جیسے ہی مولوی عبدالعزیز نے ترمذی شریف اٹھا کر پھینکی حضرت کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور فرمایا تو گستاخ و بے ادب ہے۔ اب میں تجھ سے مناظرہ نہیں کرتا مباہلہ کروں گا۔ چنانچہ دونوں نے یہ الفاظ کہے۔ "اگر میرا مقابل حق پر ہوا اور میں باطل پر ہوں تو میں ایک سال کے اندر خدا کے قہر و غضب میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جاؤں گا اور اگر میں حق پر ہوں تو میرا مقابل خدا کے عذاب میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائے"۔ مباہلہ کرنے کے بعد آپ وہاں سے واپس تشریف لے آئے۔

مولوی عبدالعزیز (غیر مقلد) گوجرانوالہ پہنچا اور صبح کی نماز کے بعد قرآن مجید کا درس دینے کے لئے بیٹھا اور بولنا چاہا تو الفاظ منہ سے نہ نکلے۔ زبان باہر نکل آئی۔ کافی دنوں تک علاج کی کوشش کی گئی لیکن ڈاکٹروں نے یہ کہہ دیا کہ کوئی مرض ہو تب تو اس کا علاج کیا جائے یہ تو عذاب الٰہی ہے بالآخر سال پورا ہونے سے پہلے ہی وہ عذابِ الٰہی میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو گیا۔

(منقول از مقالاتِ کاظمی ص۲۰)

جو تیرے علم کا منکر جو تیری جاہ کا دشمن
نہیں واللہ وہ کافر مسلماں یا رسول اللہ

وہابی کے کلیجہ پر ہزاروں تیر چلتے ہیں
جو کہتا ہے کہیں سُنّی مسلماں یا رسول اللہ

تمہارے دشمنوں کے سر کچلنے کو رہیں قائم
غلامانِ شہ احمد رضا خاں یا رسول اللہ

کھلے جب رو برو ستار کے پردہ گناہوں کا
ہر آیت کے ہو سر پر تیرا داماں یا رسول اللہ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

شرائط مناظرہ

ہم کو مولوی محمد صدیق ولد داہو ساکن بھبن گاؤں پوسٹ علی پور گرنٹ پرگنہ بوڑھا پار تحصیل اترولہ ضلع گونڈہ وعبدالغفار ولد رستم ساکن شکر ولی پوسٹ علی پور گرنٹ پرگنہ بوڑپار تحصیل اترولہ ضلع گونڈہ۔ فریق اول مولوی عبدالحفیظ رحمانی ولد حکیم فتح ۹۲ ساکن لہرسن پوسٹ لہرسن تپہ بلہر پرگنہ بانس پور رب تحصیل بانسی ضلع بستی حال وارد مدرسہ رحمانیہ بھبن گاؤں مذکور وعبدالمجید خان ولد انعام اللہ خان ساکن بھبن گاؤں پوسٹ علی پور گرنٹ پرگنہ بوڑھا پار تحصیل اترولہ ضلع گونڈہ۔ فریق دوم یہ ہے کہ ہم فریقین نے متفقہ طور پر مجمع عام میں تاریخ ۲۶، ۵ ۱۹۷۱ء کو حسب ذیل امور برائے انعقاد مناظرہ طے کئے۔

(۱) تاریخ مناظرہ ۲۵ جون ۱۹۷۱ء بمقام بھبن گاؤں پرگنہ بوڑھا پار دکھن ضیاء اللہ و ۹۲ یوسف کے باغ وقت مناظرہ بعد نماز جمعہ۔

(۲) موضوع مناظرہ منجانب فریق اول یہ ہوگا کہ اکابر دیوبند کے کفری عبارات پر بحث کیا جائے۔ اکابر دیوبند کی کتابوں میں لکھی ہوئی عبارات کفری ہیں یا نہیں؟ فریق اول کی جانب سے اس بات کا دعویٰ ہوگا کہ یہ عبارات کفری ہے اور ان کا قائل کافر ہے۔ فریق ثانی کے طرف سے ان کفری عبارات کے ایمانی ہونے کا ثبوت۔

(۳) موضوعات مناظرہ منجانب فریق ثانی علمائے بریلی کی کتابوں میں جو باتیں خلاف کتاب وسنت ہیں ان پر بحث۔

(۴) منصب رسالت واستعانت بالغیر ومسئلہ علم غیب۔

(۵) تاریخ مقررہ اور وقت مقررہ پر فریقین میں سے اگر کوئی نہیں آیا، یا مناظرہ کرنے سے گریز کیا تو ایسی صورت میں ہر دو فریق کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ ایک ہزار روپیہ مع اخراجات مناظرہ گریز کرنے والی جماعت سے مع خرچہ بذریعہ عدالت دوسرا فریق وصول

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

کرے نہ ہونے کی صورت میں کامیاب فریق کو بذریعہ کورٹ مجاز وصول کرنے کا حق ہوگا ہر دو فریق میں سے جو فریق تاریخ مقررہ و وقتِ مقررہ پر میدانِ مناظرہ میں نہ آئیگا تو اس کا نہ آنا ہی جماعتی شکست کا اعلان ہوگا۔

(۶) مناظرہ تحریری ہوگا۔

(۷) مناظرہ کا اعلان بذریعہ اشتہار ہر دونوں فریق کے مشترکہ خرچ سے ہوگا۔

(۸) انتظامِ مناظرہ میں اگر پولیس نے مداخلت کی تو فریقین مناظرہ کو برقرار رکھنے کے لئے اسی وقت پولیس کو امن عامہ کے برقرار رکھنے کی تحریری ضمانت دیں گے تاکہ مناظرہ میں پولیس کی بے جا مداخلت نہ ہو سکے۔

(۹) فریقین اپنی اپنی جماعت کی جانب سے امن برقرار رکھنے کے ذمہ دار ہوں گے۔

(۱۰) یہ تمام تحریر باقاعدہ قانون کی روشنی میں تحریر کرادیا جاوے تاکہ فریقین اس تحریر کے من وعن پابند رہیں لہٰذا یہ اقرار نامہ تحریر کردہ سند رہے اور وقت پر کام آوے۔

Scanned by CamScanner
https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks

مندرجہ ذیل وصیت نامہ اس نیت سے شاملِ کتاب کیا جارہا ہے تاکہ سنّی مسلمان اپنے اپنے شہروں اور گاؤں کی مسجدوں میں اس مضمون کو کندہ کروادیں اور اس کے مطابق عمل درآمد بھی کریں تاکہ منافقین زمانہ سے ہماری مسجدیں محفوظ رہیں۔ ہم حکم شرع پر عمل کر کے رضائے الٰہی اور خوشنودیٔ رسول پناہی حاصل کریں۔

وصیّت نامہ

یاسرکارغوث اعظم المدد — یاسرکاراعلیٰحضرت المدد

مسجد قادریہ رضویہ رضانگر روڈ رفیع گنج کے متولی، امام، مؤذن، ملازم اور اراکین ہمیشہ وہی لوگ رہیں گے جو اعتقاداً اور عملاً اہلسنت وجماعت سے ہوں اور مسلک اعلیٰحضرت کے پابند ہوں گے۔ لہٰذا کوئی مرتد و بے دین جیسے وہابی، دیوبندی، غیرمقلد، رافضی، تبلیغی، مودودی، نیچری، ندوی، قادیانی، پھلواری اور صلح کلی وغیرہم اس مسجد کا متولی امام، مؤذن، ملازم اور ممبر نہیں ہوسکتا اور نہ ہی الگ جماعت قائم کرسکتا ہے اور نہ تنہا نماز پڑھ سکتا ہے۔ اگر داخل ہوا تو مستحق اخراج ہوگا

نوٹ:۔ اہلسنت وجماعت سے مراد وہ مذہب ہے جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم لائے اور خلفائے راشدین اور ائمہ مجتہدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جس پر عامل رہے اور جس کی تبلیغ واشاعت حضور پرنور سرکار غوث اعظم اور سرکار خواجہ غریب نواز وغیرہما بزرگانِ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے اپنے زمانے میں کرتے رہے اور جس کی تجدید امام اہلسنت سرکار اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمائی جو آپ کی تصانیف فتاویٰ رضویہ اور حسام الحرمین وغیرہما سے ظاہر ہے۔

منجانب:۔ اراکین مدرسہ و مسجد قادریہ رضویہ احاطہ مدرسہ ہذا رضانگر روڈ۔ رفیع گنج ضلع اورنگ آباد (بہار) ۲۵ صفر ماہ اعلیٰحضرت جمعہ مبارکہ

مندرجہ بالا وصیت نامہ مسجد مذکور کے صدر دروازہ کے کنارے دیوار میں عنقریب نصب کیا جائے گا۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ایمرجنسی دور کا ایک یادگار فتویٰ

سرکار حضور مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا الحاج محمد مصطفےٰ رضا قادری رضوی نوری رحمۃ اللہ علیہ جنھوں نے اپنے اسلاف کرام کی یاد تازہ کردی تھی۔

نوٹ

ذیل میں ہم اس یادگار فتوٰی کو من وعن نقل کر رہے ہیں جسے ایمرجنسی کے دور میں شائع کرکے ہزاروں کی تعداد میں مفت تقسیم کیا گیا تھا۔ نس بندی کے سلسلہ پر جب پورا ملک لرز رہا تھا اور حق بات کہتے ہوئے لوگ کانپ رہے تھے ایسے نازک وقت میں حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ کی واحد ذات گرامی ایسی تھی جنھوں نے اسلامی پلیٹ فارم سے آواز حق بلند کی اور پورا ملک حیران رہ گیا۔

ادارہ

مسئلہ نس بندی کے سلسلہ میں افواہوں کے رد اور اظہار حق کے لیے یہ فتوٰی شائع کیا گیا۔

سیدی مرشدی ومولائی حضور مفتیٔ اعظم ہند دامت برکاتہم القدسیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین خاندانی منصوبہ بندی (فیملی پلاننگ) کے متعلق نس بندی کے آپریشن کرانے کے بارے میں (عورتوں اور مردوں کے متعلق) کیونکہ آج کل گورنمنٹ کی طرف سے ایسے احکام آئے ہیں کہ نس بندی کا آپریشن نہ کرانے والے گورنمنٹی ملازم کو ملازمانہ ترقی نہ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

دی جائے گی (وغیرہ وغیرہ) عین نوازش ہوگی۔ حضور بذات خود تکلیف گوارا کرکے اس مسئلہ کو حل کرکے روانہ فرمائیں کیونکہ میں گورنمنٹ ملازم ہوں اور گورنمنٹ کو اس کا جواب دینا ہے۔ فتوای قرآن وحدیث سے مدلل ہونا چاہیئے۔ فقط مرزا ممتاز بیگ رضوی، چھترپور (ایم پی)

۷۸۶
۹۲

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ ضبطِ تولید کے لیے مرد کی نسبندی یا عورت کا آپریشن متعدد وجوہ سے شرعًا ناجائز وحرام ہے۔ اس میں اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز کو بدلنا ہے اور قرآن وحدیث کی نصّ سے ناجائز وحرام۔

قرآن عظیم میں ہے وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ۔ یعنی شیطان بولا میں ان کو بہکاؤں گا تو وہ اللہ کی پیدا کردہ چیزوں کو بدلیں گے۔

تفسیر صاوی میں ہے مِنْ ذٰلِكَ تَغْيِيْرُ الْجِسْمِ اور "اس میں سے ہے جسم کی تغیر" اور تفسیر کبیر میں ہے اِنَّ مَعْنٰى تَغْيِيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ هٰهُنَا هُوَ لَاءُ الْخِصَاءِ الخ یعنی اس آیت میں تغییرِ خلق کا معنی خصی کرنا وغیرہ ہے۔

بخاری ومسلم کی حدیث ہے لَعَنَ اللّٰهُ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ (مخلصًا) یعنی اللہ کی لعنت ہے ان عورتوں پر جو اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو (جسم کی قدرتی بناوٹ کی) بدلنے والی ہیں۔

نیز اس میں بے وجہ شرعی ایک نس اور عضو کاٹا جاتا ہے وہ بھی ایسی نس ایسا عضو جو توالد وتناسل کا ذریعہ ہے اور بے ضرورت شرعی دوسرے کے سامنے ستر وہ بھی ستر غلیظ کھولا جاتا ہے۔ اور اس کو چھوتا بھی ہے اور یہ تینوں امور بھی حرام ہے کَمَا فِیْ كُتُبِ الْفِقْهِ اور یہ قاطع توالد

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ہونے کے سبب معنی خصا میں داخل ہے اور انسان کا خصی ہونا اور کرنا بھی بہ نص قرآن وحدیث حرام ہے۔ جیسا کہ آیت وحدیث سے اوپر گذرا۔

نیز حدیث میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا لَیْسَ مِنَّا مَنْ خَصٰی وَاخْتُصِیَ یعنی جس نے دوسرے انسان کو خصی کیا یا خود خصی ہوا وہ ہم میں سے نہیں۔ (مشکوٰۃ شریف)

پھر یہ گمان کہ کثرتِ اولاد مفلسی کا باعث ہے غلط ہے۔ بلکہ اللہ ورسول کی نافرمانی وبے حیائی کے کام مفلسی کے اسباب سے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ فرماتا ہے لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔ یعنی اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے باعث ہم ہی تمہیں اور انھیں سب کو رزق دیتے ہیں اور بے حیاؤں کے پاس نہ جاؤ جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی۔

الحاصل نسبندی یا آپریشن شریعتِ اسلامیہ میں ہرگز جائز نہیں؛ لہٰذا اس سے نفرت واحتراز لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر مصطفےٰ رضا غفرلہٗ

عبدالعظیم غفرلہٗ خادم محمد صالح البریلوی محمد عبدالرحمٰن رضوی

الجواب صحیح خالد علیخاں غفرلہٗ رضوی دارالافتاء بریلوی، محمد عبدالغفور غفرلہٗ

محمد رئیس الدین غفرلہٗ، غلام یٰسین عفی عنہ

شائع کنندہ:۔ ساجد علی خان رضوی مطبوعی مہتمم رضوی دارالافتاء بریلی شریف

منقول از ماہنامہ اعلیحضرت صـ ۱۳، ۱۴ شمارہ ستمبر ۱۹۸۲ء

پیش کردہ:۔ فقیر عبدالصمد القادری الرضوی النوری غفرلہٗ

خادم مدرسہ اہلسنت قادریہ رضویہ، رضا نگر روڈ رفیع گنج ضلع اورنگ آباد، بہار

۲۹ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ یوم وہابیت کش دوشنبہ مبارکہ وارد حال مدینہ مسجد

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

۷۸۶
۹۲

ضروری فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اِس مسئلہ میں کہ زید ریلوے لائن کے کنارے قصبہ رفیع گنج میں رہتا ہے وہاں مال گاڑی سے پولس کو پیسے دے کر مزدور کلاس کے لوگ کوئلہ اُتارتے ہیں اور وہی کوئلہ فروخت کرتے ہیں۔ اس کوئلہ کو زید خریدتا ہے اور کھانا اسی سے تیار کرتا ہے۔

ازروئے شرع اس کوئلہ کو خریدنا کیسا ہے؟ اور اس سے جو کھانا تیار کیا گیا اس بارے میں کیا حکم ہوگا؟

دوسری بات یہ کوئلہ کی ایک آدھ دوکان جو ہے کافی فاصلہ پر ہے اور اس میں بھی یہی چوری والا کوئلہ جاتا ہے اور وہاں دوگنی قیمت وصول کرتا ہے۔ بہرحال اس دوکان والے کوئلے کا کیا حکم ہوگا۔ مطلع فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

نوٹ:۔ ایسی صورت میں چوری والا کوئلہ خریدنے کی گنجائش ہے یا نہیں؟ اس کا جواب ضرور تحریر فرمادیا جائے۔

المستفتی عبدالصمد القادری
قادری منزل، رضوی گلی، محلہ بابو گنج، رفیع گنج اورنگ آباد (بہار)

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

الجواب ۷۸۶/۹۲

چوری کرنا ناجائز و حرام ہے اور مالِ مسروقہ کا فروخت کرنا ناجائز و حرام ہے اور دیدہ دانستہ خریدنا بھی ناجائز و حرام اور اس سے کھانا تیار کرنا جائز نہیں ہے قال اللہ تعالیٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان گناہ و زیادتی پر مدد نہ کرو۔ بلکہ اس مالِ مسروقہ کو واپس کرنے کا حکم ہے لہٰذا بائع مشتری دونوں گنہ گار ہیں دونوں پر توبہ لازم ہے۔ اور جسے معلوم نہیں کہ یہ مال مسروقہ ہے اور اُس نے خرید لیا تو اس پر الزام نہیں۔

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ

کتبہ محمد مظفر حسین قادری رضوی
مرکزی دارالافتاء ۸۲ سوداگران
بریلی شریف
۲۵ شعبان المعظم ۱۴۱۹ھ

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

۷۸۶/۹۲

اَلحمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلمین فقیر اپنی علمی کم مائیگی کے باوجود اللہ رب العزۃ کے فضل اور سرکار اعظم پیارے مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے کرم پر بھروسہ کرتے ہوئے آقائے نعمت دریائے رحمت حضور بدر ملت قبلہ قدس سرہ العزیز کی مختصر سوانح عمری تحریر کرنے نیز دور دراز سفر کرکے آپ کے قیمتی مضامین جمع کرنے کا کام تقریباً دو تین سال قبل شروع کیا اور پہلا ایڈیشن صفر المظفر ماہ اعلیحضرت ۱۴۱۹ھ میں طبع ہوکر خراج تحسین حاصل کیا اور چند ہی مہینوں میں کتاب کتب خانوں میں ختم ہوگئی۔

پھر فقیر قادری نے فضل ربانی پر بھروسہ کرتے ہوئے جمادی الآخر ۱۴۱۹ھ سے تصحیح و اضافہ کا کام شروع کیا اور آج ۱۸[1] ذی الحجۃ الحرام ۱۴۱۹ھ یوم شہادت خلیفۂ سوم سرکار ذوالنورین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی مبارک تاریخ کو حضرت رب العزت جل شانہٗ کی توفیق اور سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی عنایتوں سے اس کتاب کی جدید ترتیب و تبییض سے فارغ ہوا۔

مولیٰ تبارک و تعالیٰ اس نئی خدمت کو قبول فرمائے اور مزید برمزید اپنی رضا اور اپنے محبوب علیہ التحیۃ والثناء کی خوشنودی کے لیے تاحین حیات خلوص کے ساتھ خدمت دین کی توفیق بخشے اور خاتمہ ایمان و سنت پر نصیب فرمائے اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے۔ اٰمین بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمُ فقط والسلام فقیر عبد الصمد القادری

خادم مدرسہ اہل سنت قادریہ رضویہ رضا نگر روڈ، رفیع گنج، اورنگ آباد بہار

---

[1] اور حسن اتفاق کہ قبلۃ الاولیاء سید تا حضرت آل رسول رضی اللہ تعالےٰ عنہ پیر و مرشد سرکار اعلیحضرت اور صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید نعیم الدین صاحب مرادآبادی قبلہ خلیفہ سرکار اعلیحضرت رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی مبارک عرس کی تاریخ ۱۸ ذی الحجۃ الحرام ہی ہے۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

ضروری اعلان

"تعمیرِ ادب" (مصنفہ حضور بدرِ ملت علیہ الرحمہ) مکمل سیٹ آج کئی سال سے کتابت کی غلطیوں سے پٹی ہوئی چھپ رہی تھی، فقیر دیکھتا تھا اور کڑھتا تھا کہ ناشرین اپنی دنیا حاصل کرنے کے لالچ میں کتاب کی اہمیت کو مجروح کر رہے ہیں

لہٰذا فقیر اپنی دینی مصروفیت کے باوجود اللہ رب العزت کے فضل اور سرکارِ اعظم پیارے مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے کرم پر بھروسہ کرتے ہوئے اس سال ماہِ ربیع النور ۱۴۱۹ھ میں تعمیرِ ادب مطبوعہ فاروقیہ بک ڈپو ۴۲۲ ملیا محل دہلی ۶ کے نسخوں کو پرانے نسخوں سے ملا ملا کر انتہائی عرق ریزی سے تصحیح کر کے فاروقیہ بک ڈپو جامع مسجد دہلی ۶ کے حوالہ کیا۔ اب وہ بفضلہ تعالیٰ نئی کتابت کے ساتھ منظرِ عام پر لا رہے ہیں۔

لہٰذا میں اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے یہ اعلان کرتا ہوں کہ تعمیرِ ادب کے تمام ناشرین فاروقیہ بک ڈپو دہلی نمبر ۶ کے نسخوں سے تصحیح طبعات کرائیں اور اگر ایسا نہیں کرتے تو ان پر مخدوم زادگان اور فقیر کی جانب سے قانونی کارروائی کی جائے گی۔

ساتھ ہی ساتھ یہ اعلان بھی شائع کیا جاتا ہے کہ نورانی گلدستہ کا پرانا نسخہ اب کوئی بھی ناشر ہرگز شائع نہیں کر سکتا اور نئے نسخے کے لیے اجازت لازمی ہے۔ المعلن: عبد الصمد القادری (خلیفہ و مجاز حضور بدرِ ملت

خادم مدرسہ اہلسنت قادریہ رضویہ رضا نگر روڈ
رفیع گنج، ضلع اورنگ آباد (بہار)

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

بفضلہ تعالیٰ وبعون سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا، راقم الحروف نے پہلی بار ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۹۹۸ء میں اور دوسری بار تصحیح مع اضافہ ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۹۹۹ء میں عالمی شہرت کے حامل ادارہ رضا اکیڈمی ۲۶ کامبیکر اسٹریٹ بمبئی ۳ کے ذریعہ بڑی کوششوں سے طبع کروایا اور انتہائی جد وجہد سے ملک وبیرون ملک کے سیکڑوں مقامات تک پہونچانے میں بحمدہٖ تعالیٰ کامیابی حاصل کیا۔ اب چونکہ ۶ سال کا عرصہ گزر جانے کے بعد اس کتاب کے نسخے ختم ہو چکے ہیں اس لیے اس کتاب کی دینی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے رضا اکیڈمی شاخ نایگاؤں بازار ضلع ناندیڑ مہاراشٹر کے زیر نگرانی چلنے والا مشہور ادارہ مدرسہ گلشن رضا کوملی ضلع ناندیڑ کے بانی وناظم اعلیٰ مجاہد سنیت ناشر مسلک اعلیٰحضرت الحاج محمد توفیق صاحب رضوی ابن الحاج سیٹھ عبد الواحد صاحب رضوی کی خواہش پر کئی مذہبی اور دینی کتابوں کے ساتھ ساتھ یہ کتاب بھی شائع ہونے جارہی ہے۔

دعا ہے کہ مولیٰ تبارک وتعالیٰ الطفیل سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا ان حضرات اور جملہ معاونین کو مع اہل وعیال شاد وآباد رکھے اور ان کے آنے والی نسلوں کو آفات سماوی وارضی سے محفوظ ومامون رکھ کر دین حق یعنی مسلک اعلیٰحضرت پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنے کی توفیق مرحمت فرمائے علم نافع اور عمل صالح سے وافر حصہ عطا فرمائے اور کاروبار میں بے شمار برکتوں کا نزول فرمائے اور رزق طیب وحلال کے ذریعہ اہل دنیا سے مستغنی رکھ کر اپنی طاعات وعبادات میں نشاط وحلاوت نصیب فرمائے اور خاتمہ بالخیر کی دولت سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔ فقط۔ سگ بارگاہ مصطفوی بندہ سرکار قادری گدائے کوئے رضوی فقیر عبد الصمد قادری اورنگ آبادی غفر لہ لابویہ واھلہ واخویہ ومحبیہ ربہ المولیٰ العزیز القوی۔ یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۲۶ھ مطابق ۹ جون ۲۰۰۵ء بروز پنجشنبہ مبارکہ۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

مدرسہ گلشن رضا کولمبی کی اشاعتی سرگرمیاں

برادران اہلسنت اس پرفتن و پرآشوب دور میں دین سے تحسی بے تعلقی و لاپرواہی برتی جارہی ہے جو اہل حق پر مخفی نہیں ہے۔ پس اس کی اشد ضرورت ہے کہ دین حق یعنی مسلک اعلیحضرت کی حمایت وصیانت میں قدمے، سخنے، قلمے، درمے ہر طرح سے دل کھول کر حصہ لیا جائے اور علمائے اہلسنت کی تحریریں بالخصوص فرقہائے باطلہ نجدیہ وہابیہ دیوبندیہ تبلیغیہ مودودیہ اور صلح کلیہ وغیرہ کی رد میں پوسٹر پمفلٹ اور کتابیں شائع کر کے مسلمانوں کو خواب غفلت سے جگایا جائے اور ان کا دین و ایمان بچایا جائے۔ ادارہ ہذا نے اس ضرورت دینی کو محسوس کرتے ہوئے ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۹۹۹ء ہی میں شعبہ تعلیم و تربیت کے ساتھ ہی ساتھ "شعبہ نشر و اشاعت" کا قیام عمل میں لایا اور چھ سات سال کی قلیل مدت میں دورہ حاضرہ کے سب سے بھیانک اور خطرناک فتنہ فرقہ وہابیہ دیوبندیہ کی رد میں ہزاروں ہزار کی تعداد میں پوسٹر پمفلٹ، کلینڈر اور اسٹیکر وغیرہ اردو ہندی اور انگریزی زبان میں شائع کر کے ملک و بیرون ملک میں تقسیم کیا نیز رسائل اعلیحضرت اور علمائے اہلسنت کی کتابیں قیمتاً حاصل کر کے اور ادارہ ہذا نے خود اپنی جانب سے طبع کروا کر ہزاروں کی تعداد میں مفت تقسیم کی۔ بحمدہ تعالیٰ ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے اور انشاء المولیٰ تعالیٰ جاری رہے گا۔ اسی کی ایک کڑی حضور بدر العلماء کے ایمان افروز مقالات وغیرہ کا مجموعہ "مضامین بدر ملت" ہے جو ادارہ ہذا کی جانب سے چھپ کر آپ کے ہاتھوں میں ہے مسلمان اسے بغور مطالعہ کریں اور فرقہائے باطلہ سے تنکا توڑ جدا رہ کر حضرت علیہ الرحمۃ کی ہدایتوں کو اپنے لیے مشعل راہ بنائیں۔ میری دعا ہے کہ رب قدیر ادارہ ہذا کی اس دینی خدمت کو قبول فرمائے اور مخالفین و حاسدین کی نظر بد سے بچائے اور صبح قیامت تک اسی طرح اپنے دین کے تحفظ و بقا اور نشر و اشاعت میں مصروف رکھے اور ادارہ ہذا کے بانیان و جملہ اراکین و معاونین کو اجر جزیل اور جزائے جمیل سے سرفراز فرمائے اور تازیست مسلک اعلیحضرت پر قائم رکھ کر خاتمہ ایمان و سنت پر نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ فقط۔

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

عُبَیدِ غوثؒ وخواجہ، رَضاؔ وکُل اَولِیاء
مُحمَّد جَمالُ الدّین خان قادِری رَضوِی
ضِلع بَہرائچ شَرِیف یُو. پی. اَلہند

نُورانی گلدستہ

عُبَیدِ غوثؒ وخواجہ، رَضاؔ وکُل اَولِیاء
مُحمَّد جَمالُ الدّین خان قادِری رَضوِی
ضِلع بَہرائچ شَرِیف یُو. پی. اَلہند
Contact To Telegram : @TTSRB
My Mobile No. +917860520899

عُبَیدِ غوثؒ وخواجہ، رَضاؔ وکُل اَولِیاء
مُحمَّد جَمالُ الدّین خان قادِری رَضوِی
ضِلع بَہرائچ شَرِیف یُو. پی. اَلہند

از افاداتِ عالیہ
خلیفۂ اجل، سرکار حضور مفتیٔ اعظم
حضرت مولانا مفتی شاہ بدرُ الدّین احمد صاحب قبلہ قادری رضوی نوری
سابق صدر المدرسین مدرسہ غوثیہ بڑھیا، کھنڈسری بازار ضلع سدھارتھ نگر، یوپی

مدرسہ گلشنِ رضا
کولہری ضلع ساندھرا، مہاراشٹر

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner

عُبَیدِ غوثؓ وخواجہ، رَضاؔ وکُل اَولیاء
مُحمّد جمالُ الدّین خان قادِری رَضوِی
ضِلع بہرائچ شریف یُو. پی. اَلہند

احکامِ شرعیہ بر عقائدِ وہابیہ

عُبَیدِ غوثؓ وخواجہ، رَضاؔ وکُل اَولیاء
مُحمّد جمالُ الدّین خان قادِری رَضوِی
ضِلع بہرائچ شریف یُو. پی. اَلہند
Contact To Telegram : @TTSRB
My Mobile No. +917860520899

از
حضرت مولانا مفتی غلام محی الدین صاحب رضوی
صدر المدرسین مدرسہ اہلسنت غوثیہ بدر العلوم، گونڈہ روڈ، دونا کہ بہرائچ شریف (یو پی)

عُبَیدِ غوثؓ وخواجہ، رَضاؔ وکُل اَولیاء
مُحمّد جمالُ الدّین خان قادِری رَضوِی
ضِلع بہرائچ شریف یُو. پی. اَلہند
Contact To Telegram : @TTSRB
My Mobile No. +917860520899

مدرسہ گلشنِ رضا
کولمبی، ضلع ناندیڑ، مہاراشٹر

https://t.me/Ahlesunnat_HindiBooks
Scanned by CamScanner